غَايَةُ الإِنْعَام

فِي

بَعْضِ زَمَنِ الشُّهُورِ وَاللَّيَالِي وَالأَيَّام

مختلف مہینوں اور دنوں

کے

فضائل و برکات

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

غَايَةُ الإِنْعَامِ

فِي

بَعْضِ زَمَنِ الشُّهُورِ وَاللَّيَالِي وَالأَيَّامِ

مختلف مہینوں اور دنوں

کے

فضائل و برکات

غَايَةُ الإِنْعَام

فِي

بَعْضِ زَمَنِ الشُّهُورِ وَاللَّيَالِي وَالأَيَّام

مختلف مہینوں اور دنوں

کے

فضائل و برکات

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

تالیف: شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تضریج : اَجمل علی مجددی

نظرِ ثانی : محمد علی قادری، ڈاکٹر فیض اللہ بغدادی

زیرِ اِهتمام : فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ - Research.com.pk

مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعت نمبر 1 : نومبر 2017ء [1,100 - پاکستان]

قیمت :

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی CDs/DVDs وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مولاي صل وسلم دائما أبدا

على حبيبك خير الخلق كلهم

محمد سيد الكونين والثقلين

والفريقين من عرب ومن عجم

اللهم صل على سيدنا ومولانا محمد وعلى آله وصحبه وبارك وسلم

فہرس

۞ المقدّمة ١٩

١. فَضْلُ شَهْرِ الْمُحَرَّمِ الْحَرَامِ ٢٦

﴿ماہِ محرم الحرام کی فضیلت﴾

(١) ثَوَابُ صَوْمِ عَاشُوْرَاء ٤٠

﴿عاشورہ کے روزے کا ثواب﴾

(٢) مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ ٤٤

﴿ماہِ محرم الحرام سے متعلق ائمہ سلف صالحین کے اِرشادات و معمولات﴾

٢. فَضْلُ شَهْرِ رَبِيْعِ الْأَوَّلِ وَلَيْلَةِ الْمَوْلِدِ ٤٨

﴿ماہِ ربیع الاول اور شبِ میلاد کی فضیلت﴾

(١) حُكْمُ الْاِحْتِفَالِ بِالْمَوْلِدِ النَّبَوِيّ ٨٢

﴿میلاد النبی ﷺ کی خوشی میں جشن منانے کا حکم﴾

(٢) مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ فِي الْاِحْتِفَالِ بِالْمَوْلِدِ النَّبَوِيّ ٨٨

﴿میلاد النبی ﷺ کی خوشی میں جشن منانے پر ائمہ سلف صالحین کے ارشادات ومعمولات﴾

(٣) مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْن فِي فَضْلِ لَيْلَةِ الْمَوْلِدِ ١١٢

﴿شبِ میلاد کی فضیلت پر ائمہ سلف صالحین کے ارشادات﴾

٣. فَضْلُ شَهْرِ رَجَبِ الْمُرَجَّبِ ١٣٨

﴿ماہ رجب المرجب کی فضیلت﴾

مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ ١٤٢

﴿ائمہ سلف صالحین کے اِرشادات ومعمولات﴾

٤. فَضْلُ شَهْرِ شَعْبَانَ الْمُعَظَّمِ ١٤٨

﴿ماہِ شعبان المعظم کی فضیلت﴾

مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ ١٥٤

﴿ائمہ سلف صالحین کے اِرشادات ومعمولات﴾

٥. فَضْلُ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ ١٥٨

﴿شعبان کی پندرھویں رات کی فضیلت﴾

(١) فِيْمَا يُقَالُ مِنَ الدُّعَاءِ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ؟ ١٧٤

﴿شعبان کی پندرہویں رات کیا دعا کی جائے؟﴾

(۲) هَلْ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ تُنسَخُ الآجَالُ؟ ۱۷۸

﴿کیا اس رات زندگیوں کے خاتمے کا فیصلہ ہوتا ہے؟﴾

(۳) مَنْ لَا يُغْفَرُ لَهُمْ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ۱۹۲

﴿وہ لوگ جنہیں اِس رات بخشش نصیب نہیں ہوتی﴾

(ا) اَلْمُشْرِكُ ۱۹۲

﴿مشرک﴾

(ب) اَلْمُشَاحِنُ ۱۹٤

﴿کینہ پرور﴾

(ج) اَلْقَاتِلُ ۱۹٦

﴿قاتل﴾

(د) قَاطِعُ الرَّحِمِ ۱۹۸

﴿قطع رحمی کرنے والا﴾

(ا) اَلْمُسَبِّلُ وَالْمُتَكَبِّرُ ۲۰۰

﴿تکبر وغرور سے کپڑا لٹکانے والا اور متکبر﴾

(س) اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ ۲۰٤

﴿والدین کا نافرمان﴾

(ص) مُدْمِنُ الْخَمْرِ ٢٠٦

﴿عادی شراب نوش﴾

(ط) اَلزَّانِيَةُ بِفَرْجِهَا ٢٠٨

﴿بدکار عورت﴾

(٤) هَلْ وَرَدَتْ صَلَاةٌ مُعَيَّنَةٌ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ؟ ٢١٢

﴿کیا شعبان کی اِس رات کوئی خاص نماز وارد ہوئی ہے؟﴾

(٥) خُلَاصَةُ الْكَلَامِ ٢١٤

﴿خلاصۂ کلام﴾

(٦) مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ ٢١٦

﴿ائمہ سلف صالحین کے اِرشادات ومعمولات﴾

٦. فَضْلُ شَهْرِ رَمَضَانَ الْكَرِيْمِ ٢٢٦

﴿ماہ رمضان المبارک کی فضیلت﴾

(١) فَتْحُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فِي رَمَضَانَ الْكَرِيْمِ ٢٢٦

﴿رمضان المبارک میں اَبوابِ جنت کا کھولا جانا﴾

(٢) فَضْلُ الْجُوْدِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ٢٥٠

﴿ماہِ رمضان میں سخاوت کی فضیلت﴾

(۳) فَضْلُ عِتْقِ الْأُسَارٰى وَالتَّوْسِعَةِ عَلَى الْفُقَرَاءِ عِنْدَ إِقْبَالِ رَمَضَانَ ۲۶۰

﴿ماہِ رمضان کی آمد پر قیدیوں کو رہا کرنے اور فقراء پر دل کھول کر خرچ کرنے کی فضیلت﴾

(٤) قَوْلُهُ ﷺ: 'اَلصَّوْمُ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهٖ' ۲۶۶

﴿ارشادِ باری تعالیٰ ہے: 'روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا'﴾

(٥) اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَوِقَايَةٌ لِلصَّائِمِيْنَ ۲۷۴

﴿روزہ ڈھال اور دوزخ سے بچانے والا ہے﴾

(٦) بَابُ الرَّيَّانِ لِلصَّائِمِيْنَ ۲۷۶

﴿روزہ داروں کے لیے (جنت میں) باب الریان کی تخصیص﴾

(۷) فَضْلُ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ۲۷۸

﴿ماہِ رمضان میں تلاوتِ قرآن کی فضیلت﴾

(۸) مَا أُعْطِيَتْ هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ؟ ۲۸۲

﴿اِس اُمت کو رمضان میں کیا عطا فرمایا گیا ہے؟﴾

(۹) فَضْلُ خُلُوْفِ فَمِ الصَّائِمِ ۲۹۴

﴿روزہ دار کے منہ سے آنے والی بو کی فضیلت﴾

(١٠) صِيَامُ رَمَضَانَ يُكَفِّرُ الذُّنُوْبَ ٢٩٤

﴿رمضان المبارک کے روزے گناہوں کو مٹانے کا سبب ہیں﴾

(١١) مُضَاعَفَاتُ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ فِي رَمَضَانَ ٣٠٤

﴿رمضان المبارک میں نیکیوں کی جزا اور برائیوں کی سزا میں اضافہ ہو جانا﴾

(١٢) اَلْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ خَيْرَ رَمَضَانَ الْكَرِيْم ٣٠٦

﴿رمضان المبارک کی برکت سے محروم کیا گیا حقیقی محروم ہے﴾

(١٣) أَنْوَاعُ الصِّيَامِ ٣٠٨

﴿روزہ کی اقسام﴾

٧. فَضْلُ قِيَامِ رَمَضَانَ ٣١٢

﴿فضیلتِ قیامِ رمضان﴾

(١) تَرْغِيْبُ النَّبِيِّ ﷺ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ ٣١٢

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا قیامِ رمضان کی ترغیب دینا﴾

(٢) مَغْفِرَةُ الذُّنُوْبِ بِقِيَامِ رَمَضَانَ ٣١٤

﴿قیامِ رمضان کی بدولت گناہوں کی مغفرت﴾

(٣) جُهْدُ النَّبِيِّ ﷺ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ ٣٢٠

﴿قیامِ رمضان کے سلسلے میں حضور نبی اکرم ﷺ کی ریاضت﴾

(٤) إِجْتِهَادُ النَّبِيِّ ﷺ لِلْقِيَامِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ ٣٢٠

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی آخری عشرۂ رمضان میں قیام کے لیے محنت﴾

(٥) كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي التَّرَاوِيحَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً ٣٢٢

﴿حضور نبی اکرم ﷺ نمازِ تراویح کی بیس رکعتیں ادا فرماتے تھے﴾

(٦) كَانَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ التَّرَاوِيْحَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً فِي عَهْدِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ ٣٢٤

﴿حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں لوگ بیس رکعات تراویح پڑھتے تھے﴾

(٧) كَانَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ يُصَلِّي التَّرَاوِيْحَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً ٣٣٠

﴿سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نمازِ تراویح بیس رکعت پڑھتے تھے﴾

(٨) كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِالْمَدِيْنَةِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً ٣٣٢

﴿حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھاتے تھے﴾

(٩) كَانَ سُوَيْدُ بْنُ غَفْلَةَ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً ٣٣٢

﴿حضرت سوید بن غفلہ ﷺ لوگوں کو بیس رکعات نمازِ تراویح پڑھاتے تھے﴾

(١٠) كَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً ٣٣٤

﴿حضرت ابن ابی ملیکہ لوگوں کو بیس رکعات نمازِ تراویح پڑھاتے تھے﴾

(١١) كَانَ الْحَارِثُ يَؤُمُّ النَّاسَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً ٣٣٤

﴿حضرت حارث لوگوں کو بیس رکعات نماز تراویح پڑھایا کرتے تھے﴾

(١٢) كَانَ عَلِيُّ بْنُ رَبِيْعَةَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ ٣٣٤

﴿حضرت علی بن ربیعہ لوگوں کو پانچ ترویحات (بیس رکعات) پڑھاتے تھے﴾

(١٣) كَانَ شُتَيْرُ بْنُ شَكَلٍ صَاحِبُ عَلِيٍّ يَؤُمُّ النَّاسَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً ٣٣٦

﴿حضرت علی ﷺ کے ساتھی حضرت شُتَیر بن شکل بیس رکعات (تراویح) کی امامت فرماتے تھے﴾

(١٤) كَانَ أَبُوْ الْبَخْتَرِيِّ يُصَلِّي خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ ٣٣٦

﴿حضرت ابو البختری پانچ ترویحات (یعنی بیس رکعات) پڑھتے تھے﴾

(۱۵) عَمَلُ النَّاسِ فِي التَّرَاوِيْحِ كَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً ۳۳۶

﴿عامۃ الناس (صحابہ و تابعین) کا عام معمول بھی ۲۰ رکعاتِ تراویح پڑھنے کا تھا﴾

(۱۶) مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ ۳۴۴

﴿اَئمہ سلف صالحین کے (قیامِ رمضان میں) ارشادات و معمولات﴾

۸. فَضْلُ الْاِعْتِكَافِ وَالْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ۳۵۰

﴿اعتکاف اور رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی فضیلت﴾

۹. فَضْلُ سَبْعِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَلَيْلَةِ الْقَدْرِ ۳۵۶

﴿رمضان المبارک کی آخری سات (طاق) راتوں اور شبِ قدر کی فضیلت﴾

(۱) عَلَامَةُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۳۷۰

﴿شبِ قدر کی علامت﴾

(۲) اِسْتِنْبَاطُ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فِي تَعْيِيْنِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۳۷۲

﴿شبِ قدر کی تعیین میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا استنباط﴾

(٣) أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ؟ ٣٧٤

﴿لیلۃ القدر میں کون سا عمل افضل ہے؟﴾

(٤) مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ ٣٧٦

﴿ائمہ سلف صالحین کے اِرشادات ومعمولات﴾

١٠. فَضْلُ شَهْرِ شَوَّالٍ ٣٨٠

﴿ماہِ شوال کی فضیلت﴾

١١. فَضْلُ لَيْلَتَيِ الْعِيْدَيْنِ ٣٨٤

﴿عیدین کی راتوں کی فضیلت﴾

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ ٣٨٦

﴿صحابہ کرام ﷺ اور ائمہ سلف صالحین کے اِرشادات و معمولات﴾

١٢. فَضْلُ يَوْمَيِ الْعِيْدَيْنِ ٣٩٠

﴿عیدین کے دنوں کی فضیلت﴾

١٣. فَضْلُ شَهْرِ ذِيُ الْحِجَّةِ ٤٠٢

﴿ماہِ ذی الحجہ کی فضیلت﴾

مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ ٤١٢

﴿ائمہ سلف صالحین کے اِرشادات ومعمولات﴾

١٤. فَضْلُ يَوْمِ عَرَفَةَ ٤١٦

﴿عرفہ کے دن کی فضیلت﴾

١٥. فَضْلُ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ ٤٢٨

﴿ایامِ تشریق کی فضیلت﴾

١٦. فَضْلُ صِيَامِ أَيَّامِ الْبِيْضِ ٤٣٤

﴿ایامِ بیض کے روزوں کی فضیلت﴾

١٧. فَضْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ ٤٣٨

﴿یومِ جمعۃ المبارک کی فضیلت﴾

١٨. فَضْلُ صَلَاةِ اللَّيْلِ ٤٦٦

﴿رات کی نماز کی فضیلت﴾

مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ ٤٧٤

﴿ائمہ سلف صالحین کے اِرشادات ومعمولات﴾

١٩. فَضْلُ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ ٤٧٨

﴿پیر اور جمعرات کے دنوں کی فضیلت﴾

٢٠. فَضْلُ يَوْمِ الْأَرْبِعَاءِ ٤٨٦

﴿بدھ کے دن کی فضیلت﴾

۞ المصادر والمراجع ٤٩٣

بسم الله الرحمن الرحيم

المُقَدَّمَة

اللهم لک الحمدُ حمدًا كثيرًا دائمًا بدوامِک، ولک الحمدُ حَمدًا باقيًا ببقائک، ولک الحمدُ حمدًا لا مُنتهٰى له دون عِلمک، ولک الحمدُ حَمدًا لا جزاء لقائله إلَّا رضاک. ونسألک اللهمَّ أن تُصَلِّي أفضل الصلوات، وتُسَلِّم أكمل التسليمات، على من جعلت وجوده نعمةً، ورسالته رحمةً وفضَّلته على جميع المخلوقات، وشرَّفت به عالم الأرض والسمٰوات، سيّدنا محمَّدٍ عبدک النبيِّ الأميِّ، الطاهر الزَّكيِّ، وارضَ اللهمَّ عن آله بحور النَّدٰى، وليوث العِدٰى، الذين طهَّرتهم من الرِّجسِ تَطهيرًا، وأعطيتهم فضلًا كبيرًا، فكانوا سادة الأُمَّة، وهداة الأئمَّة. وأصحابه الذين ناصَرُوه ونَصَرُوه، وآزَرُوه وعَزَّرُوه وحَفِظُوا حُرمَتهٗ، وبلَّغوا شريعتهٗ، ففازوا بالعِزَّة في الأولى والسعادة في الآخرة، ﴿اُولٰٓئِکَ حِزۡبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ اللّٰهِ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ۝﴾ [المجادلة، ٢٢/٥٨].

أمَّا بعد، فإنَّ الله جلَّت قُدرتهٗ وتعالت عَظَمَتُهٗ، فاوت بين خَلقِهٖ في المناصب، وجعلهم طبقاتٍ مُتباينة المراتب، فمنهم رسلٌ وأنبياء، وصِدّيقون وشُهداء، وعلماء أفاضل، ونُجباء أماثِل، ومنهم كُفَّارٌ فَجَرةٌ، وفُسَّاقٌ خَسَرةٌ وجَهَلَةٌ أغبياء، ومَلاحِدَةٌ أشقِياء، ليتميَّز الشَّقِيُّ من

السَّعِيد، والمُقرَّب مِن البعيد، وليظهر عليهم فضل الله وعَدلُهُ، وتُنفُذَ فيهم مَشِيئتُهُ وحُكمُهُ، ولو شاء ربُّك لجعل النَّاسَ أُمَّةً واحدةً، لكن أراد أن تتجلّى آثار رُبوبيَّته، ويتبيَّن للعُقلاء عجزهم عن فهم خَفِيِّ حِكمته، وكما فاوت سبحانه بين أنواع الإنسان، فاوت بين أنواع الأمكِنَة والأزمان، فجعل لبعض الأماكن فضلًا على غيرها في العبادة والدُّعاء والبركة، وجعل بعض الأزمنه مواسم للهبة والعطاء، والإنعام، التي يتجلَّى الله فيها على خَلقِهِ بعموم مَغفِرتِه، وشمول رَحمتِهِ وعظيم الإحسان.

وكذٰلك فضل الله بعض الأيام على بعض؛ ففضل يوم الجمعة على سائر أيام الأسبوع. وفضل بعض الليالي على بعض؛ فجعل ليلة القدر خيرًا من ألف شهر من حرمها فقد حرم الخير كله، ولا يحرم خيرها إلا محروم، وفضل بعض الشهور على بعض، وفضل رمضان على سائر الشهور، وفضّل بعض الزرع والفواكه على بعض، فقال تعالى: ﴿وَفِى الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۫ وَّنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِى الْاُكُلِ﴾ [الرعد، ٤/١٣]. وفضّل الله بعض الناس على بعض، فقال تعالى: ﴿وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الرِّزْقِ﴾ [النحل، ٧١/١٦]. وقال أيضًا ﷻ: ﴿فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً﴾ [النساء، ٩٥/٤]. وأكرر أن المهم هنا هو أن يرضى كل مخلوق بما قسم الله له من رزق؛

عملاً بقول الله تعالى: ﴿وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ﴾ [النساء، ٤/٣٢]. حتى الأنبياء أنفسهم وهم سادة البشر، فضل الله بعضهم على بعض، فقال تعالى: ﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ﴾ [البقرة، ٢/٢٥٣]. وفضل الله بعض البلاد على بعض؛ ففضل مكة المكرمة على سائر البلاد؛ لهذا قال رسول الله ﷺ مخاطبًا مكة: والله، إنك لخير أرض الله، وأحب أرض الله إلى الله، ولولا أني أخرجت منك ما خرجت.

وأخيرًا وليس آخرًا، فقد فضل الله الآخرة على الدنيا، فقال تعالى: ﴿بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝﴾ [الأعلى، ٨٧/١٦-١٧].

فمن شأنه أن يفضل بعض الأيام على بعض، وبعض الشهور على بعض، وبعد الساعات من ليل أو نهار على بعض، كما يفضل جلّ جلاله بعض الأماكن على بعض، وفضل بعض الأزمان من بعض، ففضل بين الشهور ومن ذٰلك تفضيل شهر رمضان على سائر الشهور، وفضل بين الليالي، وأفضلها ليلة القدر. وأما الأيام، فهي على قسمين؛ الأول: أيام الأسبوع وأفضلها 'يوم الجمعة'. فأخرج مسلم عن أبي هريرة ﷺ، يقول: قال رسول الله ﷺ: خير يوم طلعت عليه الشمس يوم الجمعة، فيه خلق آدم، وفيه أدخل الجنة، وفيه أخرج منها. وفي رواية أخرى له: ولا تقوم

الساعة إلا في يوم الجمعة. وأما أيام السنة، فقال بعض أهل العلم: 'يوم عرفة'. وصوب بعض أهل العلم أن يومَ النحر أفضل أيام السنة عند الله، وهو يوم الحج الأكبر. فأخرج أبو داود عن عبد الله بن قرط ﷺ، عن النبي ﷺ قال: إن أعظم الأيام عند الله تبارک وتعالى يوم النحر، ثم يوم القر. (القر: اليوم الثاني عشر من ذي الحجة.)

وكذٰلک فضل الله بين العبادات، ففضل المفروضات على المندوبات، لما أخرجه البخاري عن أبي هريرة ﷺ: وما تقرب إلي عبدي بشيء أحب إلي مما افترضت عليه، وما يزال عبدي يتقرب إلي بالنوافل حتى أحبه.

فإن الله سبحانه يخلق ما يشاء ويختار، فقد خلَق الكون كله، عُلْوِيّهِ وسُفْلِيّهِ، ثم اختار من ذٰلک ما شاء من الأمكنة والأزمنة، ففضل بعضها على بعض. فاختار من الأزمنة شهورًا وأيامًا وساعات معينة، فضلها بمزيد من الفضائل، فمن الشهور شهر رمضان، والشهور الأربعة الحرم: ذو القعدة وذو الحجة، ومحرم ورجب. ومن الأيام يوم عرفة، ويوم الجمعة، ومن الليالي ليلة القدر. ومن الساعات: آخر ساعة من يوم الجمعة، والثلث الأخير من الليل، وما إلى ذٰلک من الأزمنة الفاضلة.

واختار من الناس الأنبياء والرسل، ومن الرسل أولى العزم، ومن أولى العزم محمدًا ﷺ.

وكما فضل بعض الأزمنة على بعض فقد فضل بعض الأمكنة على بعض، ومن هذه الأمكنة التي فضلها الله على سائر الأماكن: المساجد، فهي أحب البقاع إلى الله؛ لما جاء في الحديث الذي أخرجه مسلم عن أبي هريرة ﷺ أن رسول الله ﷺ قال: أحب البلاد إلى الله مساجدها، وأبغض البلاد إلى الله أسواقها.

ففي المساجد يعبد الله ويوحد، ويثنى عليه ويمجّد، وفيها يركع له ويسجد، وفيها تقام الصلوات، ومجالس العلم، فيذكر الناسي، ويعلم الجاهل، لهذا وغيره كانت أحب البلاد إلى الله، فهي الأماكن التي يتصل فيها المخلوق بالخالق.

ومن هذه البقاع تخرج العلماء والفقهاء، والقادة والعظماء، والعباد والزهاد، وفيها رفعت الأيدي لرب الأرض والسماء، وعفرت الجباه لذي العزة والكبرياء؛ فهي بذٰلک أحب البقاع إلى الله.

فالمساجد كلها أحب البقاع إلى الله، ولكن ثمة ثلاثة مساجد لها مزيد من المزايا: المسجد الحرام، ومسجد رسول الله ﷺ، والمسجد الأقصٰى؛ فعن جابر بن عبد الله ﷺ أن رسول الله ﷺ قال: صلاة في مسجدي أفضل من ألف صلاة فيما سواه إلا المسجد الحرام، وصلاة في المسجد الحرام أفضل من مائة ألف صلاة فيما سواه.

وقد روي في بيت المقدس التفضيل بخمسمائة وهو أشبه.

ويضاف إلى ذٰلک مسجد قباء في أن الصلاة فيه لها مزية عن بقية المساجد، فعن سهل بن حنيف ﷺ، قال: قال رسول الله ﷺ: من تطهر في بيته ثم أتى مسجد قباء فصلى فيه صلاة كان له كأجر عمرة.

وكما أن ثواب الأعمال الصالحة في هذه الأزمنة والأمكنة تضاعف فكذٰلک الأعمال السيئة يضاعف وزرها، كما يشير إلى ذٰلک الحافظ ابن كثير عند تفسيره لقوله تعالى: ﴿فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ﴾ [التوبة، ٩/٣٦]، فيقول: أي في هذه الأشهر المحرمة؛ لأنها آكد وأبلغ في الإثم من غيرها، كما أن المعاصي في البلد الحرام تضاعف، وكذٰلک الشهر الحرام تغلظ فيه الآثام.

فالحذر من الذنوب في أي مكان وفي أي زمان وخاصة في الأزمنة والأمكنة الفاضلة فإن العقوبة والوزر أشد وأعظم.

وقد ثبت في صحيح مسلم عن حابر بن عبد الله ﷺ قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: إِنَّ في الليلِ لسَاعَةً لا يُوافِقُها رَجُلٌ مُسلِمٌ يَسأَلُ اللهَ خَيرًا مِن أَمرِ الدُّنيا والآخِرَةِ إِلَّا أَعطَاهُ إِيَّاهُ. وذٰلک في كل ليلةٍ، عسٰى أن تشمل المُتعَبّد فيها عنايةٌ من الله تمحو أوزاره وذنوبهُ، وتُفرّج كروبهُ، وتَستُر عُيوبهُ. ففي المعجم للطبراني وغيره، عن أبي هريرة ﷺ، عن النبيّ ﷺ قال: اطلُبُوا الخيرَ دَهرَكُم وتَعَرَّضُوا لنَفَحَاتِ رَحمَةِ رَبّكُم، فإِنَّ لله نَفَحَاتٍ من رَحمَتِهِ يُصِيبُ بها من يشاءُ مِن عِبادِهِ، وَسَلُوا اللهَ أن يَستُرَ

عَورَاتِكُم ويُؤمِّنَ رَوعَاتِكُم.

فهذا جزءٌ كتبه شيخ الإسلام الدكتور محمد طاهر القادري في فضل هذه الأزمنة، ومِن الله نطلب التوفيق والإعانة، ونسأله الهداية لِأَقوم طريق مع الاستقامة، ونسأَلُ الله تعالى أن ينفعَ به كل قاريءٍ من خيرهِ بفضلهِ وكرمهِ، وأنّهُ جوّادٌ كريمٌ.

فريد الملة

مركز البحوث والتحقيق الإسلامي

١ رَبِيعُ أوّل ١٤٣٩هـ

فَضْلُ شَهْرِ الْمُحَرَّمِ الْحَرَامِ

اَلْقُرْآن

(١) اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِالْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ط فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ○ (البقرة،٢/١٩٤)

(٢) يَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الشَّهْرِالْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ط قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ط وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌ م بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ج وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ. (البقرة،٢/٢١٧)

(٣) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْىَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلاً مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَاناً.

(المائدة،٥/٢)

(٤) جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْىَ وَالْقَلَآئِدَ ط ذٰلِکَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ○ (المائدة،٥/٩٧)

﴿ماہِ محرم الحرام کی فضیلت﴾

آیاتِ قرآنیہ

(۱) حرمت والے مہینے کے بدلے حرمت والا مہینہ ہے اور (دیگر) حرمت والی چیزیں ایک دوسرے کا بدل ہیں، پس اگر تم پر کوئی زیادتی کرے تم بھی اس پر زیادتی کرو مگر اسی قدر جتنی اس نے تم پر کی اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے○

(۲) لوگ آپ سے حرمت والے مہینے میں جنگ کا حکم دریافت کرتے ہیں، فرما دیں اس میں جنگ بڑا گناہ ہے اور اللہ کی راہ سے روکنا اور اس سے کفر کرنا اور مسجدِ حرام (خانہ کعبہ) سے روکنا اور وہاں کے رہنے والوں کو وہاں سے نکالنا اللہ کے نزدیک (اس سے بھی) بڑا گناہ ہے، اور یہ فتنہ انگیزی قتل و خون سے بھی بڑھ کر ہے۔

(۳) اے ایمان والو! اللہ کی نشانیوں کی بے حرمتی نہ کرو اور نہ حرمت (و ادب) والے مہینے کی (یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب میں سے کسی ماہ کی) اور نہ حرم کعبہ کو بھیجے ہوئے قربانی کے جانوروں کی اور نہ مکّہ لائے جانے والے ان جانوروں کی جن کے گلے میں علامتی پٹے ہوں اور نہ حرمت والے گھر (یعنی خانہ کعبہ) کا قصد کرکے آنے والوں (کے جان و مال اور عزت و آبرو) کی (بے حرمتی کرو کیوں کہ یہ وہ لوگ ہیں) جو اپنے رب کا فضل اور رضا تلاش کر رہے ہیں۔

(۴) اللہ نے عزت (و ادب) والے گھر کعبہ کو لوگوں کے (دینی و دنیوی امور میں) قیام (امن) کا باعث بنا دیا ہے اور حرمت والے مہینے کو اور کعبہ کی قربانی کو اور گلے میں علامتی پٹے والے جانوروں کو بھی (جو حرمِ مکہ میں لائے گئے ہوں سب کو اسی نسبت سے عزت و احترام عطا کر دیا گیا ہے)، یہ اس لیے کہ تمہیں علم ہو جائے کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین

(٥) اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِىْ كِتٰبِ اللهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ. (التوبة، ٣٦/٩)

اَلْحَدِيْث

١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي تَصُوْمُوْنَهُ؟ فَقَالُوْا: هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ أَنْجَى اللهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَقَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ، فَصَامَهُ مُوْسٰى شُكْرًا، فَنَحْنُ نَصُوْمُهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَنَحْنُ أَحَقُّ وَأَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ. فَصَامَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب قول الله تعالى: وهل أتاك حديث موسى، ١٢٤٤/٣، الرقم: ٣٢١٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب صوم يوم عاشوراء، ٧٩٦/٢، الرقم: (٢)١١٣٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب صيام يوم عاشوراء، ٥٥٢/١، الرقم: ١٧٣٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٣٦/١، الرقم: ٣١١٢.

میں ہے اللہ خوب جانتا ہے اور اللہ ہر چیز سے بہت واقف ہے○

(۵) بے شک اللہ کے نزدیک مہینوں کی گنتی اللہ کی کتاب (یعنی نوشتۂ قدرت) میں بارہ مہینے (لکھی) ہے جس دن سے اس نے آسمانوں اور زمین (کے نظام) کو پیدا فرمایا تھا ان میں سے چار مہینے (رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم) حرمت والے ہیں۔

اَحادیث مبارکہ

۱۔ **حضرت عبداللہ بن عباس** ؓ **بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے یہودیوں کو یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے پایا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اُن سے پوچھا: یہ کون سا (خاص) دن ہے جس کا تم روزہ رکھتے ہو؟ اُنہوں نے کہا: یہ بہت عظیم دن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اِس میں موسیٰ ؑ اور اُن کی قوم کو نجات عطا کی جب کہ فرعون اور اُس کی قوم کو غرق کیا۔ حضرت موسیٰ ؑ نے شکرانے کے طور پر اُس دن کا روزہ رکھا، لہٰذا ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ اِس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری نسبت ہم موسیٰ کے زیادہ حق دار اور قریبی ہیں۔ پس اُس دن رسول اللہ ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا اور (صحابہ کرام ؓ کو بھی) اُس دن کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٢. **وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَجَدَ الْيَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ فَسُئِلُوْا عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالُوْا: هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظْفَرَ اللهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَبَنِي إِسْرَائِيْلَ عَلٰى فِرْعَوْنَ وَنَحْنُ نَصُوْمُهُ تَعْظِيْمًا لَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نَحْنُ أَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ. ثُمَّ أَمَرَ بِصَوْمِهِ.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣. **وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ فَرَأَى الْيَهُوْدَ تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالُوْا: هٰذَا يَوْمٌ صَالِحٌ، هٰذَا يَوْمٌ نَجَّى اللهُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ، فَصَامَهُ مُوْسٰى. قَالَ: فَأَنَا أَحَقُّ بِمُوْسٰى مِنْكُمْ. فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ.**

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب إتيان اليهود النبي ﷺ حين قدم المدينة، ٣/١٤٣٤، الرقم: ٣٧٢٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب صوم يوم عاشوراء، ٢/٧٩٥، الرقم: ١١٣٠، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب في صوم يوم عاشوراء، ٢/٣٢٦، الرقم: ٢٤٤٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب صيام يوم عاشوراء، ١/٥٥٢، الرقم: ١٧٣٤ـ

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب صيام يوم عاشوراء، ٢/٧٠٤، الرقم: ١٩٠٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٩١، الرقم: ٢٦٤٤، وأبو يعلى في المسند، ٤/٤٤١، الرقم: ٢٥٦٧ـ

۲۔ **حضرت (عبد اللہ) بن عباس** ؓ ہی سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ یہودی یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں۔ پس ان سے اس کی بابت دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا: اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ ؑ اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ و نصرت عطا فرمائی تو ہم اِس عظیم کامیابی کی تعظیم و تکریم بجا لانے کے لیے اِس دن روزہ رکھتے ہیں۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم تم سے زیادہ موسیٰ کے حق دار ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے (خود بھی روزہ رکھا اور صحابہ کرام ؓ کو بھی) روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۔ **حضرت عبد اللہ بن عباس** ؓ **سے ہی مروی ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ یہودی یوم عاشورہ (دس محرم) کا روزہ رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اُن سے اُس دن روزہ رکھنے کا سبب دریافت فرمایا تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ دن (ہمارے لیے) متبرک ہے۔ یہ وہ مبارک دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو اُن کے دشمن (فرعون) سے نجات دلائی (یہ ہمارا یومِ آزادی اور یومِ نجات ہے)۔ پس حضرت موسیٰ ؑ نے اُس دن روزہ رکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم سے زیادہ موسیٰ کا حق دار میں ہوں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس دن کا روزہ رکھا اور (صحابہ کرام ؓ کو بھی) اس دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

اِسے امام بخاری، احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٤. **وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ: يَقُوْلُ: حِيْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّهُ يَوْمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَاءَ اللهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ. قَالَ: فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ.**

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

٥. **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ: قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرّٰى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلٰى غَيْرِهِ إِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ، يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ، وَهٰذَا الشَّهْرَ، يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٦. **وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ حَفْصَةَ ﷺ، قَالَتْ: أَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ: صِيَامَ عَاشُوْرَاءَ وَالْعَشْرَ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَالرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ.**

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب أي يوم يصام في عاشوراء، ٢/٧٩٧، الرقم/١١٣٤، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب ما روى أن عاشوراء اليوم التاسع، ٢/٣٢٧، الرقم/٢٤٤٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٢٨٧، الرقم/٨١٨٤ـ

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب صيام يوم عاشوراء، ٢/٧٠٥، الرقم/١٩٠٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب صوم يوم عاشوراء، ٢/٧٩٧، الرقم/١١٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٢٢، الرقم/١٩٣٨، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب صوم النبي ﷺ، ٤/٢٠٤، الرقم/٢٣٧٠، والحميدي في المسند، ١/٢٢٦، الرقم/٤٨٤ـ

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٨٧، الرقم/٢٦٥٠٢، ←

۴۔ **ایک اور روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں** کہ جب رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا تو صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس دن کی تو یہود اور نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اگلا سال آئے گا تو ہم ان شاء اللہ نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ ابھی اگلا سال آنے نہ پایا تھا کہ رسول اللہ ﷺ وصال فرما گئے۔

اِسے امام مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

۵۔ **حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷺ فرماتے ہیں**: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو نہیں دیکھا کہ کسی دن کو دوسرے پر فضیلت دے کر روزہ رکھتے ہوں مگر اِس روز یعنی عاشورہ کو اور اس مہینہ یعنی ماہِ رمضان کو (ہمیشہ فضیلت دی)۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۶۔ **ایک روایت میں حضرت حفصہ ﷺ بیان کرتی ہیں** کہ حضور نبی اکرم ﷺ ان چار اعمال کو کبھی ترک نہیں فرماتے تھے: دسویں محرم کے روزے، عشرہ ذو الحجہ کے روزے، ہر مہینہ کے تین روزے اور نمازِ فجر سے قبل دو رکعات۔

..... والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب كيف يصوم ثلاثة أيام من كل شهر، ٤/٢٢٠، الرقم/٢٤١٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/٢٠٥، الرقم/٣٥٤، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٨/٢٠، الرقم/٧٨٣١۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

٧. **عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوَّذٍ ﵂ قَالَتْ: أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةَ عَاشُوْرَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ، مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ. قَالَتْ: فَكُنَّا نَصُوْمُهُ بَعْدُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ. فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ حَتّٰى يَكُوْنَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٨. **وَفِي رِوَايَةِ أَسْمَاءَ بْنِ حَارِثَةَ ﵂ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَعَثَهُ فَقَالَ: مُرْ قَوْمَكَ بِصِيَامِ هٰذَا الْيَوْمِ. قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ وَجَدْتُهُمْ قَدْ طَعِمُوْا. قَالَ: فَلْيُتِمُّوْا آخِرَ يَوْمِهِمْ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب صوم الصبيان، ٦٩٢/٢، الرقم/١٨٥٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب من أكل في عاشوراء فليكف بقية يومه، ٧٩٨/٢، الرقم/١١٣٦، وابن خزيمة في الصحيح، ٢٨٨/٣، الرقم/٢٠٨٨، وابن حبان في الصحيح، ٣٨٥/٨، الرقم/٣٦٢٠.

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤٨٤/٣، الرقم/١٦٠٠٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٧٤/٥، الرقم/٥٣١٢، وأيضًا في المعجم الأوسط، ١٨٦/١، الرقم/٥٨٩، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٣١٨/٥، الرقم/٢٨٥٥، وابن حبان في الثقات، ١٤١/٤، ـــ

اِسے امام احمد بن حنبل، نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۷۔ **حضرت رُبَیّع بنت معوّذ** ﷺ **سے مروی ہے**، انہوں نے بیان کیا: حضور نبی اکرم ﷺ نے عاشورہ کی ایک صبح کو انصار کے کسی گاؤں میں پیغام بھیجا کہ جس نے روزہ نہیں رکھا وہ اس دن کا بقیہ حصہ حالت روزہ میں گزارے۔ وہ باقی دن اس طرح پورا کرے اور جس نے روزہ رکھا ہوا ہے وہ روزے سے رہے۔ اس کے بعد ہم روزہ رکھتیں اور اپنے بچوں کو بھی روزہ رکھواتیں ۔ ہم اُن کے لیے روئی کی ایک گڑیا بنا دیتیں ۔ جب اُن میں سے کوئی بچہ کھانے کے لیے روتا تو ہم اُسے وہی (گڑیا دے) دیتے۔ (وہ اس گڑیا سے کھیلنے میں مشغول ہوجاتا) یہاں تک کہ افطار کا وقت ہو جاتا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۸۔ **ایک روایت میں حضرت اسماء بن حارثہ** ﷺ **بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں (ان کی قوم میں) بھیجا اور فرمایا: تم جا کر اپنی قوم کو اس (یومِ عاشور کے) روزے کا حکم دو۔ انہوں نے کہا (میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ!) اگر میں اُنہیں دیکھوں کہ وہ کھانا کھا چکے ہیں تو پھر آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ باقی دن کا روزہ مکمل کر لیں۔

اِسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: اس کے رجال 'صحیح مسلم' کے رجال ہیں۔

..... الرقم/۲۱۸۸، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۲۳۱/٤، الرقم/۱٤۳٥، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۸٥/۳۔

٩. **عَنْ عَائِشَةَ ﵂، قَالَتْ: كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ وَكَانَ يَوْمًا تُسْتَرُ فِيْهِ الْكَعْبَةُ، فَلَمَّا فَرَضَ اللهُ رَمَضَانَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ شَاءَ أَنْ يَصُوْمَهُ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ.**

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: فَإِنَّهُ يُفِيْدُ أَنَّ الْجَاهِلِيَّةَ كَانُوْا يُعَظِّمُوْنَ الْكَعْبَةَ قَدِيْمًا بِالسُّتُوْرِ وَيَقُوْمُوْنَ بِهَا.(١)

وَقَالَ أَيْضًا: أَمَّا صِيَامُ قُرَيْشٍ لِعَاشُوْرَاءَ فَلَعَلَّهُمْ تَلَقَّوْهُ مِنَ الشَّرْعِ السَّالِفِ، وَلِهٰذَا كَانُوْا يُعَظِّمُوْنَهُ بِكِسْوَةِ الْكَعْبَةِ فِيْهِ.(٢)

١٠. **عَنْ أَبِي مُوْسٰى ﵁، قَالَ: كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ تَعُدُّهُ الْيَهُوْدُ عِيْدًا، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: فَصُوْمُوْهُ أَنْتُمْ.**

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب قول الله: جعل الله الكعبة البيت الحرام، ٢/٥٧٨، الرقم/١٥١٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٢٧٨، الرقم /٧٤٩٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/١٥٩، الرقم ٩٥١٣ـ

(١) العسقلاني في فتح الباري، ٣/٤٥٥ـ

(٢) العسقلاني في فتح الباري، ٤/ ٢٤٦ـ

١٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب صيام يوم ←

۹۔ **حضرت عائشہ صدیقہ** ؓ **روایت کرتی ہیں:** اہلِ عرب رمضان کے روزے فرض ہونے سے قبل یومِ عاشور کا روزہ رکھتے تھے کیوں کہ اُس دن کعبہ پر غلاف چڑھایا جاتا تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کر دیے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو اِس دن روزہ رکھنا چاہے وہ روزہ رکھ لے، اور جو ترک کرنا چاہے وہ ترک کر دے۔

اِسے امام بخاری، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے (اِس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے) فرمایا ہے: اِس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ زمانۂ جاہلیت سے ہی وہ کعبہ پر غلاف چڑھا کر اُس کی تعظیم کرتے اور اُس کی دیکھ بھال کرتے تھے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی ایک اور مقام پر (قریش کے اس دن روزہ رکھنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے) کہتے ہیں: یومِ عاشور کو قریش کا روزہ رکھنے کا سبب یہ تھا کہ شاید اُنہوں نے گزشتہ شریعت سے اس کو پایا ہو، اور اِسی لیے وہ اس دن کی تعظیم کعبہ پر غلاف چڑھا کر کیا کرتے تھے۔

۱۰۔ **حضرت ابوموسیٰ اشعری** ؓ **فرماتے ہیں:** یوم عاشورہ کو یہود یومِ عید شمار کرتے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (مسلمانوں کو حکم دیتے ہوئے) فرمایا: تم ضرور اس دن روزہ رکھا کرو۔

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

..... عاشوراء، ۲/۷۰۴۔۷۰۵، الرقم/۱۹۰۱۔

١١. **عَنْ أَبِي مُوْسٰى ﷺ، قَالَ: كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ يَوْمًا تُعَظِّمُهُ الْيَهُوْدُ وَتَتَّخِذُهُ عِيْدًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صُوْمُوْهُ أَنْتُمْ.**

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ.

١٢. **عَنْ أَبِي مُوْسٰى ﷺ، قَالَ: كَانَ أَهْلُ خَيْبَرَ يَصُوْمُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ يَتَّخِذُوْنَهُ عِيْدًا وَيُلْبِسُوْنَ نِسَائَهُمْ فِيْهِ حُلِيَّهُمْ وَشَارَتَهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَصُوْمُوْهُ أَنْتُمْ.**

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٣. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَيُّ الصِّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ قَالَ: شَهْرُ اللهِ الَّذِي تَدْعُوْنَهُ الْمُحَرَّمَ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى وَابْنُ مَاجَه.

١١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب صيام يوم عاشوراء، ٢/٧٩٦، الرقم/(١)١١٣١، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/١٥٩، الرقم/٢٨٤٨، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٢/١٣٣، الرقم/٣٢١٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٢٨٩، الرقم/٨١٩٧ـ

١٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب صيام يوم عاشوراء، ٢/٧٩٦، الرقم/١١٣١ـ

١٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٠٣، الرقم/٨٠١٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب صيام أشهر الحرم، ١/٥٥٤، الرقم/١٧٤٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/١٧١، الرقم/٢٩٠٤، والدارمي في السنن، ٢/٣٥، الرقم/١٧٥٧ـ

۱۱۔ **حضرت ابوموسیٰ اشعری** ﷺ **فرماتے ہیں**: یہود یوم عاشورہ کی تعظیم کرتے اور اُسے عید کے طور پر مناتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے (مسلمانوں کو) فرمایا کہ تم بھی اِس دن روزہ رکھو۔

اِسے امام مسلم، نسائی اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔

۱۲۔ **حضرت ابوموسیٰ اشعری** ﷺ **فرماتے ہیں**: اہلِ خیبر یوم عاشور کا روزہ رکھتے اور اُسے عید کے طور پر مناتے تھے۔ اُس دن وہ اپنی عورتوں کو خوب زیورات پہناتے اور اُن کا بناؤ سنگھار کرتے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے (مسلمانوں سے) فرمایا: تم بھی اُس دن روزہ رکھا کرو۔

اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۳۔ **حضرت ابوہریرہ** ﷺ **نے بیان فرمایا** کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) رمضان کے بعد کون سے مہینے کے روزے افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا وہ مہینہ جسے تم محرم کہتے ہو۔

اِسے امام احمد بن حنبل نے، نسائی نے 'السنن الکبریٰ' میں اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ، يَوْمٌ كَانَتْ تَصُوْمُهُ الْأَنْبِيَاءُ، فَصُوْمُوْهُ أَنْتُمْ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْعَيْنِيُّ: سَنَدُهُ جَيِّدٌ.

(١) ثَوَابُ صَوْمِ عَاشُوْرَاء

١٥. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ، قَالَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ. فَقَالَ: يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

١٦. وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ،

١٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٣١١/٢، الرقم/٩٣٥٥، وذكره العيني في عمدة القاري، ١١٨/١١ـ

١٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم عرفة وعاشوراء، والإثنين والخميس ٨١٩/٢، الرقم/١١٦٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٠٨/٥، الرقم/٢٢٦٧٤، وأبو داود في السنن، كتاب الصيام، باب في صوم الدهر تطوعا، ٣٢١/٢، الرقم/٢٤٢٥، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في الحث صوم يوم عاشوراء، ١٢٦/٣، الرقم/٧٥٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب صيام يوم عاشوراء، ٥٥٣/١، الرقم/١٧٣٨، والنسائي في السنن الكبرىٰ، ١٥٠/٢، الرقم/٢٧٩٦ـ

١٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٥٥/١، الرقم/١٣٣٤، ـــ

۱۴۔ **حضرت ابو ہریرہ** ﷺ **روایت کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: عاشورہ کے دن انبیاء روزہ رکھا کرتے تھے، تم بھی اس دن روزہ رکھا کرو۔

اسے امام ابنِ ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ علامہ عینی نے کہا ہے کہ اس کی سند عمدہ ہے۔

﴿عاشورہ کے روزے کا ثواب﴾

۱۵۔ **حضرت ابو قتادہ** ﷺ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ سے عاشورہ کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ روزہ گزشتہ سال (کے گناہوں اور کوتاہیوں) کا کفارہ کرتا ہے۔

اِسے امام مسلم، احمد، ابو داود اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱۶۔ **ایک روایت میں حضرت علی** ﷺ **بیان کرتے ہیں**: ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی

..... والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في صوم المحرم، ۳/۱۱۷، الرقم/۷٤۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲/۳۰۰، الرقم/۹۲۲۳، وأبو يعلى في المسند، ۱/۳۳۷، الرقم/٤۲٦-٤۲۷، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/۳٦۰، الرقم/۳۷۷٥۔

أَخْبِرْنِي بِشَهْرٍ أَصُوْمُهُ بَعْدَ رَمَضَانَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنْ كُنْتَ صَائِمًا شَهْرًا بَعْدَ رَمَضَانَ، فَصُمِ الْمُحَرَّمَ، فَإِنَّهُ شَهْرُ اللهِ، وَفِيْهِ يَوْمٌ تَابَ فِيْهِ عَلٰى قَوْمٍ، وَيَتُابُ فِيْهِ عَلٰى آخَرِينَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلٰى، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

١٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ كَانَ لَهُ كَفَّارَةَ سَنَتَيْنِ، وَمَنْ صَامَ يَوْمًا مِنَ الْمُحَرَّمِ فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ ثَلَاثُوْنَ يَوْمًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ.

١٨. وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَامَ عَاشُوْرَاءَ فَكَأَنَّمَا صَامَ السَّنَةَ، وَمَنْ تَصَدَّقَ فِيْهِ كَانَ كَصَدَقَةِ السَّنَةِ.

ذَكَرَهُ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ.

١٧: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ٢/١٦٤، الرقم/٩٦٣، وأيضًا في المعجم الكبير، ١١/٧٢، الرقم/١١٠٨١، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٧٠، الرقم/١٥٢٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٩٠ـ

١٨: ذكره ابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/١١٢ـ

بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اس مہینے کے بارے میں بتایئے جس میں، رمضان کے بعد میں روزے رکھوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تو رمضان کے بعد کسی مہینے کے روزے رکھنا چاہتا ہے تو محرم کے روزے رکھ۔ بے شک یہ اللہ کا مہینہ ہے، اس میں ایک دن ایسا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی توبہ قبول کی اور دوسروں کی توبہ بھی قبول کی جائے گی۔

اِسے امام احمد، ترمذی، ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۔ **حضرت عبد اللہ بن عباس** رضی اللہ عنہما **بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یوم عرفہ کا روزہ رکھتا ہے وہ اس کے لیے دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے اور جو شخص محرم کے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے اسے ہر ایک دن کے بدلے تیس دنوں (کے روزوں) کا ثواب ملتا ہے۔

اسے امام طبرانی نے محفوظ سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۱۸۔ **حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص** رضی اللہ عنہما **سے روایت ہے** کہ جس شخص نے عاشوراء کا روزہ رکھا اس نے گویا پورے سال کا روزہ رکھا اور جس نے اس دن صدقہ کیا تو یہ صدقہ پورے سال کے صدقہ کرنے کی طرح ہوگا۔

اسے علامہ ابن رجب الحنبلی نے ذکر کیا ہے۔

(٢) مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْن

قَالَ ابْنُ شَاهِيْنٍ: وَمِمَّنْ بَلَغَنَا أَنَّهُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَأَبُو مُوْسَى الْأَشْعَرِيّ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُصَيْنِ وَسَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَطَاوُسُ ﷺ. وَفِي الْجُمْلَةِ هُوَ يَوْمٌ عَظِيْمٌ. فَيَنْبَغِي أَنْ يُفْعَلَ فِيْهِ مَا يُمْكِنُ مِنَ الْخَيْرِ فَهُوَ وَأَمْثَالُهُ مَوَاسِمُ الْخَيْرَاتِ فَاغْتَنِمُوهَا وَاحْذَرُوا الْغَفَلَاتِ.(١)

ذَكَرَهُ ابْنُ الْجَوْزِيّ.

عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ الْفَجْرَ الَّذِي أَقْسَمَ اللهُ بِهِ فِي أَوَّلِ سُوْرَةِ الْفَجْرِ: هُوَ فَجْرُ أَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْمُحَرَّمِ. تَنْفَجِرُ مِنْهُ السَّنَةُ.(٢)

ذَكَرَهُ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ.

عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: إِنَّ اللهَ افْتَتَحَ السَّنَةَ بِشَهْرٍ حَرَامٍ، وَخَتَمَهَا بِشَهْرٍ حَرَامٍ. فَلَيْسَ شَهْرٌ فِي السَّنَةِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ أَعْظَمَ عِنْدَ اللهِ مِنَ الْمُحَرَّمِ.(٣)

ذَكَرَهُ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ.

---

(١) ذكره ابن الجوزي في التبصرة، ٢/٨.

(٢) ذكره ابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/٨٠.

(٣) ابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/٧٩.

﴿ماہِ محرم الحرام سے متعلق ائمہ سلف صالحین کے ارشادات و معمولات﴾

ابنِ شاہین کہتے ہیں: (اسلاف کی طرف سے) ہم تک پہنچنے والی خبروں میں سے ایک یہ ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب، ابوموسیٰ اشعری، علی بن الحصین، سعید بن جبیر اور طاوس بن کیسان دس محرم کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ خلاصتاً یہ کہ یہ عظیم دن ہے۔ لہٰذا اس میں ہر ممکن خیر کا عمل کرنا چاہیے۔ اس دن اور اس جیسے دیگر دن نیکیوں کے موسم ہوتے ہیں سو تم اِن کو غنیمت جانو اور غفلت کے ارتکاب سے بچو۔

اسے علامہ ابن الجوزی نے بیان کیا ہے۔

حضرت قتادہ ﷺ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفجر کے آغاز میں جس فجر کی قسم کھائی ہے وہ ماہِ محرم کے پہلے دن کی فجر ہے جس سے پورا سال نکلتا ہے۔

اسے علامہ ابن رجب الحنبلی نے ذکر کیا ہے۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ آپ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے سال کا آغاز حرمت والے مہینے (محرم الحرام) سے کیا۔ اور سال کا اختتام بھی حرمت والے مہینے (ذی الحجہ) سے کیا۔ پس ماہِ رمضان کے بعد پورے سال میں محرم الحرام سے بڑھ کر اللہ رب العزت کی بارگاہ میں زیادہ عظمت والا کوئی اور مہینہ نہیں ہے۔

اسے علامہ ابن رجب الحنبلی نے ذکر کیا ہے۔

قَالَ أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ: كَانُوا يُعَظِّمُوْنَ ثَلَاثَ عَشَرَاتٍ: الْعَشْرَ الْأَخِيْرَ مِنْ رَمَضَانَ وَالْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ وَالْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ مُحَرَّمٍ.(١)

ذَكَرَهُ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ.

قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ: قَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُفَسِّرِيْنَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَالْفَجْرِ○ وَلَيَالٍ عَشْرٍ○﴾ أَنَّهَا الْعَشْرُ الْأَوَائِلُ مِنَ الْمُحَرَّمِ، وَقَالَ قَتَادَةُ: أَرَادَ بِالْفَجْرِ فَجْرِ أَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْمُحَرَّمِ.(٢)

قَالَ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ: وَقَدِ اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي أَيِّ الْأَشْهَرِ الْحَرَمِ أَفْضَلُ. فَقَالَ الْحَسَنُ وَغَيْرُهُ: أَفْضَلُهَا شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ. وَرَجَّحَهُ طَائِفَةٌ مِنَ الْمُتَأَخِّرِيْنَ.(٣)

---

(١) ابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/ ٨٠ـ

(٢) ابن الجوزي في التبصرة، ٢/ ٦ـ

(٣) ابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/ ٧٩ـ

ابو عثمان النہدی نے کہا ہے کہ اہل عرب تین عشروں کی تعظیم کرتے تھے: ایک رمضان کا آخری عشرہ، دوسرا ذی الحجہ کا پہلا عشرہ اور تیسرا محرم کا پہلا عشرہ۔

اسے علامہ ابن رجب الحنبلی نے ذکر کیا ہے۔

علامہ ابن الجوزی کہتے ہیں: مفسرین کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَالْفَجْرِ ○ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ○﴾ ''صبح کی قسم ○ اور دس (مبارک) راتوں کی قسم ○'' میں ماہِ محرم کی پہلی دس راتیں مراد ہیں۔ حضرت قتادہ کہتے ہیں: فجر سے مراد محرم کے پہلے دن کی فجر ہے۔

علامہ ابن رجب الحنبلی نے فرمایا: علماء کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ حرمت والے مہینوں میں کون سا مہینہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ امام حسن بصریؒ وغیرہ فرماتے ہیں کہ ان چاروں میں افضل مہینہ اللہ کا مہینہ (یعنی) محرم ہے۔ اسی قول کو متاخر علماء کے ایک گروہ نے ترجیح دی ہے۔

فَضْلُ شَهْرِ رَبِيْعِ الْأَوَّلِ وَلَيْلَةِ الْمَوْلِدِ

اَلْقُرْآن

(١) لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ○ (آل عمران، ٣/١٦٤)

(٢) يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ○
(المائده، ٥/١٥)

(٣) قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ○ (يونس، ١٠/٥٨)

(٤) وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَمُبَشِّرًا ۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِى اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَ هُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ○ (الصف، ٦١/٦)

﴿ماہِ ربیع الاوّل اور شبِ میلاد کی فضیلت﴾

آیاتِ قرآنیہ

(۱) بے شک اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے (عظمت والا) رسول (ﷺ) بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ وہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے○

(۲) اے اہلِ کتاب! بے شک تمہارے پاس ہمارے (یہ) رسول تشریف لائے ہیں جو تمہارے لیے بہت سی ایسی باتیں (واضح طور پر) ظاہر فرماتے ہیں جو تم کتاب میں سے چھپائے رکھتے تھے اور (تمہاری) بہت سی باتوں سے درگزر (بھی) فرماتے ہیں۔ بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور (یعنی حضرت محمد ﷺ) آ گیا ہے اور ایک روشن کتاب (یعنی قرآن مجید)○

(۳) فرما دیجیے: (یہ سب کچھ) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے باعث ہے (جو بعثتِ محمدی کے ذریعے تم پر ہوا ہے) پس مسلمانوں کو چاہیے کہ اس پر خوشیاں منائیں، یہ اس (سارے مال و دولت) سے کہیں بہتر ہے جسے وہ جمع کرتے ہیں○

(۴) اور (وہ وقت بھی یاد کیجیے) جب عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) نے کہا: اے بنی اسرائیل! بے شک میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا (رسول) ہوں، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اُس رسولِ (معظّم ﷺ کی آمد) کی بشارت سنانے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لا رہے ہیں جن کا نام (آسمانوں میں اس وقت) احمد (ﷺ) ہے، پھر جب وہ (رسولِ آخر الزماں ﷺ) واضح نشانیاں لے کر اُن کے پاس تشریف لے آئے تو وہ کہنے لگے: یہ تو کھلا جادو ہے○

(٥) لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ○ وَ اَنْتَ حِلٌّ ۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ○ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ○
(البلد، ٩٠/١-٣)

اَلْحَدِيْث

١٩. عَنْ عُرْوَةَ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ، قَالَ: وَثُوَيْبَةُ مَوْلَاةٌ لِأَبِي لَهَبٍ، كَانَ أَبُوْ لَهَبٍ أَعْتَقَهَا، فَأَرْضَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ. فَلَمَّا مَاتَ أَبُوْ لَهَبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حِيْبَةٍ. قَالَ لَهُ: مَاذَا لَقِيْتَ؟ قَالَ أَبُوْ لَهَبٍ: لَمْ أَلْقَ بَعْدَكُمْ غَيْرَ أَنِّي سُقِيْتُ فِي هٰذِهِ بِعَتَاقَتِي ثُوَيْبَةَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْمَرْوَزِيُّ.

١٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب النكاح، باب وأمهاتكم اللاتي أرضعنكم، ١٩٦١/٥، الرقم/٤٨١٣، وعبد الرزاق في المصنف، ٤٧٨/٧، الرقم/١٣٩٥٥، وأيضًا، ٦٢/٩، الرقم/١٦٣٥٠، والمروزي في السنة/٨٢، الرقم/٢٩٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١٠٨/١، وابن أبي الدنيا في المنامات، بإسناد حسن/١٥٤، الرقم/٢٦٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٦٢/٧، الرقم/١٣٧٠١، وأيضًا في شعب الإيمان، ٢٦١/١، الرقم/٢٨١، وأيضًا في دلائل النبوة، ١٤٩/١، والبغوي في شرح السنة، ٧٦/٩، الرقم/٢٢٨٢.

(۵) میں اس شہر (مکہ) کی قَسم کھاتا ہوں○ (اے حبیبِ مکرّم!) اس لیے کہ آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیں○ (اے حبیبِ مکرّم! آپ کے) والد (آدم یا ابراہیم علیہما السلام) کی قَسم اور (ان کی) قَسم جن کی ولادت ہوئی○ (یعنی آدم علیہ السلام کی ذریّتِ صالحہ یا آپ ہی کی ذات گرامی جن کے باعث یہ شہرِ مکہ بھی لائقِ قَسم ٹھہرا ہے۔)

اَحادیث مبارکہ

۱۹۔ حضرت عروہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ ثویبہ ابولہب کی لونڈی تھی جسے اس نے آزاد کر دیا تھا۔ اُس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔ جب ابولہب مر گیا تو اُس کے اہلِ خانہ میں سے کسی کے خواب میں وہ نہایت بری حالت میں دکھایا گیا۔ اس (دیکھنے والے) نے اُس سے پوچھا: تمہارا حال کیا ہوا؟ ابولہب نے کہا: میں بہت سخت عذاب میں ہوں۔ اِس سے کبھی چھٹکارا نہیں ملتا۔ البتہ مجھے (ایک عمل کی جزا کے طور پر) اس (انگلی) سے قدرے سیراب کر دیا جاتا ہے جس سے میں نے (محمد ﷺ کی ولادت کی خوشی میں) ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔

اِسے امام بخاری، عبد الرزاق اور مروزی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الْحَافِظُ شَمْسُ الدِّيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْجَزَرِيُّ فِي تَصْنِيْفِهِ 'عُرْفُ التَّعْرِيْفِ بِالْمَوْلِدِ الشَّرِيْفِ': وَقَدْ رُوِيَ أَبُوْلَهَبٍ بَعْدَ مَوْتِهِ فِي النَّوْمِ، فَقِيْلَ لَهُ: مَا حَالُكَ؟ فَقَالَ: فِي النَّارِ، إِلَّا أَنَّهُ يُخَفَّفُ عَنِّي كُلَّ لَيْلَةِ اثْنَيْنِ، وَأَمُصُّ مِنْ بَيْنِ إِصْبَعَيَّ هَاتَيْنِ مَاءً بِقَدْرِ هٰذَا – وَأَشَارَ بِرَأْسِ إِصْبَعِهِ – وَإِنَّ ذٰلِكَ بِإِعْتَاقِي لِثُوَيْبَةَ عِنْدَ مَا بَشَّرَتْنِي بِوِلَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَبِإِرْضَاعِهَا لَهُ.

فَإِذَا كَانَ أَبُوْ لَهَبٍ الْكَافِرُ الَّذِي نَزَلَ الْقُرْآنُ بِذَمِّهِ جُوْزِيَ فِي النَّارِ بِفَرَحِهِ لَيْلَةَ مَوْلِدِ النَّبِيِّ ﷺ بِهِ، فَمَا حَالُ الْمُسْلِمِ الْمُوَحِّدِ مِنْ أُمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ يَسُرُّ بِمَوْلِدِهِ، وَبَذَلَ مَا تَصِلُ إِلَيْهِ قُدْرَتُهُ فِي مَحَبَّتِهِ ﷺ؟ لَعَمْرِي إِنَّمَا يَكُوْنُ جَزَاؤُهُ مِنَ اللهِ الْكَرِيْمِ أَنْ يُدْخِلَهُ بِفَضْلِهِ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ.(١)

(١) ذكره السيوطي في الحاوي للفتاوى/٢٠٦، وأيضًا في حسن المقصد في عمل المولد/٦٥-٦٦، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ١/١٤٧، والزرقاني في شرح المواهب اللدنية، ١/٢٦٠-٢٦١، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، ١/٣٦٦-٣٦٧، والنبهاني في حجة الله على العالمين في معجزات سيد المرسلين ﷺ/٢٣٧-٢٣٨.

حافظ شمس الدین محمد بن عبد اللہ الجزری اپنی تصنیف **عرف التعریف بالمولد الشریف** میں لکھتے ہیں: ابولہب کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو اس سے پوچھا گیا: اب تیرا کیا حال ہے؟ کہنے لگا: آگ میں جل رہا ہوں، تاہم ہر پیر کے دن میرے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے۔ اُنگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ (ہر پیر کو) میری ان دو انگلیوں کے درمیان سے پانی (کا چشمہ) نکلتا ہے جسے میں پی لیتا ہوں اور یہ تخفیفِ عذاب میرے لیے اس وجہ سے ہے کہ میں نے ثویبہ کو آزاد کیا تھا جب اس نے مجھے محمد (ﷺ) کی ولادت کی خوش خبری دی اور اس نے آپ کو دودھ بھی پلایا تھا۔

حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے موقع پر خوشی منانے کے اَجر میں ابولہب کے عذاب میں تخفیف کر دی گئی حالانکہ اُس کی مذمت میں قرآن حکیم میں ایک مکمل سورت نازل ہوئی تھی، تو اُمتِ محمدیہ کے اُس مسلمان کو ملنے والے اَجر وثواب کا کیا عالم ہوگا جو آپ ﷺ کے میلاد کی خوشی مناتا ہے اور آپ ﷺ کی محبت میں حسبِ اِستطاعت خرچ کرتا ہے؟ خدا کی قسم! میرے نزدیک اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کو اپنے حبیب مکرّم ﷺ کی خوشی منانے کے طفیل اپنی نعمتوں بھری جنت میں داخل فرمائے گا۔

قَالَ الْحَافِظُ عِمَادُ الدِّيْنِ ابْنُ كَثِيْرٍ: أَوَّلُ مَا أَرْضَعَتْهُ ثُوَيْبَةُ مَوْلَاةُ عَمِّهِ أَبِي لَهَبٍ، وَكَانَتْ قَدْ بَشَّرَتْ عَمَّهُ بِمِيْلَادِهِ فَأَعْتَقَهَا عِنْدَ ذٰلِكَ، وَلِهٰذَا لَمَّا رَآهُ أَخُوْهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بَعْدَ مَا مَاتَ، وَرَآهُ فِي شَرِّ حَالَةٍ، فَقَالَ لَهُ: مَا لَقِيْتَ؟ فَقَالَ: لَمْ أَلْقَ بَعْدَكُمْ خَيْراً، غَيْرَ أَنِّي سُقِيْتُ فِي هٰذِهِ - وَأَشَارَ إِلَى النُّقْرَةِ الَّتِي فِي الإِبْهَامِ - بِعَتَاقَتِي ثُوَيْبَةَ.

وَأَصْلُ الْحَدِيْثِ فِي الصَّحِيْحَيْنِ.

فَلَمَّا كَانَتْ مَوْلَاتُهُ قَدْ سَقَتِ النَّبِيَّ ﷺ، مِنْ لَبَنِهَا عَادَ نَفْعُ ذٰلِكَ عَلٰى عَمِّهِ أَبِي لَهَبٍ، فَسُقِيَ بِسَبَبِ ذٰلِكَ، مَعَ أَنَّهُ الَّذِي أَنْزَلَ اللهُ فِي ذَمِّهِ سُوْرَةً فِي الْقُرْآنِ تَامَّةً.(١)

قَالَ الْحَافِظُ شَمْسُ الدِّيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ نَاصِرِ الدِّيْنِ الدِّمَشْقِيُّ فِي تَصْنِيْفِهِ 'مَوْرِدُ الصَّادِي فِي مَوْلِدِ الْهَادِي': قَدْ صَحَّ أَنَّ أَبَا لَهَبٍ يُخَفَّفُ عَنْهُ عَذَابُ النَّارِ فِي مِثْلِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ لِإِعْتَاقِهِ ثُوَيْبَةَ سُرُوْرًا بِمِيْلَادِ النَّبِيِّ ﷺ.

(١) ابن كثير في ذكر مولد رسول الله ﷺ ورضاعه/٢٨-٢٩.

حافظ عماد الدین ابن کثیر بیان کرتے ہیں: سب سے پہلے آپ ﷺ کے چچا ابو لہب کی کنیز ثویبہ نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔ اُس نے آپ ﷺ کے اِس چچا کو آپ ﷺ کی ولادت کی خوش خبری دی تو اُس نے (اِس خوشی میں) اُسی وقت اُسے آزاد کر دیا۔ جب ابو لہب کے مرنے کے بعد اُس کے بھائی حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے اُسے خواب میں بری حالت میں دیکھا تو پوچھا: تیرا کیا حال ہے؟ اُس نے کہا: تم سے بچھڑنے کے بعد مجھے کوئی خیر نصیب نہیں ہوئی - اور اپنے انگوٹھے میں موجود ایک چھوٹے سے سوراخ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا - سوائے اس کے کہ ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے مجھے اِس سے پانی پلایا جاتا ہے۔

اصل حدیث 'صحیحین' میں ہے۔

جب اپنی ایک خادمہ کے حضور نبی اکرم ﷺ کو دودھ پلانے کے نفع سے آپ ﷺ کے چچا ابو لہب کو محروم نہ رکھا گیا، بلکہ اِس وجہ سے (اُس کے عذاب میں نرمی کرتے ہوئے) اُس کی پیاس بجھانے کا اِنتظام کر دیا گیا، حالاں کہ اِسی چچا کی مذمت میں قرآن حکیم میں ایک مکمل سورت نازل ہوئی تھی۔

حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین دمشقی اپنی تصنیف 'مورد الصادي في مولد الهادي' میں فرماتے ہیں: یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت کی خوشی میں ثویبہ کو آزاد کرنے کے صلہ میں ہر پیر کے روز ابو لہب کے عذاب میں کمی کی جاتی ہے۔

إِذَا كَانَ هٰذَا كَافِرٌ جَاءَ ذَمُّهُ
وَتَبَّتْ يَدَاهُ فِي الْجَحِيْمِ مُخَلَّدَا

أَتَىٰ أَنَّهُ فِي يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ دَائِمًا
يُخَفَّفُ عَنْهُ لِلسُّرُوْرِ بِأَحْمَدَا

فَمَا الظَّنُّ بِالْعَبْدِ الَّذِي طُوْلَ عُمْرِهِ
بِأَحْمَدَ مَسْرُوْرًا وَمَاتَ مُوَحِّدًا[1]

قَالَ الْحَافِظُ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي الْفَتْحِ: وَذَكَرَ السُّهَيْلِيُّ أَنَّ الْعَبَّاسَ ﷺ قَالَ: لَمَّا مَاتَ أَبُوْ لَهَبٍ رَأَيْتُهُ فِي مَنَامِي بَعْدَ حَوْلٍ فِي شَرِّ حَالٍ، فَقَالَ: مَا لَقِيْتُ بَعْدَكُمْ رَاحَةً إِلَّا أَنَّ الْعَذَابَ يُخَفَّفُ عَنِّي كُلَّ يَوْمِ اثْنَيْنِ. قَالَ: وَذٰلِكَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وُلِدَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَكَانَتْ ثُوَيْبَةُ بَشَّرَتْ أَبَا لَهَبٍ بِمَوْلِدِهِ فَأَعْتَقَهَا.[2]

(١) ذكره السيوطي في الحاوي للفتاوى/٢٠٦، وأيضًا في حسن المقصد في عمل المولد/٦٦، والنبهاني في حجة الله على العالمين في معجزات سيد المرسلين ﷺ/٢٣٨.

(٢) العسقلاني في فتح الباري، ٩/١٤٥.

لہٰذا: جب ابولہب جیسے کافر کے لیے - جس کی مذمت قرآن حکیم میں کی گئی ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں اُس کے ہاتھ ٹوٹتے رہیں گے - حضور نبی اکرم ﷺ کے میلاد کی خوشی منانے کی وجہ سے ہر سوموار کو اُس کے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے، تو اس شخص کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے جس نے اپنی ساری عمر حضور نبی اکرم ﷺ کے میلاد کی خوشی منائی اور توحید پر فوت ہوا۔

حافظ (ابن حجر) عسقلانی نے امام سہیلی کے حوالے سے فتح الباری میں یوں بیان کیا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابولہب مر گیا تو میں نے اسے ایک سال بعد خواب میں بہت برے حال میں دیکھا اور یہ کہتے ہوئے پایا کہ تمہاری جدائی کے بعد مجھے آرام نصیب نہیں ہوا بلکہ سخت عذاب میں گرفتار ہوں۔ لیکن جب (ہر ہفتے میں) پیر کا دن آتا ہے تو میرے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے۔ اس کا سبب یہ تھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت مبارکہ پیر کے دن ہوئی تھی، جب ثویبہ نے اس روز ابولہب کو آپ ﷺ کی ولادت کی خوشخبری سنائی تو اس نے (حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں) اُسے آزاد کر دیا تھا (اسی ایک عمل کے باعث اس کافر کے عذاب میں بھی تخفیف ہوتی ہے)۔

قَالَ الْقَسْطَلَانِيُّ: وَقَدْ رُؤِيَ أَبُوْلَـهَبٍ بَعْدَ مَوْتِهِ فِي النَّوْمِ، فَقِيْلَ لَهُ: مَا حَالُكَ؟ فَقَالَ: فِي النَّارِ، إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِّي كُلَّ لَيْلَةِ اثْنَيْنِ، وَأَمُصُّ مِنْ بَيْنِ أُصْبُعَيَّ هَاتَيْنِ مَاءً – وَأَشَارَ بِرَأْسِ أُصْبُعِهِ – وَأَنَّ ذٰلِكَ بِإِعْتَاقِي لِثُوَيْبَةَ عِنْدَمَا بَشَّرَتْنِي بِوِلَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَبِإِرْضَاعِهَا لَهُ.

قَالَ ابْنُ الْـجَوْزِيِّ: فَإِذَا كَانَ هٰذَا أَبُوْلَـهَبٍ الْكَافِرُ الَّذِي نَزَلَ الْقُرآنُ بِذَمِّهِ جُوْزِيَ فِي النَّارِ بِفَرَحِهِ لَيْلَةَ مَوْلِدِ النَّبِيِّ ﷺ بِهِ، فَمَا حَالُ الْـمُسْلِمِ الْـمُوَحِّدِ مِنْ أُمَّتِهِ يَسُرُّ بِمَوْلِدِهِ، وَيَبْذُلُ مَا تَصِلُ إِلَيْهِ قُدْرَتُهُ فِي مَحَبَّتِهِ ﷺ؟ لَعَمْرِي! إِنَّمَا يَكُوْنُ جَزَاؤُهُ مِنَ اللهِ الْكَرِيْمِ أَنْ يُدْخِلَهُ بِفَضْلِهِ الْعَمِيْمِ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ.

وَلَا زَالَ أَهْلُ الْإِسْلَامِ يَحْتَفِلُوْنَ بِشَهْرِ مَوْلِدِهِ، وَيَعْمَلُوْنَ الْوَلَائِمَ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ فِي لَيَالِيْهِ بِأَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ، وَيُظْهِرُوْنَ السُّرُوْرَ وَيَزِيْدُوْنَ فِي الْـمَبَرَّاتِ. وَيَعْتَنُوْنَ بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيْمِ، وَيَظْهَرُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَرَكَاتِهِ كُلُّ فَضْلٍ عَظِيْمٍ.

امام قسطلانی فرماتے ہیں: ابولہب کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو اس سے پوچھا گیا: تیرا کیا حال ہے؟ اُس نے کہا: آگ میں جل رہا ہوں، تاہم ہر پیر کی شب (میرے عذاب میں) تخفیف کر دی جاتی ہے اور - اُنگلی کے اشارہ سے کہنے لگا کہ - میری ان دو انگلیوں کے درمیان سے پانی نکلتا ہے جسے میں پی لیتا ہوں اور یہ (تخفیفِ عذاب میرے لیے) اس وجہ سے ہے کہ میں نے ثویبہ کو آزاد کیا تھا، جب اس نے مجھے نبی (ﷺ) کی ولادت کی خوش خبری دی تھی اور اس کے سبب بھی کہ اُس نے آپ کو دودھ بھی پلایا تھا۔

علامہ ابن جوزی کہتے ہیں: جب حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے موقع پر خوشی منانے کے اَجر میں اُس ابولہب کے عذاب میں بھی تخفیف کر دی جاتی ہے جس کی مذمت (میں) قرآن حکیم میں (ایک مکمل سورت) نازل ہوئی ہے، تو اُمت محمدیہ کے اُس توحید پرست مسلمان کو ملنے والے اَجر و ثواب کا کیا عالم ہوگا جو آپ ﷺ کے میلاد کی خوشی مناتا ہے اور آپ ﷺ کی محبت و عشق میں حسبِ اِستطاعت خرچ کرتا ہے؟ خدا کی قسم! میرے نزدیک اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کو (اپنے حبیب مکرّم ﷺ کی خوشی منانے کے طفیل) اپنے بے پناہ فضل کے ساتھ اپنی نعمتوں بھری جنت عطا فرمائیں گے۔

ہمیشہ سے اہلِ اسلام حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے مہینے میں خوشی مناتے آئے ہیں۔ وہ اس ماہِ مبارک میں دعوتوں کا اِہتمام کرتے ہیں اور اِس کی راتوں میں انواع و اقسام کے صدقات و خیرات بھی کرتے ہیں۔ اِظہارِ مسرت اور نیکیوں میں کثرت کرتے ہیں اور میلاد

وَمِـمَّـا جُرِّبَ مِنْ خَوَاصِّهِ أَنَّهُ أَمَانٌ فِي ذٰلِكَ الْعَامِّ، وَبُشْرٰى عَاجِلَةٌ بِنَيْلِ الْبُغْيَةِ وَالْـمَرَامِ، فَرَحِمَ اللهُ امْرَءًا اتّخَذَ لَيَالِـيَ شَهْرِ مَوْلِدِهِ الْـمُبَارَكِ أَعْيَادًا، لِيَكُوْنَ أَشَدَّ عِلَّةً عَلٰى مَنْ فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَأَعْيَا دَاءٍ.(١)

قَالَ ابْنُ حَجَرٍ الْهَيْتَمِيُّ الْمَكِّيُّ فِي مَوْلَدِ النَّبِيِّ: أَوَّلُ مَنْ أَرْضَعَتْهُ ثُوَيْبَةُ مَوْلَاةُ عَمِّهِ أَبِـي لَـهَبٍ، أَعْتَقَهَا لَـمَّـا بَشَّرَتْهُ بِوِلَادَتِهِ فَخَفَّفَ اللهُ عَنْهُ مِنْ عَذَابِهِ كُلَّ لَيْلَةِ اثْنَيْنِ جَزَاءً لِفَرَحِهِ فِيْهَا بِمَوْلِدِهِ ﷺ.(٢)

(١) القسطلاني في المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، ١/١٤٧-١٤٨، والزرقاني في شرح المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، ١/٢٦٠-٢٦٣، والنبهاني في حجة الله على العالمين في معجزات سيد المرسلين ﷺ/٢٣٣-٢٣٤.

(٢) ابن حجر الهيتمي في مولد النبى ﷺ/٢٧.

شریف کے بیان کے لیے محافل وغیرہ کا اہتمام کرتے ہیں۔ ان اہل محبت وعقیدت پر میلاد شریف کی برکات سے ہر طرح کے فضلِ عظیم کا ظہور ہوتا ہے۔

محافلِ میلاد شریف کے مجربات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جس سال میلاد منایا جائے اُس سال امن قائم رہتا ہے، نیز (یہ عمل) نیک مقاصد اور دلی خواہشات کی فوری تکمیل میں بشارت ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے ماہِ میلاد النبی ﷺ کی راتوں کو (بھی) بطور عید منا کر اس کی شدتِ مرض میں اضافہ کیا جس کے دل میں (بغضِ رسالت مآب ﷺ کے سبب پہلے ہی خطرناک) بیماری ہے۔

ابن حجر ہیتمی المکی اپنی کتاب 'مولد النبی ﷺ' میں لکھتے ہیں: سب سے پہلے آپ ﷺ کے چچا ابولہب کی کنیز ثویبہ نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔ جب اُس (ثویبہ) نے اُسے (ابولہب کو) آپ ﷺ کی ولادت کی خوش خبری سنائی تو اُس نے اُسے آزاد کر دیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہر سوموار کی رات ابولہب کے عذاب میں تخفیف کر دی اس لیے کہ اُس نے حبیبِ خدا ﷺ کی ولادت کا سن کر خوشی کا اِظہار کیا تھا۔

قَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ النَّجَدِيُّ فِي شَرْحِ مُخْتَصَرِ سِيْرَةِ الرَّسُوْلِ: وَأَرْضَعَتْهُ ﷺ ثُوَيْبَةُ عَتِيْقَةُ أَبِي لَهَبٍ، أَعْتَقَهَا حِيْنَ بَشَّرَتْهُ بِوِلَادَتِهِ ﷺ. وَقَدْ رُؤِيَ أَبُوْلَهَبٍ بَعْدَ مَوْتِهِ فِي النَّوْمِ، فَقِيْلَ لَهُ: مَا حَالُكَ؟ فَقَالَ: فِي النَّارِ، إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِّي كُلَّ اثْنَيْنِ، وَأَمُصُّ مِنْ بَيْنِ أُصْبُعَيَّ هَاتَيْنِ مَاءً – وَأَشَارَ بِرَأْسِ أُصْبُعِهِ – وَإِنَّ ذٰلِكَ بِإِعْتَاقِي لِثُوَيْبَةَ عِنْدَمَا بَشَّرَتْنِي بِوِلَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَبِإِرْضَاعِهَا لَهُ.

قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ: فَإِذَا كَانَ هٰذَا أَبُوْلَهَبٍ الْكَافِرُ الَّذِي نَزَلَ الْقُرْآنَ بِذَمِّهِ جُوْزِيَ بِفَرَحِهِ لَيْلَةَ مَوْلِدِ النَّبِيِّ ﷺ بِهِ، فَمَا حَالُ الْمُسْلِمِ الْمُوَحِّدِ مِنْ أُمَّتِهِ يَسُرُّ بِمَوْلِدِهِ.(١)

٢٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: وُلِدَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَاسْتُنْبِئَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَخَرَجَ مُهَاجِرًا مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ يَوْمَ

(١) عبد الله في مختصر سيرة الرسول ﷺ/١٣.

٢٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٧٧/١، الرقم: ٢٥٠٦، وفي المسائل، ٥٩/١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٧/٣، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٩٦/١، والطبري في جامع البيان، ٨٤/٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١٤/٢، والطبري ←

شیخ عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب نجدی (اپنے والد عبد الوہاب نجدی کی کتاب) مختصر سیرۃ الرسول کی شرح میں لکھتا ہے: ابولہب کی باندی ثویبہ نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا اور جب اُس نے آپ ﷺ کی پیدائش کی خبر سنائی تو ابولہب نے اُسے آزاد کر دیا۔ پھر ابولہب کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو اس سے پوچھا گیا: اب تیرا کیا حال ہے؟ اُس نے کہا: آگ میں جل رہا ہوں، تاہم ہر سوموار کو (میرے عذاب میں) تخفیف کر دی جاتی ہے اور- اُنگلی کے اشارہ سے کہنے لگا کہ- میری ان دو انگلیوں کے درمیان سے پانی (کا چشمہ) نکلتا ہے (جسے میں پی لیتا ہوں)، اور یہ (تخفیفِ عذاب میرے لیے) اس وجہ سے ہے کہ میں نے ثویبہ کو آزاد کیا تھا جب اس نے مجھے محمد (ﷺ) کی ولادت کی خوش خبری دی اور اس نے آپ ﷺ کو دودھ بھی پلایا تھا۔

ابن جوزی کہتے ہیں: جب حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے موقع پر خوشی منانے کے اَجر میں ہر شبِ میلاد اُس ابولہب کو بھی جزا دی جاتی ہے جس کی مذمت (میں) قرآن حکیم میں (ایک مکمل) سورت نازل ہوئی ہے تو آپ ﷺ کی اُمت کے اُس توحید پرست مسلمان کو ملنے والے اَجر وثواب کا کیا عالم ہوگا جو آپ ﷺ کے میلاد کی خوشی مناتا ہے۔

٢٠۔ **حضرت عبد اللہ بن عباس** رضی اللہ عنہما **فرماتے ہیں** کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی (ماہِ ربیع الاوّل میں) پیر کے روز ولادت ہوئی، اور پیر کے روز ہی آپ ﷺ کو شرفِ نبوت بخشا گیا اور آپ

..... في تاريخ الأمم والملوك، ٢/٥، ٢٤١، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٢٦٠، ٣/١٧٧، والفاكهي في أخبار مكة، ٦/٤، الرقم: ٢٢٩٨، وابن عبد البر في الاستيعاب، ١/٤٧، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٤٧٣۔

الِاثْنَيْنِ، وَرَفَعَ الْحَجَرَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَفِيْهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ وَهُوَ ضَعِيْفٌ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ مِنْ أَهْلِ الصَّحِيْحِ.

٢١. وَفِي رِوايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ﷺ قَالَ: وُلِدَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَامَ الْفِيْلِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ لِاثْنَتَي عَشَرَ لَيْلَةً مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْأَوَّلِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ إِسْحَاقَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

٢٢. وَفِي رِوايَةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَا: وُلِدَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْفِيْلِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ الثَّانِي عَشَرَ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْأَوَّلِ، وَفِيْهِ بُعِثَ، وَفِيْهِ عُرِجَ إِلَى السَّمَاءِ، وَفِيْهِ هَاجَرَ، وَفِيْهِ مَاتَ ﷺ.

رَوَاهُ الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْجَوْرَقَانِيُّ وَلَمْ يَجْرَحْهُ.

٢١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٥٩، الرقم/٤١٨٢، وابن حبان في الثقات، ١/١٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٣٥، الرقم/١٣٨٧، وأيضًا في دلائل النبوة، ١/٧٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٧٣، وابن جرير في تاريخ الأمم والملوك، ١/٤٥٣، والكلاعي في الاكتفاء، ١/١٣١، وابن إسحاق في السيرة النبوية/٥٩١-٥٩٤، وابن هشام في السيرة النبوية، ١/٢٩٣ـ

٢٢: أخرجه الجورقاني الهمذاني في الأباطيل والمناكير والصحاح والمشاهير، كتاب الفضائل، باب فضل النبي ﷺ/٢٧، الرقم/١٢٢ـ

ﷺ نے پیر کے روز ہی مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ پھر پیر کے روز ہی مدینہ منورہ میں آپ ﷺ کی تشریف آوری ہوئی اور حجر اسود اٹھانے کا واقعہ بھی پیر کے روز ہی پیش آیا۔

اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اِسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں ابن لھیعہ نامی راوی کے علاوہ باقی تمام رجال ثقہ اور صحیح مسلم کے رجال میں سے ہیں۔

۲۱۔ **ایک روایت میں حضرت محمد بن اسحاق ؒ بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ عام الفیل میں پیر کے روز بارہ ربیع الاول کو اس دنیا میں تشریف لائے۔

اسے امام حاکم، ابن حبان، ابن اسحاق اور بیہقی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۲۲۔ **حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری اور حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ دونوں نے بیان فرمایا:** رسول اللہ ﷺ کی ولادتِ مبارکہ عام الفیل، پیر کے روز بارہ ربیع الاول کو ہوئی، اسی روز آپ ﷺ کو شرفِ نبوت سے سرفراز کیا گیا، اسی روز آپ ﷺ کو معراج کرائی گئی، اسی دن آپ ﷺ نے ہجرت فرمائی، اسی روز آپ ﷺ کا وصال مبارک ہوا۔

اسے حسین بن ابراہیم الجورقانی نے بغیر کسی جرح کے روایت کیا ہے۔

٢٣. **عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي عَبْدُ اللهِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَإِنَّ آدَمَ ﷺ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهِ وَسَأُنَبِّئُكُمْ بِأَوَّلِ ذٰلِكَ دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيْمَ وَبِشَارَةُ عِيْسٰى بِي وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ، وَكَذٰلِكَ أُمَّهَاتُ النَّبِيِّيْنَ تَرَيْنَ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

٢٤. **وَفِي رِوَايَةِ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَخْبِرْنَا عَنْ نَفْسِكَ. قَالَ: نَعَمْ، أَنَا دَعْوَةُ أَبِيْ إِبْرَاهِيْمَ، وَبَشَّرَ بِي عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ، وَرَأَتْ أُمِّي حِيْنَ وَضَعَتْنِي خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُوْرُ الشَّامِ.**

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ سَعْدٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَأَقَرَّهُ الذَّهَبِيُّ.

٢٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٢٧/٤، ١٢٨، الرقم/ ١٧١٩٠، ١٧٢٠٣، وابن حبان في الصحيح، ٣١٣/١٤، الرقم/ ٦٤٠٤، والحاكم في المستدرك، ٦٥٦/٢، الرقم/٤١٧٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٥٢/١٨، ٢٥٣، الرقم/٦٢٩، ٦٣٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ١٣٤/٢، الرقم/١٣٨٥، والبخاري في التاريخ الكبير، ٦٨/٦، الرقم/١٧٣٦ـ

٢٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٦٥٦/٢، الرقم/٤١٧٤، وابن سعد في الطبقات، ١٥٠/١، والبيهقي في دلائل النبوة، ٨٣/١، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١٧٠/١، ٣٩٣/٣، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٣١/٢، والطبري في جامع البيان، ٥٥٦/١، ـــ

۲۳۔ حضرت عرباض بن ساریہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اور اس کے ہاں اس وقت سے خاتم النبیین (آخری نبی) ہوں جب کہ آدم ﷺ ابھی مٹی کے خمیر میں تھے اور میں تمہیں اس امر کی تعبیر بتاتا ہوں کہ میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم ﷺ کی دعا (کا نتیجہ) ہوں، پھر حضرت عیسیٰ ﷺ کی بشارت ہوں، پھر اپنی والدہ ماجدہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا اور انبیاء کرام کی مائیں اسی طرح کے خواب دیکھتی ہیں۔

اِسے امام احمد، ابن حبان، حاکم اور بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں روایت کیا ہے۔

۲۴۔ حضرت خالد بن معدان، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سے اپنی ذاتِ اقدس کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، میں حضرت ابراہیم ﷺ کی دعا ہوں اور حضرت عیسیٰ بن مریم ﷺ نے میری ہی بشارت دی تھی اور میری ولادت کے وقت میری والدہ محترمہ نے اپنے بدن سے ایک نور نکلتے دیکھا تھا جس سے ان پر شام کے محلات روشن ہو گئے تھے (میں وہی نور ہوں)۔

اِسے امام حاکم، ابن سعد، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے اور امام ذہبی نے ان کی تائید کی ہے۔

..... وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٣٦١، والسمرقندي في تفسيره، ٣/٤٢١، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ١/٤٥٨، وابن إسحاق في السيرة النبوية، ١/٢٨، وابن هشام في السيرة النبوية، ١/٣٠٢، والحلبي في السيرة الحلبية، ١/٧٧۔

٢٥. **وَفِي رِوايَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ** ﷺ **قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ** ﷺ: **لَمَّا أَذْنَبَ آدَمُ** عليه السلام **الذَّنْبَ الَّذِي أَذْنَبَهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى الْعَرْشِ فَقَالَ: أَسَأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ** ﷺ **إِلَّا غَفَرْتَ فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: تَبَارَكَ اسْمُكَ. لَمَّا خَلَقْتَنِي رَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى عَرْشِكَ فَرَأَيْتُ فِيْهِ مَكْتُوْبًا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَعْظَمَ عِنْدَكَ قَدْرًا مِمَّنْ جَعَلْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِكَ. فَأَوْحَى اللهُ** تعالى **إِلَيْهِ: يَا آدَمُ، إِنَّهُ آخِرُ النَّبِيِّيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، وَإِنَّ أُمَّتَهُ آخِرُ الْأُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ. وَلَوْلَاهُ، يَا آدَمُ مَا خَلَقْتُكَ.**

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٢٦. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** ﷺ**، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ** ﷺ **بِأُنَاسٍ مِنَ الْيَهُوْدِ قَدْ صَامُوْا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ، فَقَالَ: مَا هٰذَا مِنَ الصَّوْمِ؟ قَالُوْا: هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي نَجَّى اللهُ مُوْسٰى وَبَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْغَرَقِ، وَغَرَّقَ فِيْهِ فِرْعَوْنَ، وَهٰذَا يَوْمٌ اسْتَوَتْ فِيْهِ السَّفِيْنَةُ عَلَى الْجُوْدِيِّ، فَصَامَهُ نُوْحٌ وَمُوْسٰى شُكْرًا لِلهِ تَعَالٰى. فَقَالَ النَّبِيُّ** ﷺ: **أَنَا أَحَقُّ بِمُوْسٰى وَأَحَقُّ بِصَوْمِ هٰذَا الْيَوْمِ. فَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِالصَّوْمِ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

٢٥: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ١٨٢/٢، الرقم/٩٩٢، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٣١٣/٦، الرقم/٦٥٠٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٥٣/٨، والسيوطي في جامع الأحاديث، ٩٤/١١ـ

٢٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٥٩/٢-٣٦٠، الرقم/٨٧٠٢، وذكره العسقلاني في فتح الباري، ٢٤٧/٤ـ

۲۵۔ حضرت عمر بن الخطاب ؓ **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم ؑ سے بھول سرزد ہوئی تو انہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض گزار ہوئے: (یا اللہ!) میں (تیرے محبوب) محمد ﷺ کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے معاف فرما دے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: یہ محمد ﷺ کون ہیں (یعنی تو انہیں کیسے جانتا ہے؟) حضرت آدم ؑ نے عرض کیا: (اے مولا!) تیرا نام پاک ہے۔ جب تو نے مجھے پیدا کیا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا، وہاں میں نے 'لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ' لکھا ہوا دیکھا۔ میں جان گیا کہ یہ ضرور کوئی بڑی ہستی ہے جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ ملایا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: اے آدم! وہ (محمد ﷺ) تیری نسل میں سے آخری نبی ہیں اور ان کی امت بھی تیری نسل کی آخری امت ہوگی، اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۶۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ **بیان کرتے ہیں** کہ حضور نبی اکرم ﷺ یہود کے چند لوگوں کے پاس سے گزرے جو کہ عاشوراء کے دن کا روزہ رکھتے تھے۔ آپ ﷺ نے اُن سے پوچھا: یہ کس چیز کا روزہ ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ ؑ اور بنی اسرائیل کو دریا میں غرق ہونے سے بچایا اور فرعون کو غرق کر دیا اور یہ وہ دن ہے جس میں جودی پہاڑ پر کشتی ٹھہری تو حضرت نوح اور موسیٰ ؑ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے روزہ رکھا۔ اِس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں حضرت موسیٰ کا زیادہ حق دار ہوں اور میں اِس دن روزہ رکھنے کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے صحابہ کرام ؓ کو بھی اُس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

وَقَدْ سُئِلَ شَيْخُ الإِسْلَامِ حَافِظُ الْعَصْرِ أَبُو الْفَضْلِ ابْنُ حَجَرٍ عَنْ عَمَلِ الْمَوْلِدِ، فَأَجَابَ بِمَا نَصُّهُ: قَالَ: وَقَدْ ظَهَرَ لِي تَخْرِيْجُهَا عَلٰى أَصْلٍ ثَابِتٍ، وَهُوَ مَا ثَبَتَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ مِنْ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ، فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ، فَسَأَلَهُمْ، فَقَالُوْا: هُوَ يَوْمٌ أَغْرَقَ اللهُ فِيْهِ فِرْعَوْنَ، وَنَجّٰى مُوْسٰى، فَنَحْنُ نَصُوْمُهُ شُكْرًا لِلهِ تَعَالٰى.

فَيُسْتَفَادُ مِنْهُ فِعْلُ الشُّكْرِ لِلهِ تَعَالٰى عَلٰى مَا مَنَّ بِهِ فِي يَوْمٍ مُعَيَّنٍ مِنْ إِسْدَاءِ نِعْمَةٍ، أَوْ دَفْعِ نِقْمَةٍ، وَيُعَادُ ذٰلِكَ فِي نَظِيْرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنْ كُلِّ سَنَةٍ.

وَالشُّكْرُ لِلهِ تَعَالٰى يُحْصَلُ بِأَنْوَاعِ الْعِبَادَاتِ كَالسُّجُوْدِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالتِّلَاوَةِ، وَأَيُّ نِعْمَةٍ أَعْظَمُ مِنَ النِّعْمَةِ بِبُرُوْزِ هٰذَا النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي هُوَ نَبِيُّ الرَّحْمَةِ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

وَعَلٰى هٰذَا فَيَنْبَغِي أَنْ يُتَحَرَّى الْيَوْمَ بِعَيْنِهِ، حَتّٰى يُطَابِقَ قِصَّةَ مُوْسٰى عليه السلام فِي يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ.

وَمَنْ لَمْ يُلَاحِظْ ذٰلِكَ لَا يُبَالِي بِعَمَلِ الْمَوْلِدِ فِي أَيِّ يَوْمٍ فِي الشَّهْرِ، بَلَ تَوَسَّعَ قَوْمٌ حَتّٰى نَقَلُوْهُ إِلٰى يَوْمٍ مِنَ السَّنَةِ. وَفِيْهِ مَا فِيْهِ. فَهٰذَا مَا يَتَعَلَّقُ بِأَصْلِ عَمَلِ الْمَوْلِدِ.

شیخ الاسلام حافظ العصر ابو الفضل ابن حجر سے میلاد شریف کے عمل کے حوالہ سے پوچھا گیا تو انہوں نے اس کا جواب کچھ یوں دیا: میرے نزدیک یومِ میلاد النبی ﷺ منانے کی اَساسی دلیل وہ روایت ہے جسے 'صحیحین' میں روایت کیا گیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے یہود کو یومِ عاشور کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: ایسا کیوں کرتے ہو؟ اس پر وہ عرض کناں ہوئے کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کیا اور موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی، سو ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکر بجا لانے کے لیے اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی اِحسان و اِنعام کے عطا ہونے یا کسی مصیبت کے ٹل جانے پر کسی معین دن میں اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لانا اور ہر سال اس دن کی یاد تازہ کرنا مناسب تر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا شکر نماز و سجدہ، روزہ، صدقہ اور تلاوتِ قرآن و دیگر عبادات کے ذریعہ بجا لایا جا سکتا ہے اور حضور نبی رحمت ﷺ کی ولادت سے بڑھ کر اللہ کی نعمتوں میں سے کون سی نعمت ہے؟ اس لیے اس دن ضرور شکر بجا لانا چاہیے۔

اس وجہ سے ضروری ہے کہ اسی معین دن کو منایا جائے تاکہ یومِ عاشوراء کے حوالے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ سے مطابقت ہو۔

اور اگر کوئی اس چیز کو ملحوظ نہ رکھے تو میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے عمل کو ماہ کے کسی بھی دن منانے میں حرج نہیں بلکہ بعض نے تو اسے یہاں تک وسیع کیا ہے کہ سال میں سے کوئی دن بھی منا لیا جائے۔ پس یہی ہے جو کہ عملِ مولد کی اصل سے متعلق ہے۔

وَأَمَّا مَا يُعْمَلُ فِيْهِ فَيَنْبَغِي أَنْ يُقْتَصَرَ فِيْهِ عَلٰى مَا يُفْهَمُ الشُّكْرُ لِلّٰهِ تَعَالٰى مِنْ نَحْوِ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ مِنَ التِّلَاوَةِ، وَالْإِطْعَامِ، وَالصَّدَقَةِ، وَإِنْشَادِ شَيءٍ مِنَ الْمَدَائِحِ النَّبَوِيَّةِ وَالزُّهْدِيَّةِ الْمُحَرِّكَةِ لِلْقُلُوْبِ إِلٰى فِعْلِ الْخَيْرَاتِ وَالْعَمَلِ لِلآخِرَةِ.(١)

٢٧. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ﷺ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي أُمِّي قَالَتْ: شَهِدْتُ آمِنَةَ ﷺ لَمَّا وُلِدَتْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا ضَرَبَهَا الْمَخَاضُ نَظَرْتُ إِلَى النُّجُوْمِ تَنَزَّلُ (وَفِي رِوَايَةٍ: تَدَلّٰى) حَتّٰى إِنِّي أَقُوْلُ: لَتَقَعَنَّ عَلَيَّ. فَلَمَّا وَلَدَتْهُ خَرَجَ مِنْهَا نُوْرٌ أَضَاءَ لَهُ الْبَيْتُ الَّذِي نَحْنُ فِيْهِ وَالدَّارُ، فَمَا شَيءٌ أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِلَّا نُوْرٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

---

(١) ذكره السيوطي في حسن المقصد في عمل المولد/٦٣-٦٤، وأيضًا في الحاوي للفتاوى/٢٠٥-٢٠٦، والصالحي في سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد ﷺ، ١/٣٦٦، والزرقاني في شرح المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، ١/٢٦٣، وأحمد بن زيني دحلان في السيرة النبوية، ١/٥٤، والنبهاني في حجة الله على العالمين في معجزات سيد المرسلين ﷺ /٢٣٧.

٢٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/١٤٧،١٨٦، الرقم/٣٥٥، ٤٥٧، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٦/٢٩، الرقم/٣٢١٠، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/٩٣، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/١١١، والماوردي في أعلام النبوة، ١/٢٧٣، وذكره العسقلاني في تهذيب التهذيب، ٧/١١٧، الرقم/٢٧٠، وأيضًا في الإصابة، ـــ

جب کہ وہ چیزیں جن پر عمل کیا جاتا ہے ضروری ہے کہ ان پر اکتفا کیا جائے جس سے شکرِ خداوندی سمجھ آئے۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ (ان میں) ذکر، تلاوت، ضیافت، صدقہ، نعتیں، صوفیانہ کلام جو کہ دلوں کو اچھے کاموں کی طرف راغب کرے اور آخرت کی یاد دلائے (وغیرہ جیسے اُمور شامل ہیں)۔

۲۷۔ **حضرت عثمان بن ابی العاص** ﷺ **سے روایت ہے**، وہ فرماتے ہیں کہ اُن کی والدہ محترمہ نے اُن سے بیان کیا: جب ولادتِ نبوی کا وقت آیا تو میں سیدہ آمنہ ﷺ کے ہاں حاضر تھی، میں دیکھ رہی تھی کہ ستارے آسمان سے نیچے کی طرف ڈھلک کے قریب ہو رہے ہیں، یہاں تک کہ میں نے محسوس کیا کہ میرے اوپر آ گریں گے۔ اور سیدہ آمنہ ﷺ کے جسم اطہر سے ایسا نور نکلا جس سے پورا گھر اور حویلی جگمگ کرنے لگی اور مجھے ہر ایک شے میں نور ہی نور نظر آیا۔

اسے امام طبرانی، ابن ابی عاصم اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

..... ۸/۲۵۹، الرقم/۱۲۱۶۳، والمزي في تهذيب الكمال، ۱۹/۴۰۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۲۰۔

٢٨. **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، أَنَّ آمِنَةَ بِنْتَ وَهْبٍ ﷺ قَالَتْ: لَقَدْ عَلِقْتُ بِهِ، تَعْنِي رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَمَا وَجَدْتُ لَهُ مَشَقَّةً حَتّٰى وَضَعْتُهُ، فَلَمَّا فَصَلَ مِنِّي خَرَجَ مَعَهُ نُوْرٌ أَضَاءَ لَهُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ.**

وَفِي رِوَايَةٍ: وَخَرَجَ مَعَهُ نُوْرٌ أَضَائَتْ لَهُ قُصُوْرُ الشَّامِ وَأَسْوَاقُهَا، حَتّٰى أَعْنَاقُ الْإِبِلِ بِبُصْرٰى.

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ الْقَبْطِيَّةِ فِي مَوْلِدِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ: قَالَتْ أُمُّهُ ﷺ: رَأَيْتُ كَأَنَّ شِهَابًا خَرَجَ مِنِّي أَضَاءَتْ لَهُ الْأَرْضُ.(١)

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

٢٨: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٩٨، ١٠٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٧٩، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٢٦٤، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/٥٢، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٧٢،٧٩، والحلبي في إنسان العيون، ١/٨٠.

(١) أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٠٢، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٧٩.

۲۸۔ **حضرت عبد اللہ بن عباس** ﷺ **سے روایت ہے** کہ سیدہ آمنہ بنت وہب ﷺ بیان فرماتی ہیں: جب میں رسول اللہ ﷺ سے گراں بار ہوئی، تو مجھے ایسی کوئی دِقت پیش نہ آئی (جو عام طور پر عورتوں کو حمل کے دوران پیش آتی ہے) یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کو جنم دیا۔ پس جب آپ ﷺ میرے جسم سے جدا ہوئے تو ان کے ساتھ ایک ایسا نور نمودار ہوا جس سے مشرق و مغرب روشن ہو گئے۔

ایک دوسری روایت میں ہے: آپ ﷺ کی ولادت کے ساتھ ہی ایک ایسا نور نمودار ہوا جس سے شام کے محلات اور بازار روشن ہو گئے حتیٰ کہ بصریٰ میں (چلنے والے) اونٹوں کی گردنیں بھی (میرے سامنے) نمودار ہو گئیں۔

اسے امام ابن سعد، ابن عساکر اور ابن کثیر نے روایت کیا ہے۔

حضرت ابن قبطیہ سے حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت پاک کے حوالے سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے فرمایا: (آپ ﷺ کی ولادت کے وقت) میں نے مشاہدہ کیا کہ گویا ایک روشن ستارہ میرے جسم سے نکلا ہے جس سے ساری زمین منور ہو گئی ہے۔

اسے امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِي الْعَجْفَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رَأَتْ أُمِّي حِيْنَ وَضَعَتْنِي سَطَعَ مِنْهَا نُوْرٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُوْرُ بُصْرىٰ.(١)

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِي جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ﷺ، قَالَ: أُمِرَتْ آمِنَةُ وَهِيَ حَامِلٌ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، أَنْ تُسَمِّيَهُ أَحْمَدَ.(٢)

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

٢٩. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ﷺ، عَنْ أُمِّهِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَمْرٍو قَالَتْ: لَمَّا وَلَدَتْ آمِنَةُ مُحَمَّدًا ﷺ وَقَعَ عَلىٰ يَدَيَّ، فَاسْتَهَلَّ، فَسَمِعْتُ قَائِلًا يَقُوْلُ: رَحِمَكَ رَبُّكَ، قَالَتِ الشِّفَاءُ: فَأَضَاءَ لِي مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ حَتّٰى نَظَرْتُ إِلىٰ بَعْضِ قُصُوْرِ الشَّامِ، قَالَتْ: ثُمَّ أَلْبَنْتُهُ وَأَضْجَعْتُهُ، فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ غَشِيَتْنِي ظُلْمَةٌ وَرُعْبٌ وَقُشَعْرِيْرَةٌ، ثُمَّ أُسْفِرَ عَنْ يَمِيْنِي، فَسَمِعْتُ قَائِلًا

---

(١) أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٠٢، والسيوطي في الخصائص الكبرىٰ، ١/٧٩، والحلبي في إنسان العيون، ١/٩١ـ

(٢) أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٩٨، ١٠٤، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٧٢، والحلبي في إنسان العيون، ١/١٢٨ـ

٢٩: أخرجه أبو نعيم في دلائل النبوة، ١/١٣٦، الرقم/٧٧، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٨٠ـ

حضرت ابو عجفاء بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری ولادت کے وقت میری والدہ ماجدہ نے دیکھا کہ ان کے جسمِ اقدس سے ایک نور نمودار ہوا ہے، جس سے بصریٰ کے محلات روشن ہوگئے۔

اسے امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

حضرت ابو جعفر بن محمد بن علی رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے**، وہ بیان کرتے ہیں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کو- جب وہ رسول اللہ ﷺ سے گراں بار تھیں -حکم دیا گیا کہ اپنے ہونے والے بچے کا نام 'اَحمد' رکھیں۔

اسے امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۲۹۔ **حضرت عبد الرحمٰن بن عوف** رضی اللہ عنہ **اپنی والدہ محترمہ حضرت شفاء بنت عمرو** رضی اللہ عنہا **سے روایت کرتے ہیں**، وہ بیان کرتی ہیں: جب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو جنم دیا تو آپ ﷺ میرے ہاتھوں پر رونق افروز ہوئے اور کچھ گریہ کیا۔ میں نے سنا کہ کوئی کہہ رہا تھا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتوں کی برسات کرے۔ حضرت شفاء فرماتی ہیں: اس وقت مجھ پر مشرق سے مغرب تک ساری زمین روشن ہوگئی حتیٰ کہ میں نے شام کے بعض محلات دیکھ لیے۔ وہ بیان فرماتی ہیں کہ پھر میں نے آپ ﷺ کو لباس پہنایا اور بستر پر لٹا دیا، کچھ ہی لمحوں بعد مجھ پر تاریکی، رعب اور لرزہ طاری ہوگیا۔ پھر میری دائیں طرف روشنی ہوئی اور میں نے کسی کی آواز

يَقُوْلُ: أَيْنَ ذَهَبْتَ بِهِ؟ قَالَ: ذَهَبْتُ بِهِ إِلَى الْمَغْرِبِ، قَالَتْ: وَأَسْفَرَ ذٰلِكَ عَنِّي، عَاوَدَنِي الرُّعْبُ بِهِ؟ قَالَ: إِلَى الْمَشْرِقِ، وَلَنْ يَعُوْدَا أَبَدًا، فَلَمْ يَزَلِ الْحَدِيْثُ مِنِّي عَلٰى بَالٍ حَتَّى ابْتَعَثَ اللهُ ﷻ رَسُوْلَهُ، فَكُنْتُ فِي أَوَّلِ النَّاسِ إِسْلَامًا.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

٣٠. **عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ** ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا طَالِبٍ يُحَدِّثُ أَنَّ آمِنَةَ بِنْتَ وَهْبٍ لَمَّا وَلَدَتِ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ، فَأَخَذَهُ وَقَبَّلَهُ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلٰى أَبِي طَالِبٍ. فَقَالَ: هُوَ وَدِيْعَتِي عِنْدَكَ، لَيَكُوْنَنَّ لِابْنِي هٰذَا شَأْنٌ. ثُمَّ أَمَرَ فَنُحِرَتِ الْجَزَائِرُ، وَذُبِحَتِ الشَّاءُ، وَأُطْعِمَ أَهْلُ مَكَّةَ ثَلَاثًا، ثُمَّ نُحِرَ فِي كُلِّ شِعَبٍ مِنْ شِعَابِ مَكَّةَ جَزُوْرًا، لَا يُمْنَعُ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا سَبُعٌ وَلَا طَائِرٌ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

٣١. **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** ﷺ **قَالَ**: فَكَانَ مِنْ دَلَالَاتِ حَمْلِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ كُلَّ دَابَّةٍ كَانَتْ لِقُرَيْشٍ نَطَقَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَقَالَتْ: حُمِلَ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، وَهُوَ أَمَانُ الدُّنْيَا وَسِرَاجُ أَهْلِهَا، وَلَمْ يَبْقَ كَاهِنَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَلَا

٣٠: أخرجه أبو نعيم في دلائل النبوة، ١/١٣٨، الرقم/٨١ـ

٣١: أخرجه أبو نعيم في دلائل النبوة، ٢/٦١٠-٦١٢، الرقم/٥٥٥، وذكره السيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٨١-٨٣، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/٢٩٨، والحلبي في إنسان العيون، ١/١٠٩ـ

سنی: تم انہیں کہاں لے گئے تھے؟ اس نے جواب دیا: مغرب کی طرف۔ اب پھر مجھ پر بائیں طرف سے رعب و خوف طاری ہوا، پھر روشنی ہوئی اور میں نے کسی کی آواز سنی: تم انہیں کہاں لے گئے تھے؟ اس نے جواب دیا کہ مشرق کی طرف، اب ان کا ذکر وہاں سے کبھی ختم نہ ہوگا۔ حضرت شفاء فرماتی ہیں: یہ واقعہ ہمیشہ میرے دل میں تازہ رہا تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو بعثت سے سرفراز فرمایا اور میں سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں سے تھی۔

اسے امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

۳۰۔ **حضرت علی بن ابی طالب** رضی اللہ عنہ **بیان کرتے ہیں** کہ انہوں نے حضرت ابو طالب سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے: جب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی اکرم ﷺ کو جنم دیا تو آپ ﷺ کے جدِ امجد حضرت عبد المطلب تشریف لائے اور آپ ﷺ کو اٹھایا، ماتھے پر بوسہ دیا، پھر حضرت ابو طالب کے حوالے کرتے ہوئے فرمایا: یہ تمہارے پاس میری امانت ہے، میرے اس بیٹے کی بہت بڑی شان ہوگی۔ پھر حضرت عبد المطلب نے اونٹ اور بکریاں ذبح کروائیں اور تمام اہل مکہ کی تین دن تک ضیافت کی۔ پھر مکہ مکرمہ کی طرف آنے والے ہر راستہ پر اونٹ ذبح کروا کے رکھ دیے جن سے تمام انسانوں، جانوروں اور پرندوں کو گوشت لینے کی اجازت تھی۔

اسے امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

۳۱۔ **حضرت عبد اللہ بن عباس** رضی اللہ عنہما **بیان کرتے ہیں** کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ رحمِ مادر میں تشریف لائے تو اس کی علامات یہ تھیں کہ اس رات قریش کا ہر جانور بول اٹھا اور یوں گویا ہوا: رسول اللہ ﷺ رحم مادر میں جلوہ گر ہو گئے ہیں اور ربِّ کعبہ کی قسم! وہ دنیا کے لیے امان اور اہلِ دنیا کے لیے چراغِ ہدایت ہیں، اس رات قریش کا ہر نجومی اور عاملِ جنات اور عرب کا ہر قبیلہ

قَبِيْلَةٌ مِنْ قَبَائِلِ الْعَرَبِ إِلَّا حُجِبَتْ عَنْ صَاحِبَتِهَا، وَانْتُزِعَ عِلْمُ الْكَهَنَةِ، وَلَمْ يَكُنْ سَرِيْرُ مَلِكٍ مِنْ مُلُوْكِ الدُّنْيَا إِلَّا أَصْبَحَ مَنْكُوْسًا، وَالْمَلِكُ مُخْرَسًا لَا يَنْطِقُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ، وَمَرَّتْ وُحُوْشُ الْمَشْرِقِ إِلٰى وُحُوْشِ الْمَغْرِبِ بِالْبِشَارَاتِ، وَكَذٰلِكَ الْبِحَارُ يُبَشِّرُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِهٖ، فِي كُلِّ شَهْرٍ مِنْ شُهُوْرِهٖ، نِدَاءٌ فِي الْأَرْضِ وَنِدَاءٌ فِي السَّمَاءِ: أَنْ أَبْشِرُوْا فَقَدْ آنَ لِأَبِي الْقَاسِمِ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْأَرْضِ مَيْمُوْنًا مُبَارَكًا.....

قَالَتْ آمِنَةُ ﷺ: فَسَمِعْتُ وَجْبَةً[1] شَدِيْدَةً وَأَمْرًا عَظِيْمًا، فَهَالَنِي ذٰلِكَ، وَذٰلِكَ يَوْمُ الْإِثْنَيْنِ، فَرَأَيْتُ كَأَنَّ جَنَاحَ طَيْرٍ أَبْيَضَ قَدْ مَسَحَ عَلٰى فُؤَادِي فَذَهَبَ عَنِّي كُلُّ رُعْبٍ، وَكُلُّ فَزَعٍ وَوَجَعٍ كُنْتُ أَجِدُهٗ، ثُمَّ الْتَفَتُّ، فَإِذَا أَنَا بِشُرْبَةٍ بَيْضَاءَ وَظَنَنْتُهَا لَبَنًا، وَكُنْتُ عَطْشٰى فَتَنَاوَلْتُهَا فَشَرِبْتُهَا، فَأَضَاءَ مِنِّي نُوْرٌ عَالٍ. .....

قَالَتْ: فَرَأَيْتُ قِطْعَةً مِنَ الطَّيْرِ قَدْ أَقْبَلَتْ مِنْ حَيْثُ لَا أَشْعُرُ حَتّٰى غَطَّتْ حُجُرَتِي، مَنَاقِيْرُهَا مِنَ الزُّمُرُّدِ، وَأَجْنِحَتُهَا مِنَ الْيَوَاقِيْتِ، فَكُشِفَ لِي عَنْ بَصَرِي، فَأَبْصَرْتُ سَاعَتِي مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، وَرَأَيْتُ ثَلَاثَ أَعْلَامٍ مَضْرُوْبَاتٍ، عَلَمٌ فِي الْمَشْرِقِ، وَعَلَمٌ فِي الْمَغْرِبِ، وَعَلَمٌ عَلٰى ظَهْرِ الْكَعْبَةِ.....

(١) الوجبة: السقوط على الأرض؛ والمراد به هنا: صوت السقوط.

اپنے جنوں کی ملاقات سے روک دیا گیا ان کے سینوں سے علمِ کہانت چھین لیا گیا، دنیا کے ہر بادشاہ کا تخت اوندھا ہو گیا۔ تمام بادشاہوں کے لبوں پر مہرِ سکوت لگ گئی اور وہ پورا دن کلام نہ کر سکے۔ مشرق و مغرب کے جانور ایک دوسرے کے پاس جا کر اور سمندر کی مچھلیاں باہم مبارکبادیاں دے رہی تھیں۔ پھر ہر مہینے آسمان اور زمین میں ندا کی جاتی رہی: مبارک ہو! جب ابو القاسم (ﷺ) برکت و رحمت کے جلو میں ارض کی طرف مبعوث ہوں گے۔.....

حضرت آمنہ ؓ فرماتی ہیں: میں نے (کوئی شے گرنے کی) ایک زوردار آواز سنی جس سے میں ڈر گئی۔ یہ پیر کا دن تھا پھر میں نے دیکھا کہ جیسے کچھ پرندے ہیں جو میرے دل پر اپنے پَر مل رہے ہیں جس سے مجھ پر (چھایا) سارا رعب و خوف جاتا رہا اور درد جو پہلے محسوس ہو رہا تھا جاتا رہا۔ پھر میں نے دیکھا کہ میرے پاس ایک سفید سا شربت پڑا تھا، میں اسے دودھ سمجھی۔ میں چونکہ پیاس محسوس کر رہی تھی میں نے اسے اٹھا کر پی لیا تو مجھ سے ایک بلند تر نور جلوہ گر ہوا۔.....

آپ فرماتی ہیں: پھر میں نے دیکھا کہ پرندوں کا ایک غول آیا، میں نہیں جانتی وہ کدھر سے آیا۔ بہرحال انہوں نے میرے حجرے کو بھر دیا، ان کی چونچیں زمرد کی اور پَر یاقوت کے تھے۔ پھر میری نگاہ سے حجابات اٹھا دیے گئے اور میں نے دیکھا کہ تین جھنڈے دنیا پر لگے ہوئے ہیں: ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک کعبہ کی چھت پر۔.....

قَالَتْ: فَوَلَدْتُ مُحَمَّدًا ﷺ، فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ بَطْنِي دُرْتُ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ، فَإِذَا أَنَا بِهِ سَاجِدٌ قَدْ رَفَعَ إِصْبَعَيْهِ كَالْمُتَضَرِّعِ الْمُبْتَهِلِ، ثُمَّ رَأَيْتُ سَحَابَةً بَيْضَاءَ قَدْ أَقْبَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ تَنْزِلُ حَتّٰى غَشِيَتْهُ، فَغِيْبَ عَنْ وَجْهِي. فَسَمِعْتُ مُنَادِيًا يَقُوْلُ: طُوْفُوْا بِمُحَمَّدٍ ﷺ شَرْقَ الْأَرْضِ وَغَرْبِهَا وَأَدْخِلُوْهُ الْبِحَارَ كُلَّهَا لِيَعْرِفُوْهُ بِاسْمِهِ وَنَعْتِهِ وَصُوْرَتِهِ وَيَعْلَمُوْا أَنَّهُ سُمِّيَ فِيْهَا الْمَاحِي، لَا يَبْقٰى شَيْءٌ مِنَ الشِّرْكِ إِلَّا مُحِيَ بِهِ فِي زَمَنِهِ، ثُمَّ تَجَلَّتْ عَنْهُ فِي أَسْرَعِ وَقْتٍ، فَإِذَا بِهِ مُدْرَجٌ فِي ثَوْبِ صُوْفٍ أَبْيَضَ أَشَدَّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَتَحْتَهُ حَرِيْرَةٌ خَضْرَاءُ، قَدْ قُبِضَ عَلٰى ثَلَاثِ مَفَاتِيْحَ مِنَ اللُّؤْلُؤِ الرَّطْبِ الْأَبْيَضِ، وَإِذَا قَائِلٌ يَقُوْلُ: قَبَضَ مُحَمَّدٌ عَلٰى مَفَاتِيْحِ النَّصْرِ، وَمَفَاتِيْحِ الرِّيْحِ، وَمَفَاتِيْحِ النُّبُوَّةِ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

(١) حُكْمُ الْاِحْتِفَالِ بِالْمَوْلِدِ النَّبَوِيِّ

وَقَالَ بَعْضُهُمْ مُجِيْبًا لِسُؤَالٍ عَنِ الْاِحْتِفَالِ بِالْمَوْلِدِ النَّبَوِيِّ الشَّرِيْفِ: إِنَّ اللهَ تَعَالٰى بَعَثَ النَّبِيَّ ﷺ رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ، كَمَا قَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۝﴾ (الأنبياء، ٢١/١٠٧)، فَعَمَّتْ بِهِ النِّعْمَةُ عَلٰى جَمِيْعِ الْخَلَائِقِ وَجَبَ الشُّكْرُ عَلٰى هٰذِهِ النِّعْمَةِ بِصُوْرَةِ الْاِحْتِفَالِ بِالْمَوْلِدِ النَّبَوِيِّ الشَّرِيْفِ كُلَّ عَامٍ.

آپ فرماتی ہیں: جب محمد مصطفیٰ (ﷺ) میرے بطن سے جلوہ گر ہوئے تو میں نے پہلو بدل کر انہیں دیکھا کہ آپ ﷺ سجدے میں پڑے ہیں اور نہایت عاجزی اور انکساری سے دعا کرنے والے کی طرح آسمان کی طرف انگلی اٹھائے ہوئے ہیں۔ پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے آسمان سے ایک سفید بادل اترا اور اس نے آپ ﷺ کو ڈھانپ لیا۔ آپ ﷺ میری نگاہ سے اوجھل ہو گئے تو میں نے سنا کوئی پکارنے والا کہہ رہا تھا: محمد (ﷺ) کو زمین کے مشرق و مغرب میں ٹھہراؤ، انہیں تمام سمندروں میں لے جاؤ تاکہ تمام اہلِ جہاں ان کے نام، صفات اور حلیہ مبارک سے واقف ہو جائیں اور جان لیں کہ یہی وہ ہستی ہیں جن کا نام دنیا میں ماحی رکھا گیا ہے کیوں کہ آپ ﷺ کے دور میں تمام دنیا سے شرک مٹا دیا جائے گا۔ پھر کچھ ہی دیر بعد وہ بادل چھٹ گیا تو آپ ﷺ اُون کے ایک سفید کپڑے میں، جو دودھ سے بھی سفید تر تھا، لپٹے ہوئے پڑے تھے۔ آپ ﷺ کے نیچے سبز ریشم تھا اور آپ ﷺ نے ہاتھ میں تروتازہ اور سفید موتی سے بنی ہوئی تین چابیاں پکڑ رکھی تھیں اور کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا کہ محمد مصطفیٰ (ﷺ) نے فتح و نصرت، ہوا اور نبوت کی چابیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

اسے امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

﴿ میلاد النبی ﷺ کی خوشی میں جشن منانے کا حکم ﴾

بعض ائمہ میلاد النبی ﷺ کی خوشی میں جشن منانے کے بارے میں سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ۝﴾ ’اور (اے رسولِ محتشم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر۝‘ آپ ﷺ کی نعمتِ رحمت کا فیضان تمام مخلوقات کے لیے عام ہے۔ لہٰذا اس نعمت باری تعالیٰ کا شکر ادا کرنا واجب ہے۔ جو ہر سال حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی میں جشن منانے کی

وَالنَّبِيُّ ﷺ حِيْنَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ قَالَ: 'ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيْهِ' فَلَمَّحَ إِلَى الْاِحْتِفَالِ بِهِ لِكَوْنِهِ وُلِدَ فِيْهِ، وَصَامَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَأَمَرَ بِصَوْمِهِ احْتِفَالًا بِنَجَاةِ مُوْسٰى، وَاللهُ تَعَالٰى شَرَعَ لَنَا الْعَقِيْقَةَ فَرَحًا بِوُجُوْدِ الْوَلَدِ. أَنَفْرَحُ بِوُجُوْدِ وَلَدٍ وَنَذْبَحُ عَنْهُ وَلَا نَفْرَحُ بِوُجُوْدِ النَّبِيِّ ﷺ.

لِلْحَافِظِ جَلَالِ الدِّيْنِ السُّيُوْطِيِّ فَتْوَىٰ قَيِّمَةٌ فِي هٰذَا الْمَوْضُوْعِ، نُلَخِّصُهَا فِيْمَا يَأْتِي، قَالَ رحمه الله: إِنَّ أَصْلَ عَمَلِ الْمَوْلِدِ الَّذِي هُوَ اجْتِمَاعُ النَّاسِ، وَقِرَاءَةُ مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ، وَرِوَايَةُ الْأَخْبَارِ الْوَارِدَةِ فِي مَبْدَأِ (أَمْرِ) النَّبِيِّ ﷺ، وَمَا وَقَعَ فِي مَوْلِدِهِ مِنَ الآيَاتِ، ثُمَّ يُمَدُّ لَهُمْ سِمَاطًا يَأْكُلُوْنَهُ، وَيَنْصَرِفُوْنَ مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الْبِدَعِ (الْحَسَنَةِ) الَّتِي يُثَابُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا؛ لِمَا فِيْهِ مِنْ تَعْظِيْمِ قَدْرِ النَّبِيِّ ﷺ، وَإِظْهَارِ الْفَرَحِ وَالْاِسْتِبْشَارِ بِمَوْلِدِهِ الشَّرِيْفِ.(١)

(١) السيوطي في حسن المقصد في عمل المولد/٤١، وأيضا في الحاوى للفتاوى/١٩٩، والصالحي في سبل الهدى والرشاد في ـــ

صورت میں کیا جاتا ہے۔

جب حضور نبی اکرم ﷺ سے پیر کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس دن میری ولادت ہوئی۔ آپ ﷺ نے 'اس دن کا اپنا یوم میلاد ہونا' فرما کر اس دن جشن منانے کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے یوم عاشوراء کا روزہ رکھا اور اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی (فرعون) سے نجات کی خوشی میں روزہ رکھنے کا حکم بھی فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے نعمت اولاد کے حصول کی خوشی میں ہمارے لیے عقیقہ کرنا مشروع فرمایا ہے، ہم نعمت اولاد کے وجود پر خوشی منائیں اور اس کی طرف سے جانور ذبح کریں اور حضور نبی اکرم ﷺ کے وجود مسعود کی نعمت پر خوشی نہ منائیں؟

حافظ جلال الدین سیوطی کا اس موضوع پر بڑا وقیع فتویٰ موجود ہے، ذیل میں اس کا خلاصہ پیش کیا جا رہا ہے، اُنہوں نے فرمایا: رسولِ معظم ﷺ کا میلاد منانا جو کہ اصل میں لوگوں کے جمع ہو کر بہ قدرِ سہولت قرآن خوانی کرنے اور ان روایات کا تذکرہ کرنے سے عبارت ہے جو آپ ﷺ کے بارے میں منقول ہیں، آپ ﷺ کی ولادت مبارکہ کے معجزات اور خارق العادت واقعات کے بیان پر مشتمل ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد ان کی ضیافت کا اہتمام کیا جاتا ہے اور وہ تناول ماحضر کرتے ہیں اور وہ اس بدعتِ حسنہ میں کسی اضافہ کے بغیر لوٹ جاتے ہیں اور اس اہتمام کرنے والے کو حضور ﷺ کی تعظیم اور آپ ﷺ کے میلاد پر اِظہارِ فرحت و مسرت کی بناء پر ثواب سے نوازا جاتا ہے۔

..... سيرة خيرالعباد ﷺ، ١/٣٦٧، والنبهاني في حجة الله على العالمين في معجزات سيد المرسلين ﷺ/٢٣٦۔

وَقَدْ أَشَارَ النَّبِيُّ ﷺ إِلٰى فَضِيْلَةِ هٰذَا الشَّهْرِ الْعَظِيْمِ بِقَوْلِهٖ لِلسَّائِلِ الَّذِي سَأَلَهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ: 'ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيْهِ' فَتَشْرِيْفُ هٰذَا الْيَوْمِ مُتَضَمَّنٌ لِتَشْرِيْفِ هٰذَا الشَّهْرِ الَّذِي وُلِدَ فِيْهِ، فَيَنْبَغِي أَنْ نَحْتَرِمَهُ غَايَةَ الْإِحْتِرَامِ وَنُفَضِّلُهُ بِمَا فَضَّلَ اللهُ بِهِ الْأَشْهُرَ الْفَاضِلَةَ، وَهٰذَا مِنْهَا لِقَوْلِهٖ ﷺ: 'أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، آدَمُ فَمَنْ دُوْنَهُ تَحْتَ لِوَائِي'.

وَفَضِيْلَةُ الْأَزْمِنَةِ وَالْأَمْكِنَةِ بِمَا خَصَّهَا اللهُ بِهٖ مِنَ الْعِبَادَاتِ الَّتِي تُفْعَلُ فِيْهَا لِمَا قَدْ عُلِمَ أَنَّ الْأَمْكِنَةَ وَالْأَزْمِنَةَ لَا تَشْرُفُ لِذَاتِهَا وَإِنَّمَا يَحْصُلُ لَهَا التَّشْرِيْفُ بِمَا خُصَّتْ بِهٖ مِنَ الْمَعَانِي، فَانْظُرْ إِلٰى مَا خَصَّ اللهُ بِهٖ هٰذَا الشَّهْرَ الشَّرِيْفَ وَيَوْمَ الْإِثْنَيْنِ، أَلَا تَرٰى أَنَّ صَوْمَ هٰذَا الْيَوْمِ فِيْهِ فَضْلٌ عَظِيْمٌ لِأَنَّهُ ﷺ وُلِدَ فِيْهِ.

فَعَلٰى هٰذَا يَنْبَغِي إِذَا دَخَلَ هٰذَا الشَّهْرُ الْكَرِيْمُ أَنْ يُكَرَّمَ وَيُعَظَّمَ وَيُحْتَرَمَ الْإِحْتِرَامَ الْلَائِقَ بِهِ اتِّبَاعًا لَهُ ﷺ فِي كَوْنِهٖ كَانَ يَخُصُّ الْأَوْقَاتَ الْفَاضِلَةَ بِزِيَادَةِ فِعْلِ الْبِرِّ فِيْهَا وَكَثْرَةِ

حضور نبی اکرم ﷺ نے پیر کے روزہ کے بارے میں سوال کرنے والے کے جواب میں یہ فرمایا تھا کہ یہ وہ دن ہے جس دن میری ولادت ہوئی تھی، آپ ﷺ کا یہ قول اس باعظمت مہینے کی فضیلت کی طرف اشارہ فرماتا ہے۔ لہٰذا اس دن کا شرف آپ ﷺ کے ماہ ولادت کو بھی حاصل ہے۔ اس لیے ہمارے اوپر لازم ہے کہ اس مہینے کا حد درجہ احترام کریں اور اس مہینے کو وہی فضیلت دیں جو اللہ تعالیٰ نے باقی فضیلت والے مہینوں کو عطا کی ہے۔ یہ آپ ﷺ کے اس فرمان کی اتباع میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: 'میں اولاد آدم کا سردار ہوں لیکن فخر نہیں کرتا۔ (روزِ قیامت) آدم ؑ اور باقی تمام انبیاء میرے لواء حمد کے نیچے کھڑے ہوں گے۔'

زمانوں اور جگہوں کی فضیلت تمہاری ان عبادات کی وجہ سے ہے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ان زمانوں اور جگہوں کو خاص کر دیا ہے۔ ان جگہوں اور زمانوں کا یہ شرف ذاتی نہیں بلکہ اُنہیں یہ شرف ان معانی کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے جن کے ساتھ انہیں خاص کر دیا گیا ہے تو ذرا اس معنٰی پر نظر دوڑائیں کہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ مبارک (ربیع الاول) اور پیر کے مبارک دن کو خاص فرما دیا ہے۔ کیا آپ نہیں سمجھتے کہ اس دن کے روزہ میں کتنی بڑی فضیلت ہے کیونکہ یہ دن حضور نبی اکرم ﷺ کا یوم میلاد ہے۔

بنا بریں یہ ضروری ہے کہ جب اس ماہ کریم کا آغاز ہو تو اس کے شایان شان اس کی تکریم و تعظیم اور احترام کیا جائے، کیونکہ یہ حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت کا مہینہ ہے، آپ ﷺ کے اس عمل مبارک کی اتباع کرتے ہوئے کہ آپ ﷺ فضیلت والے اوقات کو نیک اعمال اور خیرات

الْخَيْرَاتِ.

وَقَالَ الْحَافِظُ السُّيُوْطِيُّ: وَقَدْ ظَهَرَ لِي تَخْرِيْجُهَا عَلٰى أَصْلٍ ثَابِتٍ وَهُوَ مَا ثَبَتَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ مِنْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ، فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوْا: هُوَ يَوْمٌ أَغْرَقَ اللهُ فِيْهِ فِرْعَوْنَ وَنَجّٰى مُوْسٰى، فَنَحْنُ نَصُوْمُهُ شُكْرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى، فَيُسْتَفَادُ مِنْهُ فِعْلُ الشُّكْرِ لِلّٰهِ عَلٰى مَا مَنَّ بِهِ فِي يَوْمٍ مُعَيَّنٍ مِنْ إِسْدَاءِ نِعْمَةٍ أَوْ دَفْعِ نِقْمَةٍ، وَيُعَادُ ذٰلِكَ فِي نَظِيْرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنْ كُلِّ سَنَةٍ، وَالشُّكْرُ لِلّٰهِ يَحْصُلُ بِأَنْوَاعِ الْعِبَادَةِ كَالسُّجُوْدِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالتِّلَاوَةِ، وَأَيُّ نِعْمَةٍ أَعْظَمُ مِنَ النِّعْمَةِ بِبُرُوْزِ هٰذَا النَّبِيِّ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ؟[1]

(٢) مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ فِي الْاِحْتِفَالِ بِالْمَوْلِدِ النَّبَوِيِّ

قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي مَوْلِدِ الْعَرُوْسِ: وَجَعَلَ لِمَنْ فَرِحَ بِمَوْلِدِهِ حِجَابًا مِنَ النَّارِ وَسِتْرًا، وَمَنْ أَنْفَقَ فِي مَوْلِدِهِ دِرْهَمًا كَانَ الْمُصْطَفٰى ﷺ لَهُ شَافِعًا وَمُشَفَّعًا، وَأَخْلَفَ اللهُ عَلَيْهِ بِكُلِّ دِرْهَمٍ عَشْرًا.

(١) السيوطي في الحاوي للفتاوى، ١/٢٢٩.

کی کثرت کے ساتھ خاص فرماتے تھے۔

حافظ سیوطی فرماتے ہیں: اِس عمل پر میرے سامنے ثابت شدہ دلیل آشکار ہوئی اور وہ صحیحین میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے یہود کو یوم عاشوراء کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ آپ ﷺ نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرقِ آب کیا اور موسیٰ علیہ السلام کو اس سے نجات عطا فرمائی۔ اس دن ہم اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتے ہوئے روزہ رکھتے ہیں اس سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ حصول نعمت یا دفع مصیبت کے خاص دن میں اللہ تعالیٰ کے احسان پر شکر ادا کرنا لازم ہے، اس دن کی نظیر میں ہر سال شکرانے کا یہ عمل دہرایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے عبادات کی مختلف اقسام ہیں جیسے سجود، صیام، صدقہ اور تلاوت قرآن وغیرہ اور حضور نبی رحمت ﷺ کی اس دن آمد سے بڑھ کر اور کونسی نعمت ہوسکتی ہے (جس کا شکر ادا کیا جائے)۔

﴿میلاد النبی ﷺ کی خوشی میں جشن منانے پر ائمہ سلف صالحین کے ارشادات و معمولات﴾

علامہ ابن الجوزی مولد العروس میں فرماتے ہیں: ہر وہ شخص جو آپ ﷺ کے میلاد کے باعث خوش ہوا، اللہ تعالیٰ نے (یہ خوشی) اس کے لیے آگ سے محفوظ رہنے کے لیے حجاب اور ڈھال بنادی۔ اور جس نے مولدِ مصطفیٰ ﷺ کے لیے ایک درہم خرچ کیا تو آپ ﷺ اُس کے لیے شافع و مشفع ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر درہم کے بدلہ میں اُسے دس درہم عطا فرمائے گا۔

فَيَا بُشْرىٰ لَكُمْ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَقَدْ نِلْتُمْ خَيْرًا كَثِيرًا فِي الدُّنْيَا وَفِي الْأُخْرىٰ. فَيَا سَعْدُ مَنْ يَعْمَلُ لِأَحْمَدَ مَوْلِدًا فَيَلْقَى الْهَنَاءَ وَالْعِزَّ وَالْخَيْرَ وَالْفَخْرَ، وَيَدْخُلُ جَنَّاتِ عَدْنٍ بِتِيْجَانِ دُرٍّ تَحْتَهَا خِلَعٌ خُضْرٌ.(١)

قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي بَيَانِ الْمِيْلَادِ النَّبَوِيِّ: لَا زَالَ أَهْلُ الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ وَمِصْرَ وَالْيَمَنِ وَالشَّامِ وَسَائِرُ بِلَادِ الْعَرَبِ مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ يَحْتَفِلُوْنَ بِمَجْلِسِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ ﷺ، وَيَفْرَحُوْنَ بِقُدُوْمِ هِلَالِ شَهْرِ رَبِيْعِ الْأَوَّلِ وَيَهْتَمُّوْنَ اهْتِمَامًا بَلِيْغًا عَلَى السَّمَاعِ وَالْقِرَاءَةِ لِمَوْلِدِ النَّبِيِّ ﷺ، وَيَنَالُوْنَ بِذٰلِكَ أَجْرًا جَزِيْلاً وَفَوْزًا عَظِيْمًا.(٢)

قَالَ ابْنُ تَيْمِيَةَ فِي كِتَابِهِ: اقْتِضَاءِ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ لِمُخَالَفَةِ أَصْحَابِ الْجَحِيْمِ: فَتَعْظِيْمُ الْمَوْلِدِ وَاتِّخَاذُهُ مَوْسِمًا، قَدْ يَفْعَلُهُ بَعْضُ النَّاسِ، وَيَكُوْنُ لَهُ فِيْهِ أَجْرٌ عَظِيْمٌ؛ لِحُسْنِ قَصْدِهِ، وَتَعْظِيْمِهِ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، كَمَا قَدَّمْتُهُ لَكَ أَنَّهُ يُحْسَنُ مِنْ بَعْضِ النَّاسِ مَا يُسْتَقْبَحُ مِنَ الْمُؤْمِنِ الْمُسَدَّدِ.(٣)

---

(١) ابن الجوزي في مولد العروس/١١ـ

(٢) ابن الجوزي في بيان الميلاد النبوي ﷺ/٥٨ـ

(٣) ابن تيمية في اقتضاء الصراط المستقيم لمخالفة أصحاب الجحيم/٤٠٦ـ

اے اُمتِ محمدیہ! تجھے بشارت کہ تونے دنیا و آخرت میں خیر کثیر حاصل کی۔ پس جو کوئی احمد مجتبیٰ ﷺ کے میلاد کے لیے کوئی عمل کرتا ہے تو وہ خوش بخت ہے اور وہ خوشی، عزت، بھلائی اور فخر کو پالے گا۔ اور وہ جنت کے باغوں میں موتیوں سے مرصع تاج اور سبز لباس پہنے داخل ہوگا۔

علامہ ابن الجوزی بیان المیلاد النبوي میں فرماتے ہیں: مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ، مصر، شام، یمن الغرض شرق تا غرب تمام بلادِ عرب کے باشندے ہمیشہ سے میلاد النبی ﷺ کی محفلیں منعقد کرتے آئے ہیں۔ وہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہتی۔ چنانچہ ذکرِ میلاد پڑھنے اور سننے کا خصوصی اہتمام کرتے اور اس کے باعث بے پناہ اَجر و کامیابی حاصل کرتے رہے ہیں۔

علامہ ابن تیمیہ اپنی کتاب اقتضاء الصراط المستقیم لمخالفة أصحاب الجحیم میں لکھتے ہیں: میلاد شریف کی تعظیم اور اسے شعار بنا لینا بعض لوگوں کا عمل ہے اور اِس میں اُس کے لیے اَجرِعظیم بھی ہے کیوں کہ اُس کی نیت نیک ہے اور رسول اکرم ﷺ کی تعظیم بھی ہے؛ جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے کہ بعض لوگوں کے نزدیک ایک اَمر اچھا ہوتا ہے اور بعض مومن اسے قبیح کہتے ہیں۔

قَالَ ابْنُ الْحَاجِّ الْمَالِكِيُّ فِي كِتَابِهِ: اَلْمَدْخَلُ إِلٰى تَنْمِيَّةِ الْأَعْمَالِ بِتَحْسِيْنِ النِّيَاتِ وَالتَّنْبِيْهِ عَلٰى كَثِيْرٍ مِنَ الْبِدَعِ الْمُحْدَثَةِ وَالْعَوَائِدِ الْمُنْتَحِلَةِ: أَشَارَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِلٰى فَضِيْلَةِ هٰذَا الشَّهْرِ الْعَظِيْمِ بِقَوْلِهِ لِلسَّائِلِ الَّذِي سَأَلَهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ، فَقَالَ لَهُ عَلَيْهِ الْصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: ذٰلِكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيْهِ.

فَتَشْرِيْفُ هٰذَا الْيَوْمِ مُتَضَمِّنٌ لِتَشْرِيْفِ هٰذَا الْشَّهْرِ الَّذِي وُلِدَ فِيْهِ، فَيَنْبَغِي أَنْ نَحْتَرِمَهُ حَقَّ الْاِحْتِرَامِ وَنُفَضِّلَهُ بِمَا فَضَّلَ اللهُ بِهِ الْأَشْهُرَ الْفَاضِلَةَ، وَهٰذَا مِنْهَا لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الْصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ. وَلِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الْصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: آدَمُ وَمَنْ دُوْنَهُ تَحْتَ لِوَائِي.

وَفَضِيْلَةُ الْأَزْمِنَةِ وَالْأَمْكِنَةِ بِمَا خَصَّهَا اللهُ تَعَالٰى مِنَ الْعِبَادَاتِ الَّتِي تُفْعَلُ فِيْهَا، لِمَا قَدْ عُلِمَ أَنَّ الْأَمْكِنَةَ وَالْأَزْمِنَةَ لَا تَتَشَرَّفُ لِذَاتِهَا، وَإِنَّمَا يُحْصَلُ لَهَا التَّشْرِيْفُ بِمَا خُصَّتْ بِهِ مِنَ الْمَعَانِي. فَانْظُرْ رَحِمَنَا اللهُ وَإِيَّاكَ إِلٰى مَا خَصَّ اللهُ تَعَالٰى بِهِ هٰذَا الشَّهْرَ الشَّرِيْفَ وَيَوْمَ الْاِثْنَيْنِ. أَلَا تَرٰى أَنَّ صَوْمَ هٰذَا الْيَوْمِ فِيْهِ فَضْلٌ عَظِيْمٌ لِأَنَّهُ ﷺ وُلِدَ فِيْهِ؟

امام ابو عبد اللہ ابن الحاج محمد بن محمد بن محمد المالکی اپنی کتاب المدخل إلی تنمیة الأعمال بتحسین النیات والتنبیه علی کثیر من البدع المحدثة والعوائد المنتحلة میں میلاد النبی ﷺ کی فضیلت کے ذیل میں تحریر کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے (اپنی ولادت کے) عظیم مہینے کی عظمت کا اِظہار ایک سائل کے جواب میں فرمایا جس نے پیر کے دن کا روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ آپ ﷺ نے اُسے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس میں میری ولادت ہوئی۔

لہٰذا اس دن کی عظمت سے اُس ماہ (ربیع الاول) کی عظمت معلوم ہوتی ہے جس میں آپ ﷺ کی ولادت ہوئی۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اس مہینے کا کما حقہٗ احترام کریں اور اِس ماہِ مقدس کو اس چیز کے ساتھ فضیلت دیں جس چیز کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے فضیلت والے مہینوں کو فضیلت بخشی ہے۔ اِسی حوالے سے حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور اس میں کوئی فخر نہیں۔ اور آپ ﷺ کا ایک اور فرمان ہے: روزِ محشر آدم علیہ السلام سمیت سب میرے پرچم تلے ہوں گے۔

زمانوں اور مکانوں کی عظمتیں اور فضیلتیں ان عبادتوں کی وجہ سے ہیں جو ان (مہینوں) میں سرانجام دی جاتی ہیں۔ جیسا کہ یہ بات ہمیں معلوم ہے کہ زمان و مکاں کی خود اپنی کوئی عظمت و رفعت نہیں بلکہ ان کی عظمت کا سبب وہ خصوصیات و امتیازات ہیں جن سے انہیں سرفراز فرمایا گیا۔ اِس پر غور کریں، اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں اپنی رحمت سے سرفراز فرمائے اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس مہینے اور پیر کے دن کو عظمت عطا کی۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ اس دن روزہ رکھنا فضلِ عظیم ہے کیوں کہ رسولِ معظم ﷺ کی ولادت اس روز ہوئی۔

فَعَلٰى هٰذَا فَيَنْبَغِي إِذَا دَخَلَ هٰذَا الشَّهْرُ الْكَرِيْمُ أَنْ يُكَرَّمَ وَيُعَظَّمَ وَيُحْتَرَمَ الْاِحْتِرَامَ اللَّائِقَ بِهٖ وَذٰلِكَ بِالْاِتِّبَاعِ لَهٗ ﷺ فِي كَوْنِهٖ كَانَ يَخُصُّ الْأَوْقَاتِ الْفَاضِلَةَ بِزِيَادَةِ فِعْلِ الْبِرِّ فِيْهَا وَكَثْرَةِ الْخَيْرَاتِ. أَلَا تَرٰى إِلٰى قَوْلِ الْبُخَارِيِّ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِي رَمَضَانَ. فَنَمْتَثِلُ تَعْظِيْمَ الْأَوْقَاتِ الْفَاضِلَةِ بِمَا امْتَثَلَهٗ عَلٰى قَدْرِ اسْتِطَاعَتِنَا.

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: قَدِ الْتَزَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فِي الْأَوْقَاتِ الْفَاضِلَةِ مَا الْتَزَمَهٗ مِمَّا قَدْ عُلِمَ، وَلَمْ يَلْتَزِمْ فِي هٰذَا الشَّهْرِ مَا الْتَزَمَهٗ فِي غَيْرِهٖ. فَالْجَوَابُ: أَنَّ الْمَعْنَى الَّذِي لِأَجْلِهٖ لَمْ يَلْتَزِمْ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِنَّمَا هُوَ مَا قَدْ عُلِمَ مِنْ عَادَتِهٖ الْكَرِيْمَةِ فِي كَوْنِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يُرِيْدُ التَّخْفِيْفَ عَنْ أُمَّتِهٖ، وَالرَّحْمَةَ لَهُمْ سِيَّمَا فِيْمَا كَانَ يَخُصُّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ.

أَلَا تَرٰى إِلٰى قَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فِي حَقِّ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ: اَللّٰهُمَّ، إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي أُحَرِّمُ الْمَدِيْنَةَ بِمَا حَرَّمَ بِهٖ إِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ، ثُمَّ إِنَّهٗ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ

لہٰذا لازم ہے کہ جب یہ مبارک مہینہ تشریف لائے تو اس کی بڑھ چڑھ کر تکریم و تعظیم اور ایسی توقیر و اِحترام کیا جائے جس کا یہ حق دار ہے۔ اور یہ آپ ﷺ کے اُس اُسوۂ مبارکہ کی تقلید ہوگی کہ آپ ﷺ خصوصی (عظمت کے حامل) دنوں میں کثرت سے نیکی اور خیرات کے کام کرتے تھے۔ کیا تو (حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے) اِمام بخاری (۱۹۴-۲۵۶ھ) کا روایت کردہ یہ قول نہیں دیکھتا: حضور نبی اکرم ﷺ بھلائی میں سب لوگوں سے زیادہ فیاض تھے اور ماہِ رمضان میں آپ ﷺ بہت فیاضی اور دریا دلی کا مظاہرہ فرماتے تھے۔ اس بناء پر کہ آپ ﷺ فضیلت والے اوقات کی عزت افزائی فرماتے تھے ہمیں بھی فضیلت کے حامل اوقات (جیسے ماہِ ربیع الاول) کی بہ قدرِ اِستطاعت تعظیم کرنی چاہیے۔

اگر کوئی کہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے فضیلت والے اوقات کی عزت افزائی فرمائی جو آپ ﷺ نے فرمائی جیسا کہ اوپر جانا جا چکا ہے لیکن آپ ﷺ نے خود اس ماہ کی جس میں آپ ﷺ کی ولادت ہوئی اس طرح عزت افزائی نہیں کی جس طرح آپ ﷺ دوسرے مہینوں کی کرتے تھے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ کو اُمت کے لیے تخفیف اور آسانی و راحت کا بہت خیال رہتا تھا بالخصوص ان چیزوں کے بارے میں جو آپ ﷺ کی اپنی ذات مقدسہ سے متعلق تھیں۔

کیا تو نے حرمتِ مدینہ کی بابت آپ ﷺ کا قول نہیں دیکھا: 'اے اللہ! بے شک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ منورہ کو اُنہی چیزوں کی مثل حرم قرار دیتا ہوں جن سے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو

وَالسَّلَامُ لَـمْ يُشَرِّعْ فِي قَتْلِ صَيْدِهِ وَلَا فِي قَطْعِ شَجَرِهِ الْـجَزَاءَ، تَخْفِيْفًا عَلٰى أُمَّتِهِ وَرَحْمَةً لَـهُمْ، فَكَانَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَنْظُرُ إِلٰى مَا هُوَ مِنْ جِهَتِهِ... وَإِنْ كَانَ فَاضِلًا فِي نَفْسِهِ يَتْرُكُهُ لِلتَّخْفِيْفِ عَنْهُمْ.(١)

وَقَالَ أَيْضًا: فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: مَا الْـحِكْمَةُ فِي كَوْنِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ خُصَّ مَوْلِدُهُ الْكَرِيْمُ بِشَهْرِ رَبِيْعِ الْأَوَّلِ وَبِيَوْمِ الْإِثْنَيْنِ مِنْهُ عَلَى الصَّحِيْحِ، وَالْـمَشْهُوْرُ عِنْدَ أَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ، وَلَـمْ يَكُنْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ، وَفِيْهِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ، وَاخْتُصَّ بِفَضَائِلَ عَدِيْدَةٍ، وَلَا فِي الْأَشْهُرِ الْـحُرُمِ الَّتِي جَعَلَ اللهُ لَـهَا الْـحُرْمَةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، وَلَا فِي يَوْمِ الْـجُمُعَةِ وَلَا فِي لَيْلَتِهَا؟

فَالْـجَوَابُ مِنْ أَرْبَعَةِ أَوْجُهٍ:

اَلْوَجْهُ الْأَوَّلُ: مَا وَرَدَ فِي الْـحَدِيْثِ مِنْ أَنَّ اللهَ خَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ. وَفِي ذٰلِكَ تَنْبِيْهٌ عَظِيْمٌ وَهُوَ أَنَّ خَلْقَ الْأَقْوَاتِ وَالْأَرْزَاقِ وَالْفَوَاكِهِ وَالْـخَيْرَاتِ الَّتِي يَتَغَذّٰى بِهَا بَنُو

(١) ابن الحاج المالكي في المدخل إلى تنمية الأعمال بتحسين النيات والتنبيه على كثير من البدع المحدثة والعوائد المنتحلة، ٢/٢-٤، والسيوطي في حسن المقصد في عمل المولد/٥٧-٥٩، وأيضا في الحاوى للفتاوى/٢٠٣-٢٠٤، والصالحي في سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد ﷺ، ١/٣٧١-٣٧٢.

حرم قرار دیا تھا، لیکن آپ ﷺ نے اپنی اُمت کے لیے تخفیف اور رحمت کے سبب مدینہ منورہ کی حدود میں شکار کرنے اور درخت کاٹنے کی کوئی سزا مقرر نہیں فرمائی۔ حضور نبی اکرم ﷺ اپنی ذاتِ مقدسہ سے متعلقہ کسی اَمر کو اس کی ذاتی فضیلت کے باوجود امت کی آسانی کے لیے ترک فرما دیتے تھے۔

ابن الحاج المالکی ایک جگہ لکھتے ہیں: اگر کوئی کہنے والا کہے: حضور نبی اکرم ﷺ کی ربیع الاول میں اور پیر کے دن ولادتِ مبارکہ کی حکمت کے بارے میں سوال کیا جائے کہ ان کی ولادت رمضان المبارک جو نزولِ قرآن کا مہینہ ہے اور جس میں لیلۃ القدر رکھی گئی ہے یا دوسرے مقدس مہینوں یا ۱۵ شعبان المعظم اور جمعہ کے دن میں کیوں نہ ہوئی؟

اس سوال کا جواب چار زاویہ ہائے نظر سے دیا جاسکتا ہے:

۱۔ ذخیرۂ احادیث میں درج ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیر کے دن درختوں کو پیدا کیا۔ اس میں ایک لطیف نکتہ مضمر ہے۔ وہ یہ کہ پیر کے دن اللہ تعالیٰ نے غذا، رزق، روزی اور پھلوں اور دیگر خیرات کی چیزوں کو پیدا فرمایا جن سے بنی نوع انسان غذا حاصل کرتا ہے اور زندہ رہتا ہے۔ اور ان کو بہ طور علاج بھی استعمال کرتا ہے اور انہیں دیکھ کر انہیں شرحِ صدر نصیب ہوتا ہے (دلی خوشی ہوتی ہے)۔ اور ان کے ذریعے ان کے نفوس کو خوشی و فرحت نصیب ہوتی ہے اور ان کے دلوں کو سکون میسر آتا ہے کیوں کہ (ان کے ذریعے) نفوس - اس چیز کو حاصل کرکے جس پر ان

آدَمَ وَيَحْيَوْنَ، وَيَتَدَاوَوْنَ وَتَنْشَرِحُ صُدُوْرُهُمْ لِرُؤْيَتِهَا وَتَطِيْبُ بِهَا نَفُوْسُهُمْ وَتَسْكُنُ بِهَا خَوَاطِرُهُمْ عِنْدَ رُؤْيَتِهَا لِاطْمِئْنَانِ نُفُوْسِهِمْ بِتَحْصِيْلِ مَا يُبْقِي حَيَاتَهُمْ عَلٰى مَا جَرَتْ بِهِ الْعَادَةُ مِنْ حِكْمَةِ الْحَكِيْمِ ﷻ، فَوُجُوْدُهُ ﷺ فِي هٰذَا الشَّهْرِ فِي هٰذَا الْيَوْمِ قُرَّةُ عَيْنٍ بِسَبَبِ مَا وُجِدَ مِنَ الْخَيْرِ الْعَظِيْمِ وَالْبَرَكَةِ الشَّامِلَةِ لِأُمَّتِهِ صَلَوَاتُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ.

اَلْوَجْهُ الثَّانِي: أَنَّ ظُهُوْرَهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فِي شَهْرِ رَبِيْعٍ فِيْهِ إِشَارَةٌ ظَاهِرَةٌ لِمَنْ تَفَطَّنَ إِلَيْهَا بِالنِّسْبَةِ إِلَى اشْتِقَاقِ لَفْظَةِ رَبِيْعٍ، إِذْ أَنَّ فِيْهِ تَفَاؤُلًا حَسَنًا بِبِشَارَتِهِ لِأُمَّتِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَالتَّفَاؤُلُ لَهُ أَصْلٌ أَشَارَ إِلَيْهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. وَقَدْ قَالَ الشَّيْخُ الإِمَامُ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّقَلِّيُّ: لِكُلِّ إِنْسَانٍ مِنَ اسْمِهِ نَصِيْبٌ.

اَلْوَجْهُ الثَّالِثُ: أَنْ فَصْلَ الرَّبِيْعِ أَعْدَلُ الْفُصُوْلِ.

اَلْوَجْهُ الرَّابِعُ: أَنَّهُ قَدْ شَاءَ الْحَكِيْمُ ﷻ أَنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ تَتَشَرَّفُ بِهِ الْأَزْمِنَةُ وَالْأَمَاكِنُ لَا هُوَ يَتَشَرَّفُ بِهَا، بَلْ يُحْصَلُ لِلزَّمَانِ وَالْمَكَانِ الَّذِي يُبَاشِرُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الْفَضِيْلَةُ الْعُظْمٰى، وَالْمَزِيَّةُ عَلٰى مَا سِوَاهُ مِنْ جِنْسِهِ إِلَّا مَا

کی زندگی کا دار و مدار ہوتا ہے۔ مطمئن ہوتے ہیں۔ جیسا کہ رب تعالیٰ کی سنت اور طریقہ ہے (کہ اس نے جانوں کو انہی چیزوں کے ساتھ زندہ رکھا ہوا ہے)۔ پس آپ ﷺ کا وجودِ اَطہر اس مبارک مہینہ میں اس مبارک دن میں آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ہے بسبب اس کے کہ (آپ ﷺ کی ولادت کے سبب) آپ ﷺ کی امت کو خیر کثیر اور عظیم برکتوں سے نوازا گیا۔

۲۔ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ کا ربیع کے مہینہ میں ظہور اس میں واضح اشارہ ہے ہر اس کے لیے جو لفظ ربیع کے اشتقاق، معنٰی و مفہوم پر غور کرے کیوں کہ لفظ ربیع (موسم بہار) میں اشتقاقی طور پر ایک اچھا اور نیک شگون پایا جاتا ہے۔ اس میں نیک شگون یہ ہے کہ آپ ﷺ کی امت کو آپ ﷺ کی بشارت دی گئی۔ اور نیک شگونی کی کوئی نہ کوئی اصل ہوتی جس کی طرف آپ ﷺ نے اشارہ فرمایا۔ ابو عبد الرحمان صقلی بیان کرتے ہیں کہ ہر شخص کے لیے اس کے نام میں اس کا ایک حصہ رکھ دیا گیا ہے یعنی اس کے نام کے اثرات اس کی شخصیت پر مرتسم ہوتے ہیں۔

۳۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ربیع (بہار) تمام موسموں میں انتہائی معتدل اور حسین ہوتا ہے۔ اور اسی طرح رسولِ معظم ﷺ کی شریعت تمام شرائع میں انتہائی پر اعتدال اور آسان ترین ہے۔

۴۔ بے شک اللہ ﷻ نے چاہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے وجودِ مسعود سے زمان و مکان شرف حاصل کریں نہ کہ آپ ﷺ اُن سے شرف پائیں۔ بلکہ وہ زمان و مکان جس میں براہِ راست آپ ﷺ کی آمد ہو اس کو فضیلتِ عظمٰی اور دیگر زمان و مکان پر نمایاں ترین مقام و مرتبہ

اسْتُثْنِيُ مِنْ ذٰلِكَ لِأَجْلِ زِيَادَةِ الْأَعْمَالِ فِيْهَا وَغَيْرِ ذٰلِكَ. فَلَوْ وُلِدَ ﷺ فِي الْأَوْقَاتِ الْمُتَقَدِّمِ ذِكْرُهَا لَكَانَ ظَاهِرُهُ يُوْهِمُ أَنَّهُ يَتَشَرَّفُ بِهَا.(١)

قَالَ الذَّهَبِيُّ: وَأَمَّا احْتِفَالُهُ بِالْمَوْلِدِ فَيَقْصُرُ التَّعْبِيْرُ عَنْهُ؛ كَانَ الْخَلْقُ يَقْصِدُوْنَهُ مَنَ الْعِرَاقِ وَالْجَزِيْرَةِ... وَيُخْرِجُ مِنَ الْبَقَرِ وَالإِبِلِ وَالْغَنَمِ شَيئًا كَثِيْرًا، فَتُنْحَرُ وَتُطْبَخُ الْأَلْوَانُ، وَيَعْمَلُ عِدَّةَ خِلَعٍ لِلصُّوْفِيَّةِ، وَيَتَكَلَّمُ الْوُعَّاظُ فِي الْمِيْدَانِ، فَيُنْفِقُ أَمْوَالًا جَزِيْلَةً. وَقَدْ جَمَعَ لَهُ ابْنُ دِحْيَةَ كِتَابَ الْمَوْلِدِ فَأَعْطَاهُ أَلْفَ دِيْنَارٍ. وَكَانَ مُتَوَاضِعًا، خَيْراً، سُنِّيًّا، يُحِبُّ الْفُقَهَاءَ وَالْمُحَدِّثِيْنَ... وَقَالَ سِبْطُ الْجَوْزِيُّ: كَانَ مُظَفَّرُ الدِّيْنِ يُنْفِقُ فِي السَّنَةِ عَلَى الْمَوْلِدِ ثَلَاثَ مِائَةِ أَلْفِ دِيْنَارٍ، وَعَلَى الْخَانَقَاهِ مِائَتَيْ أَلْفِ دِيْنَار... وَقَالَ: قَالَ مَنْ حَضَرَ الْمَوْلِدَ مَرَّةً عُدِّدَتْ عَلٰى سِمَاطِهِ مِائَةُ فَرَسٍ قَشْلَمِيْشٍ، وَخَمْسَةُ آلَافِ رَأْسٍ شَوِيٍّ، وَعَشْرَةُ آلَافِ دَجَّاجَةٍ، مِائَةُ

(١) ابن الحاج المالكي في المدخل إلى تنمية الأعمال بتحسين النيات والتنبيه على كثير من البدع المحدثة والعوائد المنتحلة، ٢/٢٦-٢٩، والسيوطي في حسن المقصدفى عمل المولد/٦٧-٦٨، وأيضًا فى الحاوي للفتاوى/٢٠٧، والنبهاني في حجة الله على العالمين فى معجزات سيد المرسلين ﷺ/٢٣٨.

حاصل ہو جائے۔ سوائے اس زمان و مکاں کے جن کا اس لیے استثناء کیا گیا کہ ان میں اعمال کی کثرت کی جائے اور اس کے علاوہ باقی اسباب کی وجہ سے۔ پس اگر آپ ﷺ ان اوقات میں تشریف لاتے جن کا ذکر (اوپر اعتراض میں) گزر چکا ہے تو وہ بہ ظاہر اس وہم میں ڈال دیتے کہ آپ ﷺ ان سے متشرف ہوئے ہیں۔

اِمام ذہبی (ملک المظفر کے جشنِ میلاد منانے کے بارے میں) لکھتے ہیں: اَلفاظ ملک المظفر کے محفلِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ منانے کا انداز بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ جزیرۂ عرب اور عراق سے لوگ کشاں کشاں اس محفل میں شریک ہونے کے لیے آتے ..... اور کثیر تعداد میں گائیں، اونٹ اور بکریاں ذبح کی جاتیں اور انواع و اقسام کے کھانے پکائے جاتے۔ وہ صوفیاء کے لیے کثیر تعداد میں خلعتیں تیار کرواتا اور واعظین وسیع و عریض میدان میں خطابات کرتے اور وہ بہت زیادہ مال خیرات کرتا۔ ابن دحیہ نے اس کے لیے ''میلاد النبی ﷺ'' کے موضوع پر کتاب تالیف کی تو اس نے اسے ایک ہزار دینار دیے۔ وہ منکسر المزاج اور راسخ العقیدہ سنی تھا، فقہاء اور محدثین سے محبت کرتا تھا۔ سبط الجوزی کہتے ہیں: شاہ مظفر الدین ہر سال محفلِ میلاد پر تین لاکھ دینار خرچ کرتا تھا جب کہ خانقاہِ صوفیاء پر دو لاکھ دینار خرچ کرتا تھا۔ اس محفل میں شریک ہونے والے ایک شخص کا کہنا ہے کہ اُس کی دعوتِ میلاد میں ایک سو (۱۰۰) قشلمیش گھوڑوں پر سوار سلامی و اِستقبال کے لیے موجود تھے۔ میں نے اُس کے دستر خوان پر پانچ ہزار بھنی ہوئی سِریاں، دس ہزار مرغیاں،

أَلْفِ زُبْدِيَّةٍ، وَثَلَاثِيْنَ أَلْفَ صِحْنِ حَلْوَاءَ.(١)

قَالَ السَّخَاوِيُّ: وَإِنَّمَا حَدَثَ بَعْدَهَا بِالْمَقَاصِدِ الْحَسَنَةِ، وَالنِّيَّةِ الَّتِي لِلْإِخْلَاصِ شَامِلَةٌ، ثُمَّ لَا زَالَ أَهْلُ الإِسْلَامِ فِي سَائِرِ الْأَقْطَارِ وَالْمُدُنِ الْعِظَامِ يَحْتَفِلُوْنَ فِي شَهْرِ مَوْلِدِهِ ﷺ وَشَرَفٍ وَكَرَمٍ بِعَمَلِ الْوَلَائِمِ الْبَدِيْعَةِ، وَالْمَطَاعِمِ الْمُشْتَمِلَةِ عَلَى الْأُمُوْرِ الْبَهِيَّةِ وَالْبَدِيْعَةِ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ فِي لَيَالِيْهِ بِأَنْوَاعِ الْصَّدَقَاتِ، وَيُظْهِرُوْنَ الْمَسَرَّاتِ وَيَزِيْدُوْنَ فِي الْمَبَرَّاتِ، بَلْ يَعْتَنُوْنَ بِقَرَابَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيْمِ، وَيَظْهَرُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَرَكَاتِهِ كُلُّ فَضْلٍ عَظِيْمٍ عَمِيْمٍ، بِحَيْثُ كَانَ مِمَّا جُرِّبَ كَمَا قَالَ الإِمَامُ شَمْسُ الدِّيْنِ بْنُ الْجَزَرِيِّ الْمُقْرِيُّ، أَنَّهُ أَمَانٌ تَامٌّ فِي ذٰلِكَ الْعَامِّ وَبُشْرٰى تُعَجَّلُ بِنَيْلِ مَا يَنْبَغِي وَيُرَامُ.(٢)

---

(١) الذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٦/٢٧٤-٢٧٥، وأيضا في تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام (٦٢١-٦٣٠هـ)، ٤٥/٤٠٢-٤٠٥.

(٢) ذكره ملا علي القاري في المورد الروي في مولد النبي ﷺ ونسبه الطاهر/١٢-١٣، والصالحي في سبل الهدىٰ والرشاد في سيرة خير العباد ﷺ، ١/٣٦٢، والحلبي في إنسان العيون في سيرة الأمين المامون، ١/٨٤، وإسماعيل الحقي في روح البيان، ٩/٥٦-٥٧، وأحمد بن زيني الدحلان في السيرة النبوية، ١/٥٣، والنبهاني في حجة الله على العالمين في معجزات سيد المرسلين ﷺ/٢٣٣.

ایک لاکھ دودھ سے بھرے مٹی کے پیالے اور تیس ہزار مٹھائی کے تھال پائے۔

امام شمس الدین محمد بن عبد الرحمان سخاوی فرماتے ہیں: (محفلِ میلاد النبی ﷺ) قرونِ ثلاثہ کے بعد صرف نیک مقاصد کے لیے شروع ہوئی اور جہاں تک اس کے انعقاد میں نیت کا تعلق ہے تو وہ اخلاص پر مبنی تھی۔ پھر ہمیشہ سے جملہ اہلِ اسلام تمام ممالک اور بڑے بڑے شہروں میں آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے مہینے میں محافل میلاد منعقد کرتے چلے آ رہے ہیں اور اس کے معیار اور عزت و شرف کو عمدہ ضیافتوں اور خوبصورت طعام گاہوں (دستر خوانوں) کے ذریعے برقرار رکھا۔ اب بھی ماہِ میلاد کی راتوں میں طرح طرح کے صدقات و خیرات دیتے ہیں اور خوشیوں کا اظہار کرتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرتے ہیں۔ بلکہ جونہی ماہِ میلاد النبی ﷺ قریب آتا ہے خصوصی اہتمام شروع کر دیتے ہیں اور نتیجتاً اس ماہِ مقدس کی برکات اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے فضلِ عظیم کی صورت میں ان پر ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ بات تجرباتی عمل سے ثابت ہے جیسا کہ امام شمس الدین بن جزری مقری نے بیان کیا ہے کہ ماہِ میلاد کے اس سال مکمل طور پر حفظ و امان اور سلامتی رہتی ہے اور بہت جلد تمنائیں پوری ہونے کی بشارت ملتی ہے۔

قَالَ السَّيُوْطِيُّ: إِنَّ أَصْلَ عَمَلِ الْـمَوْلِدِ الَّذِي هُوَ اجْتِمَـاعُ النَّاسِ، وَقِرَاءَةُ مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ، وَرِوَايَةُ الْأَخْبَارِ الْوَارِدَةِ فِي مَبْدَأِ (أَمْرِ) النَّبِيِّ ﷺ، وَمَا وَقَعَ فِي مَوْلِدِهِ مِنَ الآيَاتِ، ثُمَّ يُمَدُّ لَـهُمْ سِمَـاطًا يَأْكُلُوْنَهُ، وَيَنْصَرِفُوْنَ مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الْبِدَعِ (الْـحَسَنَةِ) الَّتِي يُثَابُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا؛ لِـمَـا فِيْهِ مِنْ تَعْظِيْمِ قَدْرِ النَّبِيِّ ﷺ، وَإِظْهَارِ الْفَرَحِ وَالْاِسْتِبْشَارِ بِمَوْلِدِهِ الشَّرِيْفِ.(١)

وَقَالَ أَيْضًا: إِنَّ وِلَادَتَهُ ﷺ أَعْظَمُ النِّعَمِ عَلَيْنَا، وَوَفَاتَهُ أَعْظَمُ الْـمَصَائِبِ لَنَا، وَالشَّرِيْعَةُ حَثَّتْ عَلٰى إِظْهَارِ شُكْرِ النِّعَمِ وَالصَّبْرِ وَالسُّكُوْنِ وَالْكَتْمِ عِنْدَ الْـمَصَائِبِ، وَقَدْ أَمَرَ الشَّرْعُ بِالْعَقِيْقَةِ عِنْدَ الْوِلَادَةِ وَهِيَ إِظْهَارُ شُكْرٍ وَفَرَحٍ بِالْـمَوْلُوْدِ، وَلَـمْ يَأْمُرْ عِنْدَ الْـمَوْتِ بِذَبْحٍ وَلَا بِغَيْرِهِ. بَلْ نُهِيَ عَنِ النِّيَاحَةِ وَإِظْهَارِ الْـجَزَعِ، فَدَلَّتْ قَوَاعِدُ الشَّرِيْعَةِ عَلٰى أَنَّهُ يَحْسُنُ فِي هٰذَا الشَّهْرِ إِظْهَارُ الْفَرَحِ بِوِلَادَتِهِ ﷺ دُوْنَ إِظْهَارِ الْـحُزْنِ فِيْهِ بِوَفَاتِهِ.(٢)

---

(١) السيوطي في حسن المقصد في عمل المولد/٤١، وأيضا في الحاوى للفتاوى/١٩٩، والصالحي في سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد ﷺ، ١/٣٦٧، والنبهاني في حجة الله على العالمين في معجزات سيد المرسلين ﷺ/٢٣٦.

(٢) السيوطي في حسن المقصد في عمل المولد/٥٤-٥٥، وأيضًا في الحاوي للفتاوى/٢٠٣.

امام سیوطی فرماتے ہیں: رسولِ معظم ﷺ کا میلاد منانا جو کہ اصل میں لوگوں کے جمع ہو کر بہ قدرِ سہولت قرآن خوانی کرنے اور ان روایات کا تذکرہ کرنے سے عبارت ہے جو آپ ﷺ کے بارے میں منقول ہیں، آپ ﷺ کی ولادت مبارکہ کے معجزات اور خارق العادت واقعات کے بیان پر مشتمل ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد ان کی ضیافت کا اہتمام کیا جاتا ہے اور وہ تناول ماحضر کرتے ہیں اور وہ اس بدعتِ حسنہ میں کسی اضافہ کے بغیر لوٹ جاتے ہیں اور اس اہتمام کرنے والے کو حضور ﷺ کی تعظیم اور آپ ﷺ کے میلاد پر اظہارِ فرحت و مسرت کی بناء پر ثواب سے نوازا جاتا ہے۔

امام سیوطی نے ہی فرمایا ہے: بے شک آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ہمارے لیے نعمتِ عظمی ہے اور آپ ﷺ کی وفات ہمارے لیے سب سے بڑی مصیبت ہے۔ تاہم شریعت نے نعمت پر اظہارِ شکر کا حکم دیا ہے اور مصیبت پر صبر و سکون کرنے اور اُسے چھپانے کا حکم دیا ہے۔ اِسی لیے شریعت نے ولادت کے موقع پر عقیقہ کا حکم دیا ہے اور یہ بچے کے پیدا ہونے پر اللہ کے شکر اور ولادت پر خوشی کے اِظہار کی ایک صورت ہے، لیکن موت کے وقت جانور ذبح کرنے جیسی کسی چیز کا حکم نہیں دیا بلکہ نوحہ اور جزع وغیرہ سے بھی منع کر دیا ہے۔ لہٰذا شریعت کے قواعد کا تقاضا ہے کہ ماہِ ربیع الاول میں آپ ﷺ کی ولادت باسعادت پر خوشی کا اظہار کیا جائے نہ کہ وصال کی وجہ سے غم کا۔

وَقَالَ أَيْضًا: وَظَهَرَ لِي تَخْرِيْجُهُ عَلٰى أَصْلٍ آخَرَ، وَهُوَ مَا أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ، عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَقَّ عَنْ نَفْسِهِ بَعْدَ النُّبُوَّةِ. مَعَ أَنَّهُ قَدْ وَرَدَ أَنَّ جَدَّهُ عَبْدَ الْـمُطَّلِبِ عَقَّ عَنْهُ فِي سَابِعِ وِلَادَتِهِ، وَالْعَقِيْقَةُ لَا تُعَادُ مَرَّةً ثَانِيَةً، فَيُحْمَلُ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الَّذِي فَعَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِظْهَارًا لِلشُّكْرِ عَلٰى إِيْجَادِ اللهِ تَعَالٰى إِيَّاهُ، رَحْمَةً لِلْعَالَـمِيْنَ وَتَشْرِيْفًا لِأُمَّتِهِ، كَمَا كَانَ يُصَلِّي عَلٰى نَفْسِهِ، لِذٰلِكَ فَيَسْتَحِبُّ لَنَا أَيْضًا إِظْهَارُ الشُّكْرِ بِمَوْلِدِهِ بِاجْتِمَاعِ الإِخْوَانِ، وَإِطْعَامِ الطَّعَامِ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ مِنْ وُجُوْهِ الْقُرُبَاتِ، وَإِظْهَارِ الْـمَسَرَّاتِ.(١)

قَالَ ابْنُ ظَهِيْرَة الْقَرَشِيُّ الْحَنَفِيُّ فِي الْجَامِعُ اللَّطِيْفُ فِي فَضْلِ مَكَّةَ وَأَهْلِهَا وَبِنَاءِ الْبَيْتِ الشَّرِيْفِ: وَجَرَتِ الْعَادَةُ بِمَكَّةَ لَيْلَةَ الثَّانِي عَشَرَ مِنْ رَبِيْعِ الْأَوَّلِ فِي كُلِّ عَامٍ أَنَّ قَاضِيَ مَكَّةَ الشَّافِعِيَّ يَتَهَيَّأُ لِزِيَارَةِ هٰذَا الْـمَحَلِّ الشَّرِيْفِ بَعْدَ صَلَاةِ الْـمَغْرِبِ فِي جَمْعٍ عَظِيْمٍ، مِنْهُمُ الثَّلَاثَةُ الْقُضَاةُ وَأَكْثَرُ الْأَعْيَانِ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَالْفُضَلَاءِ، وَذَوِي الْبُيُوْتِ بِفَوَانِيْسَ

(١) السيوطي في حسن المقصد في عمل المولد/٦٤-٦٥، وأيضًا في الحاوي للفتاوى/٢٠٦، والصالحي في سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد ﷺ، ١/٣٦٧، والزرقاني في شرح المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، ١/٢٦٣-٢٦٤، والنبهاني في حجة الله على العالمين في معجزات سيد المرسلين ﷺ/٢٣٧.

امام سیوطی مزید فرماتے ہیں: یوم میلاد النبی ﷺ منانے کے حوالے سے ایک اور دلیل جو مجھ پر ظاہر ہوئی ہے، جسے امام بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اِعلانِ نبوت کے بعدخود اپنا عقیقہ کیا۔ باوُجود اس کے کہ آپ ﷺ کے دادا عبد المطلب آپ ﷺ کی پیدائش کے ساتویں روز آپ ﷺ کا عقیقہ کر چکے تھے اورعقیقہ دو (۲) بار نہیں کیا جاتا۔ لہٰذا یہ واقعہ اِسی چیز پرمحمول کیا جائے گا کہ آپ ﷺ کا دوبارہ اپنا عقیقہ کرنا آپ ﷺ کا شکرانے کا اِظہار تھا اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو رحمۃ للعالمین اور آپ ﷺ کی اُمت کے شرف کا باعث بنایا۔ اسی طرح ہمارے لیے مستحب ہے کہ ہم بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے یومِ ولادت پر خوشی کا اِظہار کریں اور کھانا کھلائیں اور دیگر عبادات بجا لائیں اورخوشی کا اظہار کریں۔

اِمام جمال الدین محمد جار اللہ بن محمد نور الدین بن ظہیرہ قرشی حنفی 'الجامع اللطيف في فضل مكة وأهلها وبناء البيت الشريف' میں اہلِ مکہ کا جشنِ میلاد النبی ﷺ منانے کا معمول یوں بیان کرتے ہیں: ہر سال مکہ مکرمہ میں بارہ ربیع الاول کی رات اہل مکہ کا یہ معمول ہے کہ قاضی مکہ - جو کہ شافعی ہیں - مغرب کی نماز کے بعد لوگوں کے ایک جم غفیر کے ساتھ مولد شریف کی زیارت کے لیے جاتے ہیں۔ ان لوگوں میں تینوں مذاہبِ فقہ کے قاضی، اکثر فقہاء، فضلاء اور اہل شہر ہوتے ہیں جن کے ہاتھوں میں فانوس اور بڑی بڑی شمعیں ہوتی ہیں۔ وہاں جا کر مولد شریف کے موضوع پر خطبہ دینے کے بعد بادشاہِ وقت، امیرِ مکہ اور شافعی قاضی کے لیے (منتظم ہونے کی وجہ سے) دعا کی جاتی ہے۔ پھر وہ وہاں سے نمازِ عشاء سے تھوڑا پہلے مسجد حرام میں آ جاتے ہیں اور صاحبانِ

كَثِيْرَةٍ وَشُمُوْعٍ عَظِيْمَةٍ وَزِحَامٍ عَظِيْمٍ. وَيُدْعٰى فِيْهِ لِلسُّلْطَانِ وَلِأَمِيْرِ مَكَّةَ، وَلِلْقَاضِي الشَّافِعِيِّ بَعْدَ تَقَدُّمِ خُطْبَةٍ مُنَاسِبَةٍ لِلْمَقَامِ، ثُمَّ يَعُوْدُ مِنْهُ إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قُبَيْلَ الْعِشَاءِ، وَيَجْلِسُ خَلْفَ مَقَامِ الْخَلِيْلِ ﷺ بِإِزَاءِ قُبَّةِ الْفِرَاشَيْنِ، وَيَدْعُو الدَّاعِي لِمَنْ ذُكِرَ آنِفًا بِحُضُوْرِ الْقُضَاةِ وَأَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ. ثُمَّ يُصَلُّوْنَ الْعِشَاءَ وَيَنْصَرِفُوْنَ، وَلَمْ أَقِفْ عَلٰى أَوَّلِ مَنْ سَنَّ ذٰلِكَ، سَأَلْتُ مُؤَرِّخِي الْعَصْرِ فَلَمْ أَجِدْ عِنْدَهُمْ عِلْمًا بِذٰلِكَ.(١)

قَالَ الْعَلَّامَةُ قُطْبُ الدِّيْنِ الْحَنَفِيُّ فِي كِتَابِ الإِعْلَامِ بِأَعْلَامِ بَيْتِ اللهِ الْحَرَامِ فِي تَارِيْخِ مَكَّةِ الْمُشَرَّفَةِ: يُزَارُ مَوْلِدُ النَّبِيِّ ﷺ الْمَكَانِيُّ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْأَوَّلِ فِي كُلِّ عَامٍ، فَيَجْتَمِعُ الْفُقَهَاءُ وَالْأَعْيَانُ عَلٰى نِظَامِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْقُضَاةُ الْأَرْبَعَةُ بِمَكَّةَ الْمُشَرَّفَةِ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِالشُّمُوْعِ الْكَثِيْرَةِ وَالْمُفَرَّغَاتِ وَالْفَوَانِيْسِ وَالْمَشَاغِلِ وَجَمِيْعِ الْمَشَائِخِ مَعَ طَوَائِفِهِمْ بِالْأَعْلَامِ الْكَثِيْرَةِ، وَيَخْرُجُوْنَ مِنَ الْمَسْجِدِ إِلٰى سُوْقِ اللَّيْلِ وَيَمْشُوْنَ فِيْهِ إِلٰى مَحَلِّ الْمَوْلِدِ الشَّرِيْفِ بِازْدِحَامٍ، وَيَخْطُبُ فِيْهِ شَخْصٌ

(١) ابن ظهيرة في الجامع اللطيف في فضل مكة وأهلها وبناء البيت الشريف/ ٢٠١-٢٠٢.

فراش کے قبہ کے مقابل مقامِ ابراہیم کے پیچھے بیٹھتے ہیں۔ بعد ازاں دعا کرنے والا کثیر فقہاء اور قضاۃ کی موجودگی میں دعا کا کہنے والوں کے لیے خصوصی دعا کرتا ہے اور پھر عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد سارے الوداع ہو جاتے ہیں۔ (مصنف فرماتے ہیں کہ) مجھے علم نہیں کہ یہ سلسلہ کس نے شروع کیا تھا اور بہت سے ہم عصر مؤرّخین سے پوچھنے کے باوُجود اس کی تاریخ کا پتہ نہیں چل سکا۔

علامہ قطب الدین حنفی نے 'کتاب الإعلام بأعلام بیت اللہ الحرام فی تاریخ مکة المشرفة' میں فرماتے ہیں: ہر سال باقاعدگی سے بارہ ربیع الاول کی رات حضور نبی اکرم ﷺ کی جائے ولادت کی زیارت کی جاتی ہے۔ (تمام علاقوں سے) فقہاء، گورنر اور چاروں مذاہب کے قاضی مغرب کی نماز کے بعد مسجد حرام میں اکٹھے ہوتے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں کثیر تعداد میں شمعیں، فانوس اور مشعلیں ہوتیں ہیں۔ یہ (مشعل بردار) جلوس کی شکل میں مسجد سے نکل کر سوق اللیل سے گزرتے ہوئے حضور ﷺ کی جائے ولادت کی زیارت کے لیے جاتے ہیں۔ پھر ایک عالم دین وہاں خطاب کرتا ہے اور اس سلطنتِ شریفہ کے لیے دعا کرتا ہے۔ پھر تمام لوگ دوبارہ مسجد حرام میں آنے کے بعد باب شریف کی طرف رُخ کر کے مقامِ شافعیہ کے پیچھے مسجد کے وسط میں بیٹھ جاتے ہیں اور رئیسِ زَم زَم حرم شریف کے نگران کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ بعد ازاں قاضی بادشاہِ وقت کو بلاتے ہیں، حرم شریف کا نگران اس کی دستار

وَيَدْعُوْ لِلسَّلْطَنَةِ الشَّرِيْفَةِ، ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَيَجْلِسُوْنَ صُفُوْفًا فِي وَسَطِ الْمَسْجِدِ مِنْ جِهَةِ الْبَابِ الشَّرِيْفِ خَلْفَ مَقَامِ الشَّافِعِيَّةِ وَيَقِفُ رَئِيْسُ زَمْزَمَ بَيْنَ يَدَيْ نَاظِرِ الْحَرَمِ الشَّرِيْفِ وَالْقُضَاةِ، وَيَدْعُوْ لِلسُّلْطَانِ وَيُلْبِسُهُ النَّاظِرُ خِلْعَةً وَيُلْبِسُ شَيْخَ الْفِرَاشَيْنِ خِلْعَةً. ثُمَّ يُؤَذَّنُ لِلْعِشَاءِ وَيُصَلِّي النَّاسُ عَلٰى عَادَتِهِمْ، ثُمَّ يَمْشِي الْفُقَهَاءُ مَعَ نَاظِرِ الْحَرَمِ إِلَى الْبَابِ الَّذِي يُخْرَجُ مِنْهُ مِنَ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ يَتَفَرَّقُوْنَ. وَهٰذِهِ مِنْ أَعْظَمِ مَوَاكِبِ نَاظِرِ الْحَرَمِ الشَّرِيْفِ بِمَكَّةَ الْمُشَرَّفَةِ وَيَأْتِي النَّاسُ مِنَ الْبَدْوِ وَالْحَضَرِ وَأَهْلِ جَدَّةَ، وَسُكَّانِ الْأَوْدِيَةِ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ وَيَفْرَحُوْنَ بِهَا.(١)

قَالَ الإِمَامُ بُرْهَانُ الدِّيْنِ الْحَلَبِيُّ: وَكَانَتْ تِلْكَ السَّنَةُ الَّتِي حُمِلَ فِيْهَا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، يُقَالُ لَهَا سَنَةُ الْفَتْحِ وَالإِبْتِهَاجِ، فَإِنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ فِي جَدْبٍ وَضَيْقٍ عَظِيْمٍ فَاخْضَرَّتِ الْأَرْضُ وَحَمَلَتِ الْأَشْجَارُ وَأَتَاهُمُ الرَّغَدُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ فِي تِلْكَ السَّنَةِ.(٢)

---

(١) قطب الدين في كتاب الإعلام بأعلام بيت الله الحرام فى تاريخ مكة المشرفة/٣٥٥-٣٥٦.

(٢) الحلبي في إنسان العيون فى سيرة الأمين المأمون، ١/٧٨.

بندی کرتا ہے اور صاحبانِ فراش کے شیخ کو بھی خلعت سے نوازتا ہے۔ پھر عشاء کی اذان ہوتی اور لوگ اپنے طریقہ کے مطابق نماز ادا کرتے ہیں۔ پھر حرم پاک کے نگران کی معیت میں مسجد سے باہر جانے والے دروازے کی طرف فقہاء آتے اور اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں۔ یہ اتنا بڑا اجتماع ہوتا کہ دور دراز دیہاتوں، شہروں حتیٰ کہ جدہ کے لوگ بھی اس محفل میں شریک ہوتے اور آپ ﷺ کی ولادت پر خوشی کا اِظہار کرتے تھے۔

امام برہان الدین حلبی نے لکھا ہے: جس سال رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماجدہ اُمید سے تھیں اس کو فتح اور خوش حالی کا سال کہا جاتا ہے کیونکہ قریش اس سے پہلے سخت خشک سالی اور تنگی میں مبتلا تھے۔ مگر یہ سال آتے ہی زمینیں سرسبز ہوگئیں اور درخت پھلوں سے لد گئے، الغرض اس سال قریش کو ہر طرف سے آسودگی اور فراخی حاصل ہوئی۔

(٣) مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْن فِي فَضْلِ لَيْلَةِ الْمَوْلِدِ

وَقَدْ صَرَّحَ الإِمَامُ الطَّحَاوِيُّ وَالتِّلِمْسَانِيُّ وَالْقَسْطَلَانِيُّ والزُّرْقَانِيُّ وَالْحَلَبِيُّ وَعَبْدُ الْحَيِّ الْفَرَنْجِي الْمَحَلِّيُّ اللَّكْنَوِيُّ والنَّبْهَانِيُّ بِكُلِّ وُضُوْحٍ أَنَّ جَمِيْعَ هذِهِ اللَّيَالِي مُفَضَّلَةٌ، وَأَفْضَلُهَا لَيْلَةُ مَوْلِدِ الْحَبِيْبِ ﷺ.

قَالَ الإِمَامُ الطَّحَاوِيُّ نَقْلًا عَنْ بَعْضِ الشَّوَافِعِ مَا نَصُّهُ: إِنَّ أَفْضَلَ اللَّيَالِيْ لَيْلَةُ مَوْلِدِهِ ﷺ، ثُمَّ لَيْلَةُ الْقَدْرِ، ثُمَّ لَيْلَةُ الْإِسْرَاءِ وَالْمِعْرَاجِ، ثُمَّ لَيْلَةُ عَرَفَةَ، ثُمَّ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، ثُمَّ لَيْلَةُ الْعِيْدِ.(١)

قَالَ الإِمَامُ الْحَافِظُ الْفَقِيْهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَرْزُوْقٍ التِّلِمْسَانِيُّ: وَشَرَفُ لَيْلَةِ مَوْلِدِهِ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ غَيْرُ خَفِيٍّ أَنَّهَا شَرُفَتْ بِوِلَادَةِ خَيْرِ الْخَلَائِقِ وَأَكْرَمِهَا، وَأَزْكَى الْبَرِيَّةِ وَأَشْرَفِهَا، وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَيَدِ الرُّسُلِ وَسِرِّ الْوُجُوْدِ وَمَعْنَاهُ، وَوَسِيْلَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَإِمَامُ الْمَلَائِكَةِ

(١) ابن عابدين الشامي في رد المحتار على در المختار على تنوير الأبصار، ٢/٥١١، والشرواني في حاشية على تحفة المحتاج بشرح المنهاج، ٢/٤٠٥، والنبهاني في جواهر البحار في فضائل النبي المختار ﷺ، ٣/٤٢٦.

﴿شبِ میلاد کی فضیلت پر ائمہ سلف صالحین کے ارشادات﴾

امام طحاوی، تلمسانی، قسطلانی، زرقانی، حلبی، عبد الحی فرنگی محلی اور نبہانی نے بڑی صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے کہ سب راتیں فضیلت والی ہیں مگر شبِ میلادِ رسول ﷺ سب سے افضل ہے۔

امام طحاوی بعض شوافع سے نقل کرتے ہیں: راتوں میں سے افضل ترین شبِ میلادِ رسول ﷺ ہے، پھر شبِ قدر، پھر شبِ اِسراء و معراج، پھر شبِ عرفہ، پھر شبِ جمعہ، پھر شعبان کی پندرہویں شب اور پھر شبِ عید ہے۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن مرزوق تلمسانی کہتے ہیں: شبِ میلادِ رسول اللہ ﷺ کی فضیلت پوشیدہ نہیں ہے اِس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ رات تمام مخلوقات میں سے بہترین اور معزز، اور تمام مخلوق سے زیادہ پاکیزہ اور شرف والے، انبیاء کے خاتم، رسولوں کے سردار اور کائنات کے راز کی ولادت کی وجہ سے فضیلت والی ہوئی۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ تمام انبیاء اور رسولوں کے وسیلہ، ملائکہ اور انبیاء کے امام،

وَالنَّبِيِّيْنَ، وَرَحْمَةُ اللهِ لِلْعَالَمِيْنَ، وَأَفْضَلُ الْخَلاَئِقِ أَجْمَعِيْنَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ الْأَكْرَمِيْنَ، وَصَحْبِهِ الْمُنْتَخَبِيْنَ، وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ.(١)

وقَالَ أَيْضًا فِي الْأَدِلَّةِ عَلٰى أَفْضَلِيَّةِ لَيْلَةِ الْمَوْلِدِ:

اَلدَّلِيْلُ عَلٰى مَا نَخْتَارُهُ مِنْ أَثَرَةِ لَيْلَةِ الْمَوْلِدِ بِالْمَعْنَى الَّذِيْ قَدَّمْنَاهُ مِنْ وُجُوْهٍ:

اَلْأَوَّلُ: إِنَّ الشَّرَفَ حَسْبَمَا قَدَّمْنَاهُ هُوَ الْعُلُوُّ وَالرِّفْعَةُ، وَهُمَا نِسْبَتَانِ إِضَافِيَّتَانِ، فَشَرَفُ كُلِّ لَيْلَةٍ بِحَسَبِ مَا شَرُفَتْ بِهِ، وَلَيْلَةُ الْمَوْلِدِ شَرُفَتْ بِوِلَادَةِ خَيْرِ خَلْقِ اللهِ ﷻ، فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَفْضَلِيَّتُهَا بِهٰذَا الْاِعْتِبَارِ.

اَلثَّانِي: إِنَّ لَيْلَةَ الْمَوْلِدِ لَيْلَةُ ظُهُوْرِهِ ﷺ، وَلَيْلَةُ الْقَدْرِ مُعْطَاةٌ لَهُ، وَمَا شَرُفَ بِظُهُوْرِ ذَاتِ الْمُشَرَّفِ مِنْ أَجْلِهِ أَشْرَفُ مِمَّا شَرُفَ بِسَبَبِ مَا أُعْطِيَهُ، وَلَا نِزَاعَ فِيْ ذٰلِكَ، فَكَانَتْ لَيْلَةُ الْمَوْلِدِ بِهٰذَا الْاِعْتِبَارِ أَشْرَفَ.

(١) التلمساني في جنى الجنتين في شرف الليلتين/١٨٣ـ

تمام جہانوں کے لیے رحمت اور تمام مخلوق سے افضل و اَعلیٰ ہیں۔ آپ ﷺ پر، آپ کی مکرّم آل پر اور آپ کے چیدہ صحابہ کرام ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں۔

امام تلمسانی (اپنی کتاب میں) شبِ میلاد کی افضلیت کے متعلق دلائل دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

وہ دلیل جسے ہم شب مولد رسول ﷺ کی فضیلت کے لیے اختیار کر رہے ہیں اس مفہوم میں جس کو ہم نے پہلے پیش کر دیا، وہ کئی اعتبارات سے ہے۔

پہلی دلیل: بے شک (شبِ مولدالرسول) کا مشرف ہونا جو ہم بیان کر چکے ہیں وہ علو و رفعت کے سبب ہے اور یہ دو اضافی نسبتیں ہیں۔ ہر رات کا شرف اس وجہ سے ہے جس کے ذریعہ سے وہ شرف والی کہلاتی ہے، اور شبِ مولد الرسول ﷺ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق میں سے بہترین شخصیت کی اس میں ولادت باسعادت کی وجہ سے افضلیت ہے۔ اِس اعتبار سے شبِ مولد الرسول کی افضلیت ثابت ہوئی۔

دوسری دلیل: بے شک شبِ میلاد آپ ﷺ کے ظہور کی رات ہے اور شبِ قدر آپ ﷺ کو عطا کی گئی ہے۔ لہٰذا جس شے کو آپ ﷺ کے سبب شرف و منزلت عطا ہوئی ہو، وہ رات (یعنی لیلۃ المولد) جس کی وجہ سے شرف دینے والی ذات کا ظہور ہوا، اور اس رات کو اس ظہور سے فضیلت ملی وہ اس رات سے زیادہ شرف والی ہے جس کو آپ ﷺ کو عطا کیے جانے کے سبب شرف حاصل ہوا۔ اِس اَمر میں کوئی اِختلاف نہیں ہے۔ بنا بریں شبِ میلاد اِس اِعتبار سے (شبِ قدر سے) زیادہ افضل اور شرف والی ہے۔

اَلثَّالِثُ: إِنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِحْدٰى مَا مُنِحَهُ. مَنْ شَرُفَتْ لَيْلَةُ الْمَوْلِدِ بِوُجُوْدِهِ مِنَ الْمَوَاهِبِ وَالْمَزَايَا وَهِيَ لَا تُحْصٰى كَثْرَةً، وَمَا شَرُفَ بِإِحْدٰى خَصَائِصَ مِنْ حَيْثُ لَهُ الشَّرَفُ الْمُطْلَقُ لَا يَتَنَزَّلُ مَنْزِلَةَ الْمُتَشَرَّفِ بِوُجُوْدِهِ، فَظَهَرَ أَنَّ لَيْلَةَ الْمَوْلِدِ أَشْرَفُ بِهٰذَا الْاِعْتِبَارِ وَهُوَ الْمَطْلُوْبُ.

اَلرَّابِعُ: إِنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ شَرُفَتْ بِاعْتِبَارِ مَا خُصَّتْ بِهِ، وَهُوَ مُنْقَضٍ بِانْقِضَائِهَا إِلٰى مِثْلِهَا مِنَ السَّنَةِ الْمُقْبِلَةِ عَلَى الْأَرْجَحِ مِنَ الْقَوْلَيْنِ، وَلَيْلَةُ الْمَوْلِدِ شَرُفَتْ بِمَنْ ظَهَرَتْ آثَارُهُ، وَبَهَرَتْ أَنْوَارُهُ أَبَدًا فِي كُلِّ فَرَدٍ مِنْ أَفْرَادِ الزَّمَانِ إِلَى انْقِضَاءِ الدُّنْيَا.

اَلْخَامِسُ: إِنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ شَرُفَتْ بِنُزُوْلِ الْمَلَائِكَةِ فِيْهَا، وَلَيْلَةَ الْمَوْلِدِ شَرُفَتْ بِظُهُوْرِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْهَا، وَمَنْ شَرُفَتْ بِهِ لَيْلَةَ الْمَوْلِدِ أَفْضَلُ مِمَّنْ شَرُفَتْ بِهِمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ عَلَى الْأَصَحِّ الْمُرْتَضٰى، فَتَكُوْنُ لَيْلَةُ الْمَوْلِدِ أَفْضَلَ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَهُوَ الْمَطْلُوْبُ.

اَلسَّادِسُ: اَلْأَفْضَلِيَّةُ عِبَارَةٌ عَنْ ظُهُوْرِ فَضْلٍ زَائِدٍ فِي الْأَفْضَلِ، وَاللَّيْلَتَانِ مَعًا اشْتَرَكَتَا فِي الْفَضْلِ بِتَنَزُّلِ الْمَلَائِكَةِ

تیسری دلیل: بے شک شب قدر آپ ﷺ کو عطا کی جانے والی اشیاء میں سے ایک ہے۔ جبکہ شب مولد آپ ﷺ کی ذات اقدس میں پائے جانے والی ان گنت وہبی اشیاء اور خصوصیات کے وجود سے متشرف ہوئی۔ جس رات کو صرف ایک ہی شرف حاصل ہو کہ وہ آپ کو عطاء ہوئی وہ اس رات کے بمنزل نہیں ہوسکتی جو آپ کے وجود مسعود سے متشرف ہوئی۔ لہٰذا واضح ہو گیا کہ شبِ مولد الرسول ﷺ اِس اعتبار سے بہت اَعلی و اَرفع ہے اور یہی بات مطلوب ہے۔

چوتھی دلیل: بے شک شب قدر جس چیز کے ساتھ خاص ہے اسی سے اس کو شرف حاصل ہوا، اور وہ شرف آئندہ سال آنے والی ایسی ہی رات سے ختم ہو جاتا ہے، دو قولوں میں سے راجح کی بنیاد پر، جبکہ شب مولد کو شرف اس ذات سے حاصل ہوا جس کے آثار نمایاں ہیں، اور جن کے انوار ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تا اختتام دنیا زمانہ کے افراد میں سے ہر فرد میں جھلکیں گے۔

پانچویں دلیل: بے شک لیلۃ القدر اپنے اندر نزولِ ملائکہ کے سبب فضیلت والی ہوئی اور شبِ مولد حضور نبی اکرم ﷺ کے اس میں ظہور کے سبب فضیلت والی ہوئی، صحیح ترین اور پسندیدہ ترین قول کے مطابق جس ذات سے شب مولد شرف والی ہوئی وہ ان سے افضل ہیں جن سے شب قدر نے شرف حاصل کیا۔ لہٰذا شبِ مولد الرسول ﷺ اِس اعتبار سے زیادہ افضل واَعلی ہے اور یہی بات مطلوب ہے۔

چھٹی دلیل: اَفضلیت عبارت ہے زائد فضل کے افضل میں ظہور سے۔ دونوں راتوں میں ملائکہ کا نزول فضیلت کے اعتبار سے مشترک ہے

فِيْهِمَا مَعًا حَسْبَمَا سَبَقَ مَعَ زِيَادَةِ ظُهُوْرِ خَيْرِ الْخَلْقِ ﷺ فِي لَيْلَةِ الْمَوْلِدِ، فَفَضُلَتْ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ عَلَى الْقَوْلَيْنِ جَمِيْعًا فِي الْمُفَاضَلَةِ بَيْنَ الْمَلَائِكَةِ وَالْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ.

اَلسَّابِعُ: إِنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ شَرُفَتْ بِنُزُوْلِ الْمَلَائِكَةِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَانْتِقَالُهُمْ مِنْ مَحَالِّهِمْ مِنَ الْأَعْلٰى إِلَى الْأَرْضِ، وَلَيْلَةُ الْمَوْلِدِ شَرُفَتْ بِوُجُوْدِهِ ﷺ وَظُهُوْرِهِ، وَمَا شَرُفَ بِالْوُجُوْدِ وَالظُّهُوْرِ أَشْرَفُ مِمَّا شَرُفَ بِالْانْتِقَالِ.

اَلثَّامِنُ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ فَضُلَتْ بِاعْتِبَارِ عَمَلِ الْعَامِلِ فِيْهَا، فَأَنْتَ إِذَا قَدَّرْتَ أَهْلَ الْأَرْضِ كُلَّهُمْ عَامِلِيْنَ فِيْهَا فَلَا يَلْحَقُوْنَ قَدْرَ مَنْ شَرُفَتْ بِهِ لَيْلَةُ الْمَوْلِدِ، وَلَا يَلْحَقُوْنَ عَمَلَهُ فِي لَحْظَةٍ وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِهَا. فَثَبَتَتْ أَفْضَلِيَّةُ لَيْلَةِ الْمَوْلِدِ بِهٰذَا الْاِعْتِبَارِ.

اَلتَّاسِعُ: شَرُفَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ بِكَوْنِهَا مَوْهِبَةً لِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ عِنَايَةً بِهِ ﷺ، وَشَرُفَتْ لَيْلَةُ الْمَوْلِدِ بِوُجُوْدِ مَنْ وُهِبَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لِأُمَّتِهِ اعْتِنَاءً بِهِ ﷺ فَكَانَتْ أَفْضَلَ.

جبکہ شبِ مولد الرسول آپ ﷺ کے ظہور کے سبب زیادہ فضیلت والی ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔ اِسی وجہ سے یہ رات (یعنی شب مولد) دونوں اقوال میں ملائکہ اور اَنبیاء کے مابین مغاضلت (یعنی فضیلت کا باہمی مقابلہ) میں فضیلت والی ہے۔

ساتویں دلیل: بے شک شبِ قدر کو نزولِ ملائکہ اور ان کے بلندی والے مقام کو چھوڑ کر زمین پر شرف حاصل ہوتا ہے، جب کہ شب میلاد کو آپ ﷺ کے وجودِ مسعود اور ظہور سے شرف حاصل ہوا ہے۔ لہٰذا جو رات حضور نبی اکرم ﷺ کے وجود وظہور سے مشرف ہوئی ہو وہ اُس رات سے زیادہ شرف ومنزلت والی ہے جو فرشتوں کے نزول سے مشرف ہوتی ہے۔

آٹھویں دلیل: لیلۃ القدر عامل کے اس رات میں عمل کے سبب فضیلت والی ہے۔ جب تو تمام اہلِ زمین کو اس رات میں عمل کرنے والا فرض کرے تب بھی وہ اس ذات کی قدر ومنزلت تو نہیں پاسکیں گے جن کے سبب شب مولد شرف والی ہوئی اور نہ ہی وہ آپ ﷺ کے لمحہ بھر کے عمل کے رتبہ کو پاسکیں گے اگرچہ وہ کسی اور رات میں ہی کیوں نہ ہو۔ اِس اعتبار سے شبِ مولد الرسول کی افضلیت زیادہ ہے۔

نویں دلیل: لیلۃ القدر اُمتِ محمدیہ کو عطا ہونے اور اللہ تعالیٰ کے آپ ﷺ پر خصوصی انعام کے سبب فضیلت وعظمت والی ہوئی جبکہ شبِ مولد اس ہستی کے وجود کے سبب شرف والی ہوئی جن کی خاطر ان کی اُمت کو شب قدر عطا کی گئی ہے۔ اِس لیے یہ رات (شبِ قدر) سے زیادہ افضل ہے۔

اَلْعَاشِرُ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَقَعَ التَّفَضُّلُ فِيْهَا عَلٰى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَلَيْلَةُ الْمَوْلِدِ الشَّرِيْفِ وَقَعَ التَّفَضُّلُ فِيْهَا عَلٰى سَائِرِ الْمَوْجُوْدَاتِ، فَهُوَ الَّذِيْ بَعَثَهُ اللهُ ﷻ رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ فَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ [الأنبياء، ٢١/١٠٧]؛ فَعَمَّتْ بِهِ النِّعْمَةُ عَلَى الْخَلَائِقِ، فَكَانَتْ لَيْلَةُ الْمَوْلِدِ أَعَمَّ نَفْعًا بِهٰذَا الْاِعْتِبَارِ، فَكَانَتْ أَشْرَفَ وَهُوَ الْمَطْلُوْبُ.

اَلْحَادِي عَشَرَ: لَيْلَةُ الْمَوْلِدِ فَضُلَتْ غَيْرَهَا مِنْ لَيَالِيَ السَّنَةِ بِوِلَادَتِهِ ﷺ فَإِنَّكَ تَقُوْلُ فِيْهَا: لَيْلَةُ مَوْلِدِ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَتَقُوْلُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ هِيَ إِمَّا لَيْلَةُ الشَّرَفِ وَإِمَّا لَيْلَةُ التَّقْدِيْرِ، وَالإِضَافَةُ فِي لَيْلَةِ الْمَوْلِدِ إِضَافَةُ اخْتِصَاصٍ، وَهِيَ أَبْلَغُ مِنَ الإِضَافَةِ إِلٰى مُطْلَقِ الْمُشَرَّفِ، فَكَانَتْ أَفْضَلَ بِهٰذَا الْوَجْهِ وَهُوَ الْمَطْلُوْبُ.

اَلثَّانِي عَشَرَ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ إِمَّا لَيْلَةُ الشَّرَفِ أَوْ لَيْلَةُ التَّقْدِيْرِ، فَهِيَ وَإِنْ كَانَ التَّقْدِيْرُ فِيْهَا مِنْ لَوَازِمِهِ شَرَفُهَا بِاعْتِبَارِهِ، وَلَيْلَةُ الْمَوْلِدِ لَيْلَةُ شَرَفٍ عَامٍّ لَا امْتِرَاءَ فِيْهِ، فَيَثْبُتُ فَضْلُ لَيْلَةِ الْمَوْلِدِ وَهُوَ الْمَطْلُوْبُ.

دسویں دلیل: لیلۃ القدر میں اُمتِ محمدیہ پر فضیلت وعظمت واقع ہوئی اور شبِ مولد الرسول میں کائنات کی تمام موجودات پر فضیلت واقع ہوئی ہے۔ آپ ﷺ ہی وہ ذات ہیں جنہیں اللہ عزوجل نے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ○﴾ 'اور (اے رسولِ محتشم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر○'۔ آپ ﷺ کے سبب تمام مخلوق پر نعمتیں عام ہوئیں تو شبِ مولد الرسول اِس اعتبار سے نفع کے طور پر زیادہ عام ہے اور زیادہ فضیلت والی ہے۔ یہی بات مطلوب ہے۔

گیارہویں دلیل: شبِ مولد سال کی دوسری راتوں سے حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کے سبب فضیلت والی ہے۔ اِس کے متعلق آپ کہتے ہیں کہ یہ مولد محمد ﷺ کی رات ہے اور شب قدر کو آپ شب قدر کہتے اور یہ قدر یا تو شرف کے لیے ہے یا تقدیر کے لیے اور لیلۃ المولد میں اِضافت، اِضافتِ اختصاص ہے اور یہ کسی چیز کے مطلقاً فضیلت والی ہونے سے زیادہ بلیغ نسبت ہے۔ اِس نسبتکی وجہ سے یہ رات زیادہ فضیلت والی ہے اور یہی بات مطلوب ہے۔

بارہویں دلیل: شبِ قدر یا تو شبِ شرف ہے یا شبِ عظمت و بزرگی۔ اگر عظمت و بزرگی اِس رات کے لوازمات میں سے ہے تو یہ صرف اِسی اعتبار سے شرف و منزلت والی ہوئی (کہ یہ شبِ قدر ہے)؛ جب کہ شبِ میلاد عمومی شرف والی رات ہے، اس میں کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ لہٰذا (میلاد النبی ﷺ کے باعث) شبِ مولد کی فضیلتِ حقہ ثابت ہو جاتی ہے اور یہی مطلوب ہے۔

اَلثَّالِثُ عَشَرَ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ إِنَّمَا يَحْظٰى بِهَا الْعَامِلُ فِيْهَا فَمَنْفَعَتُهَا قَاصِرَةٌ، وَلَيْلَةُ الْمَوْلِدِ مُتَعَدِّيَةٌ مَنْفَعَتُهَا، وَمَا كَانَتْ مَنْفَعَتُهُ مُتَعَدِّيَةً أَفْضَلُ مِنْ غَيْرِهِ وَهُوَ الْمُدَّعٰى.

اَلرَّابِعُ عَشَرَ: اَلْمُدَّعٰى أَنَّ لَيْلَةَ الْمَوْلِدِ أَفْضَلُ، وَيَدُلُّ عَلَيْهِ بِأَنْ نَقُوْلَ: زَمَنٌ شَرُفَ بِوِلَادَتِهِ ﷺ وَإِضَافَتِهِ إِلَيْهِ وَاخْتُصَّ بِذٰلِكَ، فَلْيَكُنْ أَفْضَلَ الْأَزْمِنَةِ قِيَاسًا عَلٰى أَفْضَلِيَّةِ الْبُقْعَةِ الَّتِي اخْتُصَّتْ بِهِ وَلَحْدِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بَيْنَ أَطْبَاقِهَا عَلٰى سَائِرِ الْأَمْكِنَةِ، وَقَدْ فَضُلَتْهَا إِجْمَاعًا فَلْيَكُنِ الزَّمَنُ الَّذِيْ اخْتُصَّ بِوِلَادَتِهِ ﷺ أَفْضَلَ الْأَزْمَانِ بِهٰذَا الْاِعْتِبَارِ.

اَلْخَامِسُ عَشَرَ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ فَرْعُ ظُهُوْرِهِ ﷺ، وَلَيْلَةُ الْمَوْلِدِ أَصْلُ ظُهُوْرِهِ ﷺ، وَالْفَرْعُ لَا يَقْوٰى قُوَّةَ الْأَصْلِ، فَفَضُلَتْ لَيْلَةُ الْمَوْلِدِ بِهٰذَا الْاِعْتِبَارِ وَهُوَ الْمَطْلُوْبُ.

اَلسَّادِسُ عَشَرَ: لَيْلَةُ الْمَوْلِدِ حَصُلَ فِيْهَا مِنَ الْفَيْضِ الإِلٰهِيِّ النُّوْرَانِيِّ مَا عَمَّ الْوُجُوْدَ، وَوُجُوْدُهُ مُقَارِنٌ لِوُجُوْدِهِ ﷺ، وَلَمْ يَقَعْ ذٰلِكَ إِلَّا فِيْهَا، فَوَجَبَ فَضْلُهَا عَلٰى غَيْرِهَا. وَهُوَ الْمُدَّعٰى.

تیرہویں دلیل: لیلۃ القدر میں عمل کرنے والا اپنے عمل کا حصہ حاصل کرتا ہے، تو اس رات کی منفعت کم ہے۔ جبکہ شبِ مولد کی منفعت متعدی ہے (مطلب اس کا حصہ ہر ایک کو ملا) اور جس کی منفعت متعدی ہو وہ دوسری راتوں سے افضل ہے۔ یہی مدعاء کلام ہے۔

چودہویں دلیل: بے شک دعوی یہ ہے کہ شبِ مولد زیادہ اَفضل ہے اور اِس پر یہ بات دلالت کرتی ہے کہ ہم یہ کہتے ہیں: پورا زمانہ آپ ﷺ کی ولادت با سعادت کے سبب عظمت والا ہوا اور اس زمانہ کی نسبت آپ ﷺ کی طرف ہے اور آپ ہی کے ساتھ خاص ہونے کی وجہ سے وہ تمام زمانوں سے افضل ٹھہرا اس ٹکڑے کی افضلیت پر قیاس کرتے ہوئے جو آپ ﷺ کے جسدِ اَقدس اور آپ ﷺ کی قبرِ انور کے ساتھ خاص ہے وہ (حصہ کائنات کی) تمام جگہوں سے اَعلی واَفضل ہے۔اور اِس بات پر اجماع ہے کہ (وہ مقدس جگہ) فضیلت والی ہے تو وہ زمانہ جو نبی مکرم ﷺ کی ولادت کے ساتھ خاص ہے وہ اِس اعتبار سے تمام زمانوں پر فضیلت والا ہے۔

پندرہویں دلیل: لیلۃ القدر آپ ﷺ کے ظہور کی ایک شاخ ہے اور شبِ مولد آپ ﷺ کے ظہور کی اَصل ہے۔ شاخ (اپنے) اَصل کی قوت سے زیادہ طاقتور نہیں ہوسکتی۔ اِس اعتبار سے شبِ مولد (زیادہ) عظمت و فضیلت والی ہے اور یہی بات مطلوب ہے۔

سولہویں دلیل: شبِ مولد میں فیضِ الٰہی کے نور کا حصول ممکن ہوا جو تمام کائنات کو عام ہو گیا اور نورِ الٰہی کا وجود حضور نبی اکرم ﷺ کے وجودِ اَقدس کے ساتھ ہے اور یہ اِسی رات ہی میں واقع ہوا ہے۔ اِس رات کی فضیلت وعظمت اِس کے غیر پر ضروری ہے اور یہی مقصود ہے۔

اَلسَّابِعُ عَشَرَ: لَيْلَةُ الْمَوْلِدِ أَظْهَرَ اللهُ فِيْهَا سِرَّ وُجُوْدِهِ ﷺ الَّذِي ارْتَبَطَتْ بِهِ السَّعَادَاتُ الْأُخْرَوِيُّةُ عَلَى الإِطْلَاقِ، وَاتَّضَحَتِ الْحَقَائِقُ وَتَمَيَّزَ بِهِ الْحَقُّ مِنَ الْبَاطِلِ، وَظَهَرَ مَا أَظْهَرَهُ اللهُ تَعَالٰى فِي الْوُجُوْدِ مِنْ أَنْوَارِ السَّعَادَةِ وَسَبِيْلِ الْمَرَاشِدِ، وَافْتَرَقَ بِهِ فَرِيْقُ الْجَنَّةِ مِنْ فَرِيْقِ السَّعِيْرِ، وَتَمَيَّزَ وَعَلَا بِهِ الدِّيْنُ، وَأَصْبَحَ الْكُفْرُ وَهُوَ الْحَقِيْرُ، إِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ أَسْرَارِ وُجُوْدِ اللهِ ﷻ فِي مَخْلُوْقَاتِهِ، وَمَا بَهَرَ الْوُجُوْدُ مِنْ آيَاتِهِ وَلَمْ يَثْبُتْ ذٰلِكَ فِي لَيْلَةٍ مِنْ لَيَالِيَ الزَّمَانِ، فَوَجَبَ بِذٰلِكَ تَفْضِيْلُهَا بِهٰذَا الْاِعْتِبَارِ وَهُوَ الْمَطْلُوْبُ.

اَلثَّامِنُ عَشَرَ: وَهُوَ تَنْوِيْعٌ فِي الْاِسْتِدْلَالِ وَإِنْ كَانَ مَعْنٰى مَا تَقَدَّمَ وَهُوَ أَنَا أَقُوْلُ: لَوْ لَمْ تَكُنْ لَيْلَةُ الْمَوْلِدِ أَفْضَلَ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ لَلَزِمَ أَحَدُ أُمُوْرٍ ثَلَاثَةٍ وَهِيَ:

١. إِمَّا تَفْضِيْلُ الْمَلَائِكَةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

٢. أَوِ الْعَمَلُ الْمُضَاعَفُ.

٣. أَوِ التَّسْوِيَةُ.

وَكُلُّهَا مُمْتَنِعٌ، أَمَّا الْأَوَّلُ: فَعَلَى الصَّحِيْحِ الْمُرْتَضٰى، وَأَمَّا الثَّانِي وَالثَّالِثُ فَبِاتِّفَاقٍ، وَبَيَانُ الْمُلَازَمَةِ أَنَّ التَّفْضِيْلَ فِي

سترہویں دلیل: اللہ تعالیٰ نے شبِ مولد الرسول ﷺ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے وجود کے راز کو ظاہر کیا ہے، جس کے ساتھ اُخروی سعادتیں مطلقاً مربوط ہیں۔ آپ ﷺ کے سبب حقائق واضح ہوگئے اور حق باطل سے جدا ہو گیا اور کائنات میں اُس کا ظہور ہوا جس کو اللہ تعالیٰ نے سعادت کے انوار اور ہدایت کے راستوں سے کائنات میں ظاہر کیا ہے۔ آپ ﷺ کے سبب جنتی گروہ جہنمی گروہ سے جدا ہو گیا اور آپ ﷺ کے ہی سبب دینِ متین (دوسرے ادیان سے) جدا اور بلند ہوگیا اور کفر حقیر ہوگیا۔ اس کے علاوہ وجودِ باری تعالیٰ کے اسرار کا اس کی مخلوقات میں آپ ﷺ کی وجہ سے ظہور ممکن ہوا، اور اُس کی نشانیوں کے ساتھ کائنات منور ہوئی۔ یہ سب کچھ زمانے کی راتوں میں سے کسی ایک رات (یعنی شبِ مولد) میں ہوا۔ اِس وجہ سے اِس رات کی فضیلت واجب ہے اور یہی بات مطلوب ہے۔

اٹھارویں دلیل: یہ دلیل دینے میں آواز بلند کرنا ہے اگرچہ اِس کا معنٰی وہی ہے جو پہلے گزر چکا ہے اور وہ میں اس وجہ سے یہ بات کہتا ہوں کہ اگر شبِ مولد، شبِ قدر سے افضل نہ ہوتی تو تینوں اُمور میں سے ایک اَمر لازم آتا اور وہ تین اُمور یہ ہیں:

۱۔ ملائکہ کا حضور نبی اکرم ﷺ سے افضل ہونا۔

۲۔ یا عمل کا دوگنا ہونا۔

۳۔ یا عمل (یا عظمت) کا برابر ہونا

اور یہ تمام امور ممنوع ہیں۔ بہرحال پہلا امر صحیح اور پسندیدہ ہے اور دوسرا اور تیسرا امر دونوں اتفاقِ رائے کے ساتھ ہیں۔ لزومِ امر کے بیان

الْأُوْلٰى حُصِلَ بِوِلَادَتِهِ ﷺ؛ وَفِي الثَّانِيَةِ: إِمَّا بِنُزُوْلِ الْمَلَائِكَةِ أَوِ الْعَمَلِ.(١)

اَلتَّاسِعُ عَشَرَ: بَعْضُ زَمَنِ لَيْلَةِ الْمَوْلِدِ الشَّرِيْفِ هُوَ زَمَنُ وِلَادَتِهِ ﷺ، وَكُلُّ زَمَنِ وِلَادَتِهِ ﷺ أَفْضَلُ الْأَزْمِنَةِ، فَبَعْضُ لَيْلَةِ الْمَوْلِدِ أَفْضَلُ الْأَزْمِنَةِ، وَإِذَا فَضُلَ بَعْضُهَا سَائِرَ الْأَزْمِنَةِ فَضُلَتْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ بِهٰذَا الْاِعْتِبَارِ.

اَلْعِشْرُوْنَ: فَإِنْ قُلْتُ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ اخْتُصَّتْ بِأَعْمَالٍ لَمْ تُوْجَدْ فِي لَيْلَةِ الْمَوْلِدِ، وَذٰلِكَ يَدُلُّ عَلٰى كَوْنِهَا أَفْضَلَ أَوْ أَشْرَفَ.

قُلْتُ: اَلْأَعْمَالُ الَّتِي اخْتُصَّتْ بِهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ، وَإِنْ كَانَتْ شَرِيْفَةً مُشَرَّفَةً إِلَّا أَنَّ مَا اخْتُصَّتْ بِهِ لَيْلَةُ الْمَوْلِدِ الْمُشَرَّفِ أَعَمُّ نَفْعًا، فَإِنَّ ثَمْرَةَ الْعَمَلِ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ إِنَّمَا يَعُوْدُ بِالنَّفْعِ عَلَى الْعَامِلِ فَقَطْ دُوْنَ غَيْرِهِ، وَلَيْلَةُ الْمَوْلِدِ عَادَ نَفْعُهَا عَلٰى كُلِّ الْخَلَائِقِ كَمَا سَبَقَ.(٢)

---

(١) التلمساني في جنى الجنتين في شرف الليلتين/١٨٩-١٩٣.

(٢) التلمساني في جنى الجنتين في شرف الليلتين/١٩٦.

سے مراد یہ ہے کہ پہلے امر میں فضیلت دینا حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت کے سبب حاصل ہوا ہے اور دوسرے میں ملائکہ کے نزول کے ساتھ ہے یا عمل کے ساتھ ہے۔

اُنیسویں دلیل: شبِ میلاد کا ایک خاص حصہ آپ ﷺ کے وقتِ ولادت سے متصف ہے اور آپ ﷺ کی ولادت کا وقت تمام زمانوں سے افضل ہے۔ اِس بنا پر شبِ میلاد کا یہ حصہ تمام زمانوں سے افضل ہوگا۔ لہٰذا جب شبِ میلاد کا بعض حصہ سارے زمانوں سے افضل ہے تو شبِ میلاد اِس اعتبار سے شبِ قدر سے بھی افضل قرار پائے گی۔

بیسویں دلیل: اگر میں کہوں کہ لیلۃ القدر ایسے اَعمال کے ساتھ خاص کی گئی ہے جو شبِ مولد میں نہیں پائے جاتے اور یہ بات شبِ قدر کے افضل و اعلیٰ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

میں کہتا ہوں: اَعمال جن کو شب قدر کے ساتھ خاص کیا گیا ہے اگرچہ وہ اعلیٰ اور فضیلت والے ہیں، مگر یہ کہ جو شے شبِ مولد کے ساتھ خاص ہے وہ نفع کے اعتبار سے عام ہیں۔ بے شک شبِ قدر میں عمل کا پھل صرف عمل کرنے والے ہی کو نفع دیتا ہے اور اس کے علاوہ کسی اور کو نہیں دیتا۔ شبِ مولد کا نفع تمام مخلوق کو ہوا۔ جیسا کہ یہ بات پہلے گزر چکی ہے۔

قَدْ قِيْلَ: أَنَّ الْمُشْتَغِلُ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَالْقِيَامِ بِإِحْيَاءِ سُنَّتِهِ وَمَعُوْنَةِ آلِهِ، وَمُسَاهَمَتِهِمْ وَتَعْظِيْمِ حُرْمَتِهِمْ وَالْإِسْتِكْثَارِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَأَعْمَالِ الْبِرِّ، وَإِغَاثَةِ الْمَلْهُوْفِ، وَفَكِّ الْعَانِي، وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ هُوَ أَفْضَلُ مِمَّا سِوٰى ذٰلِكَ مِمَّا أَحْدَثَ، إِذْ لَا يَخْلُو مِنْ مُزَاحِمٍ فِي النِّيَّةِ، أَوْ مُفْسِدٍ لِلْعَمَلِ، أَوْ دُخُوْلِ الشُّهْرَةِ. وَطَرِيْقُ الْحَقِّ وَالسَّلَامَةِ مَعْرُوْفٌ، وَالْأَفْضَلَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ مِمَّا ذَكَرْنَاهُ مِنْ أَعْمَالِ الْبِرِّ، وَالْإِسْتِكْثَارِ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ لَيَحَظَّى الْمُسْتَكْثِرُ مِنْهَا بِبَعْضِ مَا وَرَدَ فِي فَضْلِهَا.(١)

وَنَقَلَ الإِمَامُ أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْوَنْشَرِيْسِيُّ هٰذِهِ الْأَدِلَّةَ فِي الْمِعْيَارِ الْمُعْرِبِ وَالْجَامِعِ الْمُغْرِبِ عَنْ فَتَاوٰى أَهْلِ إِفْرِيْقِيَّةِ وَالْأَنْدَلُسِ وَالْمَغْرِبِ، وَاسْتَشْهَدَ بِهَا.(٢)

قَالَ الْقَسْطَلَانِيُّ مَا نَصُّهُ: إِذَا قُلْنَا بِأَنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وُلِدَ لَيْلًا، فَأَيُّمَا أَفْضَلُ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ أَوْ لَيْلَةُ مَوْلِدِهِ ﷺ؟ أُجِيْبُ: بِأَنَّ لَيْلَةَ مَوْلِدِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَفْضَلُ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنْ وُجُوْهٍ ثَلَاثَةٍ:

---

(١) التلمساني في جنى الجنتين في شرف الليلتين/٢١١ـ

(٢) ذكره الونشريسي في المعيار المعرب والجامع المغرب عن فتاوى أهل إفريقية والاندلس والمغرب، ١١/٢٨٠-٢٨٤ـ

یہ کہا گیا ہے کہ اِس رات میں حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے، آپ کی سنت کا احیاء کرنے، آپ کی آل کی مدد کرنے، ان کی حرمت کی تعظیم کرنے، صدقہ اور نیک اعمال کی کثرت کرنے، مفلوک الحال کی مدد کرنے اور قیدی کو آزاد کروانے اور مظلوم کی مدد کرنے میں مشغول ہونے والا، ان لوگوں سے افضل ہے جنہوں نے اس رات میں بدعات کو فروغ دیا ہے۔ کیونکہ کوئی شخص بھی نیت میں خلل، یا عمل میں فساد، اور شہرت کی چاہت سے خالی نہیں ہوتا اور حق اور سلامتی کا راستہ معروف ہے۔ اِس رات میں نیک اَعمال کرنا، کثرت کے ساتھ حضور نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام پڑھنا اور دیگر اعمال جن کا ہم نے ذکر کیا ہے وہی افضل ہیں تاکہ کثرت کے ساتھ عمل کرنے والے کو (اِس رات) کے متعلق جو فضیلتیں وارد ہوئی ہیں اُن میں سے حصہ مل سکے۔

امام تلمسانی کے ذکر کردہ یہ تمام دلائل امام ابو العباس احمد بن یحیی الونشریسی نے اپنی کتاب **المعيار المعرب والجامع المغرب عن فتاوى أهل إفريقية والاندلس والمغرب** میں نقل کیے اور ان سے استشہاد کیا ہے۔

امام قسطلانی اس حوالہ سے لکھتے ہیں: جب ہم یہ کہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ رات کے وقت پیدا ہوئے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ شبِ میلادِ رسول ﷺ افضل ہے یا لیلۃ القدر؟ میں اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ آپ ﷺ کے میلاد کی رات تین وجوہ کی بناء پر شبِ قدر سے اَفضل ہے:

أَحَدُهَا: أَنَّ لَيْلَةَ الْـمَوْلِدِ لَيْلَةُ ظُهُوْرِهِ ﷺ، وَلَيْلَةُ الْقَدْرِ مُعْطَاةٌ لَهُ، وَمَا شَرُفَ بِظُهُوْرِ ذَاتِ الْـمُشْرِفِ مِنْ أَجْلِهِ أَشْرَفُ مِـمَّـا شَرُفَ بِسَبَبِ مَا أُعْطِيَهُ، وَلَا نِزَاعَ فِيْ ذٰلِكَ، فَكَانَتْ لَيْلَةُ الْـمَوْلِدِ – بِهٰذَا الْاِعْتِبَارِ – أَفْضَلَ.

اَلثَّانِي: أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ شَرُفَتْ بِنُزُوْلِ الْـمَلَائِكَةِ فِيْهَا، وَلَيْلَةُ الْـمَوْلِدِ شَرُفَتْ بِظُهُوْرِهِ ﷺ فِيْهَا. وَمِـمَّنْ شَرُفَتْ بِهِ لَيْلَةُ الْـمَوْلِدِ أَفْضَلُ مِـمَّنْ شَرُفَتْ بِهِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ، عَلَى الْأَصَحِّ الْـمُرْتَضٰى (أَىْ عِنْدَ جُمْهُوْرِ أَهْلِ السُّنَّةِ) فَتَكُوْنُ لَيْلَةُ الْـمَوْلِدِ أَفْضَلَ.

اَلثَّالِثُ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَقَعَ التَّفَضُّلُ فِيْهَا عَلٰى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَلَيْلَةُ الْـمَوْلِدِ الشَّرِيْفِ وَقَعَ التَّفَضُّلُ فِيْهَا عَلٰى سَائِرِ الْـمَوْجُوْدَاتِ، فَهُوَ الَّذِي بَعَثَهُ اللهُ تَعَالٰى رَحْمَةً لِّلْعَالَـمِيْنَ، فَعَمَّتْ بِهِ النِّعْمَةُ عَلٰى جَمِيْعِ الْـخَلَائِقِ، فَكَانَتْ لَيْلَةُ الْـمَوْلِدِ أَعَمَّ نَفْعًا، فَكَانَتْ أَفْضَلَ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِهٰذَا الْاِعْتِبَارِ.[1]

---

(١) القسطلاني في المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، ١/١٤٥، وعبد الحق في ما ثَبَت مِن السُّنّة في أيّام السَّنَة/٥٩-٦٠، والزرقاني في شرح المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، ١/٢٥٥-٢٥٦، والنبهاني في جواهر البحار في فضائل النبي المختار ﷺ، ٣/٤٢٤ـ

(۱) آپ ﷺ کا ظہور شبِ میلاد میں ہوا جب کہ لیلۃ القدر آپ ﷺ کو عطا کی گئی، لہٰذا وہ رات جس کو آپ ﷺ کے ظہور کا شرف ملا اُس رات سے زیادہ شرف والی ہوگی جسے اِس رات میں تشریف لانے والی ہستی کے سبب سے شرف ملا، اور اِس میں کوئی نزاع نہیں۔ لہٰذا اِس اِعتبار سے شبِ میلاد شبِ قدر سے افضل ہوئی۔

(۲) اگر لیلۃ القدر کی عظمت اِس بناء پر ہے کہ اِس میں فرشتوں کا نزول ہوتا ہے تو شبِ ولادت کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کائنات میں جلوہ فرما ہوئے۔ جمہور اہلِ سنت کے قول کے مطابق شبِ میلاد کو جس ہستی (یعنی حضور ﷺ) نے شرف بخشا وہ شبِ قدر کو شرف بخشنے والی ہستیوں (یعنی فرشتوں) سے کہیں زیادہ بلند و برتر اور عظمت والی ہے۔ لہٰذا شبِ ولادت ہی افضل ہے۔

(۳) شبِ قدر کے باعث اُمتِ محمدیہ کو فضیلت بخشی گئی ہے اور شبِ میلاد کے ذریعے جمیع موجودات کو فضیلت سے نوازا گیا۔ لہٰذا حضور ﷺ ہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے رحمۃً للعالمین بنا کر بھیجا، اور اِس طرح نعمتِ رحمت جمیع کائنات کے لیے عام کر دی گئی ہے۔ لہٰذا شبِ ولادت نفع رسانی میں کہیں زیادہ ہے، اور اِس اعتبار سے بھی یہ لیلۃ القدر سے افضل ٹھہری۔

قَالَ النَّبْهَانِيُّ مَا نَصُّهُ: وَلَيْلَةُ مَوْلِدِهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ.(١)

قَالَ الإِمَامُ عَبْدُ الْحَيِّ الْفَرَنْجِي الْمَحَلِّيُّ اللَّكْنَوِيُّ مُجِيْبًا عَلٰى سُؤَالٍ يَقُوْلُ: أَيُّهُمَا أَفْضَلُ، لَيْلَةُ الْقَدْرِ أَمْ لَيْلَةُ الْمَوْلِدِ؟ قَالَ:

فَضْلُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ عَلٰى سَائِرِ اللَّيَالِي مَنْصُوْصٌ وَثَابِتٌ عَلٰى أَوْجُهٍ عِدَّةٍ:

(١) فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ تَتَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى الْأَرْضِ.

(٢) اَلتَّجَلِّيَاتُ الْإِلٰهِيَّةُ تَتَوَالٰى عَلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا مِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ.

(٣) فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ أُنْزِلَ الْقُرْآنُ مِنَ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ إِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا.

بِنَاءً عَلٰى هٰذِهِ الْمِيْزَاتِ جُعِلَتِ الْعِبَادَةُ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ تَعْدِلُ عِبَادَةَ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، وَذٰلِكَ تَفَضُّلًا مِنْهُ عَلَى الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَتَرْوِيْحًا لِأَنْفُسِهِمْ، قَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ: ﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ۝﴾ [القدر، ٩٧/٣].

وَفِي الْحَدِيْثِ النَّبَوِيِّ الشَّرِيْفِ أَمَرَ بِإِحْيَاءِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَرَدَ عَنِ الْعَدِيْدِ مِنَ الْمُحَدِّثِيْنَ أَنَّ لَيْلَةَ الْمَوْلِدِ خَيْرٌ مِنْ لَيْلَةِ

(١) النبهاني في الأنوار المحمدية من المواهب اللدنية/٢٨ـ

امام نبہانی لکھتے ہیں: شبِ میلادِ رسول ﷺ شبِ قدر سے افضل ہے۔

مولانا محمد عبدالحئ فرنگی محلی لکھنوی شبِ قدر اور شبِ میلاد میں سے اَفضلیت کی حامل رات کے بارے میں پوچھے جانے والے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

تمام راتوں پر شبِ قدر کی بزرگی منصوص اور کئی طرح سے ثابت ہے:

(۱) اِس رات میں اَرواح اور ملائکہ کا نزول زمین پر ہوتا ہے۔

(۲) شام سے صبح تک آسمانِ دنیا پر تجلیات الٰہیہ کا نزول ہوتا رہتا ہے۔

(۳) لوحِ محفوظ سے آسمانِ اَوّل پر نزولِ قرآن اِسی رات میں ہوا ہے۔

اِنہی امتیازی فضائل و خصائص کی وجہ سے اس ایک رات کی عبادت کا ثواب ہزار مہینوں کی عبادت سے زیادہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُمتِ محمدیہ ﷺ پر خصوصی فضل و انعام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝﴾ 'شبِ قدر (فضیلت و برکت اور اَجر و ثواب میں) ہزار مہینوں سے بہتر ہے ۝'۔

حدیث مبارک میں بھی اِس رات جاگنے کی تاکید آئی ہے اور بعض محدثین نے جو شبِ میلاد کو شبِ قدر پر فضیلت دی ہے تو اُن کا منشا

الْقَدْرِ، لٰكِنَّهُمْ لَمْ يَقْصِدُوْا بِذٰلِكَ أَنَّ الْعِبَادَةَ فِي لَيْلَةِ الْمَوْلِدِ تَعْدِلُ الْعِبَادَةَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، لِأَنَّ الثَّوَابَ وَكَذٰلِكَ الْعِقَابَ يَحْتَاجُ إِلٰى نَصٍّ مَقْطُوْعٍ بِهِ، فَمَا لَمْ يَتَوَافَرِ النَّصُّ لَا يُقْطَعُ بِالثَّوَابِ أَوِ الْعِقَابِ، وَلٰكِنَّ لَيْلَةَ الْمَوْلِدِ تَفْضُلُ عِنْدَ اللهِ عَلٰى لَيْلَةِ الْقَدْرِ لِمَا لَهَا مِنْ مَفْخَرَةٍ ذَاتِيَّةٍ وَخَصَائِص.(١)

قَالَ الْفَقِيْرُ (مُحَمَّد طَاهِر الْقَادِرِي): وَالسِّرُّ فِي فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ كَامِنٌ فِي نُزُوْلِ الْقُرْآنِ وَنُزُوْلِ الْمَلَائِكَةِ، أَمَّا فَضْلُ الْحَبِيْبِ الْمُصْطَفٰى ﷺ فَحَدِّثْ بِهِ وَلَا حَرَجَ، فَمِنْ جُمْلَةِ فَضَائِلِهِ أَنَّهُ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ، وَيُهْبَطُ عَلَيْهِ صَبِيْحَةَ كُلِّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ، وَكَذٰلِكَ يُهْبَطُ عَلَيْهِ مَسَاءَ كُلِّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ(٢)، يَضْرِبُوْنَ الْقَبْرَ الشَّرِيْفَ بِأَجْنِحَتِهِمْ، يَحُفُّوْنَ بِهِ، يَطُوْفُوْنَ حَوْلَهُ، وَيَتَقَدَّمُوْنَ بِأَزْكَى الصَّلَوَاتِ وَأَتَمِّ

(١) عبد الحي اللكنوي في مجموعة الفتاوٰى، ١/٨٦-٨٧ـ

(٢) أخرجه الدارمي في السنن، ١/٥٧، الرقم/٩٤، وابن المبارك في الزهد/٥٥٨، الرقم/١٦٠٠، وابن حبان في العظمة، ٣/١٠١٨-١٠١٩، الرقم/٥٣٧، والأزدي في فضل الصلاة على النبي ﷺ/٩٢، الرقم/١٠١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٩٢-٤٩٣، الرقم/٤١٧٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/٣٩٠، وابن الجوزي في الوفا بأحوال المصطفٰى ﷺ/٨٣٣، الرقم/١٥٧٨، وابن القيم الجوزية في جلاء الأفهام في الصلاة والسلام على خير الأنام ﷺ/٦٨، الرقم/١٢٩، والسمهودي في وفاء الوفاء بأخبار دار ـــ

یہ نہیں کہ شبِ میلاد کی عبادت ثواب میں شبِ قدر کی عبادت کے برابر ہے، کیوں کہ ثواب اور عقاب کا حکم یہ ہے کہ جب تک نصِ قطعی موجود نہ ہو اُس وقت تک کسی کام پر ثواب یا عقاب کا قطعیت کے ساتھ تعین نہیں کیا جاسکتا۔ مگر شبِ میلاد کو شبِ قدر پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جو فضیلت حاصل ہے اس کا سبب شبِ میلاد کی ذاتی عظمت اور خصوصیت ہے۔

فقیر (محمد طاہر القادری) کہتا ہے: شبِ قدر کو فضیلت اس لیے ملی کہ اِس میں قرآن حکیم نازل ہوا اور اِس میں فرشتے اُترتے ہیں؛ جب کہ ذاتِ مصطفیٰ ﷺ کی فضیلت کا یہ عالم ہے آپ پر قرآن نازل ہوا اور روزانہ ستر ہزار فرشتے صبح اور ستر ہزار فرشتے شام کو آپ ﷺ کے مزارِ اَقدس کی زیارت اور طواف کرتے ہیں اور بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں ہدیۂ درود وسلام پیش کرتے ہیں۔ یہ سلسلہ قیامت تک اسی طرح جاری رہے گا اور

..... المصطفٰی ﷺ، ۲/۵۵۹، والقسطلاني في المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، ٤/٦٢٥، والسيوطي في كفاية الطالب اللبيب في خصائص الحبيب ﷺ، ۲/۳۷٦۔

التَّسْلِيْمَاتِ عَلَيْهِ، وَسَيَسْتَمِرُّ ذٰلِكَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَمَنْ ظَفَرَ مِنْهُمْ بِتِلْكَ اللَّحْظَاتِ، وَتَشَرَّفَ بِالْمُثُوْلِ بَيْنَ يَدَيْهِ لَنْ يَسْعَدَ بِذٰلِكَ ثَانِيًا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

فَالْمَلَائِكَةُ خُدَّامُ الْحَبِيْبِ ﷺ وَكُنَّاسُ الْمَقَامِ الشَّرِيْفِ وَالْحَرَمِ النَّبوِيّ، فَإِثْرَ نُزُوْلِ الْمَلَائِكَةِ تَزْدَادُ اللَّيْلَةُ شَرَفًا، وَتُصْبِحُ خَيْرًا مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، فَمَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَطِيْعُ أَنْ يُدْرِكَ فَضْلَ لَيْلَةِ الْمَوْلِدِ، لَيْلَةَ وُلِدَ سَيِّدُ الْخَلْقِ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَى اللهِ، مُسْتَحِيْلٌ أَنْ يُحِيْطَ بِفَضْلِ لَيْلَةِ الْمَوْلِدِ عَقْلُ الْعَاقِلِ وَشُعُوْرُ الشَّاعِرِ، فَفَضَائِلُ آلَافِ الْمَلَايِيْنِ مِنَ الشُّهُوْرِ مَفْدِيَّةٌ لِشَهْرِ الْمَوْلِدِ وَلَيْلَةِ الْمَوْلِدِ، وَالْجَدِيْرُ بِالذِّكْرِ أَنَّ فَضْلَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ يُدْرِكُهُ الْمُؤْمِنُوْنَ فَحَسَبُ، وَسَائِرُ مَا عَدَاهُمْ يُحْرَمُوْنَ فَضْلَهُ، وَلٰكِنَّ مَوْلِدَ الْحَبِيْبِ ﷺ فَضْلٌ مِنَ اللهِ وَنِعْمَتُهُ عَلٰى سَائِرِ الْخَلْقِ وَلَيْسَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَحَسَبُ، فَمَوْلِدُهُ فَضْلٌ مِنَ اللهِ عَلٰى جَمِيْعِ الْمَخْلُوْقَاتِ فِي الْعَالَمِ أَجْمَعَ، وَرَحْمَتُهُ لِلْعَالَمِيْنَ فِي كُلِّ زَمَانٍ وَمَكَانٍ، فَالْإِسْتِبْشَارُ بِهٰذِهِ النِّعْمَةِ وَإِظْهَارُ الْفَرَحِ بِذٰلِكَ مَجْلَبَةٌ لِلْخَيْرِ وَمَكْسَبَةٌ لِلثَّوَابِ.

فرشتوں میں سے جو ایک بار روضۂ رسول ﷺ پر حاضری کا شرف پالیتا ہے دوبارہ قیامت تک اُس کی باری نہیں آئے گی۔

فرشتے تو دربارِ مصطفیٰ ﷺ کے خادم اور جاروب کش ہیں۔ وہ اُتریں تو شبِ قدر ہزار مہینوں سے افضل ہو جاتی ہے اور جس رات ساری کائنات کے سردار تشریف لائیں اس کی فضیلت کا اِحاطہ کرنا انسان کے علم وشعور کے لیے ناممکن ہے۔ آقا ﷺ کی آمد کی رات اور آپ ﷺ کی آمد کے مہینے پر کروڑوں اربوں مہینوں کی فضیلتیں قربان! خاص بات یہ ہے کہ شبِ قدر کی فضیلت فقط اہلِ ایمان کے لیے ہے۔ باقی انسانیت اس سے محروم رہتی ہے مگر حضور ﷺ کی آمد فقط اہلِ ایمان کے لیے ہی باعثِ فضل و رحمت نہیں بلکہ کل کائنات کے لیے ہے۔ آپ ﷺ کی ولادتِ مبارکہ ساری کائنات میں جملہ مخلوق کے لیے اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے، اس پر خوشی کا اظہار کرنا باعثِ اَجر وثواب ہے۔

فَضْلُ شَهْرِ رَجَبِ الْمُرَجَّبِ

اَلْقُرْآن

(١) اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِىْ كِتٰبِ اللهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ. (التوبة، ٣٦/٩)

(٢) اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِى الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِئُوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللهُ ؕ زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَاللهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ○ (التوبة، ٣٧/٩)

اَلْحَدِيْث

٣٢. عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ. السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا. مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ.

٣٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الخلق، باب ما جاء في سبع أرضيين، ١١٦٨/٣، الرقم/٣٠٢٥، وأيضًا في كتاب التفسير، باب قوله: ﴿اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِىْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ﴾، ١٧١٢/٤، الرقم/٤٣٨٥، وأيضًا في كتاب الأضاحى، باب من قال الأضحى يوم النحر، ٢١١٠/٥، الرقم/٥٢٣٠، وأيضًا في كتاب ـــ

﴿ماہِ رجَب المرجَّب کی فضیلت﴾

آیاتِ قرآنیہ

(۱) بے شک اللہ کے نزدیک مہینوں کی گنتی اللہ کی کتاب (یعنی نوشتۂ قدرت) میں بارہ مہینے (لکھی) ہے جس دن سے اس نے آسمانوں اور زمین (کے نظام) کو پیدا فرمایا تھا ان میں سے چار مہینے (رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم) حرمت والے ہیں۔

(۲) (حرمت والے مہینوں کو) آگے پیچھے ہٹا دینا محض کفر میں زیادتی ہے اس سے وہ کافر لوگ بہکائے جاتے ہیں جو اسے ایک سال حلال گردانتے ہیں اور دوسرے سال اسے حرام ٹھہرا لیتے ہیں تاکہ ان (مہینوں) کا شمار پورا کر دیں جنہیں اللہ نے حرمت بخشی ہے اور اس (مہینے) کو حلال (بھی) کر دیں جسے اللہ نے حرام فرمایا ہے۔ ان کے لیے ان کے برے اعمال خوشنما بنا دیے گئے ہیں اور اللہ کافروں کے گروہ کو ہدایت نہیں فرماتا○

اَحادیث مبارکہ

۳۲۔ حضرت ابوبکرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: زمانہ پلٹ کر اسی حالت پر آ گیا ہے جس پر اس دن تھا جب اللہ تعالی نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق فرمائی تھی۔ سال بارہ مہینے کا ہے۔ ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔ تین مہینے ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور

التوحيد، باب قول الله تعالى﴿وجوه يومئذ ناضرة إلى ربها ناظرة﴾، ٦/٢٧١٠، الرقم/٧٠٠٩، ومسلم في الصحيح، كتاب القسامة والمحاربين والقصاص والديات، باب تغليظ تحريم الدماء والأعراض والأموال، ٣/١٣٠٥، الرقم/١٦٧٩، وأحمد بن جنبل في المسند، ٥/٣٧، الرقم/٢٠٤٠٢، وأبو داود في السنن، كتاب المناسك، باب الأشهر الحرم، ٢/١٩٥، الرقم/١٩٤٧۔

ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادىٰ وَشَعْبَانَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٣. **عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ الْأَنْصَارِيُّ،** قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ صَوْمِ رَجَبٍ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ فِي رَجَبٍ، فَقَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ﷺ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ: لَا يُفْطِرُ؛ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ: لَا يَصُوْمُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

٣٤. **وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ** ﷺ، أَنّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يُتِمَّ صَوْمَ شَهْرٍ بَعْدَ رَمَضَانَ، إِلَّا رَجَبَ وَشَعْبَانَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٣٥. **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ** ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ رَجَبٌ قَالَ: اللّٰهُمَّ، بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَارِكْ لَنَا فِي رَمَضَانَ، وَكَانَ يَقُوْلُ:

٣٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب صيام النبي ﷺ في غير رمضان واستحباب أن لا يخلى شهرا عن صوم، ٢/٨١١، الرقم/١١٥٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٣١، ٣٢٦، الرقم/٢٠٤٦، ٣٠١١، وأبو يعلى في المسند، ٤/٤٧٠، الرقم/٢٦٠٢، وأبو عوانة في المسند، ٢/٢٢٥، الرقم/٢٩٣٣ـ

٣٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط،٩/١٦١، الرقم/٩٤٢٢ـ

٣٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٥٩، الرقم/٢٣٤٦، ـــ

محرم تو مسلسل ہیں اور چوتھا مہینہ رجب مضر ہے (جس کا قبیلہ مضر کے لوگ بڑا احترام کرتے ہیں)، اور یہ جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان میں ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٣۔ عثمان بن حکیم انصاری بیان کرتے ہیں کہ میں نے رجب کے مہینے میں ہی حضرت سعید بن جبیر سے ماہِ رجب کے روزوں کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس ﷺ کو یہ بیان کرتے سنا ہے: رسول اللہ ﷺ جب روزے رکھتے تو ہم یہ کہتے کہ اب آپ روزے نہیں چھوڑیں گے اور جب آپ ﷺ روزے چھوڑتے تو ہم یہ کہتے کہ اب آپ ﷺ روزے نہیں رکھیں گے۔

اِسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٤۔ حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کے علاوہ کسی ماہ کے روزے پورے نہیں رکھے سوائے رجب اور شعبان کے۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٥۔ حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ جب ماہِ رجب کا آغاز ہوتا تو حضور نبی اکرم ﷺ دعا کرتے: اے اللہ! ہمیں رجب اور شعبان میں برکت عطا فرما اور ہمارے لیے رمضان میں بھی برکت عطا فرما۔ اور آپ فرمایا کرتے تھے: جمعہ کی رات قابلِ احترام ہے

..... والطبراني في المعجم الأوسط، ١٨٩/٤، الرقم/٣٩٣٩، وأيضًا، ١٦١/٩، الرقم/٩٤٢٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢٦٩/٦، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٤٣٣/٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥٧/٤٠

لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ غَرَّاءُ وَيَوْمُهَا أَزْهَرُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

٣٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ رَجَبٌ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ، بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ زَائِدَةُ بْنُ أَبِي الرُّقَادِ وَفِيْهِ كَلَامٌ وَقَدْ وُثِّقَ.

مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْن

قَالَ إِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ: إِنَّ رَجَبَ شَهْرُ اللهِ تَعَالٰى، فِيْهِ حَمَلَ اللهُ نُوْحًا فِي السَّفِيْنَةِ. فَصَامَهُ نُوْحٌ ﷺ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ مَنْ كَانَ مَعَه. فَأَمِنَهُ اللهُ تَعَالٰى وَمَنْ كَانَ مَعَهُ مِنَ الطُّوفَانِ، وَطَهَرَ الْأَرْضَ مِنَ الشِّرْكِ وَالْعُدْوَانِ.(١)

ذَكَرَهُ الْإِمَامُ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيُّ.

قَالَ ذُو النُّون المِصْرِيُّ: رَجَبٌ لِتَرْكِ الْآفَاتِ، وَشَعْبَانُ لِإِسْتِعْمَالِ الطَّاعَاتِ، وَرَمَضَانُ لِانْتِظَارِ الْكَرَامَاتِ. فَمَنْ لَمْ

٣٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١٨٩/٤، الرقم/٣٩٣٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣٧٥/٣، الرقم/٣٨١٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢٦٩/٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٤٨٥/١، الرقم/١٩٨٤، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٤٠/٣ـ

(١) الشيخ عبد القاد ر الجيلاني في الغنية، ا/٣٢٠ـ

اور اس کا دن منور ہوتا ہے۔

اسے امام احمد بن حنبل اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۶۔ **حضرت انس بن مالک** ﷺ **فرماتے ہیں** کہ جب ماہِ رجب کا آغاز ہوتا تو رسول اللہ ﷺ دعا کرتے: اے اللہ! ہمیں رجب اور شعبان میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان نصیب فرما۔

اِسے امام طبرانی، بیہقی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے کہ اس میں ایک راوی زائدہ بن ابی الرقاد ہے جس پر کلام ہے، مگر اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

﴿ائمہ سلف صالحین کے اِرشادات ومعمولات﴾

حضرت ابراہیم نخعی نے فرمایا ہے: بے شک رجب اللہ تعالی کا مہینہ ہے۔ اسی ماہ میں اللہ تعالی نے حضرت نوح ﷺ کو کشتی میں سوار کیا۔ پھر حضرت نوح ﷺ نے روزہ رکھا اور آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ساتھیوں سمیت طوفان سے محفوظ رکھا اور زمین کو شرک اور دشمنان دین سے پاک کردیا۔

اسے امام عبد القادر جیلانی نے بیان فرمایا ہے۔

حضرت ذوالنون مصری فرماتے ہیں: رجب آفات کے ترک کا مہینہ ہے، شعبان عبادات کے استعمال کا اور رمضان کرامات کے انتظار کا مہینہ

يَتْرُكِ الْآفَاتِ، وَلَمْ يَسْتَعْمِلِ الطَّاعَاتِ، وَلَمْ يَنْتَظِرِ الْكَرَامَاتِ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ التُّرَّهَاتِ.(١)

ذَكَرَهُ الْإِمَامُ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيُّ.

وَقَالَ أَيْضًا: رَجَبٌ شَهْرُ الزَّرْعِ، وَشَعْبَانُ شَهْرُ السَّقْيِ، وَرَمَضَانُ شَهْرُ الْحَصَادِ، وَكُلٌّ يَحْصُدُ مَا زَرَعَ،وَيُجْزٰى مَا صَنَعَ. وَمَنْ ضَيَّعَ الزِّرَاعَةَ نَدِمَ يَوْمَ حَصَادِهِ، وَأَحْلَفَ ظَنَّهُ مَعَ سُوْءِ مَعَادِهِ.(٢)

ذَكَرَهُ الْإِمَامُ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيُّ.

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الْوَرَّاقُ: مَثَلُ شَهْرِ رَجَبٍ مَثَلُ الرِّيْحِ، وَمَثَلُ شَعْبَانَ مَثَلُ الْغَيْمِ، وَمَثَلُ رَمَضَانَ مَثَلُ الْمَطَرِ.(٣)

ذَكَرَهُ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ.

قَالَ قَيْسُ بْنُ عَبَّادٍ فِي الْيَوْمِ الْعَاشِرِ مِنْ رَجَبٍ: يَمْحُو اللهُ مَا شَاءَ وَيُثْبِتُ.(٤)

ذَكَرَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ.

---

(١) الشيخ عبد القاد ر الجيلاني في الغنية، ١/٣٢٦ـ

(٢) الشيخ عبد القاد ر الجيلاني في الغنية، ١/٣٢٦ـ

(٣) ابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/٢٣٤ـ

(٤) ذكره ابن الجوزي في التبصرة، ٢/٢١ـ

ہے۔ جس نے آفات کو ترک نہ کیا، عبادات سے تعلق نہ جوڑا، اور کرامات کا انتظار نہ کیا، وہ اہل باطل سے ہے۔

اسے امام عبد القادر جیلانی نے بیان فرمایا ہے۔

آپ نے مزید فرمایا: رجب فصل بونے کا مہینہ ہے، شعبان پانی دینے کا، اور رمضان فصل کاٹنے کا مہینہ ہے۔ ہر شخص جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے اور جو عمل کرتا ہے اسی کا بدلہ پاتا ہے۔ جس نے فصل کو ضائع کیا وہ کٹائی کے دن نادم ہوتا ہے اور اپنے گمان کے خلاف پاتا ہے اور برے انجام کو دیکھتا ہے۔

اسے امام عبد القادر جیلانی نے بیان فرمایا ہے۔

انہوں نے یہ بھی فرمایا: ماہِ رجب ہوا کی مانند ہے، شعبان بادل کی مانند، اور رمضان بارش کی مانند ہے۔

اسے امام ابنِ رجب الحنبلی نے بیان کیا ہے۔

امام قیس بن عباد نے رجب کے دسویں دن کے بارے میں فرمایا: اللہ تعالیٰ جس (لکھے ہوئے) کو چاہے مٹا دیتا ہے اور (جسے چاہتا ہے) ثبت فرما دیتا ہے۔

اسے علامہ ابن الجوزی نے بیان کیا ہے۔

وَقَالَ بَعْضُهُمْ: السَّنَةُ مَثَلُ الشَّجَرَةِ؛ وَشَهْرُ رَجَبٍ أَيَّامُ تَوْرِيْقِهَا، وَشَعْبَانُ أَيَّامُ تَفْرِيْعِهَا، وَرَمَضَانُ أَيَّامُ قَطْفِهَا، وَالْمُؤْمِنُوْنَ قُطَافُهَا. جَدِيْرٌ بِمَنْ سَوَّدَ صَحِيْفَتَهُ بِالذُّنُوْبِ أَنْ يُبَيِّضَهَا بِالتَّوْبَةِ فِي هٰذَا الشَّهْرِ، وَبِمَنْ ضَيَّعَ عُمْرَهُ فِي الْبَطَالَةِ أَنْ يَغْتَنِمَ فِيْهِ مَا بَقِيَ مِنَ الْعُمُرِ.(١)

ذَكَرَهُ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ.

(١) ابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/٢٣٤ـ

بعض علماء نے کہا ہے: سال درخت کی مثل ہے۔ ماہِ رجب اس درخت کی ہریالی کے دن ہیں، شعبان اس کے پھلنے پھولنے کے دن ہیں، اور رمضان اس کے کاٹنے کے دن ہیں، اس کو کاٹنے والے مومن ہوتے ہیں۔ جس شخص نے اپنے نامۂ اعمال کو گناہوں سے سیاہ کر لیا ہو اس کے لیے یہ اچھا موقع ہے کہ وہ اس مہینہ میں توبہ کے ذریعے اسے سفیدی میں بدل دے اور جس نے سرکشی میں اپنی عمر کو ضائع کر دیا ہو وہ اس ماہ کو اپنی بقیہ عمر کے لیے غنیمت سمجھے۔

اسے امام ابنِ رجب الحنبلی نے بیان کیا ہے۔

فَضْلُ شَهْرِ شَعْبَانَ الْمُعَظَّمِ

٣٧. عَنْ عَائِشَةَ ﵂، **قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ** ﷺ **يَصُوْمُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ.**

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيْلًا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٨. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﵁ **أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ** ﷺ **قَالَ لَهُ أَوْ لِآخَرَ: أَصُمْتَ مِنْ سُرَرِ شَعْبَانَ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

:٣٧ أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب صوم شعبان، ٢/٦٩٥، الرقم/١٨٦٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب صيام النبي ﷺ رمضان واستحباب أن لا يخلي شهر عن صوم، ٢/٨١١، الرقم/١١٥٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٤٣، الرقم/٢٥١٤٤، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر عائشة فيه، ٤/١٥١، الرقم/٢١٧٩-٢١٨٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في صيام النبي ﷺ، ١/٥٤٥، الرقم/١٧١٠.

:٣٨ أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب الصوم آخر الشهر، ٢/٧٠٠، الرقم/١٨٨٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب صوم سرر شعبان، ٢/٨٢١، الرقم/١١٦١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤٤٣، الرقم/١٩٩٩٢، وأبو داود في السنن، ←

﴿ماہِ شعبان المعظم کی فضیلت﴾

٣٧۔ حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ **سے مروی ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ شعبان سے زیادہ کسی اور مہینے میں (نفلی) روزے نہیں رکھتے تھے۔ آپ ﷺ شعبان کا سارا مہینہ روزے رکھتے تھے۔

صحیح مسلم کی روایت میں ہے: آپ ﷺ چند دن چھوڑ کر شعبان کا پورا مہینہ روزے رکھا کرتے تھے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٨۔ حضرت عمران بن حصین ﷺ **بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے یا کسی اور شخص سے فرمایا: کیا تم نے شعبان کے درمیانی دن کا روزہ رکھا ہے؟ اس نے عرض کیا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم عید (الفطر) کرلو تو تم (اس کے بدلے میں) دو روزے رکھنا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

..... كتاب الصوم، باب في التقدم، ٢/٢٩٨، الرقم/٢٣٢٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/١٦٤، الرقم/٢٨٦٨۔

٣٩. **عَنْ عَائِشَةَ ﵂ قَالَتْ: كَانَ أَحَبُّ الشُّهُوْرِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنْ يَصُوْمَهُ شَعْبَانَ ثُمَّ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

٤٠. **وَفِي رِوَايَةِ أُمِّ سَلَمَةَ ﵂ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَصُوْمُ مِنَ السَّنَةِ شَهْرًا تَامًّا إِلَّا شَعْبَانَ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ.**

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٤١. **وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا ﵂ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

٣٩: أخرجه أحمد في المسند، ٦/١٨٨، الرقم/٢٥٥٨٩، وأبوداود في السنن، كتاب الصوم، باب في صوم شعبان، ٢/٣٢٣، الرقم/٢٤٣١، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب صوم النبي ﷺ، ٤/١٩٩، الرقم/٢٣٥٠.

٤٠: أخرجه أبو داؤد في السنن، كتاب الصوم، باب كراهية صوم يوم الشك، ٢/٣٠٠، الرقم/٢٣٣٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٢١٠، الرقم/٧٧٥٥.

٤١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٠٠، الرقم/٢٦٦٠٤، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ذكر حديث أبي سلمة في ذلك، ٤/١٥٠، الرقم/٢١٧٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في وصال شعبان برمضان، ١/٥٢٨، الرقم/١٦٤٨، وأبو يعلى في المسند، ١٢/٤٠٥، الرقم/٦٩٧٠.

۳۹۔ **حضرت عائشہ صدیقہ** ؓ **فرماتی ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ کو تمام مہینوں میں سے شعبان کے روزے رکھنا زیادہ محبوب تھا۔ آپ ﷺ شعبان کے روزوں کو رمضان المبارک سے ملا دیا کرتے تھے۔

اسے امام احمد، ابوداود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۴۰۔ **حضرت اُم سلمہ** ؓ **سے روایت ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ (شعبان کے علاوہ) سال میں کسی مہینے کے پورے روزے نہیں رکھتے تھے اور آپ شعبان کے روزوں کو رمضان سے ملا دیا کرتے تھے۔

اِسے امام ابوداود اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۴۱۔ **اُم المومنین حضرت اُم سلمہ** ؓ **سے مروی ہے**، وہ فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسلسل دو مہینوں کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر آپ ﷺ شعبان المعظم کے مسلسل روزے رکھتے کہ وہ رمضان المبارک کے روزہ سے مل جاتا۔

اِسے امام احمد بن حنبل اور نسائی نے روایت کیا ہے مذکورہ الفاظ امام نسائی کے ہیں۔

٤٢. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَمْ أَرَكَ تَصُومُ مِنْ شَهْرٍ مِنَ الشُّهُورِ مَا تَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ؟ قَالَ: ذَاكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ، وَهُوَ شَهْرٌ يُرْفَعُ فِيهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَزَّارُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

٤٣. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ عَائِشَةَ ﷺ حَدَّثَتْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّه. قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَحَبُّ الشُّهُورِ إِلَيْكَ أَنْ تَصُومَهُ شَعْبَانَ؟ قَالَ: إِنَّ اللهَ يَكْتُبُ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ مَيِّتَةٍ تِلْكَ السَّنَةَ، فَأُحِبُّ أَنْ يَأْتِيَنِي أَجَلِي وَأَنَا صَائِمٌ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَذَكَرَهُ الْمُنْذِرِيُّ وَقَالَ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

٤٢: أخرجه أحمد في المسند، ٥/٢٠١، الرقم/٢١٨٠١، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب صوم النبي ﷺ بأبي هو وأمي، ٤/٢٠١، الرقم/٢٣٥٧، والبزار في المسند، ٧/٦٩، الرقم/٢٦١٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٣٤٦، الرقم/٩٧٦٥ـ

٤٣: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٨/٣١١، الرقم/٤٩١١، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٧٢، الرقم/١٥٤٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٩٢ـ

۴۲۔ **حضرت اسامہ بن زید** ﷺ **سے مروی ہے** کہ میں نے (حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں) عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کو سب مہینوں سے زیادہ شعبان میں روزے رکھتے دیکھتا ہوں (اس کی کیا وجہ ہے؟)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: رجب اور رمضان کے درمیان یہ وہ مہینہ ہے جس سے لوگ غافل رہتے ہیں۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں (بندوں کے) اعمال رب العالمین کے حضور پیش کیے جاتے ہیں، سو مجھے پسند ہے کہ میرا عمل حالتِ روزہ میں بارگاہ ایزدی میں پیش کیا جائے۔

اسے امام احمد بن حنبل، نسائی، بزار اور ابنِ ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۴۳۔ **حضرت ابو ہریرہ** ﷺ **سے روایت ہے** کہ حضرت عائشہ ﷺ نے صحابہ سے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ شعبان کا پورا مہینہ ہی روزے رکھتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! تمام مہینوں سے زیادہ آپ کو شعبان میں روزے رکھنا زیادہ پسند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ اس سال میں ہر ایک مرنے والے کی موت کو (اسی مہینہ میں) لکھتا ہے۔ لہٰذا میں پسند کرتا ہوں کہ حالتِ روزہ میں میرا وصال نامہ لکھا جائے۔

اِسے امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے اور اسے منذری نے ذکر کیا ہے، اور انہوں نے کہا ہے کہ اس کی اسناد حسن ہے۔

٤٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ رَجَبٌ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ، بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ زَائِدَةُ بْنُ أَبِي الرُّقَادِ وَفِيْهِ كَلَامٌ وَقَدْ وُثِّقَ.

مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

قَالَتْ لُؤْلُؤَةُ مَوْلَاةُ عَمَّارٍ: كَانَ عَمَّارٌ ﷺ يَتَهَيَّأُ لِصَوْمِ شَعْبَانَ كَمَا يَتَهَيَّأُ لِصَوْمِ رَمَضَانَ. (١)

ذَكَرَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ.

قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ: كَانَ يُقَالُ شَهْرُ شَعْبَانَ شَهْرُ الْقُرَّاءِ. (٢)

ذَكَرَهُ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ.

٤٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١٨٩/٤، الرقم/٣٩٣٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣٧٥/٣، الرقم/٣٨١٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢٦٩/٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٤٨٥/١، الرقم/١٩٨٤، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٤٠/٣ـ

(١) ذكره ابن الجوزي في التبصرة، ٤٧/٢ـ

(٢) ابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/٢٥٨ـ

۴۴۔ **حضرت انس بن مالک** ﷺ **فرماتے ہیں** کہ جب ماہِ رجب کا آغاز ہوتا تو رسول اللہ ﷺ دعا کرتے: اے اللہ! ہمیں رجب اور شعبان میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان نصیب فرما۔

اِسے امام طبرانی، بیہقی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے کہ اس میں ایک راوی زائدہ بن ابی الرقاد ہے جس پر کلام ہے، مگر اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

﴿ائمہ سلف صالحین کے اِرشادات ومعمولات﴾

حضرت عمار بن یاسر ﷺ **کی آزاد کردہ لونڈی لؤلؤۃ کہتی ہیں** کہ حضرت عمار ﷺ شعبان کے روزوں کے لیے ایسے ہی اہتمام کرتے جیسے وہ رمضان کے روزوں کے لیے اہتمام کرتے تھے۔

اسے علامہ ابن الجوزی نے بیان کیا ہے۔

حضرت سلمہ بن کہیل فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ شعبان قرآن مجید کی تلاوت کرنے والوں کا مہینہ ہے۔

اسے علامہ ابن رجب الحنبلی نے بیان کیا ہے۔

وَكَانَ حَبِيْبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ إِذَا دَخَلَ شَعْبَانُ، قَالَ: هٰذَا شَهْرُ الْقُرَّاءِ.(١)

ذَكَرَهُ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ.

وَكَانَ عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ، إِذَا دَخَلَ شَعْبَانُ، أَغْلَقَ حَانُوْتَهُ وَتَفَرَّغَ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ.(٢)

ذَكَرَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ وَابْنُ رَجَبٍ.

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ: قَالَ شَعْبَانُ: يَا رَبِّ، جَعَلْتَنِي بَيْنَ شَهْرَيْنِ عَظِيْمَيْنِ فَمَا لِي؟ قَالَ: جَعَلْتُ فِيْكَ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ.(٣)

ذَكَرَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ وَابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

---

(١) ابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/٢٥٩ـ

(٢) ذكره ابن الجوزي في التبصرة، ٢/٤٧، وابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/٢٥٩ـ

(٣) ذكره ابن الجوزي في التبصرة، ٢/٤٧، وابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/٢٥٩ـ

حبیب بن ابی ثابت شعبان کے آنے پر کہتے تھے کہ یہ قرآن مجید کے قاریوں کا مہینہ ہے۔

اسے علامہ ابن رجب الحنبلی نے بیان کیا ہے۔

عمرو بن قیس المُلائی شعبان کے آنے پر اپنی دکان کو تالا لگا دیتے اور شعبان اور رمضان میں تلاوتِ قرآن کے لیے خود کو مکمل طور پر فارغ کر دیتے۔

اسے علامہ ابن الجوزی اور ابنِ رجب الحنبلی نے بیان کیا ہے۔

حسن بن سہل فرماتے ہیں کہ شعبان کہتا ہے: اے پروردگار! آپ نے مجھے دو عظیم مہینوں کے درمیان رکھا ہے تو میرے لیے کیا چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے تیرے اندر قرآن حکیم کی تلاوت رکھی ہے۔

اسے علامہ ابن الجوزی اور ابن رجب الحنبلی نے بیان کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ انہی کے ہیں۔

فَضْلُ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

اَلْقُرْآن

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِىْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ○ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ○ (الدخان، ٤٤/٣-٤)

اَلْحَدِيْث

٤٥. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ ﵂، قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَيْلَةً فَخَرَجْتُ، فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيعِ، فَقَالَ: أَكُنْتِ تَخَافِيْنَ أَنْ يَحِيْفَ اللهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهُ؟ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ. فَقَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجه وَابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ:

٤٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٣٨/٦، الرقم/٢٦٠٦٠، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان، ١١٦/٣، الرقم/٧٣٩، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان، ٤٤٤/١، الرقم/١٣٨٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ١٠٨/٦، الرقم/٢٩٨٥٨.

﴿شعبان کی پندرھویں رات کی فضیلت﴾

آیاتِ قرآنیہ

بے شک ہم نے اسے ایک بابرکت رات میں اتارا ہے بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں○ اس (رات) میں ہر حکمت والے کام کا (جدا جدا) فیصلہ کر دیا جاتا ہے○

اَحادیث مبارکہ

۴۵۔ احمد بن منیع > یزید بن ہارون > حجاج بن اَرطاۃ > یحی بن ابی کثیر > **عروہ > انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتی ہیں:** ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو (خواب گاہ میں) نہ پایا تو میں (آپ ﷺ کی تلاش میں) نکل پڑی۔ کیا دیکھتی ہوں کہ آپ ﷺ جنت البقیع میں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے ڈر ہے کہ اللہ اور اس کا رسول تیرے ساتھ نا انصافی کرے گا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے سوچا کہ شاید آپ کسی دوسری زوجہ کے ہاں تشریف لے گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کی رات (اپنی شان کے لائق) آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے بھی زیادہ لوگوں کو بخشتا ہے۔

اسے امام احمد بن حنبل، ترمذی، ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ امام ترمذی کے ہیں۔ امام ترمذی نے اسے روایت کرنے کے بعد کہا ہے: اس موضوع پر

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ﷺ.

وَفِيْهِ حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ. قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: كَانَ مِنَ الْحُفَّاظِ. وَقَالَ ابْنُ خِرَاشٍ: كَانَ حَافِظًا لِلْحَدِيْثِ. وَقَالَ الْخَطِيْبُ: كَانَ أَحَدَ الْعُلَمَاءِ بِالْحَدِيْثِ وَالْحُفَّاظِ لَهُ(١).

وَفِيْهِ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ الْيَمَامِيُّ. قِيْلَ: إِنَّهُ كَثِيْرُ التَّدْلِيْسِ؛ وَلٰكِنْ ذَكَرَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ أَنَّهُ أَثْبَتَ لَهُ السَّمَاعَ مِنْ عُرْوَةَ(٢).

وَهُنَاكَ قَاعِدَةٌ فِقْهِيَّةٌ عِنْدَ الْأُصُوْلِيِّيْنَ وَالْفُقَهَاءِ: اَلْمُثْبِتُ مُقَدَّمٌ عَلَى النَّافِي(٣). وَلِهٰذَا السَّبَبِ سَمَاعُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ صَحِيْحٌ بِنِسْبَةِ قَوْلِ ابْنِ مَعِيْنٍ.

٤٦. **عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ** ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: **إِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَنْزِلُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَغْفِرُ لِعِبَادِهِ**

(١) السيوطي في طبقات الحفاظ، ١/٨٨.

(٢) أبو سعيد العلائي في جامع التحصيل، ١/٢٩٩.

(٣) ذكره الشربيني في مغني المحتاج، ١/٤٨٧، وابن دقيق العيد في شرح عمدة الأحكام، ١/٢٣٠، وابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ١/٢٧.

٤٦: أخرجه البزار في المسند، ١/٢٠٦-٢٠٧، الرقم/٨٠، والبيهقي في ـــ

حضرت ابوبکر صدیق ﷺ سے بھی روایت بیان ہوئی ہے

اس حدیث کے راویوں میں سے ایک حجاج بن ارطاۃ ہیں۔ ان کے بارے میں امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: یہ حفاظِ حدیث میں سے تھے۔ ابن خراش (ان کے بارے میں) کہتے ہیں: وہ حدیث کے حافظ تھے۔ جب کہ خطیب بغدادی نے کہا ہے: وہ حدیث کے علماء اور حفاظ میں سے تھے۔

اس حدیث کے راویوں میں یحیی بن ابی کثیر الیمامی بھی ہیں جن کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ مدلس ہیں، لیکن اسحاق بن منصور نے حضرت یحیی بن معین کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ اُنہوں نے یحیی بن ابی کثیر کا حضرت عروہ سے سماع ثابت کیا ہے۔

علماءِ اُصولِ حدیث اور فقہا کے ہاں ایک متفقہ قاعدہ ہے کہ 'مُثبت، نافی پر مقدم ہوتا ہے'۔ لہٰذا اس بنا پر ابن معین کے قول پر عمل کرتے ہوئے یحییٰ کا عروہ سے سماعِ حدیث قبول کیا جائے گا۔

٤٦۔ **حضرت ابوبکر صدیق ﷺ بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ماہِ شعبان کی پندرہویں رات آتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ آسمانِ دنیا پر (اپنی حسبِ شان) نزول فرماتا

..... شعب الإيمان، ٣/٣٨١، الرقم/٣٨٢٩، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٣٠٧، الرقم/٤١٩٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٦٥۔

إِلَّا مَا كَانَ مِنْ مُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ لِأَخِيْهِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ كَمَا قَالَ الْحَافِظُ الْمُنْذِرِيُّ. وَقَالَ الْبَزَّارُ: وَهٰذَا الْحَدِيْثُ لَا نَعْلَمُهُ يُرْوٰى عَنْ أَبِي بَكْرٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ أَبِي بَكْرٍ. وَأَعْلٰى مَنْ رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَبُو بَكْرٍ ﷺ، وَإِنْ كَانَ فِي إِسْنَادِهِ شَيْءٌ فَجَلَالَةُ أَبِي بَكْرٍ تُحَسِّنُهُ. وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ. وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ أَهْلُ الْعِلْمِ وَنَقَلُوْهُ وَاحْتَمَلُوْهُ فَذَكَرْنَا لِذٰلِكَ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، ذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ فِي الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيلِ، وَلَمْ يُضَعِّفْهُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

٤٧. حَدَّثَنَا حَسَنٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنَا حُيَيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَطَّلِعُ اللهُ ﷻ إِلٰى خَلْقِهِ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِعِبَادِهِ إِلَّا لِاثْنَيْنِ: مُشَاحِنٍ وَقَاتِلِ نَفْسٍ.

٤٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٧٦، الرقم/٦٦٤٢، وذكره الخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ١/٤٠٩، الرقم/١٣٠٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٧٣، الرقم/١٥٤٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٦٥ـ

ہے اور سوائے مشرک اور اپنے بھائی سے بغض و عناد رکھنے والے کے اپنے سارے بندوں کی بخشش فرما دیتا ہے۔

اسے امام بزار اور بیہقی نے ایسی اسناد سے روایت کیا ہے جس کی صحت میں کوئی شک نہیں؛ جیسا کہ حافظ منذری نے کہا ہے۔ امام بزار فرماتے ہیں: ہم اِسے حضرت ابوبکر صدیق ﷺ سے مروی صرف اسی طریق سے جانتے ہیں اور یہ حدیث حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کے علاوہ دیگر صحابہ کرام ﷺ سے بھی مروی ہے۔ مگر سب سے اعلیٰ اسناد سے حضرت ابو بکر ﷺ روایت کرتے ہیں۔ اس اِسناد میں کچھ ہو بھی، تب بھی ابوبکر کی جلالت نے اسے حسین بنا دیا ہے۔ اگرچہ عبد الملک بن عبد الملک معروف راوی نہیں ہے، مگر اہلِ علم نے اِسے روایت کیا ہے اور نقل کیا ہے اور اس پر اعتماد کیا ہے۔ لہٰذا ہم نے بھی اِسے اِسی لیے ذکر کیا ہے۔

امام ہیثمی نے کہا ہے: اسے بزار نے روایت کیا ہے۔ اس میں عبد الملک بن عبد الملک نامی راوی ہے جس کا ذکر ابن ابی حاتم الرازی نے (اپنی کتاب) **الجرح والتعدیل** میں کیا ہے اور اُسے ضعیف نہیں کہا، جب کہ اس حدیث کے بقیہ تمام رجال ثقہ ہیں۔

۴۷۔ حسن > ابن لہیعہ > حیی بن عبد اللہ > **ابوعبد الرحمان الحبلی > انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ سے روایت کیا ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب (آسمانِ دنیا پر) اپنی شانِ جلالت کا اِظہار فرماتا ہے اور دو اشخاص یعنی چغل خور اور قاتل کے علاوہ سب کی بخشش فرما دیتا ہے۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْهَيْثَمِيُّ وَقَالَ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَفِيْهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ، وَهُوَ لَيِّنُ الْحَدِيْثِ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ وُثِّقُوْا. وَصَحَّحَهُ أَحْمَدُ شَاكِرٌ فِي تَحْقِيْقِهِ لِمُسْنَدِ الإِمَامِ أَحْمَدَ.

وَقَالَ السُّيُوْطِيُّ: وَثَّقَهُ أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ(١).

٤٨. **وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ** ﷺ **عَنْ رَسُوْلِ اللهِ** ﷺ **قَالَ: إِنَّ اللهَ لَيَطَّلِعُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ.**

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه، وَذَكَرَهُ الْمِزِّيُّ فِي التَّهْذِيْبِ بِسَنَدٍ جَيِّدٍ، فَلَا شَكَّ فِي صِحَّةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

٤٩. **حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ خَلِيْدٍ عُتْبَةُ بْنُ حَمَّادٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، وَابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ** ﷺ**، عَنِ النَّبِيِّ** ﷺ **قَالَ: يَطَّلِعُ اللهُ إِلٰى خَلْقِهِ فِي لَيْلَةِ**

---

(١) السيوطي في طبقات الحفاظ، ١/١٠٧.

٤٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة، باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان، ١/٤٤٥، الرقم/١٣٩٠، وذكره المزي في تهذيب الكمال، ٩/٣٠٨، الرقم/١٩٦٤.

٤٩: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٢/٤٨١، الرقم/٥٦٦٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٣٦، الرقم/٦٧٧٦، وأيضا الطبراني في ـــ

اِسے امام احمد اور ہیثمی نے بیان کیا ہے۔ ہیثمی نے کہا ہے: اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ اس کی سند میں ابن لہیعہ ہے جو روایتِ حدیث میں نرمی کرنے والا ہے۔ باقی تمام راویوں کو ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ احمد شاکر نے اپنی تحقیق کردہ 'مسند احمد' کے نسخہ میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

امام سیوطی نے کہا ہے: اس کے راوی ابن لہیعہ کو امام احمد اور دیگر نے ثقہ قرار دیا ہے۔

۴۸۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات کو (آسمان دنیا پر) ظہورِ اِجلال فرماتا ہے اور اپنی تمام مخلوق کی بخشش فرما دیتا ہے سوائے مشرک اور چغل خور کے۔

اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام مزی نے یہ حدیث 'تہذیب الکمال' میں بہت اعلیٰ سند سے بیان کی ہے۔ لہٰذا اس حدیث کے صحیح مرفوع متصل ہونے میں کسی شک کی گنجائش نہیں رہتی۔

۴۹۔ ہشام بن خالد الازرق > ابو خلید عتبہ بن حماد > اوزاعی اور ابن ثوبان اَز ثوبان > مکحول > **مالک بن یخامر > انہوں نے حضرت معاذ بن جبل** رضی اللہ عنہ **سے روایت کیا ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ماہِ شعبان کی نصف شب (پندرہویں رات) کو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف

المعجم الكبير، ٢٠/١٠٨ الرقم/٢١٥، وأيضا في مسند الشاميين، ١/١٢٨، ١٣٠، الرقم/٢٠٣، ٢٠٥، وابن أبي عاصم في السنة، ١/٢٢٤، الرقم/٥١٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/٢٧٢، الرقم/٦٦٢٨، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/١٩١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٦٥، والمزي في تهذيب الكمال، ٢٧/١٦٧، والعسقلاني في تقريب التهذيب، ١/٥٤٥۔

النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الصَّحِيْحِ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ وَالْمُسْنَدِ. وَقَال الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ وَرِجَالُهُمَا ثِقَاتٌ.

قَالَ الْمِزِّيُّ فِي تَهْذِيْبِ الْكَمَالِ: مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ السَّكْسَكِيُّ، ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي كِتَابِ الثِّقَاتِ، وَرَوٰى عَنْهُ مَكْحُوْلٌ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي تَقْرِيْبِ التَّهْذِيْبِ: مَكْحُوْلٌ الشَّامِيُّ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ ثِقَةٌ.

٥٠. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ النَّضْرِ الْعَسْكَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ الْمِصِّيْصِيُّ، ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنِ الْأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ صُهَيْبٍ، **عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ** ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَطَّلِعُ اللهُ عَلٰى عِبَادِهِ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَيَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَيُمْهِلُ الْكَافِرِيْنَ، وَيَدَعُ أَهْلَ الْحِقْدِ بِحِقْدِهِمْ حَتّٰى يَدَعُوْهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ: وَهُوَ بَيْنَ مَكْحُوْلٍ وَأَبِي ثَعْلَبَةَ مُرْسَلٌ جَيِّدٌ.

قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ غَيْرَ الْأَحْوَصِ بْنِ حَكِيْمٍ، فَإِنَّهُ ضَعِيْفُ الْحِفْظِ كَمَا فِي 'التَّقْرِيْبِ'. فَمِثْلُهُ يُسْتَشْهَدُ بِهِ فَيَتَقَوّٰى بِالطَّرِيْقِ الَّتِي بَعْدَهُ

٥٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٢٢٣، الرقم/٥٩٠، وابن أبي عاصم في السنة، ١/٢٢٣-٢٢٤، الرقم/٥١١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٨١-٣٨٢، الرقم/٣٨٣١-٣٨٣٢، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٦٥ـ

متوجہ ہوتا ہے اور مشرک اور بغض رکھنے والے کے سوا اپنی تمام مخلوق کو بخش دیتا ہے۔

اسے امام ابنِ حبان نے 'الصحیح' میں اور طبرانی نے 'المعجم الکبیر'، 'المعجم الاوسط' اور 'مسند الشامیین' میں روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: اسے طبرانی نے 'الکبیر' اور 'الاوسط' میں روایت کیا ہے اور ان دونوں روایات کے راوی ثقہ ہیں۔

امام مزی نے 'تہذیب الکمال' میں کہا ہے: مالک بن یخامر السکسکی کو ابن حبان نے 'کتاب الثقات' میں ذکر کیا ہے، جن سے مکحول الشامی نے روایت لی ہے اور حافظ ابن حجر العسقلانی نے 'تقریب التہذیب' میں ابوعبداللہ مکحول الشامی کو ثقہ کہا ہے۔

۵۰۔ احمد بن نضر العسکری > محمد بن آدم المصیصی > المحاربی > اَحوص بن حکیم > حبیب بن صہیب > **مکحول > انہوں نے ابو ثعلبہ الخشنی** ﷺ **سے روایت کیا ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ رب العزت شعبان کی پندرہویں رات کو اپنے بندوں پر (اپنی شان کے لائق) جلوہ گر ہوتا ہے، وہ مومنوں کی مغفرت فرماتا ہے اور کافروں کو مہلت دیتا ہے۔ وہ اہلِ حسد کو ان کے حسد میں چھوڑ دیتا ہے یہاں تک کہ وہ اس (حسد) کو ترک کر دیں۔

اسے امام طبرانی، ابنِ ابی عاصم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے کہا ہے: مکحول اور ابو ثعلبہ الخشنی کے مابین اس کی سند مرسل جید ہے۔

ناصر الدین البانی نے کہا ہے: یہ حدیث صحیح ہے اور احوص بن حکیم - جو کہ ضعیف الحفظ ہے - کے علاوہ اس کے تمام رجال ثقہ ہیں جیسا کہ 'تقریب التہذیب' میں ہے۔

وَبِشَوَاهِدِهِ الْمُتَقَدِّمَةِ وَغَيْرِهَا(١).

قَالَ الْمِزِّيُّ: وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ: يُعْتَبَرُ بِهِ إِذَا حَدَّثَ عَنْهُ ثِقَةٌ. وَقَالَ أَبُوْ أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ: لَهُ رِوَايَاتٌ وَهُوَ مِمَّنْ يُكْتَبُ حَدِيْثُهُ وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ جَمَاعَةٌ مِنَ الثِّقَاتِ وَلَيْسَ فِيْمَا يَرْوِيْهِ شَيْءٌ مُنْكَرٌ إِلَّا أَنَّهُ يَأْتِيْ بِأَسَانِيْدَ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا(٢).

٥١. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا نَهَارَهَا، فَإِنَّ اللهَ يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُوْلُ: أَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟ أَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَأَرْزُقَهُ؟ أَلَا مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهُ؟ أَلَا كَذَا؟ أَلَا كَذَا؟ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

---

(١) السنة لابن أبي عاصم ومعها ظلال الجنة للألباني، ١/٢٢٤-.

(٢) المزي في تهذيب الكمال، ٢/٢٩٣-٢٩٤-.

٥١: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فى ليلة النصف من شعبان، ١/٤٤٤، الرقم/١٣٨٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٧٩، الرقم/٣٨٢٢، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٢٥٩، الرقم/١٠٠٧، وعبد الغني المقدسي في الترغيب في الدعاء/٧٢، الرقم/٣٣-.

مگر اس طرح کی احادیث سے اِستشہاد کیا جائے گا کیونکہ انہیں اپنے شواہد و توابع سے تقویت مل جاتی ہے۔

امام مزی بیان کرتے ہیں: دارقطنی نے احوص بن حکیم کے بارے میں کہا ہے کہ اِس پر اُس صورت میں اعتبار کیا جائے گا جب کوئی ثقہ راوی اس سے روایت کرے۔ ابو احمد بن عدی نے کہا ہے: ان سے بہت سی احادیث مروی ہیں، یہ اُن راویوں میں سے ہے جن کی احادیث لکھی جاتی ہیں اور ثقہ رُواۃ کی ایک جماعت نے ان سے احادیث لی ہیں۔ اس میں کوئی اَمر مانع نہیں ہے جس کا وہ ردّ کرتے اِلّا یہ کہ وہ ایسی اسانید بیان کرے جن کی اِتباع نہیں کی جاسکتی۔

۵۱۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جب شعبان کی پندرہویں رات ہو تو تم اس رات میں قیام کیا کرو اور اس کے دن کا روزہ رکھا کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس رات کو اپنی شان کے مطابق غروبِ آفتاب کے وقت سے ہی آسمانِ دنیا پر نزولِ اِجلال فرماتا ہے اور طلوعِ فجر تک فرماتا رہتا ہے: کیا کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا نہیں ہے کہ میں اسے بخش دوں؟ کیا کوئی رزق طلب کرنے والا نہیں ہے کہ میں اسے رزق دوں؟ کیا کوئی بیماری میں مبتلا نہیں ہے کہ میں اسے شفا دوں؟ کیا کوئی ایسا نہیں ہے؟ کیا کوئی ویسا نہیں ہے؟

اسے امام ابنِ ماجہ، بیہقی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٥٢. **عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ نَادى مُنَادٍ: هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ، هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيَهُ، فَلا يَسْأَلُ أَحَدٌ شَيْئًا إِلَّا أُعْطِيَ، إِلَّا زَانِيَةٌ بِفَرْجِهَا أَوْ مُشْرِكٌ.**

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ ضَعِيْفٍ.

٥٣. **عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي فَأَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَدْ قُبِضَ، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ قُمْتُ حَتّٰى حَرَّكْتُ إِبْهَامَهُ فَتَحَرَّكَ، فَرَجَعْتُ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ، وَفَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ، قَالَ: يَا عَائِشَةُ أَوْ يَا حُمَيْرَاءُ، ظَنَنْتِ أَنَّ النَّبِيَّ خَاسَ بِكِ؟ قُلْتُ: لَا، وَاللهِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَلٰكِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ قُبِضْتَ لِطُوْلِ سُجُوْدِكَ. فَقَالَ: أَتَدْرِيْنَ أَيُّ لَيْلَةٍ هٰذِهِ؟ قُلْتُ: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: هٰذِهِ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، إِنَّ اللهَ ﷻ يَطْلُعُ عَلٰى عِبَادِهِ فِي لَيْلَةِ**

٥٢: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٨٣، الرقم/٣٨٣٦، وأيضًا في فضائل الأوقات/١٢٦، الرقم/٢٥، وذكره الهندي في كنز العمال، ١٢/١٤٠، الرقم/٣٥١٧٨.

٥٣: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٨٢-٣٨٣، الرقم/٣٨٣٥، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٧٣-٧٤، الرقم/١٥٤٩، وأيضًا في ٣/٣٠٨-٣٠٩، الرقم/٤١٩٦، والهندي طرفا منه في كنز العمال، ٣/١٨٦، الرقم/٧٤٥٠، وابن حجر الهيتمي في الزواجر، ٢/٦١٢.

۵۲۔ **حضرت عثمان بن ابی العاص** ؓ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب ماہِ شعبان کی پندرہویں رات آتی ہے تو ایک ندا دینے والا ندا دیتا ہے: ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا کہ میں اُسے معاف کر دوں؟ ہے کوئی سوالی کہ میں اُسے عطا کروں؟ اُس دن جو شخص جس چیز کا سوال کرتا ہے اُسے وہ عطا کر دی جاتی ہے، سوائے زانیہ اور مشرک کے۔

اِسے امام بیہقی نے ضعیف سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۵۳۔ **حضرت العلاء بن الحارث بیان کرتے ہیں** کہ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: ایک رات رسول اللہ ﷺ نے قیام اللیل فرمایا اور سجدہ اس قدر طویل فرما دیا کہ مجھے گمان ہوا شاید آپ ﷺ کی روحِ اقدس قبض کر لی گئی ہے۔ جب میں نے یہ صورت حال دیکھی تو میں نے کھڑے ہو کر آپ ﷺ کے انگوٹھا مبارک کو ہلایا، اُس میں حرکت پیدا ہوئی، (یہ دیکھ کر) میں واپس آ گئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر اپنا سر انور سجدہ سے اُٹھایا اور دریافت فرمایا: اے عائشہ، یا فرمایا: اے حمیراء! کیا تم یہ گمان کرتی ہو کہ اللہ کے نبی نے تمہارے ساتھ خیانت کی؟ میں نے عرض کیا: نہیں، اللہ کی قسم، اے اللہ کے رسول! (میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتی)۔ لیکن میں نے آپ کا طویل سجدہ دیکھ کر یہ گمان کیا کہ شاید آپ کی روح مبارک قبض کر لی گئی ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم جانتی ہو کہ یہ کون سی رات ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ پھر فرمایا: یہ شعبان کی پندرہویں رات

النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِلْمُسْتَغْفِرِيْنَ، وَيَرْحَمُ الْمُسْتَرْحِمِيْنَ، وَيُؤَخِّرُ أَهْلَ الْحِقْدِ كَمَا هُمْ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ: هٰذَا مُرْسَلٌ جَيِّدٌ وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ أَخَذَهُ مِنْ مَكْحُوْلٍ.

٥٤. عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَغْفِرُ اللهُ ﷻ لِأَهْلِ الْأَرْضِ إِلَّا الْمُشْرِكَ وَالْمُشَاحِنَ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ: هٰذَا مُرْسَلٌ جَيِّدٌ (لِأَنَّ كَثِيْرَ بْنَ مُرَّةٍ تَابِعِيٌّ).

٥٥. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: خَمْسُ لَيَالٍ لَا يُرَدُّ فِيْهِنَ الدُّعَاءُ: لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ وَأَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلَيْلَتَا الْعِيْدِ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

٥٦. وَفِي رِوَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: يُعْجِبُنِي أَنْ يُفْرِغَ الرَّجُلُ نَفْسَهُ فِي أَرْبَعِ لَيَالٍ: لَيْلَةِ الْفِطْرِ وَلَيْلَةِ الْأَضْحٰى وَلَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ.

ذَكَرَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ.

٥٤: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٨١، الرقم/٣٨٣١ـ

٥٥: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٤/٣١٧، الرقم/٧٩٢٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٤٢، الرقم/٣٧١٣ـ

٥٦: ابن الجوزي في التبصرة، ٢/٢٠ـ

ہے۔ اللہ رب العزت شعبان کی پندرہویں رات اپنے بندوں پر (اپنی شان کے لائق) جلوہ گر ہوتا ہے، وہ مغفرت طلب کرنے والوں کی مغفرت فرماتا ہے اور رحم طلب کرنے والوں پر رحم فرماتا ہے۔ لیکن وہ حسد کرنے والوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے: یہ حدیث مرسل جید ہے، ہوسکتا ہے کہ العلاء بن الحارث نے یہ حدیث مکحول سے لی ہو۔

۵۴۔ **حضرت کثیر بن مرہ الحضرمی**، حضور نبی اکرم ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ رب العزت شعبان کی پندرہویں رات مشرک اور بغض رکھنے والے کے سوا تمام اہل زمین کو بخش دیتا ہے۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے: یہ حدیث مرسل جید ہے (کیونکہ کثیر بن مرہ تابعی ہیں)۔

۵۵۔ **حضرت عبد اللہ بنِ عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے**، انہوں نے فرمایا: پانچ راتوں میں دعا رَد نہیں ہوتی: جمعہ کی رات، ماہِ رجب کی پہلی رات، شعبان کی پندرہویں رات اور عیدین (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی راتیں۔

اِسے امام عبد الرزاق اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ بیہقی کے ہیں۔

۵۶۔ **حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے**، انہوں نے فرمایا: مجھے وہ شخص بہت پسند ہے جو اپنے آپ کو اِن چار راتوں میں عبادت کے لیے فارغ کر لیتا ہے: عید الفطر کی رات، عید الاضحیٰ کی رات، شعبان کی پندرہویں رات اور رجب کی پہلی رات۔

اسے علامہ ابن الجوزی نے بیان کیا ہے۔

٥٧. **وَفِي رِوَايَةِ أَنَسٍ ﷺ: أَرْبَعٌ لَيَالِيهِنَّ كَأَيَّامِهِنَّ وَأَيَّامُهُنَّ كَلَيَالِيهِنَّ، يُبِرُّ اللهُ فِيهِنَّ الْقَسَمَ، وَيُعْتِقُ فِيهِنَّ النَّسَمَ، وَيُعْطِي فِيهِنَّ الْجَزِيْلَ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَصَبَاحُهَا، وَلَيْلَةُ عَرَفَةَ وَصَبَاحُهَا، وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَصَبَاحُهَا، وَلَيْلَةُ الْجُمُعَةِ وَصَبَاحُهَا.**

ذَكَرَهُ الْهِنْدِيُّ.

(١) فِيمَا يُقَالُ مِنَ الدُّعَاءِ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ؟

٥٨. **عَنْ عَائِشَةَ ﷺ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَتْ: قَالَ ﷺ: بَلْ أَتَانِي جِبْرِيْلُ عليه السلام، فَقَالَ: هٰذِهِ اللَّيْلَةُ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلِلّٰهِ فِيْهَا عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ بِعَدَدِ شُعُوْرِ غَنَمِ كَلْبٍ، لَا يَنْظُرُ اللهُ فِيْهَا إِلٰى مُشْرِكٍ، وَلَا إِلٰى مُشَاحِنٍ، وَلَا إِلٰى قَاطِعِ رَحِمٍ، وَلَا إِلٰى مُسْبِلٍ، وَلَا إِلٰى عَاقٍّ لِوَالِدَيْهِ، وَلَا إِلٰى مُدْمِنِ خَمْرٍ. (ثُمَّ) قَالَتْ: ..... فَقَالَ لِي: يَا عَائِشَةُ، تَأْذَنِيْنَ لِي فِي قِيَامِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، بِأَبِي وَأُمِّي. فَقَامَ فَسَجَدَ لَيْلًا طَوِيْلًا حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ قُبِضَ، فَقُمْتُ أَلْتَمِسُهُ، وَوَضَعْتُ يَدِي عَلٰى بَاطِنِ قَدَمَيْهِ فَتَحَرَّكَ، فَفَرِحْتُ، وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ فِي سُجُوْدِهِ: أَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ، وَأَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ،**

٥٧: ذكره الهندي في كنز العمال، ١٢/١٤٤، الرقم/٣٥٢١٤.

٥٨: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٨٤-٣٨٥، الرقم/٣٨٣٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٣٠٧-٣٠٨، الرقم/٤١٩١.

۵۷۔ **حضرت اَنس ﷺ فرماتے ہیں:** چار دن ایسے ہیں کہ ان کی راتیں (فضیلت میں) ان کے دنوں کی طرح ہیں اور ان کے دن (فضیلت میں) ان کی راتوں کی طرح ہیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ (اپنے بندوں کی) قسمیں پوری کردیتا ہے اور بے پناہ لوگوں کو (جہنم سے) آزادی کا پروانہ عطا فرمانے کے ساتھ ساتھ عبادات پر بہت زیادہ اجر و ثواب بھی عطا فرماتا ہے۔ (وہ راتیں اور دن یہ ہیں): شبِ قدر اور اس کا دن، شب عرفہ اور اس کا دن، شبِ برأت اور اس کا دن اور جمعہ کی رات اور جمعہ کا دن۔

اِسے علامہ ہندی نے بیان کیا ہے۔

﴿شعبان کی پندرہویں رات کیا دعا کی جائے؟﴾

۵۸۔ **حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ ایک طویل روایت میں بیان فرماتی ہیں** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جبریل امین میرے پاس آئے اور کہا: یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے اور اس رات میں اللہ تعالیٰ قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر لوگوں کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ اس رات مشرک، کینہ پرور، قطع رحمی کرنے والے، تکبر سے کپڑا لٹکانے والے، والدین سے قطع تعلقی کرنے والے اور عادی شراب نوش کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا۔ (پھر) سیدہ عائشہ صدیقہ ﷺ بیان فرماتی ہیں: ..... حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے عائشہ! کیا تم مجھے اجازت دیتی ہو کہ میں اس رات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قیام کروں؟ میں نے عرض کیا: جی بالکل، (یا رسول اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے قیام فرمایا، بعد ازاں رات کا ایک حصہ آپ ﷺ مسلسل سجدے میں رہے، یہاں تک کہ مجھے یوں گمان ہوا کہ شاید آپ ﷺ کا وصال اقدس ہو گیا ہے۔ میں اُٹھی تاکہ آپ ﷺ کو چھو کر دیکھوں، میں نے آپ ﷺ کے قدمین مبارک کے تلوؤں پر اپنا ہاتھ رکھا تو آپ ﷺ نے حرکت فرمائی، یہ دیکھ کر میں خوش ہوگئی۔ میں نے سنا کہ آپ ﷺ سجدہ میں یوں دعا فرما رہے ہیں: ﴿أَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ، وَأَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ، جَلَّ وَجْهُکَ، لَا

وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، جَلَّ وَجْهُكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ.

فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرْتُهُنَّ لَهُ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، تَعَلَّمْتِهُنَّ؟، فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: تَعَلَّمِيهِنَّ وَعَلِّمِيهِنَّ، فَإِنَّ جِبْرِيْلَ ﷺ عَلَّمَنِيهِنَّ وَأَمَرَنِي أَنْ أُرَدِّدَهُنَّ فِي السُّجُودِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ: هٰذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ.

٥٩. وَعَنْهَا ﵂ قَالَتْ: كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ لَيْلَتِي، ..... وَفِيْهِ: وَهُوَ يَقُوْلُ فِي سُجُوْدِهِ: سَجَدَ لَكَ خَيَالِي وَسَوَادِي، وَآمَنَ بِكَ فُؤَادِي، فَهٰذِهِ يَدِي وَمَا جَنَيْتُ بِهَا عَلٰى نَفْسِي، يَا عَظِيْمُ، يُرْجٰى لِكُلِّ عَظِيْمٍ، يَا عَظِيْمُ اغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ. ثُمَّ رَفَعَ

٥٩: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٨٥، الرقم/٣٨٣٨، وذكر المحدثون طرفا من هذا الحديث ومنهم: مسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب ما يقال في الركوع والسجود، ١/٣٥٢، الرقم/٤٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٥٨، الرقم/٢٤٣٥٧، وأبوداود في السنن، كتاب الصلاة، باب في الدعاء في الركوع والسجود، ١/٢٣٢، الرقم/٨٧٩، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: ٧٦، ٥/٥٢٤، الرقم/٣٤٩٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب ما تعوذ منه رسول الله ﷺ، ٢/١٢٦٢، الرقم/٣٨٤١ـ

أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ.﴾ ’(اے اللہ!) میں تیری پکڑ سے تیری مغفرت کی پناہ طلب کرتا ہوں، تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ چاہتا ہوں، میں (ہر قسم کے شر سے) تیری پناہ طلب کرتا ہوں، تیرا چہرہ جلالت والا ہے، میں تیری اُس طرح حمد و ثنا بیان نہیں کر سکتا جس طرح تُو نے خود اپنی حمد و ثنا بیان کی ہے۔‘

جب صبح ہوئی تو میں نے یہ دعا آپ ﷺ کے سامنے ذکر کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تم نے یہ دعا یاد کر لی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے (اچھی طرح) یاد کر لو اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دو کہ جبریل امین نے مجھے یہ کلمات سکھائے ہیں اور مجھے یہ حکم پہنچایا ہے کہ میں انہیں اپنے سجدوں میں بار بار پڑھوں۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اسناد ضعیف ہے۔

۵۹۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ ہی بیان فرماتی ہیں کہ شعبان کی پندرہویں رات میری رات تھی۔..... اِس روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سجدہ میں یوں دعا فرما رہے تھے: ﴿سَجَدَ لَکَ خَيَالِي وَسَوَادِي، وَآمَنَ بِکَ فُؤَادِي، فَهٰذِهٖ يَدِي وَمَا جَنَيْتُ بِهَا عَلٰى نَفْسِي، يَا عَظِيْمُ، يُرْجٰى لِكُلِّ عَظِيْمٍ، يَا عَظِيْمُ اغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ.﴾ ’میرا گمان و خیال بھی تیری بارگاہ میں سجدہ ریز ہے۔ میرا دل تجھ پر

رَأْسَهُ، ثُمَّ عَادَ سَاجِدًا، فَقَالَ: أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ، أَقُوْلُ كَمَا قَالَ أَخِي دَاوُدُ، أُعَفِّرُ وَجْهِي فِي التُّرَابِ لِسَيِّدِي، وَحَقٌّ لَهُ أَنْ يُسْجَدَ. ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ، ارْزُقْنِي قَلْبًا تَقِيًّا مِنَ الشَّرِّ نَقِيًّا لَا جَافِيًا وَلَا شَقِيًّا.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ. إِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ.

(٢) هَلْ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ تُنسَخُ الآجَالُ؟

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِىْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ○ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ○﴾ (الدخان، ٤٤/٣-٤)

کامل یقین رکھتا ہے۔ یہ میرا ہاتھ ہے کہ اس سے میں نے اپنے اوپر کوئی زیادتی نہیں کی۔ اے عظمت والے! بے شک ہر عظیم سے ہی اُمید لگائی جاتی ہے۔ اے عظمت والے (رب)! بڑے گناہ معاف فرما دے۔ میرا چہرہ اُس کے سامنے سجدہ ریز ہے جس نے اسے تخلیق کیا، اور اس میں اُس کی سماعت اور بصارت رکھی۔' پھر آپ ﷺ نے سجدہ سے سر اُٹھایا، لیکن دوبارہ سجدہ ریز ہو گئے اور یوں عرض گزار ہوئے: ﴿أَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ، وَأَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْکَ أَنْتَ کَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِکَ، أَقُوْلُ کَمَا قَالَ أَخِي دَاوُدُ، أُعَفِّرُ وَجْهِي فِي التُّرَابِ لِسَيِّدِي، وَحَقٌّ لَهُ أَنْ يُسْجَدَ.﴾ '(اے اللہ!) میں تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری پکڑ سے تیری مغفرت کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ میں (ہر قسم کے شر سے) تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ تیرا چہرہ جلالت والا ہے، میں تیری اُس طرح حمد و ثنا بیان نہیں کر سکتا جس طرح تُو نے خود اپنی حمد و ثنا بیان کی ہے۔ میں اُسی طرح تیری بارگاہ میں عرض گزار ہوں جیسے میرے بھائی داؤد علیہ السلام ہوئے تھے۔ میں اپنے آقا کے لیے اپنے چہرے کو خاک آلود کرتا ہوں، وہی اس کا حق دار ہے کہ اُسے سجدہ کیا جائے۔' اس کے بعد آپ ﷺ نے سجدہ سے سر انور اُٹھایا اور پھر یوں دعا کی: ﴿اَللّٰهُمَّ، ارْزُقْنِي قَلْبًا تَقِيًّا مِنَ الشَّرِّ نَقِيًّا لَا جَافِيًا وَلَا شَقِيًّا.﴾ 'اے اللہ! مجھے متقی دل عطا فرما، جو بُرائی سے بچنے والا ہو، سخت اور شقی نہ ہو۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد ضعیف ہے۔

﴿ کیا اس رات زندگیوں کے خاتمہ کا فیصلہ ہوتا ہے؟ ﴾

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: بے شک ہم نے اسے ایک بابرکت رات میں اتارا ہے بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں○ اس (رات) میں ہر حکمت والے کام کا (جدا جدا) فیصلہ کر دیا جاتا ہے○

وَقَالَ عِكْرِمَةُ: هِيَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يُبْرِمُ فِيْهَا أَمْرَ السَّنَةِ، وَيَنْسَخُ الْأَحْيَاءَ مِنَ الْأَمْوَاتِ، وَيَكْتُبُ الْحَاجَّ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ أَحَدٌ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ أَحَدٌ(١).

وَوَرَدَتْ فِي ذٰلِكَ أَحَادِيْثُ ضَعِيْفَةٌ، بَعْضُهَا أَشَدُّ ضَعْفًا مِنْ بَعْضٍ، وَلَا بَأْسَ أَنْ نَذْكُرَهَا تَتْمِيْمًا لِلْفَائِدَةِ:

٦٠. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ عَائِشَةَ ﷺ حَدَّثَتْهُمْ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَحَبُّ الشُّهُورِ إِلَيْكَ أَنْ تَصُوْمَهُ شَعْبَانُ. قَالَ: إِنَّ اللهَ يَكْتُبُ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ مَيِّتَةٍ تِلْكَ السَّنَةَ، فَأُحِبُّ أَنْ يَأْتِيَنِي أَجَلِي وَأَنَا صَائِمٌ.**

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى، وَإِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ.

---

(١) ذكره النحاس في معاني القرآن، ٣٩٧/٦، والثعلبي في الكشف والبيان عن تفسير القرآن، ٣٤٩/٨، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٢٦/١٦، وابن الجوزي في التبصرة ٦٢/٢، والسيوطي في الدر المنثور، ٤٠١/٧، وأيضًا في شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور/٦٠ الرقم/٦ـ

٦٠: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٣١١/٨، الرقم/٤٩١١ـ

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں: اس سے مراد شعبان کی پندرہویں رات ہے۔ اس میں عمر کا تعین ہوتا ہے، زندہ لوگوں میں سے وفات پا جانے والوں کا شمار کیا جاتا ہے اور حاجیوں کے نام لکھے جاتے ہیں، ان میں نہ کسی کا اضافہ کیا جاتا ہے اور نہ کسی کو خارج کیا جاتا ہے۔

اِس موضوع پر کچھ ضعیف احادیث بھی وارد ہوئی ہیں، بعض زیادہ ضعیف ہیں، لیکن یہاں فائدہ کو مکمل کرنے کے لیے ان کے ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۶۰۔ **حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں:** حضرت عائشہ ؓ نے اُنہیں حدیث بیان کی کہ حضور نبی اکرم ﷺ پورے ماہ شعبان کے روزے رکھتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا شعبان آپ کو تمام مہینوں سے پسندیدہ ہے کہ آپ اس کے روزے رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر سال میں وفات پا جانے والی جانوں کے نام اس مہینے میں لکھ دیتا ہے، لہٰذا میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میری وفات کا وقت آئے تو میں روزے سے ہوں۔

اِسے امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد ضعیف ہیں۔

٦١. **عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﵂، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ حَتّٰى يَصِلَهُ بِرَمَضَانَ، وَلَمْ يَكُنْ يَصُوْمُ شَهْرًا تَامًّا إِلَّا شَعْبَانَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَصُوْمُهُ كُلَّهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ شَعْبَانَ لَمِنْ أَحَبِّ الشُّهُوْرِ إِلَيْكَ أَنْ تَصُوْمَهُ. فَقَالَ: نَعَمْ، يَا عَائِشَةُ، إِنَّهُ لَيْسَ نَفْسٌ تَمُوْتُ فِي سَنَةٍ إِلَّا كُتِبَ أَجَلُهَا فِي شَعْبَانَ وَأُحِبُّ أَنْ يُكْتَبَ أَجَلِي وَأَنَا فِي عِبَادَةِ رَبِّي وَعَمَلٍ صَالِحٍ.**

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ.

٦٢. **وَعَنْهَا ﵂، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: هَلْ تَدْرِيْنَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ؟ قَالَتْ: مَا فِيْهَا، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَقَالَ: فِيْهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ، وَفِيْهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ، وَفِيْهَا تُرْفَعُ أَعْمَالُهُمْ، وَفِيْهَا تُنْزَلُ أَرْزَاقُهُمْ.**

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

٦١: أخرجه الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٤/٤٣٦، الرقم/٢٣٣٩، وابن الجوزي في التبصرة، ٢/٥٠، وذكره السيوطي في الدر المنثور، ٧/٤٠٢، وذكره النسائي مختصرا في السنن، كتاب الصيام، باب ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر عائشة ﵂ فيه، ٤/١٥١، الرقم/٢١٧٩-

٦٢: أخرجه البيهقي في فضائل الأوقات/١٢٨، الرقم/٢٦-

۶۱۔ **اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ ﷺ بیان کرتی ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ پورا شعبان روزے رکھا کرتے حتیٰ کہ اُسے رمضان کے ساتھ ملا دیتے۔ شعبان کے علاوہ آپ ﷺ کسی مہینے کے مکمل روزے نہ رکھتے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بے شک شعبان آپ کو تمام مہینوں میں زیادہ پسندیدہ ہے کہ آپ اس ماہ کے مکمل روزے رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اے عائشہ! پورے سال میں کوئی شخص فوت نہیں ہوتا مگر یہ کہ اُس کی موت کا تعین شعبان میں کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا میں پسند کرتا ہوں کہ جس وقت میری موت کا پروانہ لکھا جائے اس وقت میں اپنے رب کی عبادت اور نیک عمل میں مصروف ہوں۔

اِسے امام خطیب بغدادی اور ابن الجوزی نے بیان کیا ہے۔

۶۲۔ **حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ ہی بیان فرماتی ہیں** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتی ہو کہ اس رات میں کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس رات میں کیا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اِس رات میں آئندہ سال میں اولاد آدم میں پیدا ہونے والے ہر بچے کا نام لکھ دیا جاتا ہے، اِسی رات میں آئندہ سال اولادِ آدم میں سے وفات پا جانے والے ہر فرد کا نام بھی لکھ دیا جاتا ہے اور اسی رات اُن کے اعمال اُٹھائے جاتے ہیں اور اُن کا رزق (زمین میں) اُتارا جاتا ہے۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٦٣. **عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَخْنَسِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: تُقْطَعُ الْآجَالُ مِنْ شَعْبَانَ إِلٰى شَعْبَانَ حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْكِحُ فِيْهِ وَيُوْلَدُ لَهُ وَلَقَدْ خَرَجَ اسْمُهُ فِي الْمَوْتٰى.**

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَالطَّبَرِيُّ وَالْبَغَوِيُّ.

٦٤. **عَنْ عَائِشَةَ ﵂ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: يَفْتَحُ اللهُ الْخَيْرَ فِي أَرْبَعِ لَيَالٍ: لَيْلَةِ الْأَضْحٰى، وَالْفِطْرِ، وَلَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يُنْسَخُ فِيْهَا الْآجَالُ وَالْأَرْزَاقُ وَيُكْتَبُ فِيْهَا الْحَاجُّ، وَفِي لَيْلَةِ عَرَفَةَ إِلَى الْأَذَانِ.**

ذَكَرَهُ السُّيُوْطِيُّ وَقَالَ: أَخْرَجَهُ الْخَطِيْبُ فِي رُوَاةِ مَالِكٍ.

٦٥. **وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي أَيْضًا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، أَنَّ**

٦٣: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٧٣/٢، الرقم/٢٤١٠، والطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ١٠٩/٢٥، والبغوي في معالم التنزيل، ١٤٩/٤، وذكره السيوطي في شرح الصدور، باب قطع الآجال كل سنة/٦٠، الرقم/١ـ

٦٤: ذكره السيوطي في الدر المنثور، ٤٠٢/٧، وأيده الهندي في كنز العمال، ١٤٤/١٢، الرقم/٣٥٢١٥ـ

٦٥: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣٨٦/٣، الرقم/٣٨٤٠، وذكره السيوطي في الدر المنثور، ٤٠٢/٧، والهندي في كنز العمال، ٣٣٦/١٥، الرقم/٤٣١٦٢ـ

۶۳۔ **حضرت عثمان بن الاخنس بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شعبان سے شعبان تک عرصہ ہائے حیات کے اختتام کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے، حتیٰ کہ ایک شخص شادی کرتا ہے اور اُس کی اولاد پیدا ہوتی ہے لیکن اُس کا نام فوت ہونے والوں میں لکھا جا چکا ہوتا ہے۔

اِسے امام دیلمی، طبری اور بغوی نے روایت کیا ہے۔

۶۴۔ **حضرت عائشہ صدیقہ** رضی اللہ عنہا **بیان کرتی ہیں** کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ چار راتوں میں خیر و برکت کے دروازے کھول دیتا ہے: عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی رات، پندرہ شعبان کی رات کہ اس میں زندگیاں اور رزق لکھ دیے جاتے ہیں، اسی رات میں حج کی سعادت پانے والے ہر خوش بخت کے نام کا اندراج کیا جاتا ہے اور چوتھی رات یوم عرفہ کی رات ہے، اذانِ فجر تک۔

اِسے امام سیوطی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے: اسے خطیب بغدادی نے 'رواۃ مالک' میں بیان کیا ہے۔

۶۵۔ **زہری بیان کرتے ہیں** کہ مجھے عثمان بن محمد بن مغیرہ نے حدیث بیان کی ہے کہ

رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ يَوْمٍ طَلَعَتْ شَمْسُهُ فِيْهِ إِلَّا يَقُوْلُ: مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَعْمَلَ فِي خَيْرٍ فَلْيَعْمَلْهُ، فَإِنِّي غَيْرُ مُكَرَّرٍ عَلَيْكُمْ أَبَدًا، وَمَا مِنْ يَوْمٍ إِلَّا يُنَادِي مُنَادِيَانِ مِنَ السَّمَاءِ يَقُوْلُ أَحَدُهُمَا: يَا طَالِبَ الْخَيْرِ، أَبْشِرْ. وَيَقُوْلُ الْآخَرُ: يَا طَالِبَ الشَّرِّ، أَقْصِرْ. وَيَقُوْلُ أَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ، أَعْطِ مُنْفِقًا مَالًا خَلَفًا. وَيَقُوْلُ الآخَرُ: اللّٰهُمَّ، أَعْطِ مُمْسِكًا مَالًا تَلَفًا.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ: هٰذَا مُنْقَطِعٌ، وَرُوِّيْنَا بَعْضَهُ مَوْصُوْلًا.

٦٦. عَنْ عَائِشَةَ ﵂ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ، لِأَنَّهُ يُنْسَخُ فِيْهِ أَرْوَاحُ الْأَحْيَاءِ فِي الْأَمْوَاتِ، حَتّٰى أَنَّ الرَّجُلَ يَتَزَوَّجُ وَقَدْ رُفِعَ اسْمُهُ فِيْمَنْ يَمُوْتُ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَحُجُّ وَقَدْ رُفِعَ اسْمُهُ فِيْمَنْ يَمُوْتُ.

ذَكَرَهُ السُّيُوْطِيُّ وَقَالَ: أَخْرَجَهُ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

٦٧. عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يُوْحِي اللهُ إِلٰى مَلَكِ الْمَوْتِ بِقَبْضِ كُلِّ نَفْسٍ يُرِيْدُ قَبْضَهَا فِي تِلْكَ السَّنَةِ.

ذَكَرَهُ السُّيُوْطِيُّ وَقَالَ: أَخْرَجَهُ الدَّيْنَوَرِيُّ فِي الْمُجَالَسَةِ.

٦٦: السيوطي في الدر المنثور، ٧/٤٠١ـ

٦٧: السيوطي في الدر المنثور، ٧/٤٠١، وأيضا في شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور/٦٠، الرقم/٧، والهندي في كنز العمال، ١٢/١٤٠، الرقم/٣٥١٧٦ـ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: کوئی دن ایسا نہیں جس میں طلوع ہونے والا سورج یہ نہ کہتا ہو: جو کوئی نیک عمل کی استطاعت رکھتا ہے، وہ نیک عمل ضرور کرے، میں تم پر ہمیشہ بار بار طلوع نہیں ہوں گا۔ کوئی دن ایسا نہیں کہ جس میں آسمان سے دو ندا دینے والے ندا نہ دیتے ہوں، ایک کہتا ہے: اے بھلائی چاہنے والے! تجھے خوشخبری ہو۔ دوسرا کہتا ہے: اے بُرائی چاہنے والے! (بُرے اعمال) کم کر دے۔ ایک کہتا ہے: اے اللہ! مال خرچ کرنے والے کو اُس کا نائب عطا فرما۔ دوسرا کہتا ہے: مال روک کر رکھنے والے کے مال کو ضائع کر دے۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث منقطع ہے، اس کا بعض حصہ ہمیں موصولا روایت کیا گیا ہے۔

۶۶۔ **حضرت عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں**: رسول اللہ ﷺ شعبان سے بڑھ کر کسی اور مہینے میں اِس قدر (نفلی) روزے نہیں رکھتے تھے، کیونکہ اس مہینے میں زندوں کی اَرواح کو مُردوں کی اَرواح میں لکھ دیا جاتا ہے، حتیٰ کہ ایک شخص شادی کرتا ہے لیکن اُس کا نام وفات پانے والوں کی فہرست میں سب سے اوپر لکھا ہوتا ہے۔ ایک شخص حج کرتا ہے اور اس کا نام بھی وفات پانے والوں میں سب سے اوپر لکھا ہوتا ہے۔

اِسے امام سیوطی نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ اسے ابن مردویہ اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۶۷۔ **حضرت راشد بن سعد سے مروی ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پندرہویں شعبان کی رات اللہ تعالیٰ ہر اُس جان کا نام ملک الموت کو وحی کر دیتا ہے جس جان کی اُس سال روح قبض کرنے کا اللہ تعالیٰ ارادہ فرما لیتا ہے۔

اِسے امام سیوطی نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ اسے دینوری نے **المجالسة** میں روایت کیا ہے۔

٦٨. عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ، وَذٰلِكَ أَنَّهُ يُنْسَخُ فِيْهِ آجَالُ مَنْ يُنْسَخُ فِي السَّنَةِ.

ذَكَرَهُ السُّيُوْطِيُّ وَقَالَ: أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ.

فَهٰذِهِ الْأَحَادِيْثُ هِيَ مُسْتَنَدُ مَنْ قَالَ: إِنَّ لَيْلَةَ النِّصْفِ تُنْسَخُ فِيْهَا الآجَالُ وَالْأَرْزَاقُ وَغَيْرُهَا كَمَا سَبَقَ عَنْ عِكْرِمَةَ.

وَوَرَدَ مِثْلُ ذٰلِكَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، فَقَدْ رَوَى ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا عَنْهُ قَالَ: إِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ دُفِعَ إِلٰى مَلَكِ الْمَوْتِ صَحِيْفَةً فَيُقَالُ: اقْبِضْ مَنْ فِي هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ، فَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَغْرِسُ الْغِرَاسَ، وَيَنْكِحُ الْأَزْوَاجَ، وَيَبْنِي الْبُنْيَانَ وَأَنَّ اسْمَهُ قَدْ نُسِخَ فِي الْمَوْتٰى.

لٰكِنْ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثُ ضَعِيْفَةٌ كَمَا قُلْنَا، وَالْقُرْآنُ يُفِيْدُ خِلَافَ مَا أَفَادَتْهُ، فَإِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَالَ: ﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ○ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ○﴾ [الدخان، ٤٤/٣-٤]، ثُمَّ قَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ○﴾ [القدر، ٩٧/١]-

٦٨: السيوطي في الدر المنثور، ٧/٤٠١-

۶۸۔ **حضرت عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں:** رسول اللہ ﷺ شعبان سے بڑھ کر اور کسی مہینہ میں اس قدر (نفلی) روزے نہیں رکھتے تھے، وہ اس لیے کہ اس مہینے میں اُن لوگوں کی اموات کا فیصلہ لکھ دیا جاتا ہے جنہوں نے اس سال داعیِ اَجل کو لبیک کہنا ہوتا ہے۔

اِسے امام سیوطی نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ اسے ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

مذکورہ تمام احادیث مستند ہیں جن میں یہ بیان ہوا ہے کہ شعبان کی پندرہویں رات میں اموات اور رزق وغیرہ لکھے جاتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت عکرمہ کی روایت میں اس کا ذکر گزرا ہے۔

اسی طرح کی روایت حضرت عطاء بن یسار سے بھی مروی ہے۔ ابن ابی الدنیا نے بھی اُن سے روایت کیا ہے کہ جب شعبان کی پندرہویں رات آتی ہے تو ملک الموت کو ایک کتاب دی جاتی ہے اور اُسے کہا جاتا ہے: جن کا نام اس کتاب میں ہے اُن کی روح قبض کر لو۔ بے شک کوئی بندہ درخت لگا رہا ہوتا ہے، یا وہ شادی کر رہا ہوتا ہے، یا کوئی عمارت تعمیر کر رہا ہوتا ہے حالانکہ اُس کا نام فوت شدگان میں لکھ دیا گیا ہوتا ہے۔

لیکن ان میں بعض احادیث ضعیف بھی ہیں، جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے، کیونکہ قرآن حکیم اُس کے خلاف بیان کرتا ہے جو کچھ مذکورہ روایات سے ماخوذ ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ○ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ○﴾ ’بے شک ہم نے اسے ایک با برکت رات میں اتارا ہے بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں○ اس (رات) میں ہر حکمت والے کام کا (جدا جدا) فیصلہ کر دیا جاتا ہے○‘ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ○﴾ ’بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں اتارا ہے○‘۔

فَأَفَادَتْ هٰذِهِ الآيَةُ أَنَّ اللَّيْلَةَ الْمُبَارَكَةَ فِي سُوْرَةِ الدُّخَانِ هِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ، لَا لَيْلَةُ نِصْفِ شَعْبَانَ، وَإِلٰى هٰذَا ذَهَبَ الْجُمْهُوْرُ كَمَا قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ رَجَبٍ، وَلَمْ يَلْتَفِتُوْا إِلَى الْأَحَادِيْثِ الْمَذْكُوْرَةِ لِضَعْفِهَا، وَهٰذِهِ طَرِيْقَةُ التَّرْجِيْحِ.

وَلَكَ أَنْ تَسْلُكَ طَرِيْقَةَ الْجَمْعِ بِمَا رَوَاهُ أَبُو الضُّحٰى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، أَنَّ اللهَ يَقْضِي الْأَقْضِيَةَ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، وَيُسَلِّمُهَا إِلٰى أَرْبَابِهَا فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ(١).

وَحَاصِلُ هٰذَا أَنَّ اللهَ يَقْضِي مَا يَشَاءُ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَإِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ سَلَّمَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ صَحَائِفَ بِمَا قَضَاهُ، فَيُسَلِّمُ إِلٰى مَلَكِ الْمَوْتِ صَحِيْفَةَ الْمَوْتٰى، وَإِلٰى مَلَكِ الرِّزْقِ صَحِيْفَةَ الْأَرْزَاقِ، وَهٰكَذَا كُلُّ مَلَكٍ يَتَسَلَّمُ مَا نِيْطَ بِهِ، وَفِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ۝﴾ أَشَارَ إِلٰى هٰذَا. وَاللهُ أَعْلَمُ، حَيْثُ قَالَ: ﴿يُفْرَقُ﴾ وَلَمْ يَقُلْ: 'يُقْضٰى' أَوْ 'يُكْتَبُ'. وَالْفَرْقُ: اَلتَّمِيْزُ بَيْنَ الشَّيْئَيْنِ، فَالآيَةُ تُشِيْرُ إِلٰى أَنَّ الْمَقْضِيَّاتِ تُفْرَقُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ بِتَوْزِيْعِهَا عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُوَكَّلِيْنَ بِهَا؛ أَمَّا كِتَابَتُهَا وَتَقْدِيْرُهَا فَهُوَ حَاصِلٌ فِي لَيْلَةِ نِصْفِ شَعْبَانَ كَمَا فِي الْأَحَادِيْثِ الْمَذْكُوْرَةِ، وَبِهٰذَا يُجْمَعُ شَمْلُ الْأَقْوَالِ الْمُتَضَارِبَةِ فِي هٰذَا الْبَابِ وَيُرْأَبُ صَدْعُهَا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

(١) أخرجه الثعلبي في الكشف والبيان، ١٠/٢٤٨، والبغوي في معالم التنزيل، ٤/١٤٩، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٢٠/١٣٠ـ

ان آیات کے افادات میں سے ہے کہ سورۃ الدخان میں جس لیلہ مبارکہ کا ذکر ہے وہ لیلۃ القدر ہے، نہ کہ شعبان کی پندرہویں رات۔ جمہور کا یہی قول ہے جیسا کہ علامہ ابن رجب حنبلی نے کہا ہے۔ ائمہ کرام اور علماء عظام احادیث مذکورہ کے ضعیف ہونے کی وجہ سے ان کی طرف متوجہ نہیں ہوئے، یہی ترجیح کا طریقہ ہے۔

(اے قاری!) تمہارے لیے ضروری ہے کہ تم دونوں اَقوال میں جمع و تطبیق کا طریقہ اختیار کرو، جیسا کہ ابو الضحیٰ نے حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ سے روایت کیا ہے۔ اُنہوں نے فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے فیصلے شعبان کی پندرہویں رات فرماتا ہے اور لیلۃ القدر میں اُنہیں اپنے نائبین کے سپرد کر دیتا ہے۔

اِس تمام بحث کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ لوحِ محفوظ میں جو فیصلے بھی چاہتا ہے وہ شعبان کی پندرہویں رات فرما دیتا ہے، اور جب لیلۃ القدر آتی ہے تو ان فیصلوں کے نفاذ کی ذمہ داری فرشتوں کے سپرد کر دیتا ہے۔ فوت شدگان کی فہرست ملک الموت کے سپرد کر دی جاتی ہے، رزق والے فرشتے کے سپرد رزق والا صحیفہ کر دیتا ہے، اس طرح ہر فرشتے کے سپرد وہ امر کر دیا جاتا ہے جس کا اُسے نگران بنایا گیا تھا۔ اسی بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ○﴾ ’اس (رات) میں ہر حکمت والے کام کا (جدا جدا) فیصلہ کر دیا جاتا ہے○‘۔ اس آیت میں بھی اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے لیکن اُس نے ﴿يُفْرَقُ﴾ فرمایا ہے، يُقْضٰى نہیں فرمایا، یا يُكْتَبُ نہیں فرمایا، اور فرق دو چیزوں کے درمیان تمیز کو کہتے ہیں۔ لہٰذا مذکورہ آیت اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ فیصلے لیلۃ القدر میں فرشتوں کے درمیان اُن کی ذمہ داریوں کے مطابق تقسیم کر دیے جاتے ہیں، جبکہ اُن کا لکھا جانا اور مقدر کر دیا جانا شعبان کی پندرہویں رات وقوع پذیر ہوتا ہے جیسا کہ مذکورہ احادیث میں صراحتاً بیان ہوا ہے۔ یوں اس معاملہ میں تمام متعارض اَقوال کو جمع کیا جا سکتا ہے، اُن میں تطبیق پیدا کی جا سکتی ہے اور اختلاف سے بچا جا سکتا ہے۔ **والحمد للہ رب العالمین۔**

(٣) مَنْ لَا يُغْفَرُ لَهُمْ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةَ

إِذَا تَأَمَّلْتَ الْأَحَادِيْثَ الَّتِي أَوْرَدْنَاهَا وَجَدْتَهَا تُخْبِرُ بِعُمُوْمِ مَغْفِرَةِ اللهِ لِعِبَادِهِ فِي لَيْلَةِ نِصْفِ شَعْبَانَ إِلَّا أَشْخَاصًا مَعْدُوْدِيْنَ لَا تَشْمَلُهُمْ مَغْفِرَةُ اللهِ، وَلَا تَنَالُهُمْ رَحْمَتُهُ وَالْعِيَاذُ بِاللهِ، لِاتِّصَافِهِمْ بِصِفَاتٍ قَبِيْحَةٍ وَتَلَبُّسِهِمْ بِخِلَالٍ شَنِيْعَةٍ، إِلَّا مَنْ تَابَ مِنْهُمْ وَصَلَحَ. فَإِنَّ اللهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ وَيُبَدِّلُ سَيِّئَاتِهِ حَسَنَاتٍ، كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۗ وَكَانَ اللهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۝﴾ [الفرقان، ٢٥/٧٠]. وَإِلَيْكَ أَسْمَاءُ الْأَشْخَاصِ الْمَحْرُوْمِيْنَ مِنَ الْمَغْفِرَةِ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ لِتَجْتَنِبَ مَا حُرِمُوْا بِسَبَبِهِ:

(ا) اَلْمُشْرِكُ

فَجَدِيْرٌ بِهِ أَنْ يُحْرَمَ وَيُمْنَعَ؛ لِأَنَّهُ ارْتَكَبَ أَقْبَحَ الذُّنُوْبِ، وَتَلَبَّسَ بِأَعْظَمِ الظُّلْمِ، قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾ [لقمان، ٣١/١٣]، وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ اللهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ [النساء، ٤/٤٨].

﴿وہ لوگ جنہیں اِس رات بخشش نصیب نہیں ہوتی﴾

جب آپ اس باب میں مذکور احادیث کا بغور مطالعہ کریں گے تو آپ دیکھیں گے کہ اِن میں عمومی طور پر شعبان کی اس پندرہویں رات میں اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں کے لیے مغفرت کا ذکر ہے، مگر ان چند افراد کے علاوہ جنہیں اللہ تعالیٰ کی اس مغفرت میں شامل نہیں کیا گیا۔ معاذ اللہ! اُنہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی نہیں پہنچے گی اور اِس کی وجہ اُن کا صفاتِ قبیحہ اور بُرے افعال سے متصف ہونا ہے، سوائے اُن اشخاص کے جنہوں نے توبہ کر لی اور اپنے اعمال کی اصلاح کر لی۔ بے شک اللہ تعالیٰ اُن کی توبہ قبول فرمائے گا اور اُن کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنٰتٍ ط وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا○﴾ ’مگر جس نے توبہ کر لی اور ایمان لے آیا اور نیک عمل کیا تو یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ جن کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا، اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے○‘۔ ذیل میں اس رات مغفرت سے محروم رہ جانے والے اشخاص کا تذکرہ کیا جاتا ہے تاکہ آپ اُن افعال سے کنارہ کشی اختیار کریں جو ان کی محرومی کا سبب بنتے ہیں:

مشرک

مشرک اس بات کا مستحق ہے کہ اُسے محروم رکھا جائے، کیونکہ اُس نے قبیح گناہ اور سب سے بڑے ظلم کا ارتکاب کیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ﴾ ’بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے○‘۔ اور اللہ تعالیٰ یہ بھی نے فرمایا ہے: ﴿اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ﴾ ’بے شک اللہ اِس بات کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس سے کم تر (جو گناہ بھی ہو) جس کے لیے چاہتا ہے بخش دیتا ہے‘۔

وَمَثَلُ الْمُشْرِكِ فِي الْحِرْمَانِ مِنَ الْمَغْفِرَةِ؛ اَلْكَافِرُ وَهُوَ الَّذِي لَمْ يَعْتَنِقْ دِيْنَ الإِسْلَامِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ [آل عمران، ٣/٨٥].

(ب) اَلْمُشَاحِنُ

وَهُوَ الَّذِي فِي قَلْبِهٖ حِقْدٌ عَلٰى أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ لِهَوًى فِي نَفْسِهٖ، وَهٰذَا الْحِقْدُ وَالتَّشَاحُنُ يَمْنَعُ الْمَغْفِرَةَ فِي أَغْلَبِ أَوْقَاتِهَا.

٦٩. فَفِي الصَّحِيْحِ لِمُسْلِمٍ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيْهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: أَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَمَالِكٌ، وَقَالَ أَبُوْدَاوُدَ: إِذَا كَانَتِ الْهِجْرَةُ لِلّٰهِ فَلَيْسَ مِنْ هٰذَا بِشَيْءٍ. النَّبِيُّ ﷺ هَجَرَ بَعْضَ نِسَائِهٖ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، وَابْنُ عُمَرَ هَجَرَ ابْنًا لَهُ إِلٰى أَنْ مَاتَ وَإِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ غَطّٰى وَجْهَهُ عَنْ رَجُلٍ.

٦٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة الآداب، باب النهي عن الشحناء والتهاجر، ١٩٨٧/٤، الرقم/٢٥٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٨٩/٢، الرقم/٩٠٤١، وأبوداود في السنن، كتاب الأدب، باب فيمن يهجر أخاه المسلم، ٢٧٩/٤، الرقم/٤٩١٦، ومالك في الموطأ، ٩٠٨/٢، الرقم/١٦١٨ـ

مشرک کے مغفرت سے محروم ہونے کی مثال کافر کی سی ہے کہ وہ بھی دین اسلام کو قبول نہیں کرتا اور یوں محروم رہتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ ’اور جو کوئی اسلام کے سوا کسی اور دین کو چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔‘

کینہ پرور

یہ وہ شخص ہے جو اپنے مسلمان بھائی کے لیے اپنے دل میں کینہ (بغض) رکھتا ہے، ایسا اپنے نفس کی خواہش کی بنا پر کرتا ہے۔ یہ کینہ اور بغض اکثر اوقات مغفرت سے محرومی کا سبب بن جاتا ہے۔

۶۹۔ ’صحیح مسلم‘ میں حدیث مبارک ہے: **حضرت ابو ہریرہ** ﷺ **بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ہر اس بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا، سوائے اس بندے کے جو اپنے بھائی کے ساتھ کینہ رکھتا ہو۔ (فرشتوں سے) کہا جاتا ہے: ان دونوں کو مہلت دو حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں، ان دونوں کو مہلت دو حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں، ان دونوں کو مہلت دو حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں۔

اِسے امام مسلم، احمد، ابو داود اور مالک نے روایت کیا ہے۔ امام ابو داود نے فرمایا: اگر یہ چھوڑنا اللہ تعالیٰ کے لیے ہو تو اس وعید سے اس کا کوئی تعلق نہیں، کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی بعض ازواجِ مطہرات کو چالیس دن تک اپنے آپ سے جدا رکھا تھا، حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ نے اپنے بیٹے سے تاحیات قطع تعلق کیے رکھا اور حضرت عمر بن عبد العزیز نے ایک آدمی سے اپنا منہ ڈھانپ لیا تھا۔

وَقِيْلَ: بَلِ الشَّحْنَاءُ الْمَانِعَةُ مِنَ الْمَغْفِرَةِ هِيَ الْحِقْدُ عَلَى الصَّحَابَةِ وَبُغْضُهُمْ، هٰذَا أَحَدُ قَوْلَي الْأَوْزَاعِيِّ، وَالْقَوْلُ الثَّانِي لَهُ: أَنَّ الشَّحْنَاءَ هِيَ الْابْتِدَاعُ وَمُفَارَقَةُ الْجَمَاعَةِ، وَفِي مَعْنٰى هٰذَا قَوْلُ ابْنِ ثَوْبَانَ: اَلْمُشَاحِنُ هُوَ التَّارِكُ لِسُنَّةِ نَبِيِّهِ ﷺ، اَلطَّاعِنُ عَلٰى أُمَّتِهِ، اَلسَّافِكُ دِمَاءَهُمْ.

وَظَاهِرُ الْأَحَادِيْثِ بَلْ صَرِيْحُهَا يُفِيْدُ أَنَّ الشَّحْنَاءَ الْمَانِعَةَ مِنَ الْمَغْفِرَةِ هِيَ تَهَاجُرُ الْأَقْرَانِ وَتَحَاقُدُهُمْ، اَلشَّحْنَاءُ بِهٰذَا الْمَعْنٰى تَسْتَلْزِمُ غَيْرَهَا مِمَّا ذُكِرَ بِطَرِيْقِ الْأَوْلٰى؛ لِأَنَّهُ إِذَا كَانَ هَجْرُ مُطْلَقِ الْمُسْلِمِ وَالْحِقْدُ عَلَيْهِ يَمْنَعُ الْمَغْفِرَةَ فَيَكُوْنُ تَرْكُ السُّنَّةِ، وَاتِّبَاعُ الْبِدْعَةِ، وَبُغْضُ الصَّحَابَةِ أَوْلٰى بِالْمَنْعِ وَأَجْدَرُ بِالْحِرْمَانِ. وَهٰذَا وَاضِحٌ.

(ج) اَلْقَاتِلُ

وَالْقَتْلُ أَعْظَمُ الذُّنُوْبِ بَعْدَ الْكُفْرِ، وَهُوَ مِنَ السَّبْعِ الْمُوْبِقَاتِ.

٧٠. وَفِي 'سُنَنِ أَبِي دَاوُدَ': عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا أَوْ مُؤْمِنٌ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا.

٧٠: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الفتن والملاحم، باب في تعظيم قتل المؤمن، ٤/١٠٣، الرقم/٤٢٧٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٩٥، الرقم/٩٢٢٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/٢١، الرقم/١٥٦٣٩ـ

کہا گیا ہے: وہ کینہ جو مغفرت کے مانع ہے، وہ صحابہ کرام ﷺ سے بغض ہے۔ یہ امام اَوزاعی کے اقوال میں سے ایک قول ہے۔ دوسرا قول یہ ہے: کینہ بدعت اور جماعت سے الگ ہونے کا نام ہے۔ اس معنٰی میں ابن ثوبان کا یہ قول دلیل ہے: سنت نبوی کا تارک، آپ ﷺ کی اُمت پر طعن کرنے والا اور اُن کا ناحق خون بہانے والا (حقیقتاً) کینہ پرور ہے۔

لیکن احادیث کا ظاہری معنٰی بلکہ صریح الفاظ اس بات کا فائدہ دیتے ہیں کہ کینہ اور بغض جو مغفرت کے مانع ہے وہ قریبی رشتہ داروں سے قطع تعلقی اور اُن سے بغض رکھنا ہے۔ اس معنٰی کے لحاظ سے بھی دیگر معانی بھی بطریق اولیٰ اس معنٰی کو مستلزم ہیں۔ اگر مطلقاً ایک مسلمان سے قطع تعلق اور اُس سے بغض وعناد رکھنا مغفرت سے محرومی کا سبب ہے تو ترکِ سنت، بدعت کا ارتکاب اور بغض صحابہ بدرجہ اولیٰ محرومی کا سبب ہیں۔ یہ بات بالکل واضح ہے۔

قاتل

کفر کے بعد سب سے بڑا گناہ قتل ہے۔ یہ سات ناپسندیدہ ترین گناہ کبیرہ میں سے ہے۔

۷۰۔ 'سنن ابی داود' میں روایت ہے: **حضرت ابو درداء ﷺ بیان کرتے ہیں** کہ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے اُمید ہے کہ وہ ہر گناہ بخش دے گا، سوائے اُس شخص کے جو مشرک مرا یا اُس مومن کے جس نے دوسرے مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا۔

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ.

وَالْأَحَادِيْثُ فِي تَعْظِيْمِ أَمْرِ الْقَتْلِ كَثِيْرَةٌ، وَيَكْفِي قَوْلُ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا﴾ [النساء، ٤/٩٣].

(د) قَاطِعُ الرَّحِمِ

قَطْعُ الرَّحِمِ مِنَ الْكَبَائِرِ.

٧١. فَفِي 'الصَّحِيْحَيْنِ': عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٧٢. وَفِي الْمُسْنَدِ بِإِسْنَادٍ رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ

٧١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب إثم القاطع، ٥/٢٢٣١، الرقم/٥٦٣٨، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب صلة الرحم وتحريم قطيعتها، ٤/١٩٨١، الرقم/٢٥٥٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٨٣، الرقم/١٦٨٠٩، وأبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب في صلة الرحم، ٢/١٣٣، الرقم/١٦٩٦.

٧٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٨٣، الرقم/١٠٢٧٧، ـــ

اِسے امام ابو داود، طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

قتل کے معاملے میں کثیر احادیث مروی ہیں، لیکن یہاں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہی کافی ہے: ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا○﴾ 'اور جو شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کرے تو اس کی سزا دوزخ ہے کہ مدتوں اس میں رہے گا اور اس پر اللہ غضبناک ہوگا اور اس پر لعنت کرے گا اور اس نے اس کے لیے زبردست عذاب تیار کر رکھا ہے○'۔

قطع رحمی کرنے والا

قطع رحمی کبیرہ گناہ ہے۔

۷۱۔ صحیحین کی روایت ہے: **حضرت جبیر بن مطعم** ﷺ **بیان کرتے ہیں** کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷۲۔ 'مسند احمد' میں ثقہ رجال کی اسناد کے ساتھ یہ روایت ہے: **حضرت ابو ہریرہ** ﷺ **بیان**

..... والبخاري في الأدب المفرد/٣٥، الرقم/٦١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٢٢٤، الرقم/٧٩٦٥، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٣٣، الرقم/٣٨٢٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٥١۔

رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَعْمَالَ بَنِي آدَمَ تُعْرَضُ كُلَّ خَمِيْسٍ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، فَلَا يُقْبَلُ عَمَلُ قَاطِعِ رَحِمٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الأَدَبِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

وَقَدْ تَوَعَّدَ اللهُ قَاطِعَ الرَّحِمِ بِاللَّعْنَةِ وَغَيْرِهَا فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ﴾ [محمد، ٤٧/٢٢].

(١) اَلْمُسَبِّلُ وَالْمُتَكَبِّرُ

وَالْمُرَادُ بِهِ مَنْ يُسَبِّلُ ثِيَابَهُ وَيَجُرُّهَا فَخْرًا وَتَكَبُّرًا.

٧٣. فَفِي صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ: عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ، خُسِفَ بِهِ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٧٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب حديث الغار،٣/١٢٨٥، الرقم/٣٢٩٧، ومسلم في الصحيح، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم التبختر في المشي مع إعجابه بثيابه، ٣/١٦٥٣، ـــ

کرتے ہیں کہ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اولادِ آدم کے اعمال ہر جمعہ کی رات (بارگاہِ الٰہی میں) پیش کیے جاتے ہیں، لیکن قطع رحمی کرنے والے کا کوئی عمل قبول نہیں کیا جاتا۔

اِسے امام احمد نے، بخاری نے **الأدب المفرد** میں اور بیہقی نے **شعب الإیمان** میں روایت کیا ہے۔ امام منذری اور ہیثمی نے کہا ہے: اِس کے رجال ثقہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قطع رحمی کرنے والے پر لعنت اور دیگر سزائیں نازل فرمائی ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ﴾ ’پس (اے منافقو!) تم سے توقع یہی ہے کہ اگر تم (قتال سے گریز کر کے بچ نکلو اور) حکومت حاصل کر لو تو تم زمین میں فساد ہی برپا کرو گے اور اپنے (ان) قرابتی رشتوں کو توڑ ڈالو گے (جن کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے مواصلت اور مَودّت کا حکم دیا ہے)o‘۔

تکبر وغرور سے کپڑا لٹکانے والا اور متکبر

اِس سے مراد وہ شخص ہے جو تکبر اور غرور سے اپنا کپڑا لٹکائے اور اُسے زمین پر گھسیٹے۔

۷۳۔ ’صحیح بخاری‘ میں حدیث مبارک ہے: **حضرت عبد اللہ بن عمر** رضی اللہ عنہما **بیان کرتے ہیں** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص نے تکبر کی وجہ سے اپنی ازار (چادر، تہ بند) لٹکائی ہوئی تھی، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت تک زمین میں دھنستا ہی چلا جائے گا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

..... الرقم/۲۰۸۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/٦٦، الرقم/٥٣٤٠، والنسائي في السنن، كتاب الزينة، التغليظ في جر الإزار، ۸/۲۰٦، الرقم/٥٣٢٦۔

٧٤. وَفِي 'صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ' عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ أَيْضًا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ ثَوْبِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلاءَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

٧٥. وَفِي 'صَحِيْحِ مُسْلِمٍ': عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ. قَالَ رَجُلٌ: إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً. قَالَ: إِنَّ اللهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَالْمَقْصُوْدُ أَنَّ الْفَخْرَ وَالْخُيَلاءَ وَالْكِبْرَ تَمْنَعُ صَاحِبَهَا الْمَغْفِرَةَ؛ لِأَنَّهُ نَازَعَ اللهَ تَعَالٰى فِيْمَا اخْتَصَّ بِهِ، لِأَنَّ الْكِبْرِيَاءَ لِلهِ وَحْدَهُ. ﴿وَاللهُ لَا يُحِبُّ

٧٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب قول النبي ﷺ: لو كنت متخذا خليلا، ٣/١٣٤٠، الرقم/٣٤٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٦٧، الرقم/٥٣٥١، وأبو داود في السنن، كتاب اللباس، باب ما جاء في إسبال الإزار، ٤/٥٦، الرقم/٤٠٨٥ـ

٧٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب تحريم الكبر وبيانه، ١/٩٣، الرقم/٩١ (١٤٧)، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في الكبر، ٤/٣٦١، الرقم/١٩٩٩، وابن حبان في الصحيح، ١٢/٢٨٠، الرقم: ٥٤٦٦ـ

۷۴۔ 'صحیح بخاری' میں ہی **حضرت عبد اللہ بن عمر** ﷺ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو از راہِ تکبر کپڑا گھسیٹے گا، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اُس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر ﷺ کہنے لگے: میرے کپڑے کا ایک کونہ عموماً لٹک جاتا ہے، لہٰذا اب میں احتیاط کیا کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ایسا از راہِ تکبر نہیں کرتے۔

اِسے امام بخاری، احمد اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

۷۵۔ 'صحیح مسلم' میں روایت ہے: **حضرت عبد اللہ بن مسعود** ﷺ **بیان کرتے ہیں** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کے دل میں رتی برابر بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا: آدمی چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں اور اس کا جوتا عمدہ ہو (کیا یہ بھی تکبر میں شامل ہے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور حسن و جمال سے محبت کرتا ہے۔ تکبر (اپنی انانیت کی وجہ سے) حق بات کو جھٹلانا اور دوسرے کو حقیر سمجھنا ہے۔

اِسے امام مسلم، ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

حاصلِ کلام یہ ہے کہ فخر، غرور اور تکبر اپنے حامل کو مغفرت سے محروم رکھتا ہے، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص صفت میں اُس کے ساتھ جھگڑا کرنے (اور شریک ہونے) کے مترادف ہے، اور کبریائی صرف اللہ تعالیٰ کی ذاتِ واحد کے ساتھ خاص ہے۔ ﴿وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ

كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ﴾ [الحديد، ٢٣/٥٧].

(س) اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ

وَالْعُقُوْقُ هُوَ الدَّاهِيَةُ الدَّهْيَاءُ، وَأَصْلُ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَبَلَاءٍ، وَلَيْسَ مِنْ ذَنْبٍ يُعَجِّلُ اللهُ عُقُوْبَتَهُ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لِصَاحِبِهِ مِنَ الْعَذَابِ فِي الآخِرَةِ غَيْرِ الْبَغْيِ وَالْعُقُوْقِ، فَتَجِدُ الْعَاقَّ يُلَاحِقُهُ الْبُؤْسَ وَالشَّقَاءَ فِي كُلِّ مَكَانٍ، وَيُرَافِقُهُ سُوْءُ الْحَظِّ وَنَكَدُ الطَّالِعِ أَيْنَمَا كَانَ، هٰذَا بَعْضُ مَا يَلْقَاهُ فِي الدُّنْيَا وَأَمَّا فِي الْآخِرَةِ فَيَكْفِيْكَ دَلِيْلًا عَلٰى عِظَمِ جُرْمِهِ.

٧٦. **قَوْلُهُ** ﷺ: ثَلَاثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَالْعَاقُّ، وَالدَّيُّوْثُ الَّذِي يُقِرُّ فِي أَهْلِهِ الْخُبْثَ.

حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُمَا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ.

٧٧. وَفِي حَدِيْثٍ آخَرَ: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَرْبَعٌ حَقٌّ عَلَى اللهِ أَنْ لَا يُدْخِلَهُمُ الْجَنَّةَ وَلَا يُذِيْقَهُمْ نَعِيْمَهَا: مُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَآكِلُ

٧٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦٩/٢، الرقم/٥٣٧٢، وأيضًا، ١٢٨/٢، الرقم/٦١١٣، والنسائي في السنن، بألفاظ مختلفة، كتاب الزكاة، باب المنان بما أعطى، ٨٠/٥، الرقم/٢٥٦٢، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١٧٨/٣، الرقم/٣٥٦٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٤٧/٨.

٧٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤٣/٢، الرقم/٢٢٦٠، والبيهقي في ←

مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ﴾ ’اور اللہ کسی تکبّر کرنے والے، فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا‘

والدین کا نافرمان

والدین کی نافرمانی بہت بڑی آزمائش ہے، یہ ہر مصیبت اور بلا کی جڑ ہے۔ والدین کی نافرمانی اور اُن سے بغاوت کے علاوہ کوئی گناہ ایسا نہیں جس کی سزا اللہ تعالیٰ آخرت کے ساتھ دنیا میں بھی دینے میں جلدی کرے۔ لہٰذا تم دیکھتے ہو کہ والدین کا نافرمان ہر وقت بدبختی میں مبتلا رہتا ہے، بدقسمتی ہر جگہ اُس کا پیچھا کرتی ہے۔ یہ وہ سزائیں ہیں جن کا اُسے دنیا میں ہی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ رہ گئی آخرت کی سزا تو اس جرم کے بہت بڑا ہونے پر حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ ایک فرمان ہی کافی ہے۔

۷۶۔ **حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا**: اللہ تعالیٰ نے تین طرح کے لوگوں پر جنت حرام کر دی ہے: بکثرت شراب نوشی کرنے والا، والدین کا نافرمان اور دیوث جو کہ اپنے گھر والوں کو برائی کی ترغیب دیتا ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے اور اسے امام احمد، نسائی اور دیگر نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۷۷۔ ایک اور حدیث مبارک میں ہے: **حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں** کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اِن چار لوگوں کو جنت میں داخل نہیں فرمائے گا اور نہ ہی اُنہیں جنت کی نعمتیں چکھائے گا: عادی شراب نوش، سود کھانے والا، ناحق یتیم کا مال کھانے

..... شعب الإيمان، ٣٩٧/٤، الرقم/٥٥٣٠، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٣، الرقم/٢٨٤٤۔

الرِّبَا، وَآكِلُ مَالِ الْيَتِيْمِ بِغَيْرِ حَقٍّ، وَالْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

وَقُبْحُ الْعُقُوْقِ أَوْضَحُ مِنْ أَنْ يُسْتَدَلَّ عَلَيْهِ، فَلْنَقْتَصِرْ عَلٰى هٰذَا فَفِيْهِ كِفَايَةٌ.

(ص) مُدْمِنُ الْخَمْرِ

وَالْخَمْرُ – أَعَاذَكَ اللهُ – أُمُّ الْخَبَائِثِ، وَأَصْلُ الْبَلَايَا. تُذْهِبُ الْعَقْلَ وَالدِّيْنَ، وَتُسْقِطُ الْمُرُوْءَةَ، وَتَدَعُ صَاحِبَهَا عُرْضَةً لِسُخْرِيَةِ الأَطْفَالِ وَتَضَاحُكِهِمْ مِنْهُ كَمَا هُوَ مُشَاهَدٌ. وَقَدْ رَأَيْتَ فِي الْحَدِيْثِ الْمُتَقَدِّمِ قَرِيْبًا أَنَّ مُدْمِنَ الْخَمْرِ تُحْرَمُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَنَعِيْمُهَا؛ وَذٰلِكَ لِأَنَّ الْخَمْرَ تُعَادِلُ الشِّرْكَ، وَشَارِبُهَا يُحْشَرُ كَعَابِدِ وَثَنٍ.

٧٨. فَقَدْ رَوَى الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: لَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ مَشٰى أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ، وَقَالُوْا: حُرِّمَتِ الْخَمْرُ، وَجُعِلَتْ عَدْلًا لِلشِّرْكِ.

٧٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣٧/١٢، الرقم/١٢٣٩٩، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٩١/١٠، الرقم/١٩٢، والحاكم في المستدرك، ١٦٠/٤، الرقم/٧٢٢٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١٨٠/٣، الرقم/٣٥٧٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥٢/٥ـ

والا اور والدین کا نافرمان۔

اِس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

الغرض! والدین کی نافرمانی کی قباحت واضح ہے۔ لہٰذا اس پر دلائل دینے کی ضرورت نہیں۔ سو ہم اِسی پر اکتفاء کرتے ہیں۔

عادی شراب نوش

شراب اُم الخبائث (گناہوں کی جڑ) ہے۔ اللہ تعالیٰ تجھے اس سے محفوظ رکھے۔ یہ مصیبتوں کی اصل ہے۔ یہ عقل اور دین دونوں کو ضائع کرنے والی ہے۔ اس کے نشے میں مبتلا بچوں کے استہزاء اور ان کے ہنسی مزاح کا شکار ٹھہرتا ہے جیسا کہ یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے۔ قبل ازیں بیان کی گئی حدیث میں آپ نے جانا کہ عادی شراب نوش پر جنت اور اُس کی نعمتیں حرام کر دی جاتی ہیں، کیونکہ شراب نوشی شرک کے برابر ہے اور شراب نوش کا حشر بتوں کی پرستش کرنے والے کی طرح ہوگا۔

۷۸۔ امام طبرانی نے صحیح اسناد کے ساتھ **حضرت (عبد اللہ) ابن عباس** ﷺ **سے روایت کیا ہے** کہ اُنہوں نے فرمایا: جب شراب حرام کی گئی تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ایک دوسرے کے پاس جاتے اور اُنہیں خبر دیتے کہ شراب حرام کر دی گئی ہے اور اسے شرک کے برابر قرار دیا گیا ہے۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْمَقْدِسِيُّ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

٧٩. وَفِي 'صَحِيْحِ ابْنِ حِبَّانَ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَقِيَ اللهَ مُدْمِنَ خَمْرٍ لَقِيَهُ كَعَابِدِ وَثَنٍ.

وَلَا شَكَّ أَنَّ عَابِدَ الْوَثَنِ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، فَكَذٰلِكَ مَنْ كَانَ مِثْلُهُ؛ فَلِهٰذَا لَا يَدْخُلُ مُدْمِنُ الْخَمْرِ الْجَنَّةَ بِنَصِّ الْحَدِيْثِ.

وَمِثْلُهُ فِي هٰذَا أَيْضًا مُدِيْمُ الزِّنَا؛ فَقَدْ أَخْرَجَ الْخَرَائِطِيُّ وَغَيْرُهُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْمُقِيْمُ عَلَى الزِّنَا كَعَابِدِ وَثَنٍ.

(ط) اَلزَّانِيَةُ بِفَرْجِهَا

الزَّانِيَةُ بِفَرْجِهَا: وَهِيَ الَّتِي تَحْتَرِفُ وَتَتَكَسَّبُ مِنْهُ.

٨٠. وَفِي الْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: شَرُّ الْكَسْبِ مَهْرُ الْبَغِيِّ.

٧٩: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٦٧/١٢، الرقم/٥٣٤٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣٣٠/١٠، الرقم/٣٥٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ١٢/٥، الرقم/٥٥٩٧.

٨٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساقاة، باب تحريم ثمن الكلب وحلوان الكاهن ومهر البغي والنهي عن بيع السنور، ١١٩٩/٣، ←

اِس حدیث کو امام طبرانی، مقدسی اور حاکم نے روایت کیا ہے، نیز امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۷۹۔ 'صحیح ابن حبان' میں ہے: **حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ ہی روایت کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عادی شراب نوش کا اللہ تعالیٰ سے سامنا ایسے ہی ہے جیسے کسی بت پرست کا اس سے ملنا ہو۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ بتوں کی پرستش کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا اور اِسی طرح اس کی مثل دوسرے لوگ۔ لہٰذا عادی شراب نوش جنت میں داخل نہیں ہوگا اور یہ بات نصِ حدیث سے ثابت ہے۔

اِسی کی مثل دائمی بدکار ہے۔ امام خرائطی اور دیگر نے حدیث روایت کی ہے، حضرت انس بن مالک ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: دائمی بدکار بتوں کی پوجا کرنے والے کی طرح ہے۔

بدکار عورت

اِس سے مراد وہ عورت ہے جو بدکاری کو بطور پیشہ اختیار کرتی ہے اور اسے اپنی کمائی کا ذریعہ بنا لیتی ہے۔

۸۰۔ حضرت رافع بن خدیج ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے بُری کمائی فاحشہ کی اُجرت ہے۔

..... الرقم/١٥٦٨، والنسائي في السنن، كتاب الصيد والذبائح، باب النهي عن ثمن الكلب، ١٩٠/٧، الرقم/٤٢٩٤، وأبو عوانة في المسند، ٣٥٥/٣، الرقم/٥٢٧٧۔

وَالزِّنَا أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ شُرْبِ الْخَمْرِ، وَهُوَ الثَّالِثُ فِي التَّرْتِيْبِ؛ لِأَنَّ أَكْبَرَ الْكَبَائِرِ الشِّرْكُ، ثُمَّ الْقَتْلُ، ثُمَّ الزِّنَا، وَبَعْضُ الْعُلَمَاءِ قَدَّمَهُ عَلَى الْقَتْلِ، ولٰكِنِ الرَّاجِحُ أَنَّهُ بَعْدَهُ، وَقَدْ سَمَّاهُ اللهُ فَاحِشَةً فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا﴾ [بني إسرائيل، ١٧/٣٢].

٨١. وَصَحَّ فِي الْحَدِيْثِ: **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الإِيْمَانُ كَانَ عَلَيْهِ كَالظُّلَّةِ، فَإِذَا انْقَطَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ الإِيمَانُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَلَفْظُهُ: قَالَ ﷺ: مَنْ زَنٰى وَشَرِبَ الْخَمْرَ نَزَعَ اللهُ مِنْهُ الْإِيْمَانَ، كَمَا يَخْلَعُ الإِنْسَانُ الْقَمِيْصَ مِن رَأْسِهِ.

إِذَا كَانَ هٰذَا حَالُ مَنْ زَنٰى مَرَّةً فَمَا ظَنُّكَ بِمَنْ يَتَّخِذُ الزِّنَا طَرِيْقًا لِلْكَسْبِ وَالتَّعَيُّشِ؟ ثُمَّ مَا ظَنُّكَ بِمَنْ يُسَاعِدُهَا عَلٰى ذٰلِكَ وَيُعْطِيْهَا تَرْخِيْصاً بِهِ؟ وَبِرَبِّكَ قُلْ لِي كَيْفَ يَسْتَجِيْبُ اللهُ لِقَوْمٍ هٰذَا حَالُهُمْ، وَكَيْفَ يَنْصُرُهُمْ عَلٰى أَعْدَائِهِمْ، مَعَ أَنَّهُمْ قَدْ أَحَلُّوْ بِأَنْفُسِهِمْ عَذَابَ اللهِ وَاسْتَحَقُّوْا عِقَابَهُ؟

٨١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب السنة، باب الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه، ٤/٢٢٢، الرقم/٤٦٩٠، والحاكم في المستدرك، ١/٧٣، الرقم/٥٧ـ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدکاری شراب نوشی سے بھی بڑا گناہ ہے۔ ترتیب میں یہ تیسرے درجہ پر ہے۔ کیونکہ کبیرہ گناہوں میں پہلے شرک ہے، پھر قتل اور پھر بدکاری ہے۔ بعض علماء نے بدکاری کو قتل پر مقدم کیا ہے، لیکن راجح قول یہی ہے کہ یہ قتل کے بعد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بدکاری کو بے حیائی کا عمل قرار دیا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا﴾ ’اور تم زنا (بدکاری) کے قریب بھی مت جانا بے شک یہ بے حیائی کا کام ہے، اور بہت ہی بری راہ ہے○‘۔

۸۱۔ حدیثِ صحیح میں ہے۔ **حضرت ابو ہریرہ** ﷺ **بیان کرتے ہیں** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب آدمی زنا کرنے لگتا ہے تو اس کے اندر سے ایمان نکل کر اس کے اوپر بادل کے ٹکڑے کی مانند معلق ہو جاتا ہے۔ جب وہ شخص بدکاری سے رک جاتا ہے تو ایمان اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔

اِسے امام ابوداود اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ حاکم کی روایت کے الفاظ ہیں: جس نے بدکاری کی، یا شراب نوشی کی اللہ تعالیٰ اُس کے دل سے ایمان ایسے نکال لیتا ہے، جیسے کوئی شخص قمیص کو اپنے سر سے باہر نکال دیتا ہے۔

اگر ایک دفعہ بدکاری کرنے کی یہ سزا ہے تو پھر تمہارا اُس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو اِسے کمائی اور عیاشی کا ذریعہ بنا لیتا ہے؟ پھر اُس شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو اس کے لیے مدد فراہم کرتا ہے اور اِس کے لیے رخصت دیتا ہے؟ تمہارے رب کی قسم! مجھے ذرا یہ بتا دیجئے کہ اس حال کو پہنچی ہوئی قوم اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دے گی؟ ایسی قوم کی اُن کے دشمن کے مقابلہ میں کیسے مدد کی جائے گی جنہوں نے (ان بُرے اعمال کی وجہ سے) اپنے لیے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو حلال کر لیا ہے اور اُس کی سزا کے مستحق ٹھہرے ہوئے ہیں؟

فَيَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُ الْحَرِيْصُ عَلٰى إِحْيَاءِ لَيْلَةِ نِصْفِ شَعْبَانَ، إِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ أَنْ يَقْبَلَكَ اللهُ وَيَشْمَلَكَ بِرَحْمَتِهِ وَغُفْرَانِهِ فَابْتَعِدْ عَنْ هٰذِهِ الْكَبَائِرِ الْمُوْبِقَاتِ، وَطَهِّرْ نَفْسَكَ مِنْهَا وَمِنْ غَيْرِهَا بِالتَّوْبَةِ وَالْإِسْتِغْفَارِ؛ فَإِنَّ اللهَ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ حَتّٰى تَطْلَعَ الشَّمْسَ مِنْ مَغْرِبِهَا..... وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ، وَعُضَّ يَدَ النَّدَمِ عَلٰى مَا فَرَطَ مِنْكَ.

(٤) هَلْ وَرَدَتْ صَلَاةٌ مُعَيَّنَةٌ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ؟

لَمْ تَرِدْ صَلَاةٌ مُعَيَّنَةٌ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ مِنْ طَرِيْقٍ صَحِيْحٍ وَلَا ضَعِيْفٍ، وَإِنَّمَا وَرَدَتْ أَحَادِيْثُ مَوْضُوْعَةٌ مَكْذُوْبَةٌ.

قَالَ الْحَافِظُ الْعِرَاقِيُّ فِي 'الْمُغْنِي': 'حَدِيْثُ صَلَاةِ نِصْفِ شَعْبَانَ بَاطِلٌ'. وَقَالَ النَّوَوِيُّ فِي 'الْمَجْمُوْعِ': 'أَمَّا صَلَاةُ الرَّغَائِبِ وَهِيَ ثِنْتَا عَشْرَةَ رَكْعَةً بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ لَيْلَةَ أَوَّلِ جُمُعَةٍ مِنْ رَجَبٍ، وَصَلَاةُ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ مِائَةُ رَكَعَةٍ، فَلَيْسَتَا بِسُنَّتَيْنِ.

وَلَا تَغْتَرَّ بِذِكْرِ بَعْضِ الْعُلَمَاءِ لَهُمَا فِي كُتُبِهِمْ. وَقَدْ صَنَّفَ الْعِزُّ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ كِتَاباً نَفِيْسًا فِي إِبْطَالِهَا فَأَحْسَنَ فِيْهِ وَأَجَادَ.

وَلِأَبِي شَامَةَ فِي هٰذَا الْمَوْضُوْعِ كِتَابٌ اسْمُهُ 'اَلْبَاعِثُ عَلٰى إِنْكَارِ

اے شعبان کی پندرہویں رات کو شب بیداری کرنے والے مسلمان (بھائی)! اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری تقدیر بدل دے اور تمہیں اپنی رحمت اور مغفرت کے حق داروں میں شامل فرمالے تو ان کبیرہ گناہوں سے دور رہو، اپنے نفس کو ان آلائشوں سے توبہ و استغفار کے ذریعے پاک کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر رات (اپنی شان کے لائق) اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے کہ دن کو گناہ کرنے والا توبہ کر لے۔ (یہ عمل جاری رہے گا) یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے (یعنی قیامت آ جائے)۔ لہٰذا تم اپنی خطاؤں پر گریہ و زاری کرو، اور جو گناہ تم سے سرزد ہوئے اُن پر ندامت والے ہاتھ کو (افسوس سے) کاٹو۔ (یہی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے معافی حاصل کرنے کا واحد ذریعہ ہے۔)

﴿کیا شعبان کی اِس رات کوئی خاص نماز وارد ہوئی ہے؟﴾

کسی صحیح یا ضعیف حدیث سے اِس رات میں کسی خاص نماز کی ادائیگی ثابت نہیں ہے۔ اس بابت موضوع، جھوٹی اور من گھڑت روایات وارد ہوئی ہیں۔

جیسا کہ حافظ العراقی نے 'المغني عن حمل الأسفار' میں کہا ہے: شعبان کی پندرہویں رات نماز والی حدیث باطل ہے۔ امام نووی نے 'المجموع' میں کہا ہے: رجب کے پہلے جمعہ کی رات کو مغرب اور عشاء کے درمیان بارہ رکعت والی صلاۃ الرغائب اور شعبان کی پندرہویں رات سو (۱۰۰) رکعت نماز ادا کرنا ہرگز سنت نہیں ہیں۔

ان احادیث کو بعض علماء کا اپنی کتب میں ذکر کرنا تمہیں مغالطے میں مبتلا نہ کر دے۔

جبکہ امام العز بن عبد السلام نے ان نمازوں کے باطل ہونے پر بڑی نفیس کتاب تصنیف کی ہے اور اس میں نہایت عمدہ اور اعلیٰ اُسلوب اختیار کیا ہے۔

امام ابو شامہ کی بھی اس موضوع پر کتاب ہے جس کا نام 'اَلْبَاعِثُ عَلٰی إِنْکَارِ الْبِدَعِ

الْبِدَعِ وَالْحَوَادِثِ'.

وَمِمَّنِ انْتَصَرَ لِلْعِزِّ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ مِنَ الْمُتَأَخِّرِيْنَ عَنْ عَصْرِهِمَا تَقِيُّ الدِّيْنِ السُّبْكِيُّ وَنَقَلَ كَلَامَهُ ابْنُ حَجَرِ الْهَيْتَمِيُّ فِي 'الْإِيْضَاحِ وَالْبَيَانِ' فَارْجِعْ إِلَيْهِ.

(٥) خُلَاصَةُ الْكَلَامِ

اَلْأَوَّلُ: أَنَّ فَضْلَ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ ثَابِتٌ فِي الْجُمْلَةِ، وَأَنَّ إِنْكَارَهُ عَلٰى سَبِيْلِ الْإِطْلَاقِ كَمَا فَعَلَ ابْنُ الْعَرَبِيِّ الْمُعَافِرِيُّ غَلَطٌ.

اَلثَّانِي: أَنَّ إِحْيَاءَهَا بِأَنْوَاعِ الْعِبَادَاتِ مُسْتَحَبٌّ، وَالْإِحْيَاءُ لَا يَكُوْنُ إِلَّا بِاللَّيْلِ كَمَا هُوَ مَعْلُوْمٌ، وَالْأَحَادِيْثُ تُفِيْدُ ذٰلِكَ كَمَا تَقَدَّمَ.

اَلثَّالِثُ: أَنَّ صَلَاةَ مِائَةِ رَكْعَةٍ أَوْ خَمْسِيْنَ أَوِ اثْنَتَي عَشَرَةَ بِصِفَةٍ خَاصَّةٍ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ لَمْ تَثْبُتْ، وَلِلْإِنْسَانِ أَنْ يُصَلِّيَ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ مِنْ غَيْرِ تَقْيِيْدٍ بِعَدَدٍ مُعَيَّنٍ.

اَلرَّابِعُ: أَنَّ الْإِنْسَانَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَسْتَقْبِلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ بِتَوْبَةٍ صَادِقَةٍ مُخْلِصَةٍ لِيَفُوْزَ بِبِشَارَةِ قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۝﴾ [التحريم، ٦٦/٨].

وَالْحَوَادِثِ' ہے۔

وہ علماء متاخرین جنہوں نے امام العز بن عبد السلام کی تائید کی ہے، ان میں امام تقی الدین السبکی ہیں، اور اُن کی بحث کو علامہ ابن حجر الہیتمی نے اپنی کتاب 'اَلْإِیْضَاح وَالْبَیَان' میں ذکر کیا ہے۔ لہٰذا مزید تفصیل اور مطالعہ کے لیے اِن کتب کی طرف رجوع کریں۔

﴿خلاصۂ کلام﴾

پہلی بات: شعبان کی پندرہویں رات کی فضیلت نصوص سے ثابت ہے اور اس کا مطلقاً انکار جیسا کہ ابن العربی المعافری نے کیا ہے، غلط ہے۔

دوسری بات: اس رات کو شب بیداری کرنا اور اس میں مختلف عبادات کی ادائیگی مستحب ہے۔ شب بیداری رات کو ہوتی ہے جیسا کہ معلوم ہے۔ احادیث سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ جیسا کہ پیچھے اِن کا ذکر گزرا ہے۔

تیسری بات: اس رات سو رکعت نماز، پچاس رکعت نماز یا بارہ رکعت نماز کسی خاص کیفیت اور طریقے سے ادا کرنا ثابت نہیں، لہٰذا ہر شخص کو چاہیے کہ وہ معین عدد کے بغیر اپنی استطاعت کے مطابق نماز ادا کرے۔

چوتھی بات: ہر شخص کو چاہیے کہ اس رات صدقِ دل اور اخلاص کے ساتھ توبہ و استغفار کرے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی اِس بشارت کے مطابق کامیاب ہو سکے: ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ط عَسٰی رَبُّكُمْ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَیُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ یَوْمَ لَا یُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ج نُوْرُهُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِاَیْمَانِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا ج اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ○﴾ 'اے ایمان والو! تم اللہ کے حضور رجوعِ کامل سے خالص توبہ کرلو، یقین ہے کہ تمہارا رب تم سے تمہاری خطائیں دفع فرما دے گا اور تمہیں بہشتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے

(٦) مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

رُوِيَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ﷺ كَتَبَ إِلٰى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ: إِنَّ عَلَيْكَ بِأَرْبَعِ لَيَالٍ، فَإِنَّ اللهَ يُفْرِغُ فِيْهِنَّ الرَّحْمَةَ إِفْرَاغًا، فَذَكَرَ هٰذِهِ اللَّيَالِيَ الْأَرْبَعَ (أَيْ لَيْلَةَ الْفِطْرِ، وَلَيْلَةَ الْأَضْحٰى، وَلَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، وَأَوَّلَ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ).[1]

ذَكَرَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ وَابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ.

قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ: إِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ دُفِعَ إِلٰى مَلَكِ الْمَوْتِ صَحِيْفَةٌ، فَيُقَالُ: اقْبِضْ مَنْ فِي هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ. فَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَغْرِسُ الْغِرَاسَ، وَيَنْكِحُ الْأَزْوَاجَ، وَيَبْنِي الْبُنْيَانَ، وَإِنَّ اسْمَهُ قَدْ نُسِخَ فِي الْمَوْتٰى. مَا يَنْتَظِرُ بِهِ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِهِ فَيَقْبِضُهُ.[2]

ذَكَرَهُ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ.

---

(١) ابن الجوزي في التبصرة، ٢/٢٠-٢١، وابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/١٥٠، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ٢/٨٠، والمناوي في فيض القدير، ٣/٤٥٤ـ

(٢) ابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/١٥١ـ

سے نہریں رواں ہیں جس دن اللہ (اپنے) نبی (ﷺ) کو اور اُن اہلِ ایمان کو جو اُن کی (ظاہری یا باطنی) معیّت میں ہیں رسوا نہیں کرے گا، اُن کا نور اُن کے آگے اور اُن کے دائیں طرف (روشنی دیتا ہوا) تیزی سے چل رہا ہوگا وہ عرض کرتے ہوں گے: اے ہمارے رب! ہمارا نور ہمارے لیے مکمل فرما دے اور ہماری مغفرت فرما دے، بے شک تو ہر چیز پر بڑا قادر ہےo'۔

﴿ائمہ سلف صالحین کے ارشادات ومعمولات﴾

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ انہوں نے عدی بن ارطاۃ کی طرف لکھا: تم چار راتوں میں عبادت کو اپنے اوپر خوب لازم کرلو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان راتوں میں (اپنے بندوں کو) بے پایاں رحمت سے نوازتا ہے۔ پھر انہوں نے ان چار راتوں کا تذکرہ کیا: عید الفطر کی رات، عید الاضحیٰ کی رات، شعبان کی پندرہویں رات اور رجب کی پہلی رات۔

اسے علامہ ابن الجوزی اور ابن رجب الحنبلی نے بیان کیا ہے۔

حضرت عطاء بن یسار کہتے ہیں: جب شعبان کی پندرہویں رات آتی ہے تو ملک الموت کو ایک صحیفہ سپرد کر دیا جاتا ہے۔ (اس سے) کہا جاتا ہے کہ جن کے نام اس صحیفے میں درج ہیں تم نے (اس سال) ان کی روح قبض کرنی ہے۔ (اُن میں سے) کوئی بندہ درخت لگا رہا ہوتا ہے، کوئی شادی کر رہا ہوتا ہے اور کوئی عمارت تعمیر کر رہا ہوتا ہے مگر اس کا نام فوت شدگان میں شامل کر دیا جاتا ہے۔ ملک الموت اس کا منتظر ہوتا ہے کہ جیسے ہی اسے حکم دیا جائے وہ اس کی روح قبض کر لے۔

اسے علامہ ابن رجب الحنبلی نے بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الشَّافِعِيُّ: وَبَلَغَنَا أَنَّهُ كَانَ يُقَالُ: إِنَّ الدُّعَاءَ يُسْتَجَابُ فِي خَمْسِ لَيَالٍ: فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ، وَلَيْلَةِ الأَضْحٰى، وَلَيْلَةِ الْفِطْرِ، وَأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ، وَلَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ.(١)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

قَالَ عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ أَخْنَسَ: تُقْطَعُ الْآجَالُ مِنْ شَعْبَانَ إِلٰى شَعْبَانَ، قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْكِحُ، وَيُولَدُ لَهُ، وَقَدْ خَرَجَ اسْمُهُ فِي الْمَوْتٰى.(٢)

ذَكَرَهُ الْبَيْهَقِيُّ.

عَنِ ابْنِ كُرْدُوْسٍ: مَنْ أَحْيٰى لَيْلَةَ الْعِيْدَيْنِ وَلَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوْتُ الْقُلُوْبُ.(٣)

ذَكَرَهُ ابْنُ الْجَوْزِيُّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ وَالْهِنْدِيُّ.

---

(١) أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، كتاب صلاة العيدين، باب عبادة ليلة العيدين، ٣/٣١٩، الرقم/٦٠٨٧، وذكره ابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/٢٦٤ـ

(٢) البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٨٦، الرقم/٣٨٣٩ـ

(٣) ذكره ابن الجوزي في التبصرة، ٢/٦٢، وابن حجر العسقلاني في الإصابة، ٥/٥٨٠، وأيضًا في تلخيص الحبير، ٢/٨٠، والهندي في كنز العمال، ٨/٢٥١، الرقم/٢٤١٠٧ـ

امام شافعی نے بیان کیا ہے کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام کے ہاں یہ) کہا جاتا تھا: بے شک پانچ راتوں میں دعا ضرور قبول کی جاتی ہے: جمعہ کی رات کو، عید الاضحیٰ کی رات کو، عید الفطر کی رات کو، ماہ رجب کی پہلی رات کو اور ماہ شعبان کی پندرہویں رات کو۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

حضرت عثمان بن محمد بن المغیرہ بن اخنس بیان کرتے ہیں: (شعبان کی پندرہویں شب میں) ایک سال کے ماہِ شعبان سے اگلے سال کے ماہِ شعبان تک ہونے والی تمام اَموات کو لکھ دیا جاتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا ہے: ایک شخص نکاح کرتا ہے اور اس کے ہاں اولاد ہوتی ہے، حالاں کہ اس کا نام زندوں سے نکال کر فوت ہونے والوں کی فہرست میں لکھا جا چکا ہوتا ہے۔

اسے امام بیہقی نے بیان کیا ہے۔

ابن کُرُدُوس بیان کرتے ہیں: جس نے شبِ عیدین اور شعبان کی پندرہویں رات کو (عبادت کرتے ہوئے) زندہ رکھا اُس کا دل اُس دن بھی مردہ نہیں ہوگا جس دن (سب کے) دل مردہ ہو جائیں گے۔

اسے ابن الجوزی، ابن حجر عسقلانی اور ہندی نے بیان کیا ہے۔

قَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ: وَأَمَّا لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقَدْ رُوِيَ فِي فَضْلِهَا أَحَادِيْثُ وَآثَارٌ وَنُقِلَ عَنْ طَائِفَةٍ مِنَ السَّلَفِ أَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ فِيْهَا.(١)

وَقَالَ أَيْضًا: إِذَا صَلَّى الإِنْسَانُ لَيْلَةَ النِّصْفِ وَحْدَهُ أَوْ فِي جَمَاعَةٍ خَاصَّةٍ كَمَا كَانَ يَفْعَلُ طَوَائِفُ مِنَ السَّلَفِ فَهُوَ أَحْسَنُ.(٢)

وَقَالَ أَيْضًا فِي اقْتِضَاءِ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ: وَمِنْ هٰذَا الْبَابِ: لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَقَدْ رُوِيَ فِي فَضْلِهَا مِنَ الْأَحَادِيْثِ الْمَرْفُوْعَةِ وَالْآثَارِ مَا يَقْتَضِي أَنَّهَا لَيْلَةٌ مُفَضَّلَةٌ، وَأَنَّ مِنَ السَّلَفِ مَنْ كَانَ يَخُصُّهَا بِالصَّلَاةِ فِيْهَا، وَصَوْمُ شَهْرِ شَعْبَانَ قَد جَاءَتْ فِيْهِ أَحَادِيْثُ صَحِيْحَةٌ. ..... لٰكِنِ الَّذِي عَلَيْهِ كَثِيْرٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، أَوْ أَكْثَرُهُمْ مِنْ أَصْحَابِنَا وَغَيْرُهُمْ عَلٰى تَفْضِيْلِهَا. وَعَلَيْهِ يَدُلُّ نَصُّ أَحْمَدَ لِتَعَدُّدِ الْأَحَادِيْثِ الْوَارِدَةِ فِيْهَا، وَمَا يُصَدِّقُ ذٰلِكَ مِنَ الْآثَارِ السَّلَفِيَّةِ، وَقَدْ رُوِيَ بَعْضُ فَضَائِلِهَا فِي الْمَسَانِيْدِ وَالسُّنَنِ. وَإِنْ كَانَ قَدْ وُضِعَ فِيْهَا أَشْيَاءُ أُخَرُ.(٣)

(١) ابن تيمية في مجموع الفتاوى، ٢٣/١٣٢ـ

(٢) ابن تيمية في مجموع الفتاوى، ٢٣/١٣١ـ

(٣) ابن تيمية في اقتضاء الصراط المستقيم، ١/٣٠٢ـ

علامہ ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں: شعبان کی پندرہویں رات کی فضیلت میں بہت سی احادیث اور آثارِ صحابہ وارد ہوئے ہیں۔ نیز اَسلاف (تابعین، تبع تابعین اور سلف صالحین) سے (اس رات کی فضیلت میں) کثیر تعداد میں اَقوال مروی ہیں۔ لہٰذا یہ اَمر ثابت شدہ ہے کہ وہ اس رات میں خصوصی نمازیں پڑھتے تھے اور عبادت کا بہت زیادہ اہتمام کیا کرتے تھے۔

علامہ ابن تیمیہ ہی بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص نصف شعبان کی رات کو اکیلا یا باجماعت نماز پڑھے - جیسا کہ سلف صالحین میں سے بہت سارے گروہ اس کا خوب اہتمام کرتے تھے - تو یہ بہت اَعلیٰ کام ہے۔

علامہ ابن تیمیہ 'اقتضاء الصراط المستقیم' میں لکھتے ہیں: اس باب میں شعبان کی پندرھویں رات بھی ہے جس کی فضیلت میں متعدد مرفوع احادیث اور کئی آثار روایت کیے گئے ہیں۔ ان سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ بہت زیادہ فضیلت والی رات ہے۔ بعض علماء سلف اس فضیلت کو صرف اس رات کی نماز کے ساتھ خاص کرتے ہیں۔ ماہِ شعبان کے روزے کے بارے میں بھی صحیح احادیث وارد ہوئی ہیں۔ ..... لیکن ہمارے مسلک اور دوسرے مسلک کے کثیر یا اکثر اَہلِ علم کا اس کی فضیلت پر اتفاق ہے۔ اس بارے میں بہت ساری احادیث وارد ہونے کی وجہ سے امام احمد بن حنبل کی روایت کردہ حدیث (اس رات کی فضیلت پر) دلالت کرتی ہے اور اَئمہ اَسلاف کے آثار سے اس کی تصدیق بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ اس کے بعض فضائل کتبِ سنن و مسانید میں روایت کیے گئے ہیں، اگرچہ اس ضمن میں کچھ باتیں من گھڑت بھی ہیں۔

قَالَ ابْنُ الْحَاجِّ الْمَالِكِيُّ: فَهٰذِهِ اللَّيْلَةُ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَلَهَا فَضْلٌ عَظِيْمٌ وَخَيْرٌ جَسِيْمٌ. وَكَانَ السَّلَفُ يُعَظِّمُوْنَهَا وَيُشَمِّرُوْنَ لَهَا قَبْلَ إِتْيَانِهَا، فَمَا تَأْتِيهِمْ إِلَّا وَهُمْ مُتَأَهَّبُوْنَ لِلِقَائِهَا وَالْقِيَامِ بِحُرْمَتِهَا.(١)

وَقَالَ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ: كَانَ التَّابِعُوْنَ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ كَخَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَمَكْحُوْلٍ وَلُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَغَيْرِهِمْ يُعَظِّمُوْنَهَا وَيَجْتَهِدُوْنَ فِيْهَا فِي الْعِبَادَةِ وَعَنْهُمْ أَخَذَ النَّاسُ فَضْلَهَا وَتَعْظِيْمَهَا.(٢)

وَقَالَ أَيْضًا: كَانَ خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ وَلُقْمَانُ بْنُ عَامِرٍ وَغَيْرُهُمَا يَلْبَسُوْنَ فِيْهَا أَحْسَنَ ثِيَابِهِمْ وَيَتَبَخَّرُوْنَ وَيَكْتَحِلُوْنَ وَيَقُوْمُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ لَيْلَتَهُمْ تِلْكَ. وَوَافَقَهُمْ إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ عَلٰى ذٰلِكَ، وَقَالَ: فِي قِيَامِهَا فِي الْمَسَاجِدِ جَمَاعَةً، لَيْسَ ذٰلِكَ بِبِدْعَةٍ.(٣)

---

(١) ابن الحاج المالكي في المدخل، ١/٢٩٩ـ

(٢) ابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/١٥١ـ

(٣) ابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/١٥١ـ

امام ابن الحاج المالکی فرماتے ہیں: اور یہ (شعبان کی پندرہویں رات) اگرچہ شبِ قدر کی رات نہیں ہے مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بڑی با برکت اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بہت عظمت والی رات ہے۔ (ہمارے) اسلاف اس رات کی بڑی تعظیم اور قدر کیا کرتے تھے اور اس کے آنے سے پہلے ہی اس کے (استقبال کے) لیے بھرپور تیاری کر لیتے تھے۔ جب یہ رات آتی تو وہ اس کی ملاقات اور اس کی حرمت وعظمت بجالانے کے لیے مستعد ہو جاتے تھے۔

علامہ ابن رجب الحنبلی بیان کرتے ہیں: اہل شام کے تابعین مثلاً حضرت خالد بن معدان، مکحول اور لقمان بن عامر وغیرہم نصف شعبان کی رات کی بہت تعظیم کرتے تھے اور عبادت میں بہت مجاہدہ کرتے تھے۔ انہی حضرات سے دوسرے لوگوں نے اس رات کی فضیلت اور تعظیم سیکھی ہے۔

علامہ ابنِ رجب الحنبلی مزید بیان کرتے ہیں: خالد بن معدان، لقمان بن عامر اور دیگر تابعین اس رات بہترین لباس زیب تن کرتے، بخور سے خوشبو دار ہوتے، آنکھوں میں سرمہ لگاتے اور اس رات مسجد میں قیام کیا کرتے تھے۔ امام اسحاق بن راہویہ نے اس عمل میں ان کی موافقت کرتے ہوئے فرمایا ہے: اس رات مساجد میں باجماعت قیام کرنا بدعت نہیں ہے۔

وَقَالَ أَيْضًا: فَيَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَتَفَرَّغَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ لِذِكْرِ اللهِ تَعَالٰى وَدُعَائِهِ بِغُفْرَانِ الذُّنُوبِ وَسَتْرِ الْعُيُوْبِ وَتَفْرِيْجِ الْكُرُوْبِ، وَأَنْ يُقَدِّمَ عَلٰى ذٰلِكَ التَّوْبَةَ فَإِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَتُوْبُ فِيْهَا عَلٰى مَنْ يَتُوْبُ.(١)

(١) ابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/١٥١ـ

علامہ ابن رجب الحنبلی نے مزید کہا ہے: مومن کے لیے مناسب ہے کہ وہ اس رات میں اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اپنے گناہوں کی معافی، اپنے عیبوں کے چھپانے اور تکلیفوں کے دور ہونے کی دعا کرنے کے لیے فارغ کرے اور ان سب چیزوں پر توبہ کو مقدم رکھے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں جو (صدقِ دل سے) توبہ کرتا ہے۔

فَضْلُ شَهْرِ رَمَضَانَ الْكَرِيْمِ

اَلْقُرْآن

(١) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ○ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ. (البقرة، ٢/١٨٣-١٨٤)

(٢) شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ○ (البقرة،٢/١٨٥)

اَلْحَدِيْث

(١) فَتْحُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فِي رَمَضَانَ الْكَرِيْمِ

٨٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ.

٨٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الخلق، باب صفة إبليس وجنوده، ٣/١١٩٤، الرقم/٣١٠٣، وأيضًا في كتاب الصوم، باب هل يقال رمضان أو شهر رمضان ومن رأى كله واسعا وقال النبي ﷺ: من صام رمضان وقال: لا تقدموا رمضان، ٢/٦٧٢، الرقم/١٨٠٠، ـــ

﴿ماہِ رمضان المبارک کی فضیلت﴾

آیاتِ قرآنیہ

(۱) اے ایمان والو! تم پر اسی طرح روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ○ (یہ) گنتی کے چند دن (ہیں)۔

(۲) رمضان کا مہینہ (وہ ہے) جس میں قرآن اتارا گیا ہے جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور (جس میں) رہنمائی کرنے والی اور (حق و باطل میں) امتیاز کرنے والی واضح نشانیاں ہیں، پس تم میں سے جو کوئی اس مہینہ کو پالے تو وہ اس کے روزے ضرور رکھے اور جو کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں (کے روزوں) سے گنتی پوری کرے، اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لیے دشواری نہیں چاہتا، اور اس لیے کہ تم گنتی پوری کرسکو اور اس لیے کہ اس نے تمہیں جو ہدایت فرمائی ہے اس پر اس کی بڑائی بیان کرو اور اس لیے کہ تم شکرگزار بن جاؤ○

اَحادیث مبارکہ

﴿رمضان المبارک میں اَبوابِ جنت کا کھولا جانا﴾

۸۲۔ حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان المبارک شروع ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

..... ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل شهر رمضان، ٢/٧٥٨، الرقم/١٠٧٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٨١، الرقم/٧٧٦٧، ٧٧٦٨، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ذكر الاختلاف على الزهري فيه، ٤/١٢٨، الرقم/٢١٠١۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٨٣. **وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ** ﷺ **أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ** ﷺ **قَالَ: إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ.**

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

قَالَ عِيَاضٌ: يَحْتَمِلُ أَنَّهُ عَلَى ظَاهِرِهِ وَحَقِيْقَتِهِ وَأَنَّ ذٰلِكَ كُلَّهُ عَلَامَةٌ لِلْمَلَائِكَةِ لِدُخُوْلِ الشَّهْرِ وَتَعْظِيْمِ حُرْمَتِهِ وَلِمَنْعِ الشَّيَاطِيْنِ مِنْ أَذَى الْمُؤْمِنِيْنَ، وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ فَتْحُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ عِبَارَةً عَمَّا يَفْتَحُهُ اللهُ لِعِبَادِهِ مِنَ الطَّاعَاتِ، وَذٰلِكَ أَسْبَابٌ لِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ، وَغَلْقُ أَبْوَابِ النَّارِ عِبَارَةٌ عَنْ صَرْفِ الْهِمَمِ عَنِ الْمَعَاصِي الْآيِلَةِ بِأَصْحَابِهَا إِلَى النَّارِ وَتَصْفِيْدُ الشَّيَاطِيْنِ عِبَارَةٌ عَنْ تَعْجِيْزِهِمْ عَنِ الإِغْوَاءِ وَتَزْيِيْنِ الشَّهَوَاتِ(١).

٨٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل شهر رمضان، ٢/٧٥٨، الرقم/١٠٧٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٥٧، الرقم/٨٦٦٩، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب فضل شهر رمضان، ٤/١٢٦، الرقم/٢٠٩٧ـ

(١) ذكره العسقلاني في فتح الباري، ٤/١١٤ـ

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۸۳۔ **حضرت ابو ہریرہ ؓ سے ہی مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔

اِسے امام مسلم، احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

قاضی عیاض بیان کرتے ہیں: اِس بات کا احتمال ہے کہ یہ (جنت کے دروازوں کا کھلنا، جہنم کے دروازوں کا بند ہونا اور شیاطین کا باندھا جانا) اپنے ظاہر اور اپنی حقیقت پر ہو، یہ سب کچھ علامت ہے فرشتوں کے اس مہینے میں داخل ہونے، اس کے تقدس کی تعظیم بجا لانے اور شیطانوں کو مومنوں کو تکلیف دینے سے روکنے کی، یہ بھی احتمال ہے کہ جنت کے دروازوں کا کھولا جانا عبارت ہو اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں کے لیے اطاعت کی توفیق مرحمت فرمانے سے، اور بے شک اطاعتوں کا بجا لانا دخولِ جنت کے اسباب میں سے ہے۔ جہنم کے دروازوں کا بند ہونا عبارت ہے بندوں کے ارادوں کو ایسے معاصی سے پھیر دینے سے جو اپنے اصحاب کو آگ میں دھکیلنے والے ہیں، شیطانوں کو باندھنا عبارت ہے ان کے بندوں کو گمراہ کرنے اور ان کے لیے شہوات کو آراستہ کرنے سے عاجز کر دینے سے۔

وَقَالَ التُّورَبِشْتِيُّ فِي شَرْحِ الْمَصَابِيْحِ: فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ عِبَارَةٌ عَنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَإِزَالَةِ الْغَلْقِ عَنْ مَصَاعِدِ أَعْمَالِ الْعِبَادِ، تَارَةً بِبَذْلِ التَّوْفِيقِ وَأُخْرٰى بِحُسْنِ الْقَبُولِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ كِنَايَةٌ عَنْ تَنَزُّهِ أَنْفُسِ الصُّوَّامِ عَنْ رِجْسِ الْفَوَاحِشِ وَالتَّخَلُّصِ مِنَ الْبَوَاعِثِ عَنِ الْمَعَاصِي بِقَمْعِ الشَّهَوَاتِ.(١)

وَرَجَّحَ الْقُرْطُبِيُّ وَابْنُ الْمُنِيْرِ أَنَّ فَتْحَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَغَلْقَ أَبْوَابِ جَهَنَّمَ وَتَصْفِيْدَ الشَّيَاطِيْنِ عَلٰى ظَاهِرِهِ وَحَقِيْقَتِهِ، وَأَنَّهُ لَا ضَرُوْرَةَ تَدْعُوْ إِلٰى تَأْوِيْلِهِ.

قَالَ ابْنُ الْمُنِيْرِ: وَأَمَّا الرِّوَايَةُ الَّتِي فِيْهَا أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَأَبْوَابُ السَّمَاءِ، فَمِنْ تَصَرُّفِ الرُّوَاةِ وَالْأَصْلُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ بِدَلِيلِ مَا يُقَابِلُهُ وَهُوَ غَلْقُ أَبْوَابِ النَّارِ.(٢)

وَقَالَ الْقُرْطُبِيُّ: فَإِنْ قِيْلَ كَيْفَ نَرَى الشُّرُوْرَ وَالْمَعَاصِيَ وَاقِعَةً فِي رَمَضَانَ كَثِيرًا، فَلَوْ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ لَمْ يَقَعْ ذٰلِكَ؟

---

(١) التوربشتي في الميسر في شرح مصابيح السنة، ٢/٤٥٦ـ

(٢) ذكره العسقلاني في فتح الباري، ٤/١١٤ـ

علامہ تورپشتی نے شرح المصابیح میں کہا ہے: (حدیث مبارک کی یہ عبارت) 'آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نزول اور بندوں کے اعمال کی بارگاہ ایزدی میں قبولیت میں حائل رکاوٹ کے ازالہ کا اشارہ ہے۔ یہ (ازالہ) کبھی توفیق مہیا کرنے کے ذریعے ہوتا ہے، اور کبھی حسنِ قبول کے ساتھ جہنم کے دروازوں کے بند ہونے سے، اس میں روزہ داروں کے نفوس کا فواحش کی پلیدی سے بچاؤ اور نفسانی خواہشات کے قلع قمع کے ذریعے نافرمانی کا سبب بننے والی چیزوں سے خلاصی کی طرف بھی اشارہ ہے۔

امام قرطبی اور ابن منیر نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ جنت کے دروازوں کا کھلنا، جہنم کے دروازوں کا بند ہونا اور شیاطین کا قید کیا جانا اپنے ظاہر اور حقیقت پر ہے، اور یہ کہ اس کی تأویل کی کوئی حاجت نہیں ہے۔

ابن منیر نے کہا ہے: وہ روایت جس میں رحمت کے دروازوں اور آسمان کے دروازوں کا ذکر ہے، وہ راویوں کا تصرف ہے، جبکہ اصل جنت کے دروازے ہیں اور اس کی دلیل جو ان دروازوں کا مقابل ہے وہ جہنم کے دروازوں کا بند ہونا ہے (تو جہنم کے دروازوں کے مقابلہ میں جنت کے دروازے ہونا چاہیے)۔

امام قرطبی فرماتے ہیں: اگر یہ کہا جائے کہ ہم رمضان سے بھی کثرت کے ساتھ برائیاں اور گناہ واقع ہوتے دیکھتے ہیں تو اگر (واقعی) شیاطین کو باندھ دیا جاتا ہے تو ایسی کوئی شے واقع نہیں ہونی چاہیے؟

فَالْجَوَابُ: إِنَّ الْمَعَاصِيَ إِنَّمَا تَقِلُّ عَنِ الصَّائِمِيْنَ، وَهُمُ الَّذِيْنَ حَافَظُوْا عَلٰى شُرُوْطِهٖ وَآدَابِهٖ، أَوْ أَنَّ الْمُصَفَّدَ بَعْضُ الشَّيَاطِيْنِ وَهُمُ الْمَرَدَةُ كَمَا جَاءَ فِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ: 'وَتُغَلُّ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ'. وَالْمَرَدَةُ هُمُ الْعُتَاةُ وَالْأَكْثَرُوْنَ فَسَادًا.

أَوْ أَنَّ الْمَقْصُوْدَ مِنْ تَصْفِيْدِ الشَّيَاطِيْنِ تَقْلِيْلُ الشُّرُوْرِ فِي رَمَضَانَ، وَهٰذَا أَمْرٌ مُشَاهَدٌ، فَإِنَّ وُقُوْعَ الشُّرُوْرِ فِي رَمَضَانَ أَقَلُّ مِنْهَا فِي غَيْرِهٖ، أَوْ أَنَّ تَصْفِيْدَ الشَّيَاطِيْنِ أَجْمَعِيْنَ، لَا يَمْنَعُ وُقُوْعَ الشُّرُوْرِ وَالْمَعَاصِي، لِأَنَّهَا تَقَعُ بِأَسْبَابٍ أُخْرٰى كَالنُّفُوسِ الْخَبِيْثَةِ، وَالْعَادَاتِ الْقَبِيْحَةِ، وَالشَّيَاطِيْنِ الإِنْسِيَّةِ الَّتِي هِيَ أَقْوٰى فِي بَعْضِ الْحَالَاتِ مِنَ الشَّيَاطِيْنِ الْجِنِّيَّةِ.

تَنْبِيْهٌ: قَالَ بَعْضُ الْعَارِفِيْنَ: تَصْفِيْدُ الشَّيَاطِيْنِ فِي رَمَضَانَ إِشَارَةٌ إِلٰى رَفْعِ عُذْرِ الْمُكَلَّفِ كَأَنَّهُ يُقَالُ لَهُ: قَدْ كُفَّتِ الشَّيَاطِيْنُ عَنْكَ فَلَا تَعْتَلَّ بِهِمْ فِي تَرْكِ الطَّاعَةِ وَلَا فِعْلِ الْمَعْصِيَةِ.(١)

قَالَ الإِمَامُ الْعَيْنِيُّ: فَإِنْ قُلْتَ: قَدْ تَقَعُ الشُّرُوْرُ وَالْمَعَاصِي فِي رَمَضَانَ كَثِيْرًا، فَلَوْ سُلْسِلَتْ لَمْ يَقَعْ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ. قُلْتُ: هٰذَا فِي حَقِّ الصَّائِمِيْنَ الَّذِيْنَ حَافَظُوْا عَلٰى شُرُوْطِ

(١) ذكره العسقلاني في فتح الباري، ٤/١١٤-١١٥.

اِس کا جواب یہ ہے: بے شک معاصی روزہ داروں سے کم ہوجاتے ہیں، اس کا مداء وہ وہ روزہ دار ہیں جو روزہ کی شرائط اور اس کے آداب کی محافظت کرتے ہیں یا جو باندھے جاتے ہیں وہ بعض شیاطین ہیں۔ بعض سے مراد سرکش قسم کے شیاطین ہیں جیسا کہ امام نسائی کی روایت میں ہے: 'رمضان میں سرکش شیاطین کو باندھ دیا جاتا ہے۔' سرکش شیاطین سے مراد وہ شیاطین ہیں جو بہت زیادہ فساد انگیزی کرتے ہیں۔

یا شیاطین کو باندھنے سے مراد رمضان میں شرور میں کمی واقع ہو جانا ہے، یہ بات دیکھنے میں آتی ہے کہ رمضان میں واقع ہونے والے شرور غیر رمضان میں واقع ہونے والے شرور سے بہت کم ہوتے ہیں، یا تمام شیاطین کو بھی باندھ دینا یہ شرور و معاصی کے واقع ہونے سے مانع نہیں ہے، کیونکہ یہ دوسرے کئی اسباب جیسے خبیث قسم کے نفوس، بری عادات اور انسانی شیاطین -جو بعض حالات میں جناتی شیاطین سے بھی زیادہ طاقتور ہوتے ہیں- سے بھی رونما ہوتے ہیں۔

تنبیہ: کسی عارف نے کہا ہے: رمضان میں شیاطین کو باندھ دینا مکلّف کے عذر کو دور کرنے کی طرف اشارہ ہے۔ گویا اُسے کہا جاتا ہے: شیطانوں کو تجھ سے روک دیا گیا ہے، لہٰذا اب تم اطاعت ترک کرنے اور گناہ کرنے میں شیطانوں کو بہانا نہ بناؤ۔

امام بدر الدین العینی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: اگر تم یہ کہو کہ بعض اوقات رمضان میں بھی گناہ اور برائیاں کثرت سے واقع ہوتی ہیں، اگر شیطانوں کو حقیقتاً باندھ دیا جاتا تو اس طرح کے کام سرزد نہ ہوتے۔ میں کہتا ہوں کہ (گناہ واقع نہ ہونے کا) یہ امر اُن روزے

الصَّوْمِ وَرَاعُوْا آدَابَهُ. وَقِيْلَ: الْمُسَلْسَلُ بَعْضُ الشَّيَاطِيْنِ وَهُمُ الْمَرَدَةُ لَا كُلُّهُمْ كَمَا تَقَدَّمَ فِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ وَالْمَقْصُوْدُ تَقْلِيْلُ الشُّرُوْرِ فِيْهِ، وَهٰذَا أَمْرٌ مَحْسُوْسٌ. فَإِنَّ وُقُوْعَ ذٰلِكَ فِيْهِ أَقَلُّ مِنْ غَيْرِهِ. وَقِيْلَ لَا يَلْزَمُ مِنْ تَسَلْسُلِهِمْ وَتَصْفِيْدِهِمْ كُلِّهِمْ أَنْ لَا تَقَعَ شُرُوْرٌ وَلَا مَعْصِيَةٌ لِأَنَّ لِذٰلِكَ أَسْبَابًا غَيْرَ الشَّيَاطِيْنِ كَالنُّفُوْسِ الْخَبِيْثَةِ وَالْعَادَاتِ الْقَبِيْحَةِ وَالشَّيَاطِيْنِ الْإِنْسِيَّةِ.(١)

٨٤. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ. وَيُنَادِيْ مُنَادٍ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ، أَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ، أَقْصِرْ. وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ، وَذٰلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه وَالْحَاكِمُ.

---

(١) العيني في عمدة القاري، كتاب الصوم، باب هل يقال رمضان أو شهر رمضان ومن رأى كله واسعا، ١٠/٢٧٠.

٨٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في فضل شهر رمضان، ٣/٦٦، الرقم/٦٨٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في فضل شهر رمضان، ١/٥٢٦، الرقم/١٦٤٢، والحاكم ←

داروں کے لیے ہے جنہوں نے روزے کی شرائط کی حفاظت اور اس کے آداب کی پاسداری کی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ کچھ شیاطین کو فی الحقیقت جکڑا جاتا ہے جو نہایت سرکش ہوتے ہیں نہ کہ سارے شیاطین کو جیسا کہ بعض روایات میں بیان ہو چکا ہے۔ اور اس سے مقصود رمضان المبارک میں گناہوں کی حتی الامکان کمی ہے۔ اس امر کو محسوس بھی کیا جا سکتا ہے کیونکہ اس ماہِ مقدس میں گناہوں کا وقوع باقی مہینوں کی نسبت کم ہوتا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ تمام شیاطین کو جکڑنے اور باندھنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ گناہ اور برائیاں بالکل وقوع پذیر نہ ہوں کیونکہ شیاطین کے علاوہ بھی ایسے اسباب ہیں جو گناہوں کے سرزد ہونے کا باعث بنتے ہیں جیسے خبیث نفوس، بری عادات اور انسانی شیاطین۔

۸۴۔ **حضرت ابوہریرہ ؓ کا بیان ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطان اور سرکش جنات باندھ دیے جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور (پورا ماہ) ان میں سے کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اور (مہینہ بھر) ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا، اور منادی کرنے والا (فرشتہ) آواز دیتا ہے: اے خیر کے متلاشی! آگے بڑھ، اور اے شر کے متلاشی! رک جا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ لوگ (جہنم کی) آگ سے آزاد کیے جاتے ہیں اور رمضان کی ہر رات ایسا ہی ہوتا ہے۔

اِسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

..... في المستدرك، ١/٥٨٢، الرقم/١٥٣٢، وابن حبان في الصحيح، ٨/٢٢١، الرقم/٣٤٣٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٣٠٣، الرقم/٨٢٨٤۔

قَالَ الْمُلَّا عَلِيُّ الْقَارِي: وَلَعَلَّ طَاعَةَ الْمُطِيْعِيْنَ وَتَوْبَةَ الْمُذْنِبِيْنَ وَرُجُوْعَ الْمُقَصِّرِيْنَ فِي رَمَضَانَ مِنْ أَثَرِ النِّدَاءَيْنِ، وَنَتِيْجَةِ إِقْبَالِ اللهِ تَعَالٰى عَلَى الطَّالِبِيْنَ. وَلِهٰذَا تَرٰى أَكْثَرَ الْمُسْلِمِيْنَ صَائِمِيْنَ حَتَّى الصِّغَارَ الْجَوَارِيَ بَلْ غَالِبُهُمُ الَّذِيْنَ يَتْرُكُوْنَ الصَّلَاةَ يَكُوْنُوْنَ حِيْنَئِذٍ مُصَلِّيْنَ مَعَ أَنَّ الصَّوْمَ أَصْعَبُ مِنَ الصَّلَاةِ، وَهُوَ يُوْجِبُ ضَعْفَ الْبَدَنِ الَّذِي يَقْتَضِي الْكَسَلَ عَنِ الْعِبَادَةِ وَكَثْرَةَ النَّوْمِ عَادَةً، وَمَعَ ذٰلِكَ تَرَى الْمَسَاجِدَ مَعْمُوْرَةً وَبِإِحْيَاءِ اللَّيَالِي مَغْمُوْرَةً. وَالْحَمْدُ لِلهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. (١)

٨٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ لِأُمِّ سِنَانٍ الْأَنْصَارِيَّةِ ﷺ: مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ؟ قَالَتْ: أَبُوْ فُلَانٍ تَعْنِي زَوْجَهَا كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ. حَجَّ عَلٰى أَحَدِهِمَا وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا. قَالَ: فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

---

(١) الملا علي القاري في مرقاة المفاتيح، ٤/٣٩٢ـ

٨٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب حج النساء، ٢/٦٥٩، الرقم/١٧٦٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب فضل العمرة في رمضان، ٢/٩١٧، الرقم/١٢٥٦، وأبو داود نحوه في السنن، كتاب المناسك، باب العمرة، ٢/٢٠٥، الرقم/١٩٩٠ـ

ملا علی القاری کہتے ہیں: شاید رمضان میں اِطاعت گذاروں کی اِطاعت، گنہگاروں کی توبہ، لغزشوں کے شکار لوگوں کا رجوع اِلی اللہ، اُن دونوں نداؤں کا اثر اور مانگنے والوں پر اللہ رب العزت کی خصوصی توجہات کا نتیجہ ہے۔ اسی وجہ سے اس ماہ مبارک میں تم اکثر مسلمانوں حتیٰ کہ چھوٹے بچوں اور بچیوں کو بھی روزے رکھتے دیکھتے ہو، بلکہ جو لوگ (سال بھر) نماز نہیں پڑھتے تھے اس ماہ میں نماز پڑھتے نظر آتے ہیں حالانکہ روزہ تو نماز سے بھی زیادہ مشکل عبادت ہے، کیونکہ اس سے جسمانی کمزوری واقع ہوتی ہے، جس کا نتیجہ عادۃً تو عبادت میں سُستی اور نیند کی کثرت نکلنا چاہیے، مگر رمضان المبارک میں مساجد راتوں کو مکمل بھری اور شب بیداریوں سے لبریز نظر آتی ہیں۔ ساری تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور نیکی کرنے کی قوت نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ۔

۸۵۔ حضرت (عبد اللہ) بن عباس ؓ **سے روایت ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب حج کر کے واپس لوٹے تو حضرت اُم سنان انصاریہ ؓ سے فرمایا: تم نے حج کیوں نہیں کیا؟ اُنہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ابو فلاں یعنی میرے خاوند کے پاس پانی ڈھونے والے دو ہی اونٹ ہیں۔ ایک پر وہ حج کرنے گئے اور دوسرا ہماری زمین کو پانی دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر، یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٨٦. **عَنْ جَابِرٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّ لِلهِ عُتَقَاءَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ عَبِيْدًا وَإِمَاءً يُعْتِقُهُمْ مِنَ النَّارِ، وَإِنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ دُعَاءً مُسْتَجَابًا، يَدْعُوْ فَيُسْتَجِيْبُ لَهُ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ مُخْتَصَرًا وَابْنُ شَاهِيْنَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

٨٧. **وَفِي رِوَايَةِ سَلْمَانَ ﷺ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي آخِرِ يَومٍ مِنْ شَعْبَانَ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ، شَهْرٌ مُبَارَكٌ، شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ. جَعَلَ اللهُ صِيَامَهُ فَرِيْضَةً، وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا. مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ، كَانَ كَمَنْ أَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ. وَمَنْ أَدّٰى فِيْهِ فَرِيْضَةً، كَانَ كَمَنْ أَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ. وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ، وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ، وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ، وَشَهْرٌ يَزْدَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ. مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ مَغْفِرَةً لِذُنُوبِهِ، وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ، وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ. قَالُوْا: لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا يُفَطِّرُ الصَّائِمَ. فَقَالَ: يُعْطِي اللهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةِ مَاءٍ أَوْ مَذْقَةِ لَبَنٍ. وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ، وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ، وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ. مَنْ**

٨٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٥٤، الرقم/٧٤٤٣ (عن أبي هريرة)، وابن شاهين في الترغيب في فضائل الأعمال وثواب ذلك، ١/١٨٣، الرقم/١٤٦.

٨٧: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٩١، الرقم/١٨٨٧، والبيهقي ←

۸۶۔ **حضرت جابر** ؓ **بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ہر دن اور رات اپنے کئی بندوں اور بندیوں کو جہنم سے آزاد فر ماتا ہے۔ بے شک (رمضان المبارک میں) ہر روز ہر مسلمان کے لیے ایک دعائے مقبول ہوتی ہے اور بندہ جب وہ دعا مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتا ہے۔

اِسے امام احمد نے اختصار کے ساتھ اور ابن شاہین نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۸۷۔ **حضرت سلمان فارسی** ؓ **بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے شعبان کے آخری دن ہمیں خطاب فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک عظیم الشان اور بابرکت مہینہ سایہ فگن ہوگیا ہے۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو فرض قرار دیا ہے اور راتوں کے قیام کو نفل۔ جو شخص اس میں قرب الٰہی کی نیت سے کوئی بھی نیکی کرتا ہے اسے دیگر مہینوں میں ایک فرض ادا کرنے کے برابر سمجھا جاتا ہے۔ جو شخص اس میں ایک فرض ادا کرتا ہے گویا اس نے باقی مہینوں میں ستر فرائض ادا کیے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہی ہے۔ یہ غم خواری کا مہینہ ہے۔ اس مہینے میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جو شخص کسی روزہ دار کی افطاری کراتا ہے اس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور اسے دوزخ سے آزاد کر دیا جاتا ہے۔ نیز اسے اس (روزہ دار) کے برابر ثواب ملتا ہے۔ جب کہ اس کے ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک روزہ افطار کرانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ثواب اللہ تعالیٰ ایک کھجور کھلانے یا پانی پلانے یا دودھ کا ایک گھونٹ پلا کر افطاری کرانے والے کو بھی دے دیتا ہے۔ اس مہینے کا ابتدائی حصہ رحمت ہے، درمیانہ حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ دوزخ سے آزادی ہے۔ جو شخص

..... في شعب الإيمان، ۳/۳۰۵، الرقم/۳۶۰۹، والحارث في المسند، ۱/۴۱۲، الرقم/۳۱۲، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۵۸، الرقم/۱۴۸۳۔

خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ، غَفَرَ اللهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ.

وَاسْتَكْثِرُوْا فِيْهِ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ: خَصْلَتَيْنِ تُرْضُوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ، وَخَصْلَتَيْنِ لَا غِنىٰ بِكُمْ عَنْهُمَا. فَأَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ تُرْضُوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ: فَشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَتَسْتَغْفِرُوْنَهُ. وَأَمَّا اللَّتَانِ لَا غِنىٰ بِكُمْ عَنْهُمَا: فَتَسْأَلُونَ اللهَ الْجَنَّةَ وَتَعُوْذُوْنَ بِهِ مِنَ النَّارِ. وَمَنْ أَشْبَعَ فِيْهِ صَائِمًا، سَقَاهُ اللهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَارِثُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

٨٨. **وَفِي رِوَايَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ** ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ذَاكِرُ اللهِ فِي رَمَضَانَ مَغْفُوْرٌ لَهُ وَسَائِلُ اللهِ فِيْهِ لَا يَخِيْبُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٨٩. **وَفِي رِوَايَةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ** ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُعْطِيَتْ أُمَّتِي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي، أَمَّا وَاحِدَةٌ: فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَظَرَ اللهُ إِلَيْهِمْ، وَمَنْ نَظَرَ اللهُ إِلَيْهِ لَمْ يُعَذِّبْهُ أَبَدًا.

٨٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢٢٦/٧، الرقم/٧٣٤١، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٦٤/٢، الرقم/١٥٠١، والمناوي في التيسير بشرح الجامع الصغير، ١٧/٢ـ

٨٩: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣٠٣/٣، الرقم/٣٦٠٣، وفي ـــ

اس مہینے میں اپنے ملازم پر تخفیف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے اور اسے دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے۔

اس میں چار کام زیادہ سے زیادہ کرنے کی کوشش کرو۔ دو کاموں کے ذریعے تم اپنے رب کو راضی کروگے اور دو کاموں کے بغیر تمہارے لیے کوئی چارہ کار نہیں۔ جن دو کاموں کے ذریعے تم اپنے رب کو راضی کروگے ان میں سے ایک لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا ہے اور دوسرا اس سے بخشش طلب کرنا ہے۔ جن دو کاموں کے بغیر تمہارے لیے کوئی چارہ نہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو اور دوسرا یہ ہے کہ دوزخ سے پناہ مانگو۔ جو شخص روزہ دار کو پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے پانی پلائے گا۔ پھر اسے جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔

اِسے امام ابن خزیمہ، حارث اور بیہقی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۸۸۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: رمضان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کی بخشش کر دی جاتی ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے والا محروم نہیں ہوتا۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۸۹۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کو ماہِ رمضان میں پانچ تحفے عطا ہوئے ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئے۔ پہلا یہ کہ جب ماہِ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظرِ رحمت فرماتا ہے اور جس پر اللہ کی نظر پڑ جائے اسے کبھی عذاب نہیں دے گا۔

..... فضائل الأوقات/١٤٥، الرقم/٣٦، وأبو الحسن الطوسي في الأربعين/٧٧، الرقم/٣٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٥٦، الرقم/١٤٧٧۔

وَأَمَّا الثَّانِيَةُ: فَإِنَّ خُلُوفَ أَفْوَاهِهِمْ حِيْنَ يُمْسُوْنَ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ. وَأَمَّا الثَّالِثَةُ: فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ. وَأَمَّا الرَّابِعَةُ: فَإِنَّ اللهَ يَأْمُرُ جَنَّتَهُ، فَيَقُوْلُ لَهَا: اسْتَعِدِّي وَتَزَيَّنِي لِعِبَادِي. أَوْشَكُوْا أَنْ يَسْتَرِيْحُوْا مِنْ تَعَبِ الدُّنْيَا إِلَى دَارِي وَكَرَامَتِي. وَأَمَّا الْخَامِسَةُ: فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ آخِرُ لَيْلَةٍ غَفَرَ لَهُمْ جَمِيْعًا. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ: لَا. أَلَمْ تَرَ إِلَى الْعُمَّالِ يَعْمَلُونَ؟ فَإِذَا فَرَغُوْا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وُفُّوْا أُجُوْرَهُمْ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَأَبُو الْحَسَنِ الطُّوْسِيُّ.

٩٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ. وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ فَانْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ. وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عِنْدَهُ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ النَّوَوِيُّ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٩٠: أخرجه أحمد في المسند، ٢/٢٥٤، الرقم/٧٤٤٤، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب قول رسول الله ﷺ: رغم أنف رجل، ٥/٥٥٠، الرقم/٣٥٤٥، والحاكم في المستدرك، ١/٧٣٤، الرقم/٢٠١٦، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٨٩، الرقم/٩٠٨، والنووي في رياض الصالحين، ١/٣١٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٣١، الرقم: ٢٥٩٦ـ

دوسرا یہ کہ شام کے وقت ان کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی لگتی ہے۔ تیسرا یہ کہ فرشتے ہر دن اور رات ان کے لیے بخشش طلب کرتے رہتے ہیں۔ چوتھا یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی جنت کو حکم دیتا ہے: میرے بندوں کے لیے تیاری کر لے اور مزین ہو جا۔ عنقریب وہ دنیا کی تھکاوٹ سے میرے گھر اور میرے دارِ رحمت میں پہنچ کر آرام کریں گے۔ پانچواں یہ کہ جب (رمضان کی) آخری رات ہوتی ہے تو اللہ ان سب کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ ایک صحابی نے عرض کیا: کیا یہ (بخشش کا اعلان) شبِ قدر کو ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ کیا تم نے محنت مزدوری کرنے والے مزدوروں کی طرف نہیں دیکھا کہ جب وہ اپنے کام سے فارغ ہو جاتے ہیں تب انہیں مزدوری دی جاتی ہے؟ (اسی طرح مسلمانوں کو رمضان سے فراغت کے بعد بخشش کی شکل میں انعام سے نوازا جاتا ہے۔)

اِسے امام بیہقی اور ابو الحسن الطّوسی نے روایت کیا ہے۔

۹۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا تذکرہ ہوا اور اُس نے مجھ پر درود نہ بھیجا۔ اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس کو رمضان کا مہینہ میسر آیا مگر اس کی مغفرت سے قبل وہ مہینہ گزر گیا۔ اس آدمی کی بھی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے میں پایا لیکن وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرا سکے (کیونکہ اس نے ان کے ساتھ حسنِ سلوک نہیں کیا جس کی وجہ سے وہ جہنم میں داخل ہوا)۔

اِسے امام احمد، ترمذی، حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے، اور امام نووی نے بھی فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٩١. **وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ: آمِيْنَ. آمِيْنَ. آمِيْنَ. فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّكَ حِيْنَ صَعِدْتَ الْمِنْبَرَ، قُلْتَ: آمِيْنَ. آمِيْنَ. آمِيْنَ. قَالَ: إِنَّ جِبْرِيْلَ أَتَانِي، فَقَالَ: مَنْ أَدْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ، فَدَخَلَ النَّارَ، فَأَبْعَدَهُ اللهُ. قُلْ: آمِيْنَ. فَقُلْتُ: آمِيْنَ. وَمَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يَبَرَّهُمَا، فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ، فَأَبْعَدَهُ اللهُ. قُلْ: آمِيْنَ. فَقُلْتُ: آمِيْنَ. وَمَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ، فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ، فَأَبْعَدَهُ اللهُ. قُلْ: آمِيْنَ. فَقُلْتُ: آمِيْنَ.**

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَالْبَزَّارُ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

٩٢. **عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أُنْزِلَتْ صُحُفُ إِبْرَاهِيْمَ ﷺ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، وَأُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ لِسِتٍّ مَضَيْنَ مِنْ رَمَضَانَ، وَالإِنْجِيْلُ لِثَلَاثَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ، وَأُنْزِلَ الْفُرْقَانُ لِأَرْبَعٍ**

٩١: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٣٢٨/١٠، الرقم/٥٩٢٢، والبزار في المسند عن عبد الله بن الحارث بن جزء الزبيدي ﷺ، ٢٤٧/٩، الرقم/٣٧٩٠، وابن حبان في الصحيح، ١٨٨/٣، الرقم/٩٠٧، وابن خزيمة في الصحيح، ١٩٢/٣، الرقم/١٨٨٨، والبخاري في الأدب المفرد، ٢٢٥/١، الرقم/٦٤٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ١١٣/٨، الرقم/١٨٣١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣٠٤/٤، الرقم/٨٢٨٧ـ

٩٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٠٧/٤، الرقم/١٧٠٢٥، ـــ

۹۱۔ حضرت ابوہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو تین بار آمین، آمین، آمین کہا۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو آپ نے آمین، آمین، آمین کہا (اس کی کیا وجہ ہے؟)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل ؑ میرے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے: جس شخص نے ماہِ رمضان پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوسکی اور وہ آگ میں گیا۔ اسے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دور کر دے۔ (اے حبیبِ خدا!) آپ آمین کہیے۔ اس پر میں نے آمین کہا۔ جس شخص نے ماں باپ دونوں کو پایا یا ان میں سے کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ نیکی نہ کی اور مر گیا اور وہ آگ میں گیا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کر دے۔ (اے حبیبِ خدا!) آپ آمین کہیے۔ تو میں نے آمین کہا۔ اور وہ شخص جس کے پاس آپ کا ذکر کیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہ پڑھا اور اسی حالت میں مر گیا اور وہ بھی آگ میں گیا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کر دے۔ (اے حبیبِ خدا!) آپ آمین کہیے، تو میں نے آمین کہا۔

اِسے امام ابو یعلی، بزار، ابنِ حبان اور ابنِ خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

۹۲۔ حضرت واثلہ بن الاسقع ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (رمضان المبارک کی عظمت بیان کرتے ہوئے) فرمایا: حضرت ابراہیم ؑ پر صحائف رمضان کی پہلی رات میں نازل ہوئے، تورات چھ رمضان میں اتاری گئی، انجیل ۱۳ رمضان کو نازل ہوئی اور قرآن مجید ۲۴

..... والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٧٥، الرقم/١٨٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٤١٤، الرقم/٢٢٤٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦/٢٠٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٩٧۔

وَعِشْرِيْنَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ عِمْرَانُ بْنُ دَاوُدَ الْقَطَّانُ ضَعَّفَهُ يَحْيىٰ وَوَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ أَحْمَدُ: أَرْجُو أَنْ يَكُوْنَ صَالِحَ الْحَدِيْثِ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

٩٣. عَنْ أَنَسٍ ﷺ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّ الصَّوْمِ أَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ: شَعْبَانُ لِتَعْظِيْمِ رَمَضَانَ. قِيْلَ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: صَدَقَةٌ فِي رَمَضَانَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٩٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ، فَرَضَ اللهُ ﷻ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ، وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ. لِلهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالدَّيْلَمِيُّ وَذَكَرَهُ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ.

٩٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الزكاة، باب ما جاء في فضل الصدقة، ٣/٥١، الرقم/٦٦٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٣٠٥، الرقم/٨٣٠٠، وأيضًا في شعب الإيمان، ٣/٣٧٧، الرقم/٣٨١٩، وأيضًا في فضائل الأوقات/١١٤، الرقم/٢٠ـ

٩٤: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ذكر الاختلاف على معمر فيه، ٤/١٢٩، الرقم/٢١٠٦، وأيضًا في السنن الكبرى، ٢/٦٦، ـــ

رمضان کو نازل ہوا۔

اسے امام احمد بن حنبل، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا ہے کہ اس میں ایک راوی عمران بن داؤد القطان کو یحییٰ نے ضعیف اور ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ مجھے اس کے صالح الحدیث ہونے کی امید ہے اور اس کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

۹۳۔ **حضرت انس** ﷺ **سے روایت ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا: (یا رسول اللہ!) رمضان شریف کے بعد کس مہینے میں روزے افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تعظیم رمضان کے لیے شعبان کے روزے رکھنا۔ پوچھا گیا: (یا رسول اللہ!) کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رمضان المبارک میں صدقہ دینا۔

اسے امام ترمذی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۹۴۔ **حضرت ابو ہریرہ** ﷺ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس برکت والا ماہِ رمضان آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض کیے ہیں۔ اس ماہِ مبارک میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ (کی عبادت اور اس کی رضا کے حصول کے لئے) اس ماہ میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے، جو اس کی خیر و برکت سے محروم کر دیا گیا وہ حقیقتاً محروم کر دیا گیا۔

اِسے امام نسائی اور ابن ابی شیبہ، اور دیلمی نے روایت کیا ہے اور منذری اور ہیثمی نے بیان کیا ہے۔

..... الرقم/۲٤۱٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲/۲۷۰، الرقم/۸۸٦۷، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/۱۱۳، الرقم/۲٥۹٤، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ۲/٦۰، الرقم/۱٤۹۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/۱٤۰۔

٩٥. **عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ** ﷺ: **أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ** ﷺ **قَالَ يَوْمًا وَحَضَرَ رَمَضَانُ: أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرُ بَرَكَةٍ، يَغْشَاكُمُ اللهُ فِيْهِ، فَيُنْزِلُ الرَّحْمَةَ، وَيَحُطُّ الْخَطَايَا، وَيَسْتَجِيْبُ فِيْهِ الدُّعَاءَ، يَنْظُرُ اللهُ تَعَالٰى إِلٰى تَنَافُسِكُمْ فِيْهِ، وَيُبَاهِي بِكُمْ مَلَائِكَتَهُ، فَأَرُوا اللهَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ خَيْرًا، فَإِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ حُرِمَ فِيْهِ رَحْمَةَ اللهِ** ﷻ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَذَكَرَهُ الْهَيْثَمِيُّ.

٩٦. **عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْغِفَارِيِّ** ﷺ، **قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ** ﷺ **ذَاتَ يَوْمٍ وَأَهَلَّ رَمَضَانُ، فَقَالَ: لَوْ يَعْلَمُ الْعِبَادُ مَا رَمَضَانُ لَتَمَنَّتْ أُمَّتِي أَنْ يَكُوْنَ السَّنَةَ كُلَّهَا.**

رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الإِيْمَانِ وَاللَّفْظُ لَهُ وَذَكَرَهُ الْمُنْذِرِيُّ.

٩٥: أخرجه الطبراني في مسند الشاميين، ٣/٢٧١، الرقم/٢٢٣٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٦٠، الرقم/١٤٩٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٤٢ـ

٩٦: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٩٠، الرقم/١٨٨٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣١٣، الرقم/٣٦٣٤، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٦٢، الرقم/١٤٩٥ـ

۹۵۔ حضرت عبادہ بن صامت ؓ **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا جبکہ رمضان المبارک شروع ہو چکا تھا: تمہارے پاس برکتوں والا مہینہ رمضان آ گیا ہے، اس میں اللہ تعالیٰ تمہیں (اپنی رحمت سے) ڈھانپ لیتا ہے۔ چنانچہ وہ (اس مہینے میں) رحمت نازل فرماتا ہے، گناہوں کو مٹاتا ہے اور دعائیں قبول فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مہینہ میں نیکی کی طرف تمہارے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کو ملاحظہ فرماتا ہے اور اپنے فرشتوں کے سامنے تم پر فخر فرماتا ہے۔ لہٰذا تم اپنی طرف سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خیر کر کے دکھاؤ کیونکہ بدبخت ہے وہ شخص جو اس ماہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم کر دیا گیا۔

اِسے امام طبرانی نے ثقہ راویوں سے روایت کیا ہے جیسا کہ امام منذری نے (واضح) فرمایا ہے۔ مذکورہ الفاظ بھی امام منذری کے ہیں۔ امام ہیثمی نے بھی اس کو بیان کیا ہے۔

۹۶۔ حضرت ابومسعود غفاری ؓ **بیان کرتے ہیں** کہ ایک دن میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ رمضان المبارک شروع ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر بندے یہ جانتے کہ رمضان المبارک (کی حقیقت وفضیلت) کیا ہے تو میری امت تمنا کرتی کہ پورا سال رمضان المبارک ہی ہو۔

اِسے امام ابنِ خزیمہ اور بیہقی نے 'شعب الایمان' میں روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ بیہقی کے ہیں۔ امام منذری نے بھی اسے بیان کیا ہے۔

(٢) فَضْلُ الْجُوْدِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

٩٧. فِي الصَّحِيْحَيْنِ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِي رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ.

وَرَوَاهُ الإِمَامُ أَحْمَدُ بِزِيَادَةٍ فِي آخِرِهِ وَهِيَ: لَا يُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَعْطَاهُ.(١)

اَلْجُوْدُ: سَعَةُ الْعَطَاءِ وَكَثْرَتُهُ، وَاللهُ تَعَالَى يُوْصَفُ بِالْجُوْدِ، وَمِنْ أَسْمَائِهِ الْجَوَّادُ.

٩٨. وَفِي سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ: عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ اللهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ، نَظِيْفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ، كَرِيْمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ،

٩٧: أخرجه البخاري في الصحيح، باب كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله ﷺ، ١/٦، الرقم/٥، وأيضًا كتاب بدء الخلق، باب ذكر الملائكة، ٣/١١٧٧، الرقم/٣٠٤٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب كان النبي ﷺ أجود الناس بالخير من الريح المرسلة، ٤/١٨٠٣، الرقم/٢٣٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٨٨، الرقم/٢٦١٦.

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٢٦، الرقم/٣٠١٢.

٩٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في النظافة، ←

﴿ماہِ رمضان میں سخاوت کی فضیلت﴾

۹۷۔ 'صحیحین' میں ہے: **حضرت (عبد اللہ) بن عباس** ؓ **بیان کرتے ہیں**: رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں جب حضرت جبریل ؑ سے ملاقات ہوتی تو آپ ﷺ کی سخاوت مزید بڑھ جاتی۔ وہ رمضان المبارک کی ہر رات میں آپ ﷺ سے ملتے اور آپ ﷺ کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے۔ رسول اللہ ﷺ بھلائی کرنے میں تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے۔

امام احمد نے اس حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا ہے: آپ ﷺ سے جس چیز کا بھی سوال کیا گیا، آپ ﷺ نے وہ عطا فرما دی۔

سخاوت: عطا کرنے میں وسعت اور کثرت کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت جود ہے، اور اللہ تعالیٰ کے اسماے مبارکہ میں ایک اسم جوّاد (بہت زیادہ سخاوت کرنے والا) ہے۔

۹۸۔ 'سنن الترمذی' میں ہے: **حضرت سعد بن ابی وقاص** ؓ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں (کہ آپ ﷺ نے فرمایا): بے شک اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے اور پاکیزگی کو پسند فرماتا ہے، صاف ہے اور صفائی کو پسند فرماتا ہے، کرم کرنے والا ہے اور کرم نوازی کو پسند فرماتا

..... ۱۱۱/۵، الرقم/۲۷۹۹، وأبو يعلى في المسند، ۱۲۱/۲، الرقم/۷۹۰۔

جَوَّادٌ يُحِبُّ الْجُوْدَ.

٩٩. وَفِي التِّرْمِذِيِّ أَيْضًا: عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى: يَا عِبَادِي ..... وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوا عَلٰى أَتْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي، مَا زَادَ ذٰلِكَ فِي مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ، وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوا عَلٰى أَشْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي، مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ. وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوا فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ. فَسَأَلَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِنْكُمْ مَا سَأَلَ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيْهِ إِبْرَةً، ثُمَّ رَفَعَهَا إِلَيْهِ ذٰلِكَ بِأَنِّي جَوَّادٌ مَاجِدٌ أَفْعَلُ مَا أُرِيْدُ، عَطَائِي كَلَامٌ وَعَذَابِي كَلَامٌ، إِنَّمَا أَمْرِي لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْتُهُ أَنْ أَقُوْلَ لَهُ: كُنْ فَيَكُوْنُ.

وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَجْوَدَ بَنِي آدَمَ عَلَى الإِطْلَاقِ كَمَا فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ.

٩٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب: (٤٨)، ٤/٦٥٦، الرقم/٢٤٩٥ـ

ہے، سخی ہے اور سخاوت کو پسند فرماتا ہے۔

۹۹۔ 'سنن الترمذی' ہی میں ہے: **حضرت ابو ذر غفاری** ﷺ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندو! ..... اگر تمہارے پہلے، پچھلے، زندہ، مردہ اور خشک و تر سب کے سب میرے بندوں میں سے بڑے پرہیزگار بندے کے دل پر جمع ہوجائیں (یعنی سب کے سب نیکوکار) بن جائیں تو میری حکومت میں مچھر کے پر کے برابر بھی اضافہ نہیں کرسکیں گے۔ اگر تمہارے پہلے، پچھلے، زندہ، مردہ اور خشک و تر سب کے سب میرے بندوں میں سے سب سے زیادہ گناہ گار بندے کے دل پر جمع ہوجائیں (یعنی سب کے سب گناہ گار بن جائیں) تو میری حکومت میں مچھر کے پر کے برابر بھی کمی نہیں کرسکیں گے۔ اگر تمہارے اول و آخر، جن و انسان، زندہ و مردہ اور خشک و تر ایک زمین میں جمع ہوجائیں پھر ہر انسان اپنی آرزو کے مطابق سوال کرے اور میں ہر سائل کو اس کی خواہش کے مطابق دوں تو میری حکومت وسلطنت میں کچھ کم نہ ہوگا، مگر اتنا کہ اگر تم میں سے کوئی سمندر کے پاس سے گزرے اور اس میں سوئی ڈال کر پھر اسے اپنی طرف اُٹھالے۔ یہ اس لیے ہے کہ میں سخی ہوں، پالنے والا ہوں اور بزرگی والا ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ میرا عطا کرنا بھی (محض) کہنا ہے (حکم دینا)، اور میرا عذاب بھی ایک کلام (حکم) ہی ہے۔ میرا حکم کسی چیز کے لیے یہ ہے کہ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہوں تو کہتا ہوں: 'ہو جا' تو وہ ہو جاتا ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ تمام بنی نوع آدم میں سب سے زیادہ سخی ہیں، جیسا کہ اس حدیث مبارک میں بیان ہو ہے۔

١٠٠. وَفِي الصَّحِيْحَيْنِ: عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ، وَأَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَشْجَعَ النَّاسِ.

وَكَانَ جُوْدُهُ ﷺ يَتَضَاعَفُ فِي رَمَضَانَ وَيَزْدَادُ، وَذٰلِكَ لِأَسْبَابٍ:

أَحَدُهَا: أَنَّ شَهْرَ رَمَضَانَ مَوْسِمُ الْخَيْرَاتِ، لِأَنَّ نِعَمَ اللهِ عَلٰى عِبَادِهِ فِيْهِ زَائِدَةٌ عَلٰى غَيْرِهِ، فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُؤْثِرُ مُتَابَعَةَ سُنَّةِ اللهِ فِي عِبَادِهِ.

ثَانِيْهَا: أَنَّ الصَّدَقَةَ فِي رَمَضَانَ أَفْضَلُ مِنْهَا فِي غَيْرِهِ لِمَا جَاءَ فِي 'سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ' وَغَيْرِهِ:

١٠١. عَنْ أَنَسٍ ﷺ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّ الصَّوْمِ أَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ:

١٠٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل، ٥/٢٢٤٤، الرقم/٥٦٨٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في شجاعة النبي ﷺ وتقدمه للحرب، ٤/١٨٠٢، الرقم/٢٣٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٤٧، ١٨٥، الرقم/١٢٥١٦، ١٢٩٤٥، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما روي في الرخصة في ذلك، ٤/٢٩٧، الرقم/٤٩٨٨، والترمذي في السنن كتاب الجهاد، باب ما جاء في الخروج عند الفزع، ٤/١٩٩، الرقم/١٦٨٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب الخروج في النفير، ٢/٩٢٦، الرقم/٢٧٧٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٩٨، الرقم/١٣٤١ـ

١٠١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الزكاة، باب ما جاء في فضل ـــ

۱۰۰۔ صحیحین میں ہے: حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ تمام لوگوں سے بڑھ کر حسین، سب سے بڑھ کر سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔

آپ ﷺ کی یہ سخاوت اور کرم نوازی رمضان المبارک میں کئی گنا مزید بڑھ جاتی، اور اِس کے کئی اسباب ہیں:

پہلا سبب: رمضان کا مہینہ خیرات کا موسم ہے۔ کیونکہ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ دیگر مہینوں کی نسبت اپنے بندوں پر زیادہ انعام فرماتا ہے۔ لہٰذا حضور نبی اکرم ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کی سنت کی متابعت میں زیادہ ایثار کا مظاہرہ فرمایا کرتے تھے۔

دوسرا سبب: رمضان المبارک میں صدقہ کرنا دیگر مہینوں میں صدقہ کرنے کی نسبت زیادہ افضل ہے، جیسا کہ 'سنن الترمذی' اور دیگر کتب میں ہے:

۱۰۱۔ حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا: (یا رسول اللہ!) رمضان شریف کے بعد کس مہینے میں روزے افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

..... الصدقة، ٣/٥١، الرقم/٦٦٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٣٠٥، الرقم/٨٣٠٠، وأيضًا في شعب الإيمان، ٣/٣٧٧، الرقم/٣٨١٩، وأيضًا في فضائل الأوقات/١١٤، الرقم/٢٠۔

شَعْبَانُ لِتَعْظِيْمِ رَمَضَانَ. قِيْلَ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: صَدَقَةٌ فِي رَمَضَانَ.

ثَالِثُهَا: إِعَانَةُ الصَّائِمِيْنَ وَالْقَائِمِيْنَ وَالذَّاكِرِيْنَ عَلٰى طَاعَتِهِمْ فَيَسْتَوْجِبُ بِذٰلِكَ مِثْلَ أَجْرِهِمْ، لِمَا جَاءَ فِي مُسْنَدِ أَحْمَدَ وَسُنَنِ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَه:

١٠٢. **عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ** ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا، كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ، إِلَّا أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْءٌ.

١٠٣. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ خُزَيْمَةَ فِي 'صَحِيْحِهِ' وَالطَّبَرَانِيِّ: مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا، أَوْ جَهَّزَ غَازِيًا، أَوْ حَاجًّا أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ، كَانَ لَهُ مِثْلُ أُجُوْرِهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئاً.

١٠٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١١٤، الرقم/١٧٠٧٤، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في فضل من فطر صائما، ٣/١٧١، الرقم/٨٠٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الصوم، باب في ثواب من فطر صائما، ١/٥٥٥، الرقم/١٧٤٦، والدارمي في السنن، ٢/١٤، الرقم/١٧٠٢، وعبد الرزاق في المصنف، ٤/٣١١، الرقم/٧٩٠٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٧، الرقم/١٠٤٨ـ

١٠٣: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٤/٢٣٠، الرقم/١٩٥٥٥، والسنائي في السنن الكبرى، ٢/٢٥٦، الرقم/٣٣٣٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٢٧٧، الرقم/٢٠٦٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/٢٥٦، الرقم/٥٢٦٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٨٠، ←

تعظیم رمضان کے لیے شعبان کے روزے رکھنا۔ پوچھا گیا: (یا رسول اللہ!) کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رمضان المبارک میں صدقہ دینا۔

تیسرا سبب: رمضان میں روزہ داروں، قیام کرنے والوں اور ذاکرین کی اطاعت الٰہی اور نیک کاموں میں معاونت اُن کے مثل ہی اجر ملنے کا سبب بنتی ہے، جیسا کہ 'مسند احمد'، 'سنن ترمذی'، 'سنن نسائی' اور 'سنن ابن ماجہ' میں ہے:

۱۰۲۔ حضرت زید بن خالد الجهنی رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا، اس کا اجر بھی (روزہ دار) کے برابر ہی لکھا جاتا ہے جب کہ روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوتی۔

۱۰۳۔ ابن ابی شیبہ، نسائی، ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور طبرانی نے روایت کیا ہے، **حضرت زید بن خالد** رضی اللہ عنہ **بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کروایا یا کسی مجاہد یا کسی حاجی کی تیاری کروائی یا اس کے پیچھے اس کے اہلِ خانہ کا خیال رکھا تو اُس کے لیے بھی اُن کے برابر ہی اجر ہے جب کہ اس سے اُن (عمل کرنے والوں) کے اجر میں سے کسی چیز کی کمی نہیں کی جاتی۔

.....

الرقم/٤١٢٢، وفي السنن الكبرىٰ، ٤/ ٢٤٠، الرقم/٧٩٢٩۔

رَابِعُهَا: أَنَّ شَهْرَ رَمَضَانَ شَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَالتَّعَاوُنِ وَالْمُسَاعَدَةِ، لِمَا رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ:

١٠٤. عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ﷺ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي آخِرِ يَومٍ مِنْ شَعْبَانَ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ، شَهْرٌ مُبَارَكٌ، شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ. جَعَلَ اللهُ صِيَامَهُ فَرِيْضَةً، وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا. مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ، كَانَ كَمَنْ أَدّى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ. وَمَنْ أَدّى فِيْهِ فَرِيْضَةً، كَانَ كَمَنْ أَدّى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ. وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ، وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ، وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ، وَشَهْرٌ يَزْدَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ. مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ مَغْفِرَةً لِذُنُوبِهِ، وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ، وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ. قَالُوْا: لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا يُفَطِّرُ الصَّائِمَ. فَقَالَ: يُعْطِي اللهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةِ مَاءٍ أَوْ مَذْقَةِ لَبَنٍ. وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ، وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ. مَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ، غَفَرَ اللهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ.

وَاسْتَكْثِرُوْا فِيْهِ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ: خَصْلَتَيْنِ تُرْضُوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ، وَخَصْلَتَيْنِ لَا غِنًى بِكُمْ عَنْهُمَا. فَأَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ تُرْضُوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ:

١٠٤: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٩١، الرقم/١٨٨٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٠٥، الرقم/٣٦٠٩، والحارث في المسند، ←

چوتھا سبب: بے شک رمضان المبارک ہمدردی، تعاون اور حاجت روائی کا مہینہ ہے، جیسا کہ امام ابن خزیمہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے:

۱۰۴۔ حضرت سلمان فارسی ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شعبان کے آخری دن ہمیں خطاب فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک عظیم الشان اور بابرکت مہینہ سایہ فگن ہوگیا ہے۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو فرض قرار دیا ہے اور راتوں کے قیام کو نفل۔ جو شخص اس میں قربِ الٰہی کی نیت سے کوئی بھی نیکی کرتا ہے اسے دیگر مہینوں میں ایک فرض ادا کرنے کے برابر سمجھا جاتا ہے۔ جو شخص اس میں ایک فرض ادا کرتا ہے گویا اس نے باقی مہینوں میں ستر فرائض ادا کیے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہی ہے۔ یہ غم خواری کا مہینہ ہے۔ اس مہینے میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جو شخص کسی روزہ دار کی افطاری کراتا ہے اس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور اسے دوزخ سے آزاد کر دیا جاتا ہے۔ نیز اسے اس (روزہ دار) کے برابر ثواب ملتا ہے، جب کہ اس کے ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک روزہ افطار کرانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ثواب اللہ تعالیٰ ایک کھجور کھلانے یا پانی پلانے یا دودھ کا ایک گھونٹ پلا کر افطاری کرانے والے کو بھی دے دیتا ہے۔ اس مہینے کا ابتدائی حصہ رحمت ہے، درمیانہ حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ دوزخ سے آزادی ہے۔ جو شخص اس مہینے میں اپنے ملازم پر تخفیف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے اور اسے دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے۔

اس میں چار کام زیادہ سے زیادہ کرنے کی کوشش کرو۔ دو کاموں کے ذریعے تم اپنے رب کو راضی کروگے اور دو کاموں کے بغیر تمہارے لیے کوئی چارہ کار نہیں۔ جن دو کاموں کے

..... ۱/۴۱۲، الرقم/۳۱۲، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۵۸، الرقم/۱۴۸۳۔

فَشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَتَسْتَغْفِرُوْنَهُ. وَأَمَّا اللَّتَانِ لَا غِنٰى بِكُمْ عَنْهُمَا: فَتَسْأَلُونَ اللهَ الْجَنَّةَ وَتَعُوْذُوْنَ بِهٖ مِنَ النَّارِ. وَمَنْ أَشْبَعَ فِيْهِ صَائِمًا، سَقَاهُ اللهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ.

فَلِهٰذِهِ الْأَسْبَابِ وَغَيْرِهَا كَانَ جُوْدُهُ ﷺ يَتَضَاعَفُ فِي رَمَضَانَ، وَيَنْبَغِي لَنَا، بَلْ يَتَأَكَّدُ فِي حَقِّنَا أَنْ نَقْتَدِيَ بِهٖ ﷺ فِي فِعْلِ الْخَيْرِ وَكَثْرَةِ الْجُوْدِ فِي هٰذَا الشَّهْرِ الْعَظِيْمِ الْمُبَارَكِ.

(٣) فَضْلُ عِتْقِ الْأُسَارٰى وَالتَّوْسِعَةِ عَلَى الْفُقَرَاءِ عِنْدَ إِقْبَالِ رَمَضَانَ

١٠٥. **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** رضي الله عنهما **قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ أَطْلَقَ كُلَّ أَسِيْرٍ وَأَعْطٰى كُلَّ سَائِلٍ.**

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الإِيْمَانِ وَابْنُ عَسَاكِرَ، وَذَكَرَهُ الْهَيْثَمِيُّ وَالشَّعْرَانِيُّ.

قَالَ الْإِمَامُ السُّيُوْطِيُّ: وَأَعْطٰى كُلَّ سَائِلٍ. فَإِنَّهُ كَانَ

١٠٥: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣١١، الرقم/٣٦٢٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٢٥، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٥٠، والشعراني في الطبقات الكبرى، ١/٣٧٧.

ذریعے تم اپنے رب کو راضی کروگے ان میں سے ایک لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا ہے اور دوسرا اس سے بخشش طلب کرنا ہے۔ جن دو کاموں کے بغیر تمہارے لیے کوئی چارہ نہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو اور دوسرا یہ ہے کہ دوزخ سے پناہ مانگو۔ جو شخص روزہ دار کو پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے پانی پلائے گا، پھر اسے جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔

اِن اور دیگر اسباب کی وجہ سے رمضان المبارک میں حضور نبی اکرم ﷺ کا جود و کرم اپنی انتہا کو پہنچ جاتا تھا۔ ہمارے لیے بھی ضروری ہے، بلکہ ہمارے حق میں یہ بہتر ہے کہ ہم اس مبارک اور عظمت والے مہینے میں نیکی کے کاموں اور سخاوت میں کثرت کرنے میں آپ ﷺ کی پیروی کریں۔

﴿ماہِ رمضان کی آمد پر قیدیوں کو رہا کرنے اور فقراء پر دل کھول کر خرچ کرنے کی فضیلت﴾

۱۰۵۔ حضرت (عبد اللہ) بنِ عباس رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے** کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اپنے تمام قیدیوں کو رہا فرما دیتے اور ہر مانگنے والے کو (دامنِ مراد بھر کر) عطا فرماتے۔

اِسے امام بیہقی نے **شعب الإیمان** میں اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے اور امام ہیثمی اور شعرانی نے ذکر کیا ہے۔

امام جلال الدین سیوطی حدیثِ مبارک کے الفاظ: 'آپ ﷺ ہر مانگنے والے کو عطا فرماتے' کی شرح میں لکھتے ہیں: بے شک آپ ﷺ

أَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِي رَمَضَانَ، وَفِيْهِ نَدْبُ عِتْقِ الْأُسَارٰى عِنْدَ إِقْبَالِ رَمَضَانَ، وَالتَّوْسِعَةِ عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ.(١)

قَالَ الْمُلَّا عَلِيٌّ الْقَارِيُّ: (وَأَعْطٰى كُلَّ سَائِلٍ) أَيْ زِيَادَةً عَلٰى مُعْتَادِهِ، وَإِلَّا فَلَا كَانَ عِنْدَهُ 'لَا' فِي غَيْرِ رَمَضَانَ أَيْضًا. فَقَدْ جَاءَ فِي صَحِيْحِ مُسْلِمٍ: إِنَّهُ مَا سُئِلَ شَيْئاً إِلَّا أَعْطَاهُ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَأَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ، فَرَجَعَ إِلٰى قَوْمِهِ، فَقَالَ: يَا قَوْمِ، أَسْلِمُوْا فَإِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِي عَطَاءَ مَنْ لَا يَخْشَى الْفَقْرَ. وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ، مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ: لَا.

وَكَذَا عِنْدَ مُسْلِمٍ أَيْ مَا طُلِبَ مِنْهُ شَيءٌ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا فَمَنَعَهُ.

قَالَ الْفَرَزْدَقُ:

مَا قَالَ لَا قَطُّ إِلَّا فِي تَشَهُّدِهِ
لَوْلَا التَّشَهُّدُ كَانَتْ لَاؤُهُ نَعَمُ(٢)

(١) السيوطي في الشمائل الشريفة /١٤٢، الرقم/٢١٠.
(٢) الملا علي القاري في مرقاة المفاتيح، كتاب الصوم، الفصل الثالث، ـــ

رمضان میں سب سے زیادہ سخاوت فرماتے تھے۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ماہِ رمضان کی آمد پر قیدیوں کو رہا کرنا اور فقراء و مساکین پر دل کھول کر خرچ کرنا مستحب اور پسندیدہ ہے۔

ملا علی القاری نے فرمایا: ''وَأَعْطٰی کُلَّ سَائِلٍ'' سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ (رمضان المبارک میں) اپنی عام عادتِ مبارکہ سے زیادہ عطا فرماتے، ورنہ رمضان المبارک کے علاوہ بھی (کسی سائل کے لیے) آپ ﷺ کی بارگاہ میں کبھی لفظِ 'نہیں' نہ تھا۔ 'صحیح مسلم' میں تو یہاں تک ہے کہ آپ ﷺ سے جو کچھ بھی مانگا گیا آپ ﷺ نے وہی عطا فرمایا۔ ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا، (اس کی طلب پر) آپ ﷺ نے اسے دو پہاڑوں کے درمیان (موجود) بکریوں کا ریوڑ عطا فرما دیا۔ وہ اپنی قوم کی طرف واپس گیا اور کہنے لگا: اے میری قوم! اسلام قبول کر لو کیونکہ محمد (ﷺ) ایسے شخص کی طرح عطا فرماتے ہیں جسے فقر کا ڈر نہیں ہوتا۔ امام بخاری نے حدیثِ جابر رضی اللہ عنہ کو روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ سے جو کچھ بھی مانگا گیا اس پر آپ ﷺ نے کبھی لفظ لا 'نہ' نہیں فرمایا۔

اِسی طرح 'صحیح مسلم' میں بیان کیا گیا ہے: حضور نبی اکرم ﷺ سے دنیاوی معاملات میں سے جو چیز بھی مانگی گئی آپ ﷺ نے کبھی انکار نہیں فرمایا۔

فرزدق شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

'آپ ﷺ نے تشہد (میں پڑھے جانے والے 'لا') کے علاوہ کبھی لفظِ 'لا' (نہ) نہیں فرمایا۔ اگر تشہد نہ ہوتا تو آپ ﷺ کا لفظِ 'نہ' بھی 'ہاں' ہوتا۔'

..... ۴/۳۹۹۔

قَالَ الشَّيْخُ عِزُّ الدِّيْنِ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ: مَعْنَاهُ لَمْ يَقُلْ لَا مَنْعاً لِلْعَطَاءِ. وَلَا يَلْزَمُ مِنْ ذٰلِكَ أَنْ لَا يَقُوْلَهَا اعْتِذَارًا كَمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ﴾ [التوبة، ٩/٩٢]، وَلَا يَخْفَى الْفَرْقُ بَيْنَ قَوْلِ ﴿لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ﴾ وبَيْنَ لَآ اَحْمِلُكُمْ. ..... وَفِي حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ عِنْدَ الشَّيْخَيْنِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِي رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ، فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ.(١)

١٠٦. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْجَنَّةَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ إِلَى الْحَوْلِ الْقَابِلِ. قَالَ: فَإِذَا كَانَ أَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيْحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ، نَشَرَتْ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ عَلَى الْحُوْرِ الْعِيْنِ، فَيَقُلْنَ: يَا رَبِّ، اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ أَزْوَاجًا تَقَرُّ بِهِمْ أَعْيُنُنَا وَتَقَرُّ أَعْيُنُهُمْ بِنَا.

---

(١) الملا علي القاري في مرقاة المفاتيح، كتاب الصوم، الفصل الثالث، ٤/٣٩٩-٤٠٠.

١٠٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٤٤، الرقم/٦٨٠٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣١٢، الرقم/٣٦٣٣، وابن عساكر ـــ

شیخ عز الدین بن عبد السلام فرماتے ہیں: اس کا معنٰی یہ ہے کہ آپ ﷺ نے عطا کے معاملے میں کبھی لفظِ 'نہ' نہیں فرمایا۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضور ﷺ نے (جود و عطا کے علاوہ) کسی اور معنٰی کے لیے اِعتذارًا بھی لفظ 'نہیں' نہ فرمایا ہو جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: آپ نے فرمایا: ﴿لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ﴾ 'اور میں (بھی) کوئی (زائد سواری) نہیں پاتا ہوں جس پر تمہیں سوار کر سکوں'، 'اور میں تمہیں سوار نہیں کرتا' کے درمیان فرق پوشیدہ اور مخفی نہیں ہے۔ شیخین کے ہاں حضرت ابن عباس سے مروی حدیث ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سب سے زیادہ سخی تو تھے ہی مگر رمضان المبارک میں جب حضرت جبریل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملاقات کرتے اور آپ ﷺ کے ساتھ قرآن پاک دہراتے تو آپ ﷺ معمول سے بھی بڑھ کر سخاوت فرماتے۔ حضرت جبریل علیہ السلام سے ملاقات کے وقت رسول اللہ ﷺ خیر کے کاموں میں تیز ہوا سے بھی زیادہ سخاوت فرمانے والے ہوتے تھے۔

۱۰۶۔ حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما **سے روایت ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت سال کے آغاز ہی سے اگلے سال تک رمضان المبارک کے لیے سجا دی جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان المبارک کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جو جنت کے پتوں کو حورِ عین پر پھیلا دیتی ہے، پھر حورِ عین یہ دعا مانگتی ہیں: اے پروردگار! ہمارے لیے اپنے بندوں میں سے ایسے شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہم سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

..... في تاريخ مدينة دمشق، ۱۰۸/۸۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ والْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَاللَّفْظُ لَهُ.

(٤) قَوْلُهُ ﷻ: 'اَلصَّوْمُ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهِ'

١٠٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَ اللهُ ﷻ: **كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ. لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَإِذا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٠٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب هل يقول إني صائم إذا شتم، ٢/٦٧٣، الرقم/١٨٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل الصيام، ٢/٨٠٧، الرقم/١١٥١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٣٢، الرقم/٧١٧٤، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ذكر الاختلاف على أبي صالح في هذا الحديث، ٤/١٦٢، الرقم/٢٢١٣-٢٢١٨، وأيضًا في السنن الكبرى، ٢/٩٠، الرقم/٢٥٢٥.

اِسے امام طبرانی نے، بیہقی نے **شعب الإیمان** میں مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

﴿ارشادِ باری تعالیٰ ہے: 'روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا'﴾

۱۰۷۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (حدیث قدسی میں) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: انسان کا ہر عمل اپنی ذات کے لیے ہے سوائے روزوں کے۔ روزہ صرف میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دیتا ہوں اور روزے (روزہ داروں کے لیے) ڈھال ہیں۔ (حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) جس روز تم میں سے کوئی روزہ سے ہو تو نہ فحش کلامی کرے اور نہ کسی سے جھگڑے۔ اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا اس سے لڑے تو وہ جواباً صرف اتنا کہہ دے: میں روزہ دار شخص ہوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد(ﷺ) کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ ﷻ کے نزدیک مشک سے زیادہ عمدہ ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں، جن سے اسے فرحت نصیب ہوتی ہے: ایک (فرحتِ اِفطار کہ) جب وہ روزہ اِفطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور دوسری (فرحتِ دیدار کہ) جب وہ اپنے روزہ کے باعث اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو فرحت پائے گا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٠٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَقُوْلُ اللهُ ﷻ: اَلصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَأَكْلَهُ وَشُرْبَهُ مِنْ أَجْلِي، وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ حِيْنَ يُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ حِيْنَ يَلْقَى رَبَّهُ، وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَالَ الْحَافِظُ الْعَسْقَلَانِيُّ: اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي الْمُرَادِ بِقَوْلِهِ تَعَالَى: اَلصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ؛ مَعَ أَنَّ الْأَعْمَالَ كُلَّهَا لَهُ، وَهُوَ الَّذِي يَجْزِي بِهَا عَلَى أَقْوَالٍ – أَحَدُهَا: أَنَّ الصَّوْمَ لَا يَقَعُ فِيْهِ الرِّيَاءُ كَمَا يَقَعُ فِي غَيْرِهِ. حَكَاهُ الْمَازِرِيُّ وَنَقَلَهُ عِيَاضٌ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ. وَلَفْظُ أَبِي عُبَيْدٍ فِي غَرِيْبِهِ: قَدْ عَلِمْنَا أَنَّ أَعْمَالَ الْبِرِّ كُلَّهَا لِلهِ وَهُوَ الَّذِي يَجْزِي بِهَا. فَنَرَى، وَاللهُ أَعْلَمُ، أَنَّهُ إِنَّمَا خَصَّ الصِّيَامَ لِأَنَّهُ لَيْسَ يَظْهَرُ مِنِ ابْنِ آدَمَ بِفِعْلِهِ، وَإِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ فِي الْقَلْبِ. وَيُؤَيِّدُ هٰذَا التَّأْوِيْلَ قَوْلُهُ: لَيْسَ فِي الصِّيَامِ

١٠٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: ﴿يريدون أن يبدلوا كلام الله﴾، ٦/٢٧٢٣، الرقم/٧٠٥٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل الصيام، ٢/٨٠٧، الرقم/١١٥١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٩٣، الرقم/٩١٠١، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب فضل الصيام والاختلاف على أبي إسحاق في حديث علي بن أبي طالب ﷺ في ←

١٠٨۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: روزہ صرف میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دیتا ہوں۔ روزہ دار میری خاطر اپنی نفسانی خواہشات اور اپنے کھانے پینے کو چھوڑتا ہے، روزہ ڈھال ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں: ایک (فرحتِ اِفطار کہ) جب وہ روزہ اِفطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور دوسری (فرحتِ دیدار کہ) جب وہ اپنے روزہ کے باعث اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو فرحت پائے گا۔ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ ﷻ کے نزدیک مشک سے زیادہ عمدہ ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

حافظ ابن حجر العسقلانی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: علماء نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد 'اَلصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهٖ' '(روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دیتا ہوں)' کی مراد میں اختلاف کیا ہے، کیونکہ اصلاً تو سارے اعمال ہی اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور وہی ان کی جزاء دیتا ہے۔ اس پر کئی اقوال ہیں۔ ان میں سے ایک قول یہ ہے کہ روزہ ایسی عبادت ہے جس میں ریاکاری واقع نہیں ہوتی جیسے باقی عبادات میں ہوسکتی ہے۔ اسے امام مازری نے بیان کیا ہے اور قاضی عیاض نے ابوعبید سے نقل کیا ہے۔ ابوعبید کی اپنی کتاب الغریب میں یہ الفاظ ہیں: ہم جانتے ہیں کہ تمام نیک اعمال اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور وہی ان کی جزاء دیتا ہے۔ ہمارا خیال ہے اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس (ذاتِ باری تعالیٰ) نے صرف روزے کو اپنے ساتھ خاص فرمایا ہے کیونکہ روزہ انسان کے محض (کھانا پینا ترک کرنے کے) ظاہری فعل سے عبارت نہیں بلکہ روزے کی تکمیل کے لیے قلبی عزم و ایمان کا بڑا عمل دخل ہے۔ آپ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی بھی اس تاویل کی تائید کرتا ہے: 'روزے

..... ذلك، ٤/ ١٦١، الرقم/ ٢٢١١۔

رِيَاءٌ، حَدَّثَنِيْهِ شَبَابَةُ عَنْ عَقِيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَذَكَرَهُ يَعْنِي مُرْسَلًا، قَالَ: وَذٰلِكَ لِأَنَّ الْأَعْمَالَ لَا تَكُوْنُ إِلَّا بِالْحَرَكَاتِ إِلَّا الصَّوْمَ، فَإِنَّمَا هُوَ بِالنِّيَّةِ الَّتِي تَخْفٰى عَنِ النَّاسِ. هٰذَا وَجْهُ الْحَدِيْثِ عِنْدِي.(١)

قَالَ الْإِمَامُ الْعَيْنِيُّ: قُلْتُ: أَمَّا رَمَضَانُ فَإِنَّهُ شَهْرٌ عَظِيْمٌ، وَفِيْهِ الصَّوْمُ وَفِيْهِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ، وَهُوَ مِنْ أَشْرَفِ الْعِبَادَاتِ. فَلِذٰلِكَ قَالَ: اَلصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ. فَلَا جَرَمَ يَتَضَاعَفُ ثَوَابُ الصَّدَقَةِ وَالْخَيْرِ فِيْهِ وَكَذٰلِكَ الْعِبَادَاتِ. وَعَنْ هٰذَا قَالَ الزُّهْرِيُّ: تَسْبِيْحَةٌ فِي رَمَضَانَ خَيْرٌ مِنْ سَبْعِيْنَ فِي غَيْرِهِ.(٢)

قَالَ الْإِمَامُ الْمُنَاوِيُّ: إِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: إِنَّ الصَّوْمَ لِي أَيْ لَا يُتَعَبَّدُ بِهِ أَحَدٌ غَيْرِي أَوْ هُوَ سِرٌّ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي، وَأَنَا أَجْزِي بِهِ صَاحِبَهُ، بِأَنْ أُضَاعِفَ لَهُ الْجَزَاءَ مِنْ غَيْرِ عَدَدٍ وَلَا حِسَابٍ.

---

(١) العسقلاني في فتح الباري، كتاب الصوم، باب فضل الصوم، ٤/١٠٧.

(٢) العيني في عمدة القاري، باب كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله ﷺ، ١/٧٦.

میں ریاء کا شک و شبہ نہیں ہوتا۔' اس حدیث کو مجھے شبابہ نے عقیل سے روایت کیا، جنہوں نے اسے امام زہری سے (مرسلاً) ذکر فرمایا ہے کہ تمام اعمال (بدن کی) حرکات سے وقوع پذیر ہوتے ہیں سوائے روزہ کے، اِس کا تعلق نیت سے ہے جو لوگوں سے مخفی ہوتی ہے۔ (حافظ ابن حجر العسقلانی کہتے ہیں:) میرے نزدیک اِس حدیث کی یہی توجیہ ہے۔

امام بدر الدین العینی فرماتے ہیں: میرا کہنا یہ ہے کہ رمضان المبارک عظمت والا مہینہ ہے کیونکہ اس میں روزہ (جیسی بہترین عبادت) اور شبِ قدر (جیسی عظیم رات) ہے اور یہ اعلیٰ ترین عبادات میں سے ہے۔ اسی وجہ سے (حدیثِ قدسی میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزاء دینے والا ہوں۔ بلاشبہ اس ماہِ مبارک میں صدقہ و خیرات، اعمالِ صالحہ اور دیگر عبادات کا اَجر و ثواب بھی کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔ اسی سے نتیجہ اخذ کرتے ہوئے امام زہری نے فرمایا ہے: رمضان المبارک میں کی گئی ایک تسبیح رمضان کے علاوہ دیگر مہینوں کی ستر (۷۰) تسبیحات سے افضل ہے۔

امام عبد الرؤوف المناوی نے فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: روزہ میرے لیے ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ میرے علاوہ کسی اور کی خاطر روزہ رکھ کر عبادت نہیں کی جاتی (یعنی کسی بھی مذہبِ باطل کے ماننے والے اپنے خود ساختہ خدا کے لیے روزہ نہیں رکھتے)؛ یا اس سے مراد یہ ہے کہ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ایک راز ہے جس کی جزاء میں خود ہی روزے دار کے اجر کو بڑھا کر بغیر حساب و شمار کے عطا فرماتا ہوں۔

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ. قَالَ الْقَاضِي: ثَوَابُ الصَّوْمِ لَا يُقَدَّرُ قَدْرُهُ وَلَا يَقْدِرُ عَلَى إِحْصَائِهِ إِلَّا اللهُ، فَلِذٰلِكَ يَتَوَلَّى جَزَاءَهُ بِنَفْسِهِ، وَلَا يَكِلُهُ إِلَى مَلَائِكَتِهِ.

وَالْمُوْجِبُ لِاخْتِصَاصِ الصَّوْمِ بِهٰذَا الْفَضْلِ أَمْرَانِ:
أَحَدُهُمَا: أَنَّ جَمِيْعَ الْعِبَادَةِ مِمَّا يَطَّلِعُ عَلَيْهِ الْعِبَادُ وَالصَّوْمُ سِرٌّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ، يَفْعَلُهُ خَالِصًا لِوَجْهِهِ وَيُعَامِلُهُ بِهِ طَالِبًا لِرِضَاهُ؛
الثَّانِي: أَنَّ جَمِيْعَ الْحَسَنَاتِ رَاجِعَةٌ إِلَى صَرْفِ الْمَالِ فِيْمَا فِيْهِ رِضَاهُ، وَالصَّوْمُ يَتَضَمَّنُ كَسْرَ النَّفْسِ وَتَعْرِيْضَ الْبَدَنِ لِلنَّقْصِ.(١)

١٠٩. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعِفُ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ مَا شَاءَ اللهُ. يَقُولُ اللهُ: إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي. لِلصَّائِمِ**

(١) المناوي في فيض القدير، حرف الهمزة، ٣٠٧/٢ـ

١٠٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب حفظ اللسان للصائم، ٨٠٧/٢، الرقم/١١٥٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٦٦/٢، الرقم/٧٥٩٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ـــ

روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں: ایک (فرحتِ افطار) جب وہ روزہ افطار کرتا ہے (دوسری فرحتِ دیدار جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا)۔ قاضی عیاض نے فرماتے ہیں: روزہ کا اجر وثواب بے حد وحساب ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اسے شمار نہیں کر سکتا۔ اسی وجہ سے اللہ رب العزت اس (روزہ) کی جزاء اپنے ذمۂ کرم پر رکھتا ہے اور یہ ذمہ داری ملائکہ کو نہیں دیتا۔

روزہ کے اس فضل وکرم کے ساتھ مختص ہونے کے دو اسباب ہیں: **ان میں سے ایک یہ ہے** کہ تمام عبادات پر بندے مطلع ہوتے ہیں مگر روزہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کے درمیان راز ہے، جس پر بندہ خالصتاً اپنے رب کی خوشنودی اور اُس کی رضا کے حصول کے لیے کاربند رہتا ہے۔ **دوسرا سبب** یہ ہے کہ بیشتر نیکیاں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس کے پسندیدہ اُمور میں مال خرچ کرنے سے حاصل ہوتی ہیں، مگر روزہ کسرِ نفس اور جسم کو (بھوک و پیاس کی) آزمائش سے دوچار کرنے کی عبادت پر مشتمل ہے، (یعنی بقیہ نیکیاں مال خرچ کرنے سے ملتی ہیں جبکہ روزہ دار اپنے پورے وجود کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش کر دیتا ہے)۔

۱۰۹۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بنی آدم کا ہر (نیک) عمل نیکی کو دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھا دیتا ہے، جتنا بھی اللہ تعالیٰ چاہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: سوائے روزہ کے، کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔ (یہ اس وجہ سے) کہ روزہ دار میرے لیے اپنی نفسانی خواہشات اور اپنا کھانا پینا چھوڑ

..... ما جاء في فضل الصيام، ۱/۵۲۵، الرقم/۱۶۳۸، والنسائي في السنن الكبرى، ۲/۹۰، الرقم/۲۵۲۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴/۲۷۳، والرقم/۸۱۱۶۔

فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ، وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

١١٠. عَنْ جَابِرٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا الصِّيَامُ جُنَّةٌ، يَسْتَجِنُّ بِهَا الْعَبْدُ مِنَ النَّارِ. هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

(٥) اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَوِقَايَةٌ لِلصَّائِمِيْنَ

١١١. ثَبَتَ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَغَيْرِهَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَ اللهُ ﷻ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ.

١١٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٩٦، الرقم/١٥٢٩٩، والبزار عن ابن أبي الوقاص ﷺ، ٦/٣٠٩، الرقم/٢٣٢١، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/٥٨، الرقم/٨٣٨٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٢٩٤، الرقم/٣٥٨٢ـ

١١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب هل يقول إني صائم إذا شتم، ٢/٦٧٣، الرقم/١٨٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب ←

دیتا ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں: ایک افطار کے وقت اور دوسری اپنے رب سے ملاقات کے وقت۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ عمدہ ہے۔

اِسے امام مسلم، احمد بن حنبل اور نسائی نے، ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ میں اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۱۰۔ حضرت جابر ؓ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک روزے ڈھال ہیں، جن کے ساتھ بندہ خود کو دوزخ کی آگ سے بچاتا ہے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اُس کی جزاء دوں گا۔

اِسے امام احمد نے اِسنادِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے؛ جب کہ بزار، طبرانی اور بیہقی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

﴿روزہ ڈھال اور دوزخ سے بچانے والا ہے﴾

۱۱۱۔ 'صحیحین' اور دیگر کتبِ حدیث میں یہ ثابت ہے: **حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: (حدیث قدسی میں) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: انسان کا ہر عمل اپنی ذات کے لیے ہے سوائے روزوں کے۔ روزہ صرف میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دیتا ہوں اور روزے (روزہ داروں کے لیے) ڈھال ہیں۔

..... الصيام، باب فضل الصيام، ۲/۸۰۷، الرقم/۱۱۵۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۳۲، الرقم/۷۱۷٤، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ذكر الاختلاف على أبي صالح في هذا الحديث، ٤/۱٦۲، الرقم/۲۲۱۳-۲۲۱۸، وأيضًا في السنن الكبرى، ۲/۹۰، الرقم/۲۵۲۵۔

وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ. لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَإِذا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١١٢. وَيُؤَيِّدُهُ مَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلصِّيَامُ لَا رِيَاءَ فِيْهِ. قَالَ اللهُ ﷻ: هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، يَدَعُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ مِنْ أَجْلِي.

(٦) بَابُ الرَّيَّانِ لِلصَّائِمِيْنَ

١١٣. وَفِي الصَّحِيْحَيْنِ وَغَيْرِهَا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُوْنَ؟ فَيَقُوْمُوْنَ،

١١٢: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٠٠، الرقم/٣٥٩٣، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٤٠٩، الرقم/٣٨١٨ـ

١١٣: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب الصوم، باب الريان للصائمين، ٢/٦٧١، الرقم/١٧٩٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل الصيام، ٢/٨٠٨، الرقم/١١٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ←

(حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) جس روز تم میں سے کوئی روزہ سے ہو تو نہ فحش کلامی کرے اور نہ کسی سے جھگڑے۔ اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا اس سے لڑے تو وہ جواباً صرف اتنا کہہ دے: میں روزہ دار شخص ہوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ عمدہ ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہوتی ہیں، جن سے اسے فرحت نصیب ہوتی ہے: ایک (فرحتِ اِفطار کہ) جب وہ روزہ اِفطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور دوسری (فرحتِ دیدار کہ) جب وہ اپنے روزہ کے باعث اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو فرحت و سرور پائے گا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۱۲۔ اِس کی تائید وہ حدیث مبارک بھی کرتی ہے جسے امام بیہقی نے **شعب الإیمان** میں روایت کیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: روزہ میں کوئی ریا کاری نہیں ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: روزہ صرف میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دیتا ہوں۔ روزہ دار صرف میری خاطر اپنا کھانا اور پینا چھوڑ دیتا ہے۔

﴿روزہ داروں کے لیے (جنت میں) باب الریان کی تخصیص﴾

۱۱۳۔ 'صحیحین' اور دیگر کتبِ حدیث میں ہے: **حضرت سہل بن سعد** رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ریّان ہے، قیامت کے دن روزے دار اس (دروازے) سے جنت میں داخل ہوں گے اور اُن کے علاوہ کوئی اور اس دروازے سے داخل نہیں ہوگا۔ (اور اس دن) کہا جائے گا: روزے دار کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو

.....

٥/٣٣٣، الرقم/٢٢٨٦٩، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في فضل الصوم، ٣/١٣٧، الرقم/٧٦٥، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، ذكر الاختلاف على محمد بن أبي يعقوب في حديث، ٤/١٦٨، الرقم/٢٢٣٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في فضل الصيام، ١/٥٢٥، الرقم/١٦٤٠۔

لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوْا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ.
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ: وَمَنْ دَخَلَهُ، لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا.

أَكْرَمَ اللهُ الصَّائِمِيْنَ فَجَعَلَ لَهُمْ بَابًا فِي الْجَنَّةِ خَاصًّا بِهِمْ، لَا يُزَاحِمُهُمْ فِيْهِ غَيْرُهُمْ، وَتِلْكَ مَزِيَّةٌ تَدُلُّ عَلٰى مَا لِلصَّوْمِ مِنَ الْفَضْلِ عِنْدَ اللهِ تَعَالٰى.

(٧) فَضْلُ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

وَمِمَّا لَا شَكَّ فِيْهِ أَنَّ شَهْرَ رَمَضَانَ شَهْرُ الْقُرْآنِ فَيَنْبَغِي الإِكْثَارُ فِيْهِ مِنَ التِّلَاوَةِ بِقَدْرِ الإِمْكَانِ، وَمِنَ الْحِكْمَةِ فِي ذٰلِكَ أَنْ يَنْضَمَّ الْقُرْآنُ إِلَى الصِّيَامِ فِي الشَّفَاعَةِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لِمَا جَاءَ فِي 'الْمُسْنَدِ':

١١٤. **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو** ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: **اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُوْلُ الصِّيَامُ: أَيْ رَبِّ، مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ**

١١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٧٤، الرقم/٦٦٢٦، والحاكم في المستدرك، ١/٧٤٠، الرقم/٢٠٣٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٤٦، الرقم/١٩٩٤، ورواه ابن أبي الدنيا في كتاب الجوع وغيره بإسناد حسن، وذكره المنذري في الترغيب ←

جائیں گے (اور جنت میں داخل ہونا شروع ہو جائیں گے)، ان کے علاوہ کوئی اور اس میں سے داخل نہیں ہو سکے گا۔ جب وہ سب جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اسے بند کر دیا جائے گا، پھر (اس کے بعد بھی) کوئی اور اس دروازہ سے داخل نہیں ہو سکے گا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اور امام ترمذی کی روایت میں یہ بھی ہے: 'جو اس میں داخل ہو گا، کبھی پیاسا نہ ہو گا۔'

اللہ تعالیٰ نے روزہ داروں پر یہ خاص کرم فرمایا ہے کہ اُن کے لیے جنت میں ایک دروازہ مخصوص کر دیا ہے، اس دروازہ میں سے ان کے علاوہ کوئی اور نہیں گزرے گا۔ (وہ آرام سے خراماں خراماں اس میں داخل ہوں گے۔) یہ ایک ایسی خصوصیت ہے جو روزہ کی اللہ تعالیٰ کے ہاں فضیلت کو آشکار کرتی ہے۔

﴿ماہِ رمضان میں تلاوتِ قرآن کی فضیلت﴾

اِس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ماہِ رمضان المبارک، قرآن کا مہینہ ہے۔ لہٰذا اس میں قرآن مجید کی ممکنہ حد تک جتنی زیادہ تلاوت کی جا سکے کرنی چاہئے۔ اس میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ روزِ قیامت قرآن مجید بھی روزہ کے ساتھ روزے دار کی شفاعت کرنے میں شریک ہوگا، جیسا کہ 'مسند امام احمد بن حنبل' میں ہے:

۱۱۴۔ **حضرت عبد اللہ بن عمرو (بن العاص) ﷺ سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ اور قرآن دونوں روزِ قیامت بندۂ (مومن) کے لیے شفاعت کریں گے۔ روزہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے دن کے وقت اس کو کھانے اور خواہشاتِ نفسانی سے روکے

..... والترهيب، ۲/ ۵۰، الرقم/ ۱۴۵۵، وقال: رواه الطبراني في الكبير ورجاله محتج بهم في الصحيح، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/ ۱۸۱۔

بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيْهِ، وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيْهِ. قَالَ: فَيُشَفَّعَانِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَذَكَرَهُ الْمُنْذِرِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

فَقَدْ ثَبَتَ أَنَّ تِلَاوَةَ الْقُرْآنِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَهَا فَضْلٌ كَبِيْرٌ، كَمَا قَالَ النَّوَوِيُّ: أَنَّهَا أَفْضَلُ مِنْ سَائِرِ الْأَذْكَارِ، إِذْ لَوْ كَانَ ذِكْرٌ أَفْضَلَ مِنْهَا أَوْ يُسَاوِيْهَا لَفَعَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَجِبْرِيْلُ عليه السلام بَدَلًا مِنْ مُدَارَسَةِ الْقُرْآنِ، وَكَانَ السَّلَفُ يَتْلُوْنَ الْقُرْآنَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي الصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا.

☆ وَكَانَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها تَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ أَوَّلَ النَّهَارِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ نَامَتْ.

☆ وَكَانَ قَتَادَةُ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي سَبْعِ لَيَالٍ دَائِمًا، وَفِي رَمَضَانَ فِي كُلِّ ثَلَاثِ لَيَالٍ، وَفِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ، وَكَانَ يُدَرِّسُ الْقُرْآنَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ.(١)

☆ كَانَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَتْمَةً، فَإِذَا كَانَ شَهْرُ رَمَضَانَ خَتَمَ فِيْهِ مَعَ لَيْلَةِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْفِطْرِ اثْنَتَيْنِ وَسِتِّيْنَ خَتْمَةً.(٢)

---

(١) الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٥/٢٧٦ـ

(٢) الصيمري في أخبار أبي حنيفة وأصحابه/٥٥ـ

رکھا، لہٰذا تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما؛ اور قرآن کہے گا: میں نے رات کے وقت اسے نیند سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پس دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔

اِسے امام احمد، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور منذری نے ذکر کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا ہے: یہ حدیث صحیح ہے۔

یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ ماہِ رمضان میں قرآن مجید کی تلاوت کی بڑی فضیلت ہے، جیسا کہ امام نووی نے بھی بیان کیا ہے: تلاوتِ قرآن تمام اذکار سے افضل ہے۔ اگر کوئی ذکر اس سے افضل ہوتا یا اس کے برابر بھی ہوتا تو حضور نبی اکرم ﷺ اور جبریل امین علیہ السلام رمضان میں قرآن مجید کی تلاوت کے بجائے وہ ذکر اختیار کرتے۔ سلف صالحین ماہِ رمضان میں نماز میں بھی اور اس کے علاوہ بھی قرآن مجید کی بہت زیادہ تلاوت کیا کرتے تھے۔

اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رمضان المبارک میں صبح کے وقت قرآن مجید کی تلاوت فرماتیں اور جب سورج طلوع ہو جاتا تو پھر آرام فرماتیں۔

حضرت قتادہ کا یہ معمول تھا کہ وہ سات راتوں میں قرآن مجید کی تلاوت مکمل کر لیتے تھے، لیکن رمضان میں وہ تین راتوں میں قرآن مجید کی تلاوت مکمل کرتے تھے۔ آخری عشرے میں وہ ہر رات پورا قرآن مجید تلاوت کرتے تھے۔ نیز رمضان المبارک میں درسِ قرآن بھی دیا کرتے تھے۔

امام ابو حنیفہ کا یہ معمول تھا کہ وہ ایک دن اور رات میں قرآن مجید ختم کر لیتے تھے، لیکن ماہِ رمضان المبارک میں چاند رات اور عید کے دن کو شامل کر کے پورے مہینے میں باسٹھ قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے (یعنی ایک قرآن مجید دن میں ختم کرتے اور ایک رات میں مکمل تلاوت فرماتے)۔

☆ وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْحَكِيْمِ: كَانَ مَالِكٌ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ تَرَكَ جَمِيْعَ الْعِبَادَةِ وَأَقْبَلَ عَلٰى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ.

☆ وَكَانَ لِلشَّافِعِيِّ فِي رَمَضَانَ سِتُّوْنَ خَتْمَةً يَقْرَأُهَا غَيْرَ الصَّلَاةِ.(١)

☆ وَكَانَ الْأَسْوَدُ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ لَيْلَتَيْنِ فِي رَمَضَانَ.

☆ وَكَانَ النَّخَعِيُّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ ثَلَاثِ لَيَالٍ فِي رَمَضَانَ، وَفِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ يَقْرَأُهُ فِي كُلِّ لَيْلَتَيْنِ.

☆ وَكَانَ الزُّهْرِيُّ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ قَالَ: إِنَّمَا هُوَ تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ، وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ.(٢)

☆ وَقَالَ سُفْيَانُ: كَانَ زُبَيْدُ الْيَامِيُّ إِذَا حَضَرَ رَمَضَانُ أَحْضَرَ الْمَصَاحِفَ وَجَمَعَ إِلَيْهِ أَصْحَابَهُ.

(٨) مَا أُعْطِيَتْ هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ؟

١١٥. أَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُعْطِيَتْ أُمَّتِي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي. أَمَّا وَاحِدَةٌ: فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَظَرَ اللهُ إِلَيْهِمْ، وَمَنْ نَظَرَ اللهُ إِلَيْهِ لَمْ يُعَذِّبْهُ

(١) ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥١/٣٩٣ـ

(٢) ابن عبد البر في التمهيد، ٦/١١١ـ

١١٥: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٠٣، الرقم/٣٦٠٣، وفي ـــ

ابن عبد الحکیم فرماتے ہیں: امام مالک رمضان المبارک کے شروع ہوتے ہی تمام نفلی عبادات ترک کر دیتے اور قرآن مجید کی تلاوت کی طرف متوجہ ہو جاتے۔

امام شافعی رمضان میں نماز کے علاوہ ساٹھ قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

امام اسود رمضان المبارک کی دو راتوں میں ایک قرآن مجید کی تلاوت مکمل کر لیتے تھے۔

امام نخعی رمضان المبارک میں تین راتوں میں قرآن مجید ختم کرتے تھے، جبکہ آخری عشرہ میں دو راتوں میں اس کی تلاوت مکمل کر لیتے تھے۔

جب رمضان کا مہینہ شروع ہوتا تو امام زہری فرماتے: رمضان کا یہ مہینہ صرف تلاوت قرآن اور کھانا کھلانے کے لیے ہے۔

حضرت سفیان بیان کرتے ہیں: حضرت زبید الیامی کا معمول تھا کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہوتا تو قرآن مجید کے نسخے منگوا لیتے اور اپنے دوست احباب کو جمع کر کے اُن کی تلاوت کیا کرتے۔

﴿اِس اُمت کو رمضان میں کیا عطا فرمایا گیا ہے؟﴾

۱۱۵۔ امام بیہقی نے روایت کیا ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت کو ماہِ رمضان میں پانچ تحفے عطا ہوئے ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئے۔ **پہلا** یہ کہ جب ماہِ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظرِ رحمت فرماتا ہے اور جس پر اللہ کی نظر پڑ جائے اسے کبھی عذاب نہیں دے گا۔

..... فضائل الأوقات/١٤٥، الرقم/٣٦، وأبو الحسن الطوسي في الأربعين/٧٧، الرقم/٣٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٥٦، الرقم/١٤٧٧۔

أَبَدًا. وَأَمَّا **الثَّانِيَةُ**: فَإِنَّ خُلُوفَ أَفْوَاهِهِمْ حِيْنَ يُمْسُوْنَ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ. وَأَمَّا **الثَّالِثَةُ**: فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ. وَأَمَّا **الرَّابِعَةُ**: فَإِنَّ اللهَ يَأْمُرُ جَنَّتَهُ، فَيَقُولُ لَهَا: اسْتَعِدِّي وَتَزَيَّنِي لِعِبَادِي. أَوْشَكُوْا أَنْ يَسْتَرِيْحُوْا مِنْ تَعَبِ الدُّنْيَا إِلَى دَارِي وَكَرَامَتِي. وَأَمَّا **الْخَامِسَةُ**: فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ آخِرُ لَيْلَةٍ غَفَرَ لَهُمْ جَمِيْعًا.

فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ: لَا. أَلَمْ تَرَ إِلَى الْعُمَّالِ يَعْمَلُونَ؟ فَإِذَا فَرَغُوْا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وُفُّوْا أُجُوْرَهُمْ.

هٰذِهِ خَمْسُ خِصَالٍ أَكْرَمَ اللهُ بِهَا الصَّائِمِيْنَ مِنْ أُمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ:

أَوَّلُهَا: نَظَرَ اللهُ إِلَيْهِمْ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ نَظْرَةَ عِنَايَةٍ وَرَحْمَةٍ، وَمَنْ نَظَرَ اللهُ إِلَيْهِ كَذٰلِكَ لَمْ يُعَذِّبْهُ أَبَدًا.

ثَانِيْهَا: خُلُوْفُ أَفْوَاهِهِمْ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ. وَالْخُلُوْفُ تَغَيُّرُ رَائِحَةِ الْفَمِ لِمَا يَحْدُثُ مِنْ خُلُوِّ الْمَعِدَةِ بِتَرْكِ الْأَكْلِ، وَمَعْنٰى كَوْنِهِ أَطْيَبَ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ: أَنَّ اللهَ يُثِيْبُ عَلَيْهِ فِي الْآخِرَةِ حَتّٰى تَكُوْنَ لَهُ رَائِحَةٌ أَطْيَبَ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ. وَقِيْلَ: يَنَالُ الصَّائِمُ مِنَ الثَّوَابِ مَا هُوَ أَفْضَلُ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ عِنْدَنَا.

دوسرا یہ کہ شام کے وقت ان کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی لگتی ہے۔ **تیسرا** یہ کہ فرشتے ہر دن اور رات ان کے لیے بخشش طلب کرتے رہتے ہیں۔ **چوتھا** یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی جنت کو حکم دیتا ہے: میرے بندوں کے لیے تیاری کر لے اور مزین ہو جا۔ عنقریب وہ دنیا کی تھکاوٹ سے میرے گھر اور میرے دارِ رحمت میں پہنچ کر آرام کریں گے۔ **پانچواں** یہ کہ جب (رمضان کی) آخری رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان سب کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

ایک صحابی نے عرض کیا: کیا یہ (بخشش کا اعلان) شبِ قدر کو ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ کیا تم نے محنت مزدوری کرنے والے مزدوروں کی طرف نہیں دیکھا کہ جب وہ اپنے کام سے فارغ ہو جاتے ہیں تب انہیں مزدوری دی جاتی ہے؟ (اسی طرح مسلمانوں کو رمضان سے فراغت کے بعد بخشش کی شکل میں انعام سے نوازا جاتا ہے۔)

اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی اُمت کو رمضان المبارک میں یہ پانچ خصوصیات عطا فرمائی ہیں:

پہلی خصوصیت: اللہ تعالیٰ روزے داروں کی طرف رمضان کی پہلی رات ہی نظرِ رحمت وعنایت فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کی طرف نظرِ رحمت فرما دے یقیناً اُسے کبھی عذاب میں مبتلا نہیں فرمائے گا۔

دوسری خصوصیت: اُن کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی لگتی ہے۔ خلوف سے مراد معدہ کے خالی ہونے اور کھانا پینا چھوڑ دینے کی وجہ سے منہ کی بو کا متغیر ہو جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری سے بھی زیادہ پسندیدہ کا معنٰی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ روزے دار کو آخرت میں اس کا اجر عطا فرمائے گا یہاں تک کہ اُس سے ایسی خوشبو آئے گی جو کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ ہو گی۔ اور کہا گیا ہے: روزے دار کو وہ ثواب عطا کیا جائے گا جو ہمارے ہاں کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ فضیلت والا ہے۔

ثَالِثُهَا: اِسْتِغْفَارُ الْمَلَائِكَةِ لَهُمْ، وَاسْتِغْفَارُ الْمَلَائِكَةِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ثَابِتٌ بِنَصِّ الْقُرْآنِ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ○ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ۨ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ○﴾

رَابِعُهَا: تَزْيِيْنُ الْجَنَّةِ وَإِعْدَادُهَا طُوْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ لِاسْتِقْبَالِ الصَّائِمِيْنَ الْقَائِمِيْنَ.

خَامِسُهَا: مَغْفِرَةُ اللهِ لَهُمْ لَيْلَةَ الْعِيْدِ حِيْنَ يَنْتَهُوْنَ مِنْ أَدَاءِ صَوْمِ رَمَضَانَ وَقِيَامِهِ وَيُكَبِّرُوْنَ اللهَ عَلٰى مَا هَدَاهُمْ إِلَيْهِ مِنْ نِعْمَةِ الصِّيَامِ وَالْقِيَامِ. وَقَدْ جَاءَ فِي حَدِيْثٍ ضَعِيْفٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ لَيْلَةَ عِيْدِ الْفِطْرِ تُسَمّٰى لَيْلَةَ الْجَائِزَةِ، وَذٰلِكَ لِأَنَّ اللهَ يَجْزِلُ الْعَطَاءَ لِلصَّائِمِيْنَ غَدَاةَ الْعِيْدِ، وَيَشْمَلُهُمْ بِعَفْوِهِ وَسِتْرِهِ وَرِضَاهِ.

هُنَاكَ خِصَالٌ أُخْرٰى غَيْرَ هٰذِهِ الْخَمْسِ أَكْرَمَ اللهُ بِهَا الْأُمَّةَ الْمُحَمَّدِيَّةَ فِي رَمَضَانَ مِنْهَا:

تیسری خصوصیت: (جو رمضان المبارک میں مومنین اور روزہ داروں کو عطا کی گئی وہ) فرشتوں کا اُن کے لیے دعاے مغفرت کرنا ہے۔ فرشتوں کا مومنین کے لیے دعاے مغفرت کرنا قرآن کی نص سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: 'جو (فرشتے) عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اُس کے اِرد گرد ہیں وہ (سب) اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اہلِ ایمان کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں (یہ عرض کرتے ہیں کہ) اے ہمارے رب! تو (اپنی) رحمت اور علم سے ہر شے کا احاطہ فرمائے ہوئے ہے، پس اُن لوگوں کو بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیرے راستہ کی پیروی کی اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لےo اے ہمارے رب! اور انہیں (ہمیشہ رہنے کے لیے) جنّاتِ عدن میں داخل فرما، جن کا تُو نے اُن سے وعدہ فرما رکھا ہے اور اُن کے آباء و اجداد سے اور اُن کی بیویوں سے اور اُن کی اولاد و ذرّیت سے جو نیک ہوں (انہیں بھی اُن کے ساتھ داخل فرما)، بے شک تو ہی غالب، بڑی حکمت والا ہےo'

چوتھی خصوصیت: جنت کی تزئین و آرائش کی جاتی ہے اور پورا رمضان روزہ داروں اور قیام کرنے والوں کے استقبال کے لیے تیار رہتی ہے۔

پانچویں خصوصیت: اللہ تعالیٰ کا عید کی رات اُن کی مغفرت فرما دینا ہے۔ جب وہ رمضان کے روزوں اور قیام اللیل سے فارغ ہو کر عید کی نماز میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا اقرار کرتے ہیں کہ اُس نے اُنہیں روزے اور قیام کی نعمت سے نوازا ہے۔ حدیثِ ضعیف میں حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: عید کی رات لیلۃ الجائزہ (انعام کی رات) کے نام سے موسوم ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ عید کی صبح روزے داروں پر کثرت سے عطا و بخشش فرماتا ہے اور اُنہیں معافی، پردہ پوشی اور اپنی رضا عطا فرما دیتا ہے۔

ان پانچ خصوصیات کے علاوہ دیگر کئی خصوصیات بھی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے اُمت محمدیہ کو رمضان کے اس مقدس مہینہ میں نوازا ہے۔ ان میں سے چند یہ ہیں:

١١٦. عِتْقُ نَاسٍ مِنَ النَّارِ عِنْدَ كُلِّ إِفْطَارٍ، لِمَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ ﷻ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ عُتَقَاءَ.

١١٧. وَفِي مُسْنَدِ أَحْمَدَ: عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ ﷻ عُتَقَاءَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ – يَعْنِي فِي رَمَضَانَ – لِكُلِّ عَبْدٍ مِنْهُمْ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ.

١١٨. وَفِي سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ وَابْنِ مَاجَه: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَيُنَادِي مُنَادٍ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ، أَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ، أَقْصِرْ، وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ.

وَالصَّحِيْحُ أَنَّ عَدَدَ الْعُتَقَاءِ غَيْرُ مُقَيَّدٍ بِعَدَدٍ مُعَيَّنٍ، وَجَاءَ تَحْدِيْدُهُ

١١٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٥٦، الرقم/٢٢٢٥٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في فضل شهر رمضان، ١/٥٢٦، الرقم/١٦٤٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢٨٤، الرقم/٨٠٨٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٠٤، الرقم/٣٦٠٥ـ

١١٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٥٤، الرقم/٧٤٤٣، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٤٣ـ

١١٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في فضل شهر ـــ

۱۱۶۔ ہر روز اِفطار کے وقت لوگوں کو دوزخ سے آزاد کر دیا جانا، جیسا کہ امام احمد بن حنبل، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے: **حضرت ابو امامہ** ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے ہر افطار کے وقت (دوزخ سے) آزاد کیے جانے والے لوگ ہوتے ہیں۔

۱۱۷۔ 'مسند احمد' میں ایک اور جگہ مروی ہے: **حضرت ابو سعید خدری** ﷺ **بیان کرتے ہیں کہ** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان کے ہر دن اور ہر رات میں اللہ تعالیٰ کے لیے دوزخ سے آزادی پانے والے لوگ ہوتے ہیں۔ ہر رات ہر بندے کے لیے ایک دعا کی قبولیت ہوتی ہے۔

۱۱۸۔ اسی طرح 'سنن ترمذی' اور 'سنن ابن ماجہ' میں ہے: **حضرت ابو ہریرہ** ﷺ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطانوں اور سرکش جنوں کو بیڑیاں پہنا دی جاتی ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا؛ جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی بند نہیں کیا جاتا۔ ایک ندا دینے والا پکارتا ہے: اے خیر کے طالب! قدم بڑھا؛ اے شر کے متلاشی! رک جا۔ یوں اللہ تعالیٰ کئی لوگوں کو جہنم سے آزاد فرما دیتا ہے اور یہ عمل یونہی ساری رات جاری رہتا ہے۔

صحیح قول یہ ہے کہ جہنم سے آزادی پانے والوں کی تعداد معین نہیں ہے، بلکہ لا تعداد

..... رمضان، ٣/٦٦، الرقم/٦٨٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في فضل شهر رمضان، ١/٥٢٦، الرقم/١٦٤٢۔

فِي بَعْضِ الْأَحَادِيْثِ بِسِتّمِائَةِ أَلْفٍ، وَفِي بَعْضِهَا بِسِتِّيْنَ أَلْفًا، وَفِي بَعْضِهَا بِأَلْفِ أَلْفٍ، وَلٰكِنْ تِلْكَ الْأَحَادِيْثُ ضَعِيْفَةٌ مُضْطَرِبَةٌ لَا يَصِحُّ الْإِعْتِمَادُ عَلَيْهَا.

تَنْبِيْهٌ: شَرْطُ مَنْ يُعْتِقُهُ اللهُ فِي رَمَضَانَ أَلَّا يُفْطِرَ عَلٰى مُحَرَّمٍ، فَإِنْ أَفْطَرَ عَلٰى مُحَرَّمٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْإِعْتَاقِ نَصِيْبٌ، لِمَا جَاءَ فِي الْمُعْجَمِ الصَّغِيْرِ لِلطَّبَرَانِيِّ:

١١٩. **عَنْ أَنَسٍ** ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى عُتَقَاءَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَّا رَجُلًا أَفْطَرَ عَلٰى خَمْرٍ.

وَمِنْهَا: فَتْحُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَإِغْلَاقُ أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، وَتَصْفِيْدُ الشَّيَاطِيْنَ، وَقَدْ تَقَدَّمَ الْكَلَامُ عَلَيْهَا قَرِيْبًا.

وَمِنْهَا: اِسْتِجَابَةُ الدُّعَاءِ:

١٢٠. **رَوَى الطَّبَرَانِيُّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ** ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمًا وَحَضَرَ رَمَضَانُ: أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرُ بَرَكَةٍ، يَغْشَاكُمُ اللهُ فِيْهِ، فَيُنْزِلُ الرَّحْمَةَ، وَيَحُطُّ الْخَطَايَا، وَيَسْتَجِيْبُ فِيْهِ الدُّعَاءَ، يَنْظُرُ اللهُ تَعَالٰى إِلٰى تَنَافُسِكُمْ فِيْهِ، وَيُبَاهِي بِكُمْ مَلَائِكَتَهُ، فَأَرُوا اللهَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ خَيْرًا، فَإِنَّ

١١٩: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ١/٢٦٤، الرقم/٤٣٤، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٥٦.

١٢٠: أخرجه الطبراني في مسند الشاميين، ٣/٢٧١، الرقم/٢٢٣٨، وذكره ←

ہے۔ بعض احادیث میں اس کی تحدید وارد ہوئی ہے، مثلاً بعض میں چھ لاکھ، بعض میں ساٹھ ہزار اور بعض میں دس لاکھ تک آئی ہے، لیکن یہ تمام احادیث ضعیف اور مضطرب ہیں اور ان پر اعتماد کرنا صحیح نہیں۔

تنبیہ: دوزخ سے آزادی پانے کے لیے یہ شرط ہے کہ اللہ تعالیٰ جسے رمضان میں جہنم سے آزاد فرماتا ہے وہ کسی حرام چیز سے روزہ افطار نہ کرے، اگر اُس نے کسی حرام چیز سے روزہ افطار کیا تو اُس کے لیے اس آزادی میں کوئی حصہ نہیں، جیسا کہ امام طبرانی نے المعجم الصغیر میں روایت کیا ہے:

۱۱۹۔ حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ماہِ رمضان کی ہر رات جہنم سے آزادی عطا فرماتا ہے، سوائے اس شخص کے جس نے شراب سے روزہ افطار کیا ہو۔

ان میں سے ایک جنت کے دروازوں کا کھولا جانا، جہنم کے دروازوں کا بند کر دیا جانا اور شیاطین کو قید کر دیا جانا شامل ہے۔ اس پر تفصیلی گفتگو پیچھے گزر چکی ہے۔

ان میں ایک دعا کی قبولیت بھی ہے:

۱۲۰۔ امام طبرانی نے روایت بیان کی ہے۔ **حضرت عبادہ بن صامت ﷺ سے مروی ہے کہ** رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا جبکہ رمضان المبارک شروع ہو چکا تھا: تمہارے پاس برکتوں والا مہینہ رمضان آ گیا ہے، اس میں اللہ تعالیٰ تمہیں (اپنی رحمت سے) ڈھانپ لیتا ہے۔ چنانچہ وہ (اس مہینے میں) رحمت نازل فرماتا ہے، گناہوں کو مٹاتا ہے اور دعائیں قبول فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مہینے میں نیکی کی طرف تمہارے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کو ملاحظہ فرماتا ہے اور اپنے فرشتوں کے سامنے تم پر فخر فرماتا ہے۔ لہٰذا تم اپنی طرف سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خیر

..... المنذري في الترغيب والترهيب، ۲/ ۶۰، الرقم/ ۱۴۹۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/ ۱۴۲۔

الشَّقِيَّ مَنْ حُرِمَ فِيْهِ رَحْمَةَ اللهِ ﷻ.

١٢١. وَفِي الْمُسْنَدِ وَسُنَنِ التِّرْمِذِيِّ وَابْنِ مَاجَه عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: اَلصَّائِمُ حَتّٰى يُفْطِرَ، وَالإِمَامُ الْعَادِلُ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوم. يَرْفَعُهَا اللهُ فَوْقَ الْغَمَامِ، وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ، وَيَقُوْلُ الرَّبُّ: وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ.

حَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ.

١٢٢. وَفِي سُنَنِ ابْنِ مَاجَهْ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهِ لَدَعْوَةً مَا تُرَدُّ. قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو ﷺ يَقُوْلُ إِذَا أَفْطَرَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ أَنْ تَغْفِرَ لِي.

١٢١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٠٤، الرقم/٨٠٣٠، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في العفو والعافية، ٥/٥٧٨، الرقم/٣٥٩٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب في الصائم لا ترد دعوته، ١/٥٥٧، الرقم/١٧٥٢، وابن حبان في الصحيح، ٨/٢١٤-٢١٥، الرقم/٣٤٢٨ـ

١٢٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب في الصائم لا ترد دعوته، ١/٥٥٧، الرقم/١٧٥٣، والطبراني في الدعاء، ١/٢٨٦، الرقم/٩١٩، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٥٣، الرقم/١٤٦٩ـ

کر کے دکھاؤ کیونکہ بدبخت ہے وہ شخص جو اس ماہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم کر دیا گیا۔

۱۲۱۔ 'مسند احمد'، 'سنن ترمذی' اور 'سنن ابن ماجہ' میں روایت ہے: **حضرت ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کی دعا ردّ نہیں ہوتی: روزہ دار کی روزہ افطار کرنے تک، عادل حکمران اور مظلوم کی دعا۔ اللہ تعالیٰ اس کو بادلوں سے بھی اوپر اٹھاتا ہے اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ ایک مدت کے بعد ہو۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے، جبکہ امام ابن حبان نے اسے صحیح کہا ہے۔

۱۲۲۔ 'سنن ابن ماجہ' میں ہے: **حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ﷺ کا بیان ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: افطار کے وقت روزہ دار کی دعا ردنہیں کی جاتی۔ ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ کو افطار کے وقت یہ دعا مانگتے ہوئے سنا ہے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ أَنْ تَغْفِرَ لِي﴾ 'اے اللہ! میں تمام کائنات سے وسیع تیری رحمت کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ میری بخشش فرما دے۔'

(٩) فَضْلُ خُلُوْفِ فَمِ الصَّائِمِ

١٢٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أُعْطِيَتْ أُمَّتِي خَمْسَ خِصَالٍ فِي رَمَضَانَ، لَمْ تُعْطَهَا أُمَّةٌ قَبْلَهُمْ: خُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، وَتَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى يُفْطِرُوْا، وَيُزَيِّنُ اللهُ ﷻ كُلَّ يَوْمٍ جَنَّتَهُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: يُوْشِكُ عِبَادِيَ الصَّالِحُوْنَ أَنْ يُلْقُوا عَنْهُمُ الْمَئُوْنَةَ وَالْأَذٰى وَيَصِيرُوا إِلَيْكِ، وَيُصَفَّدُ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ، فَلَا يَخْلُصُوْا (فِيْهِ) إِلٰى مَا كَانُوا يَخْلُصُونَ إِلَيْهِ فِي غَيْرِهِ، وَيُغْفَرُ لَهُمْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ. قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّ الْعَامِلَ إِنَّمَا يُوَفّٰى أَجْرُهُ إِذَا قَضٰى عَمَلَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَذَكَرَهُ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ وَالْهِنْدِيُّ.

(١٠) صِيَامُ رَمَضَانَ يُكَفِّرُ الذُّنُوْبَ

١٢٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

١٢٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٩٢، الرقم/٧٩٠٤، وابن عبد البر في التمهيد، ١٦/١٥٣، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٥٦، الرقم/١٤٧٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٤٠، والهندي في كنز العمال، ٨/٢١٩، الرقم/٢٣٧٠٨.

١٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب صوم رمضان احتسابا من الإيمان، ١/٢٢، الرقم/٣٨، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الترغيب في قيام رمضان وهو ـــ

﴿روزہ دار کے منہ سے آنے والی بو کی فضیلت﴾

۱۲۳۔ **حضرت ابو ہریرہ** ؓ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: میری امت کو ماہِ رمضان میں پانچ ایسی خوبیاں عطا کی گئی ہیں جو پہلے کسی امت کے حصے میں نہیں آئیں: (۱) روزہ دار کے منہ سے آنے والی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بھی عمدہ ہے۔ (۲) فرشتے افطاری کرنے تک ان کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ (۳) اللہ تعالیٰ ہر روز اپنی جنت کو خوب سجاتا ہے، پھر فرماتا ہے: عنقریب میرے صالح بندے سختی اور تکلیف سے چھٹکارا پا کر تیری طرف آئیں گے۔ (۴) اس (ماہِ مبارک) میں سرکش شیاطین کو باندھ دیا جاتا ہے، لہٰذا انہیں اس میں اس قدر آزادی میسر نہیں ہوتی جس قدر دیگر مہینوں میں حاصل ہوتی ہے۔ (۵) جب (رمضان المبارک) کی آخری رات ہوتی ہے تو انہیں بخش دیا جاتا ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کیا یہ لیلۃ القدر ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ مزدور جب اپنے کام سے فارغ ہو جاتا ہے تو اسے اس کی پوری اُجرت دی جاتی ہے۔

اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے جب کہ منذری، ہیثمی اور ہندی نے بیان کیا ہے۔

﴿رمضان المبارک کے روزے گناہوں کو مٹانے کا سبب ہیں﴾

۱۲۴۔ **حضرت ابو ہریرہ** ؓ **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایمان کے ساتھ اور خالصتًا اللہ کی رضا چاہتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے گا اُس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔

التراويح، ۱/۵۲۳، الرقم/۷۶۰، وأبوداود في السنن، كتاب الصلاة، باب في قيام شهر رمضان، ۲/۴۹، الرقم/۱۳۷۲، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ثواب من قام رمضان وصامه إيمانًا واحتسابا، ۴/۱۵۷، الرقم/۲۲۰۶، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في فضل شهر رمضان، ۱/۵۲۶، الرقم/۱۶۴۱۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَرَواهُ أَحْمَدُ بِزِيَادَةٍ: وَمَا تَأَخَّرَ. وَإِسْنَادُ هٰذِهِ الزِّيَادَةِ صَحِيْحٌ أَيْضًا.(١)

قَالَ الْخَطَّابِيُّ: قَوْلُهُ ﷺ: إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا؛ أَيْ: نِيَّةً وَعَزِيْمَةً، وَهُوَ أَنْ يَصُوْمَهُ عَلَى التَّصْدِيْقِ وَالرَّغْبَةِ فِي ثَوَابِهِ طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ غَيْرَ كَارِهٍ لَهُ، وَلَا مُسْتَثْقِلٍ لِصِيَامِهِ وَلَا مُسْتَطِيْلٍ لِأَيَّامِهِ، لٰكِنْ يَغْتَنِمُ طُوْلَ أَيَّامِهِ لِعِظَمِ الثَّوَابِ.(٢)

وَقَالَ الْبَغَوِيُّ: قَوْلُهُ ﷺ: اِحْتِسَابًا أَي طَلَبًا لِوَجْهِ اللهِ تَعَالٰى وَثَوَابِهِ. يُقَالُ: فُلَانٌ يَحْتَسِبُ الْأَخْبَارَ وَيَتَحَسَّبُهَا أَي يَتَطَلَّبُهَا.(٣)

وَاخْتُلِفَ فِي الذُّنُوْبِ الَّتِي يُكَفِّرُهَا صَوْمُ رَمَضَانَ. هَلْ هِيَ الصَّغَائِرُ وَالْكَبَائِرُ أَوِ الصَّغَائِرُ فَقَطْ؟ جَزَمَ بِالْأَوَّلِ ابْنُ الْمُنْذِرِ، وَإِلَيْهِ مَيْلُ الْأُبَيِّ، وَجَزَمَ بِالثَّانِي إِمَامُ الْحَرَمَيْنِ، وَعَزَاهُ النَّوَوِيُّ لِلْفُقَهَاءِ، وَدَلِيْلُهُمْ مَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي 'صَحِيْحِهِ':

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٨٥، الرقم/٨٩٨٩ـ

(٢) ذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٥٥ـ

(٣) ذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٥٥ـ

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

امام احمد بن حنبل نے 'وَمَا تَأَخَّرَ' کے الفاظ کا اس روایت میں اضافہ کیا ہے۔ اس اضافہ کی سند بھی صحیح ہے۔

علامہ خطابی نے کہا ہے: آپ ﷺ کے فرمان: إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا سے مراد نیت اور عزیمت ہے۔ مطلب یہ کہ روزے دار روزہ پر یقین اور اس کے ثواب میں رغبت کے ساتھ روزہ رکھے، اُس روزہ کے بارے میں اس کے نفس میں کوئی ملال نہ ہو۔ نہ ہی وہ اس روزہ کو ناپسند کرنے والا، نہ اس کو بوجھ سمجھنے والا اور نہ اس کے دنوں کو طویل سمجھنے والا ہو، بلکہ وہ اس روزہ کے دنوں کی طوالت کو غنیمت جانے کہ اس کا ثواب بھی زیادہ ہوگا۔

امام بغوی نے کہا ہے: آپ ﷺ کے فرمان: احتساباً سے مراد اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے ثواب کو طلب کرنا ہے۔ کہا جاتا ہے: 'فلانٌ يحتسب الأخبار ويتحسبها' یعنی وہ اخبار کو طلب کرتا ہے اور اُن کی ٹوہ میں رہتا ہے۔

اس بات میں اختلاف ہے کہ وہ کون سے گناہ ہیں جن کو رمضان کے روزے مٹا دیتے ہیں، کیا وہ گناہ صغیرہ اور کبیرہ دونوں ہیں یا صرف صغیرہ ہیں؟ پہلے قول کو ابن المنذر نے اختیار کیا ہے، جبکہ أبي نے بھی اسی طرف رجوع کیا ہے۔ دوسرے قول کی امام الحرمین نے تاکید کی ہے، جبکہ امام نووی نے اس کو فقہاء کی طرف منسوب کیا ہے۔ اس کی دلیل وہ حدیث مبارک ہے جسے امام مسلم نے اپنی الصحیح میں روایت کیا ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ، مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ. فَقَيَّدَ تَكْفِيْرَ الذُّنُوْبِ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ بِاجْتِنَابِ الْكَبَائِرِ.(١)

قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ: وَهُوَ -أَي التَّكْفِيْرُ الْمَذْكُوْرُ- فِي حَقِّ مَنْ لَهُ كَبَائِرُ وَصَغَائِرُ. فَمَنْ لَيْسَ لَهُ إِلَّا صَغَائِرُ كُفِّرَتْ عَنْهُمْ، وَمَنْ لَيْسَ لَهُ إِلَّا كَبَائِرُ خُفِّفَ عَنْهُ مِنْهَا بِمِقْدَارِ مَا لِصَاحِبِ الصَّغَائِرِ، وَمَنْ لَيْسَ لَهُ صَغَائِرُ وَلَا كَبَائِرُ يَزْدَادُ فِي حَسَنَاتِهِ بِنَظِيْرِ ذٰلِكَ.(٢)

تَنْبِيْهٌ: إِنَّمَا يُكَفِّرُ صَوْمُ رَمَضَانَ الذُّنُوْبَ- كُلَّهَا أَوْ بَعْضَهَا عَلَى الْخِلَافِ- إِذَا رَاعَى الصَّائِمُ حُدُوْدَهُ وَحَافَظَ عَلَى

---

(١) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب الصلوات الخمس والجمعة إلى الجمعة ورمضان إلى رمضان مكفرات لما بينهن ما اجتنبت الكبائر، ١/٢٠٩، الرقم/٢٣٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٥٩، الرقم/٨٧٠٠، والترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في فضل الصلوات الخمس، ١/٤١٨، الرقم/٢١٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب تحت كل شعرة جنابة، ١/١٩٦، الرقم/٥٩٨، وابن حبان في الصحيح، ٥/٢٤، الرقم/١٧٣٣، والحاكم في المستدرك، ١/٢٠٧، الرقم/٤١٢ـ

(٢) ابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ١/٢٦٠-٢٦١ـ

حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچوں نمازیں، جمعہ اگلے جمعہ تک اور رمضان اگلے رمضان تک، سب درمیانی عرصہ کے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں بشرطیکہ انسان اس دوران کبیرہ گناہوں سے بچا رہے۔ اِس حدیث مبارک میں بھی گناہوں کی معافی، کبیرہ گناہوں سے بچنے کی قید کے ساتھ خاص ہے۔

حافظ ابن حجر العسقلانی بیان کرتے ہیں: وہ یعنی گناہوں کا مذکورہ کفارہ، ہر اُس شخص کے لیے ہے جس کے صغیرہ گناہ ہوں یا کبیرہ۔ جس کے صرف صغیرہ گناہ ہوں گے وہ اُس سے مٹا دیے جائیں گے، جس کے کبیرہ گناہ ہوں گے اُس کے گناہوں میں صغیرہ گناہوں والے کے برابر تخفیف کر دی جائے گی۔ جس کے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں میں سے کوئی گناہ نہیں ہوگا تو اُس کی نیکیوں میں اضافہ کر دیا جائے گا۔

آگاہ رہیں! رمضان کے روزے گناہوں کے مٹانے کا سبب ہیں چاہے تمام کے تمام معاف ہو جائیں یا اُن میں سے بعض، لیکن یہ صرف اُسی صورت میں ممکن ہے جب روزہ دار اِس کی حدود کی حفاظت کرے

شَرَائِطِه، لِمَا ثَبَتَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَعَرَفَ حُدُوْدَهُ وَتَحَفَّظَ مِمَّا كَانَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتَحَفَّظَ فِيْهِ كَفَّرَ مَا كَانَ قَبْلَهُ.(١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الْمُسْنَدِ، وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيْحِهِ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ.

١٢٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُوْلُ الصِّيَامُ: أَيْ رَبِّ، مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيْهِ؛ وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيْهِ. قَالَ: فَيُشَفَّعَانِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَذَكَرَهُ الْمُنْذِرِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٥٥، الرقم/١١٥٤١، وابن حبان في الصحيح، ٨/٢١٩، الرقم/٣٤٣٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣١٠، الرقم/٣٦٢٣.

١٢٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٧٤، الرقم/٦٦٢٦، والحاكم في المستدرك، ١/٧٤٠، الرقم/٢٠٣٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٤٦، الرقم/١٩٩٤، ورواه ابن أبي الدنيا في كتاب الجوع وغيره بإسناد حسن، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٥٠، الرقم/١٤٥٥، وقال: رواه الطبراني في الكبير ـــ

اور اس کی شرائط کو پورا کرے۔ یہ بات اِس حدیث مبارک سے ثابت ہے۔ حضرت ابوسعید خدری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے رمضان کے روزے رکھے، اس کی حدود کا لحاظ کیا، اُس چیز کی حفاظت کی جس کی حفاظت اُس کے ذمہ لازم تھی تو وہ (رمضان کے روزے) اُس کے سابقہ گناہ مٹا دیں گے۔

اِسے امام احمد نے 'المسند' میں، ابن حبان نے 'الصحیح' میں اور بیہقی نے 'شعب الإیمان' میں روایت کیا ہے۔

۱۲۵۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو (بن العاص) ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ اور قرآن دونوں روزِ قیامت بندۂ (مومن) کے لیے شفاعت کریں گے۔ روزہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے دن کے وقت اس کو کھانے اور خواہشاتِ نفسانی سے روکے رکھا، لہٰذا اِس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما؛ قرآن کہے گا: میں نے رات کے وقت اسے نیند سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔

اِسے امام احمد، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور منذری نے ذکر کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا ہے: یہ حدیث صحیح ہے۔

..... ورجاله محتج بهم في الصحيح، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/۱۸۱۔

١٢٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ، لَمْ يُجْزِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجه وَالدَّارَ قُطْنِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ.

١٢٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: آمِيْنَ، آمِيْنَ، آمِيْنَ. قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّكَ حِيْنَ صَعِدْتَ الْمِنْبَرَ، قُلْتَ: آمِيْنَ، آمِيْنَ، آمِيْنَ. قَالَ: إِنَّ جِبْرِيْلَ أَتَانِي، فَقَالَ: مَنْ أَدْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ، وَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ، فَدَخَلَ النَّارَ، فَأَبْعَدَهُ اللهُ. قُلْ: آمِيْنَ. فَقُلْتُ: آمِيْنَ. وَمَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا، فَلَمْ يَبَرَّهُمَا، فَمَاتَ، فَدَخَلَ النَّارَ، فَأَبْعَدَهُ اللهُ. قُلْ: آمِيْنَ. فَقُلْتُ: آمِيْنَ. وَمَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ، فَمَاتَ، فَدَخَلَ النَّارَ، فَأَبْعَدَهُ اللهُ. قُلْ: آمِيْنَ. فَقُلْتُ: آمِيْنَ.

١٢٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٤٢، الرقم/٩٧٠٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في الصوم في السفر، ١/٥٣٥، الرقم/١٦٧٢، الرقم/٩٧٠٤، والدارقطني في السنن، ٢/٢١١، الرقم/٢٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٣٤٧، الرقم/٩٧٨٣، ٩٧٨٤، وفي ٣/١١٠، الرقم/١٢٥٦٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٢٢٨، الرقم/٧٨٥٥، وإسحاق بن راهويه في المسند، ١/٢٩٦، الرقم/٢٧٣ـ

١٢٧: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٣/١٨٨، الرقم/٩٠٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٩٢، الرقم/١٨٨٨، وأبو يعلى في المسند، ١٠/٣٢٨، الرقم/٥٩٢٢، والبزار في المسند، ٤/٢٤٠، الرقم/١٤٠٥، والبخاري في الأدب المفرد، ١/٢٢٥، الرقم/٦٤٦، ـــ

۱۲۶۔ **حضرت ابو ہریرہ** ﷺ **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بغیر عذر کے ماہِ رمضان کا ایک روزہ چھوڑا تو عمر بھر کے روزے بھی اس کا بدل نہیں ہو سکتے۔

اِسے امام احمد بن حنبل، ابن ماجہ، دارقطنی، ابن ابی شیبہ، بیہقی اور اسحاق بن راھویہ نے روایت کیا ہے۔

۱۲۷۔ **حضرت ابو ہریرہ** ﷺ **روایت کرتے ہیں** کہ (ایک دِن) حضور نبی اکرم ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: آمین، آمین، آمین۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! (کیا وجہ ہے کہ) جب آپ منبر پر جلوہ گر ہوئے تو آپ نے فرمایا: آمین، آمین، آمین۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جبریل امین میرے پاس آئے اور کہا: جس شخص نے رمضان کا مہینہ پایا لیکن اس کی بخشش نہ ہوئی اور (اس کے نتیجے میں) وہ دوزخ میں داخل ہوگیا (یعنی رمضان سے فائدہ نہ اٹھایا) تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو اپنی رحمت سے دور کرے۔ جبریل نے مجھ سے کہا: آپ اس پر 'آمین' کہیں۔ لہٰذا میں نے 'آمین' کہا۔ (پھر جبریل ﷺ نے کہا:) جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش نہ آیا اور مرنے کے بعد (اس وجہ سے) جہنم کی آگ میں داخل ہو گیا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کرے۔ (جبریل نے کہا کہ) آپ اس پر 'آمین' کہیں۔ میں نے 'آمین' کہا۔ (جبریل ﷺ نے پھر کہا کہ) وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہ بھیجا اور وہ مرنے کے بعد (اِس بدبختی کے باعث) جہنم کی آگ میں داخل ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کرے۔ آپ اس پر 'آمین' کہیں، تو میں نے اس پر بھی 'آمین' کہا۔

..... والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/١٦٢، الرقم/٣٨٧١، ٩/١٧، الرقم/٨٩٩٤، وفي المعجم الكبير، ٢/٢٤٣، الرقم/٢٠٢٢، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢١٨، الرقم/٣٧٦١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٣٩، ١٠/١٦٤۔

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِأَسَانِيْدَ، أَحَدُهَا حَسَنٌ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ عَنْ شَيْخِهِ مُحَمَّدِ بْنِ حَوَانٍ وَلَمْ أَعْرِفْهُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ وُثِّقُوْا.

١٢٨. عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ ﷻ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ سِتَّمِائَةِ أَلْفِ عَتِيْقٍ مِنَ النَّارِ، فَإِذَا كَانَ آخِرُ لَيْلَةٍ أَعْتَقَ بِعَدَدِ مَنْ مَضٰى.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الإِيْمَانِ وَفَضَائِلِ الأَوْقَاتِ، وَقَالَ: هٰكَذَا جَاءَ مُرْسَلًا.

(١١) مُضَاعَفَاتُ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ فِي رَمَضَانَ

وَلَا شَكَّ أَنَّ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ تُضَاعَفُ بِحَسَبِ الشَّخْصِ وَالزَّمَانِ وَالْمَكَانِ، فَالْحَسَنَةُ فِي نَفْسِهَا حَسَنَةٌ، وَلٰكِنَّهَا مِنْ رِجَالِ الدِّيْنِ وَأَهْلِ الْحِكَمِ أَحْسَنُ؛ وَالسَّيِّئَةُ فِي نَفْسِهَا سَيِّئَةٌ وَلٰكِنَّهَا مِمَّنْ يُقْتَدٰى بِهِ أَسْوَأُ. وَكَذٰلِكَ بِالنِّسْبَةِ لِلْمَكَانِ وَالزَّمَانِ. وَلِهٰذَا كَانَتِ الْحَسَنَاتُ وَالسَّيِّئَاتُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مُضَاعَفَةً، لِحُرْمَةِ هٰذَا الشَّهْرِ الْعَظِيْمِ.

١٢٨: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٠٣، رقم/٣٦٠٤، وأيضاً في فضائل الأوقات، ١/١٧١، الرقم/٢٥، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٦٣، الرقم/١٤٩٩ـ

اِسے امام ابن حبان، ابن خزیمہ، ابویعلی اور بخاری نے **الأدب المفرد** میں روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا کہ اسے امام طبرانی نے کئی اسناد سے روایت کیا ہے، ان میں سے ایک سند حسن ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا ہے: اسے امام بزار نے اپنے شیخ محمد بن حوان سے روایت کیا ہے، جنہیں میں نہیں جانتا جبکہ اس کے بقیہ تمام رجال کو ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۱۲۸۔ امام حسن بصری سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے رمضان المبارک کی ہر رات میں چھ لاکھ لوگ جہنم سے رہا ہوتے ہیں اور جب آخری رات آتی ہے تو اللہ تعالیٰ پہلے سے رہا کردہ افراد کی تعداد کے برابر مزید لوگوں کو جہنم سے رہائی عطا فرماتا ہے۔

اِسے امام بیہقی نے **فضائل الأوقات** میں روایت کیا اور کہا ہے: یہ حدیث مبارک اسی طرح مرسل روایت ہوئی ہے۔

﴿رمضان المبارک میں نیکیوں کی جزاء اور برائیوں کی سزا میں اضافہ کر دیا جاتا ہے﴾

اس میں کوئی شک نہیں کہ نیکیاں اور برائیاں کسی بھی شخص، زمان اور مکان کے حساب سے بڑھتی ہیں۔ نیکی فی نفسہٖ نیکی ہے لیکن دین دار اور صاحبِ حکمت لوگوں سے اس کا ظہور زیادہ اچھا ہے۔ برائی فی نفسہٖ برائی ہے لیکن جس کی پیروی کی جائے اُس کی برائی زیادہ قباحت کی حامل ہے۔ اسی طرح (نیکی اور بدی) زمان اور مکان کی نسبت سے بھی زیادہ اور کم ہوتی ہے۔ رمضان کے مہینے میں اس کی حرمت کی وجہ سے نیکیاں اور برائیاں بھی (اپنے اجر یا سزا کے اعتبار سے) بڑھ جاتی ہیں۔

١٢٩. فَفِي مُعْجَمَي الطَّبَرَانِيِّ الْأَوْسَطِ وَالصَّغِيْرِ عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ ﵂، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أُمَّتِي لَنْ تَخْزٰى مَا أَقَامُوْا صِيَامَ رَمَضَانَ. قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَا خِزْيُهُمْ فِي إِضَاعَةِ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ قَالَ: انْتِهَاكُ الْمَحَارِمِ فِيْهِ، مَنْ عَمِلَ فِيْهِ زِنًى أَوْ شَرِبَ خَمْرًا لَعَنَهُ اللهُ، وَمَنْ فِي السَّمٰوَاتِ إِلٰى مِثْلِهِ مِنَ الْحَوْلِ، فَإِنْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ شَهْرَ رَمَضَانَ، فَلَيْسَتْ لَهُ عِنْدَ اللهِ حَسَنَةٌ يَتَّقِي بِهَا النَّارَ، فَاتَّقُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ، فَإِنَّ الْحَسَنَاتِ تُضَاعَفُ فِيْهِ مَا لَا تُضَاعَفُ فِيْمَا سِوَاهُ، وَكَذٰلِكَ السَّيِّئَاتُ.

(١٢) اَلْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ خَيْرَ رَمَضَانَ الْكَرِيْمِ

١٣٠. أَخْرَجَ الْحَاكِمُ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ﵁، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُحْضُرُوا الْمِنْبَرَ، فَحَضَرْنَا، فَلَمَّا ارْتَقٰى دَرَجَةً قَالَ: آمِيْنَ. فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ، قَالَ: آمِيْنَ. فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ، قَالَ: آمِيْنَ. فَلَمَّا نَزَلَ، قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ. قَالَ: إِنَّ جِبْرِيْلَ ﷺ عَرَضَ لِي فَقَالَ: بُعْدًا لِمَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ.

١٢٩: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١١٢/٥، الرقم/٤٨٢٧، وأيضًا في المعجم الصغير، ١٦/٢، الرقم/٦٩٧، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٤٢٨/١٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٤٤/٣.

١٣٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١٧٠/٤، الرقم/٧٢٥٦، والبيهقي ـــ

۱۲۹۔ امام طبرانی کی **المعجم الأوسط** اور **المعجم الصغیر** میں ہے: **حضرت اُم ہانی** رضی اللہ عنہا **بیان کرتی ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت کبھی رسوا نہیں ہوگی جب تک وہ رمضان کے مہینے (کی حرمت و تعظیم) کو قائم رکھے گی۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ماہِ رمضان کو ضائع کرنے کے سبب ان کی کیا رسوائی ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں حرام کاموں کا ارتکاب ہونے لگے گا، لہٰذا جو اس مبارک مہینے میں زنا کرے گا یا شراب پیے گا، اللہ تعالیٰ اُس پر لعنت فرمائے گا اور آسمانوں میں موجود (فرشتے) بھی اس پر اِسی طرح سال بھر لعنت کریں گے۔ اگر وہ اس حال میں فوت ہوگیا کہ اگلا رمضان نہ پا سکا تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اُس کی کوئی نیکی نہیں ہوگی جو اُسے دوزخ سے بچا سکے۔ لہٰذا رمضان کے مہینے میں تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کرو، بے شک اس میں نیکیاں ایسے بڑھتی ہیں کہ اس کے علاوہ کسی مہینے میں نہیں بڑھتیں۔ اِسی طرح بُرائیاں بھی (اسی تناسب سے) بڑھتی ہیں۔

﴿رمضان المبارک کی برکت سے محروم کیا گیا حقیقی محروم ہے﴾

۱۳۰۔ **امام حاکم نے حضرت کعب بن عجرہ** رضی اللہ عنہ **سے روایت کیا ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منبر کے پاس حاضر ہو جاؤ۔ ہم حاضر ہوئے، جب آپ ﷺ نے پہلی سیڑھی پر پاؤں رکھا تو فرمایا: آمین، جب دوسری سیڑھی پر پاؤں رکھا تو فرمایا: آمین، جب تیسری سیڑھی پر پاؤں رکھا تو فرمایا: آمین۔ جب آپ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے آج آپ سے وہ بات سنی ہے جو اس سے قبل کبھی نہیں سنی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام میرے پاس حاضر ہوئے تھے اور وہ کہنے لگے: وہ شخص دور ہو جس نے ماہِ رمضان پایا اور اس کی مغفرت نہ

..... في شعب الإيمان، ۲/۲۱۵، الرقم/۱۵۷۲، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۵۶، الرقم/۱۴۷۹۔

قُلْتُ: آمِيْنَ. فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّانِيَةَ، قَالَ: بُعْدًا لِمَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ. فَقُلْتُ: آمِيْنَ. فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّالِثَةَ قَالَ: بُعْدًا لِمَنْ أَدْرَكَ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ عِنْدَهُ أَوْ أَحَدُهُمَا، فلَمْ يُدْخِلاَهُ الْجَنَّةَ. أَظُنُّهُ قَالَ: فَقُلْتُ: آمِينَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

(١٣) أَنْوَاعُ الصِّيَامِ

نَقَلَ ابْنُ الْعَرَبِيِّ عَنْ بَعْضِ الزُّهَّادِ: إِنَّ الصَّوْمَ عَلَى أَرْبَعَةِ أَنْوَاعٍ:

صِيَامُ الْعَوَامِّ: وَهُوَ الصَّوْمُ عَنِ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْجِمَاعِ.

وَصِيَامُ خَوَاصِّ الْعَوَامِّ: وَهُوَ هٰذَا مَعَ اجْتِنَابِ الْمُحَرَّمَاتِ مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ.

وَصِيَامُ الْخَوَاصِّ: وَهُوَ الصَّوْمُ عَنْ غَيْرِ ذِكْرِ اللهِ وَعِبَادَتِهِ.

وَصِيَامُ خَوَاصِّ الْخَوَاصِّ: وَهُوَ الصَّوْمُ عَنْ غَيْرِ اللهِ فَلَا فِطْرَ لَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.(١)

وَهٰذَا النَّوْعُ الْأَخِيْرُ أَحَدُ مَا أُوِّلَ بِهِ قَوْلُهُ فِي الْحَدِيْثِ الْقُدْسِيِّ السَّابِقِ: اَلصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ. أَيْ صَوْمُ خَوَاصِّ الْخَوَاصِّ، لِأَنَّهُ صِيَامٌ

(١) ذكره العسقلاني في فتح الباري، ٤/١٠٩.

ہوسکی۔ اس پر میں نے آمین کہا۔ جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل ﷺ نے فرمایا: وہ شخص دور ہو جس کے پاس آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے۔ میں نے کہا: آمین۔ وہ شخص دور ہو جس نے ماں باپ دونوں کو پایا یا ان میں سے کسی ایک کو پایا اور وہ اُسے جنت میں داخل نہ کر سکے۔ روای کہتے ہیں: میرا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے کہا: آمین۔

اِسے امام حاکم نے روایت کیا ہے اور اسے صحیح کہا ہے، جب کہ امام بیہقی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

﴿روزہ کی اقسام﴾

ابن العربی نے بعض اہلِ زُہد سے نقل کیا ہے کہ روزہ کی چار اقسام ہیں:

عامۃ الناس کا روزہ: یہ روزہ کھانے پینے اور جماع سے رک جانا ہے۔

خواص العوام کا روزہ: یہ روزہ مذکورہ چیزوں کے ساتھ ساتھ زبان اور افعال میں سے منع کردہ حرام اُمور سے رک جانا ہے۔

خواص کا روزہ: یہ روزہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اُس کی عبادت کے علاوہ ہر کام سے رک جانا ہے۔

خواص الخواص کا روزہ: یہ روزہ غیر اللہ سے رک جانا ہے، اور قیامت تک اس کا اِفطار نہیں ہے۔

روزہ کی آخری نوع پیچھے مذکور حدیث قدسی – اَلصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ – کی تاویلوں میں سے ایک تاویل ہے۔ یعنی خواص الخواص کا روزہ چونکہ تمام کائنات (یعنی عمر بھر غیر

عَنْ جَمِيْعِ الْكَائِنَاتِ، وَفِطْرٌ عَلٰى مُشَاهَدَةِ خَالِقِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهٰذَا مَقَامٌ عَالٍ كَمَا قَالَ الْحَافِظُ، فَلَا يَنْبَغِي حَصْرُ الْمُرَادِ مِنَ الْحَدِيْثِ فِيْهِ لِنُدْرَةِ وُقُوْعِهِ، وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنَ الْحَدِيْثِ بِطَرِيْقِ الإِشَارَةِ، وَلَعَلَّ قَائِلَهُ أَرَادَ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ مَنْقُوْلٌ عَنْ بَعْضِ الزُّهَّادِ. وَاللهُ أَعْلَمُ.

اللہ سے) رک جانا ہے اور پھر روزِ قیامت اس کائنات کے خالق کے دیدار پر اس کا افطار ہے، یہ بہت بلند مقام ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر العسقلانی نے کہا ہے۔ اس میں حدیث کی مراد کو محصور کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ ایسا کم ہی ہوتا ہے، بلکہ اس حدیث سے اشارتاً اس بات کو سمجھا جائے گا اور شاید اس کے قائل کی بھی یہی مراد ہے، کیونکہ یہی تفصیل بعض زہاد سے منقول ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جاننے والا ہے۔

فَضْلُ قِيَامِ رَمَضَانَ

(١) تَرْغِيْبُ النَّبِيِّ ﷺ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ

١٣١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيهِ بِعَزِيْمَةٍ، فَيَقُولُ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلٰى ذٰلِكَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

١٣٢. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ، قَالَ: صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَمَضَانَ، فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ، فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ

١٣١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التراويح، باب فضل من قام رمضان، ٢/٧٠٧، الرقم/١٩٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح، ١/٥٢٣، الرقم/٧٥٩، والترمذي في السنن، كتاب الصوم عن رسول الله، باب الترغيب في قيام رمضان وما جاء فيه من الفضل، ٣/١٧١، الرقم/٨٠٨.

١٣٢: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في قيام شهر رمضان، ٢/٥٠، الرقم/١٣٧٥، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، عن رسول الله، باب ما جاء في قيام شهر رمضان، ٣/١٦٩، الرقم/٨٠٦، ←

﴿فضیلتِ قیامِ رمضان﴾

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا قیامِ رمضان کی ترغیب دینا﴾

۱۳۱۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ قیامِ رمضان (تراویح) کی ترغیب دیتے تھے مگر اس کا تاکیدی حکم نہیں دیتے تھے، آپ ﷺ فرماتے تھے: جس نے رمضان میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے پچھلے گناہ بخش دیے گئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا اور یہ (قیامِ رمضان کا) معاملہ اسی طرح برقرار رہا۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق ؓ کے پورے دورِ خلافت اور حضرت عمر ؓ کی خلافت کے ابتدائی دور تک یہ معاملہ اسی طرح چلتا رہا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

۱۳۲۔ جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ حضرت ابو ذر الغفاری ؓ نے فرمایا: ہم نے رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزے رکھے تو آپ ﷺ نے اس مہینے میں کسی روز ہمارے ساتھ قیام نہ فرمایا حتیٰ کہ سات روز باقی رہ گئے۔ پھر آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ تہائی

..... والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب ثواب من صلى مع الإمام حتى ينصرف، ٣/٨٣، الرقم/١٣٦٤، وابن ماجه في السنن كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في قيام شهر رمضان، ١/٤٢٠، الرقم/١٣٢٧، والدارمي في السنن، ٢/٤٢، الرقم/١٧٧٧۔

ثُلُثُ اللَّيْلِ، فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا، فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ. قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلّٰى مَعَ الإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ. قَالَ: فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ، فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ وَالنَّاسَ، فَقَامَ بِنَا حَتّٰى خَشِينَا أَنْ يَفُوْتَنَا الْفَلَاحُ. قَالَ: قُلْتُ: وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ: السُّحُوْرُ، ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِقِيَّةَ الشَّهْرِ.

رَوَاهُ أَصْحَابُ سُنَنِ الْأَرْبَعَةِ وَالدَّارِمِيُّ.

(٢) مَغْفِرَةُ الذُّنُوْبِ بِقِيَامِ رَمَضَانَ

١٣٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٣٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب تطوع قيام رمضان من الإيمان، ١/٢٢، الرقم/٣٧، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الترغيب في قيام رمضان، ١/٥٢٣، الرقم/٧٥٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٠٨، الرقم/٩٢٧٧، والنسائي في السنن، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب ثواب من قام رمضان إيمانا واحتسابا، ٣/٢٠١، الرقم/١٦٠٢-١٦٠٣.

رات تک قیام فرمایا۔ (اگلے دن) جب چھ روز باقی رہ گئے تھے تو بھی ہمارے ساتھ قیام نہ فرمایا۔ (اگلے دن) جب رمضان المبارک کے پانچ روز باقی رہ گئے تھے تو آپ ﷺ نے آدھی رات تک ہمارے ساتھ قیام فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! کاش اس رات آپ ہمیں اور بھی نفل پڑھا دیتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی جب امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو فارغ ہوتے ہی اس کے لیے پوری رات کے قیام کا ثواب شمار کر لیا جاتا ہے۔ جب چار روز باقی رہ گئے تو آپ ﷺ نے قیام نہ فرمایا۔ پھر جب تین روز باقی رہ گئے تو اس رات تو آپ ﷺ نے اپنے گھر والوں، اپنی اَزواجِ مطہرات اور دیگر لوگوں کو جمع فرمایا اور آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا یہاں تک کہ ہمیں خدشہ لاحق ہوا کہ کہیں فلاح کا وقت ہاتھ سے نکل نہ جائے۔ حضرت جبیر نے پوچھا کہ فلاح کیا چیز ہے؟ حضرت ابو ذر غفاری ﷺ نے فرمایا، سحری۔ اس کے بعد ماہِ رمضان کے باقی دنوں میں آپ ﷺ نے (ہمارے ساتھ) قیام نہ فرمایا۔

اِسے اَئمہ سنن اَربعہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

﴿ قیامِ رمضان کی بدولت گناہوں کی مغفرت ﴾

۱۳۳۔ حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ماہِ رمضان (کی راتوں) میں بحالتِ ایمان اور خالصتاً اللہ کی رضا چاہتے ہوئے قیام کیا، اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ النَّوَوِيُّ: وَمَعْنَى احْتِسَابًا أَنْ يُرِيْدَ اللهَ تَعَالٰى وَحْدَهُ لَا يَقْصِدُ رُؤْيَةَ النَّاسِ وَلَا غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يُخَالِفُ الإِخْلَاصَ. وَالْمُرَادُ بِقِيَامِ رَمَضَانَ صَلَاةُ التَّرَاوِيْحِ، وَاتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلَى اسْتِحْبَابِهَا، وَاخْتَلَفُوْا فِي أَنَّ الْأَفْضَلَ صَلَاتُهَا مُنْفَرِدًا فِي بَيْتِهِ أَمْ فِي جَمَاعَةٍ فِي الْمَسْجِدِ. فَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَجُمْهُوْرُ أَصْحَابِهِ وَأَبُوْ حَنِيْفَةَ وَأَحْمَدُ وَبَعْضُ الْمَالِكِيَّةِ وَغَيْرُهُمْ: الْأَفْضَلُ صَلَاتُهَا جَمَاعَةً كَمَا فَعَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَالصَّحَابَةُ ﷺ. وَاسْتَمَرَّ عَمَلُ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ مِنَ الشَّعَائِرِ الظَّاهِرَةِ، فَأَشْبَهَ صَلَاةَ الْعِيْدِ. (١)

١٣٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ عَوَانَةَ.

---

(١) النووي في شرح صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الترغيب في قيام رمضان، ٦/٣٩.

١٣٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، ٢/٧٠٧، الرقم/١٩٠٤، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ثواب من قام رمضان وصامه إيمانا واحتسابا،٤/١٥٥، الرقم/٢١٩٤، وابن حبان في الصحيح، ٦/٢٨٧، الرقم/٢٥٤٦، وأبو عوانة في المسند، ٢/٢٤٩، الرقم/٣٠٣٨.

امام نووی نے فرماتے ہیں: لفظِ اِحتساب کا معنٰی یہ ہے کہ بندہ فقط خدائے وحدہٗ (لاشریک) کی رضا چاہنے والا ہو، اور اس کا مقصد ریا کاری نہ ہو اور نہ ہی کوئی ایسا مقصد ہو جو اخلاص کے منافی ہو۔ رمضان میں قیام سے مراد نمازِ تراویح ہے۔ اس کے مستحب ہونے پر علماء کا اتفاق ہے۔ اختلاف اس مسئلہ میں ہے کہ نمازِ تراویح گھر میں اکیلے پڑھنا افضل ہے یا مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرنا؟ امام شافعی اور ان کے اکثر پیروکاروں اور امام ابو حنیفہ، امام احمد بن حنبل اور بعض مالکیوں اور دیگر علماء نے (نماز تراویح کو) جماعت کے ساتھ ادا کرنا افضل قرار دیا ہے جیسے کہ سیدنا عمر بن خطاب ﷺ اور صحابہ کرام ﷺ نے ادا فرمائی اور بعد والے مسلمانوں نے بھی (باجماعت نماز تراویح کے) اس عمل کو (خصوصی اہتمام کے ساتھ) جاری رکھا کیونکہ یہ اسلام کے ظاہری شعائر میں سے ہے اور اس طرح یہ نمازِ عید کے مشابہ ہوگئی۔

۱۳۴۔ **حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے،** انہوں نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے رمضان المبارک (کی راتوں) میں بحالتِ ایمان رضاے الٰہی کی خاطر قیام کیا اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

اِسے امام بخاری، نسائی، ابن حبان اور ابوعوانہ نے روایت کیا ہے۔

١٣٥. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يُرَغِّبُ النَّاسَ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ وَيَقُوْلُ: مَنْ قَامَهُ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ جَمَعَ النَّاسَ عَلَى الْقِيَامِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

١٣٦. عَنْ عَائِشَةَ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُرَغِّبُ النَّاسَ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةِ أَمْرٍ فِيهِ، فَيَقُولُ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

١٣٧. عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ لَهُ: حَدِّثْنِي بِأَفْضَلِ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ يُذْكَرُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ ﷺ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَفَضَّلَهُ عَلَى الشُّهُورِ، وَقَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

١٣٥: أخرجه أحمد في المسند، ٢/٢٨٩، الرقم/٧٨٦٨.

١٣٦: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ثواب من قام رمضان وصامه إيمانا واحتسابا، ٤/١٥٤، الرقم/٢١٩٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/١٢٠، الرقم/٩٢٩٩.

١٣٧: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصيام، باب فضل الصيام، ٤/١٥٨، الرقم/٢٢٠٨، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة ←

۱۳۵۔ حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام ﷺ کو قیامِ رمضان کی ترغیب دیتے اور فرمایا کرتے تھے: جس نے ایمان اور احتساب کے ساتھ رمضان میں قیام کیا اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ لوگوں کو قیام کے لیے جمع نہ فرماتے۔

اِسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۱۳۶۔ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک میں لوگوں کو قیامِ رمضان (تراویح) کی ترغیب دیا کرتے تھے لیکن حکماً لازم قرار نہیں دیتے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ ارشاد فرماتے: جو شخص رمضان المبارک (کی راتوں) میں بحالتِ ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرتا ہے، اس کے گزشتہ تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

اِسے امام نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۳۷۔ حضرت نضر بن شیبان سے مروی ہے کہ ان کی حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن ﷺ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے ان سے عرض کیا: مجھے ماہِ رمضان المبارک کی کوئی فضیلت بیان کریں جو آپ نے سنی ہو۔ **حضرت ابو سلمہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف ﷺ نے رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث مبارک بیان کی ہے** کہ آپ ﷺ نے رمضان المبارک کا ذکر فرماتے ہوئے اُسے سب مہینوں سے افضل قرار دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رمضان المبارک میں ایمان اور خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے قیام کرے تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے اس دن (پاک) تھا جب اسے اس کی ماں نے جنم دیا تھا۔

..... والسنة فيها، باب ما جاء في قيام شهر رمضان، ۱/۴۲۱، الرقم/۱۳۲۸، وابن خزيمة في الصحيح، ۳/۳۳۵، الرقم/۲۲۰۱، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۳/۱۰۶، الرقم/۹۰۸۔

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجه وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْمَقْدِسِيُّ.

(٣) جُهْدُ النَّبِيِّ ﷺ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ

١٣٨. عَنْ عَائِشَةَ ﵂ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ شَدَّ مِئْزَرَهُ، ثُمَّ لَمْ يَأْتِ فِرَاشَهُ حَتّٰى يَنْسَلِخَ.

رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

١٣٩. عَنْ عَائِشَةَ ﵂ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ، وَكَثُرَتْ صَلَاتُهُ، وَابْتَهَلَّ فِي الدُّعَاءِ، وَأَشْفَقَ مِنْهُ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الإِيْمَانِ.

(٤) إِجْتِهَادُ النَّبِيِّ ﷺ لِلْقِيَامِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ

١٤٠. عَنْ عَائِشَةَ ﵂ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ،

١٣٨: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ٣/٣٤٢، الرقم/٢٢١٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣١٠، الرقم/٣٦٢٤، وذكره الهندي في كنز العمال، ٧/٣٢، الرقم/١٨٠٦١، والسيوطي في الجامع الصغير، ١/١٤٣، الرقم/٢١١.

١٣٩: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣١٠، الرقم/٣٦٢٥، وذكره الهندي في كنز العمال، ٧/٣٢، الرقم/١٨٠٦٢، والسيوطي في الجامع الصغير، ١/١٤٣، الرقم/٢١٢.

١٤٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب العمل في ـــ

اِسے امام نسائی، ابن ماجہ، خزیمہ اور المقدسی نے روایت کیا ہے۔

﴿قیامِ رمضان کے سلسلے میں حضور نبی اکرم ﷺ کی ریاضت﴾

۱۳۸۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے مروی ہے، آپ ؓ فرماتی ہیں: جب ماہِ رمضان المبارک شروع ہو جاتا تو حضور نبی اکرم ﷺ اپنی کمر کس لیتے، پھر رمضان المبارک گزر جانے تک آپ ﷺ اپنے بستر پر تشریف نہ لاتے۔

اِسے امام ابن خزیمہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۳۹۔ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک شروع ہوتا تو آپ ﷺ کا رنگ مبارک (خوف و خشیتِ الٰہی کے سبب) متغیر ہو جاتا، آپ ﷺ کی (نفلی) نمازیں زیادہ ہو جاتیں، آپ ﷺ گڑگڑا کر دعا کرتے اور آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی خشیت زیادہ طاری ہو جاتی تھی۔

اِسے امام بیہقی نے 'شعب الایمان' میں روایت کیا ہے۔

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی آخری عشرۂ رمضان میں قیام کے لیے محنت﴾

۱۴۰۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ بیان فرماتی ہیں: جب (رمضان المبارک کا آخری) عشرہ شروع ہوتا تو حضور نبی اکرم ﷺ (عبادت کے لیے) کمر کس لیتے۔ رات بھر (عبادت کے لیے)

..... العشر الأواخر من رمضان، ۲/۷۱۱، ۱۹۲۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٦٦، الرقم/٢٤٤٢٢۔

وَأَحْيَا لَيْلَهُ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

١٤١. عَنْ عَائِشَةَ ﵂ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، وَيَقُوْلُ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

(٥) كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي التَّرَاوِيْحَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً

١٤٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﵄ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

١٤١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب تحري ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر،٢/٧١٠، الرقم/١٩١٦، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في ليلة القدر ٣/١٥٨، الرقم/٧٩٢.

١٤٢: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٤، الرقم/٧٦٩٢، وعبد بن حميد في المسند/٢١٨، الرقم/٦٥٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٣٢٤، الرقم/٥٤٤٠، وأيضًا في المعجم الكبير، ١١/٣٩٣، الرقم/١٢١٠٢، وذكره ابن عبد البر في التمهيد، ٨/١١٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٧٢، والعسقلاني في المطالب العالية، ٤/٤٢٥، الرقم/٥٩٨.

بیدار رہتے اور اپنے اہلِ خانہ کو بھی (عبادت کے لیے) بیدار فرماتے۔

اِسے امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۴۱۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ **سے روایت ہے،** اُنہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے اور فرماتے: شبِ قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرے میں تلاش کیا کرو۔

اِسے امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

﴿حضور نبی اکرم ﷺ نمازِ تراویح کی بیس رکعتیں ادا فرماتے تھے﴾

۱۴۲۔ حضرت (عبد اللہ) بن عباس ؓ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں بیس رکعات نمازِ (تراویح) اور تین وتر پڑھا کرتے تھے۔

اِسے امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ عبد بن حمید کے ہیں۔

١٤٣. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عِشْرِيْنَ رَكْعَةً سِوَى الْوِتْرِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

١٤٤. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي غَيْرِ جَمَاعَةٍ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْرِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

(٦) كَانَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ التَّرَاوِيْحَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً فِي عَهْدِ عُمَرَ ﷺ

١٤٥. عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ فِي رَمَضَانَ، بِثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ والْفِرْيَابِيُّ، وَقَالَ الْفِرْيَابِيُّ: إِسْنَادُهُ وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

وَقَالَ ابْنُ قُدَامَةَ فِي الْمُغْنِي: وَهٰذَا كَالإِجْمَاعِ.

١٤٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٤٣، الرقم/٧٩٨.

١٤٤: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٦، الرقم/٤٣٩١.

١٤٥: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب الصلاة في رمضان، باب الترغيب في الصلاة في رمضان، ١/١١٥، الرقم/٢٥٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٦، الرقم/٤٣٩٤، وأيضًا في شعب الإيمان، ٣/١٧٧، الرقم/٣٢٧٠، والفريابي في كتاب الصيام، ١/١٣٢، ←

۱۴۳۔ حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ **سے ہی مروی ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک میں وتر کے علاوہ بیس (۲۰) رکعات نمازِ (تراویح) پڑھتے تھے۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۴۴۔ حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ **سے یہ بھی مروی ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ ماہِ رمضان المبارک میں جماعت کے بغیر بیس (۲۰) رکعات نمازِ (تراویح) اور وتر اضافتاً پڑھتے تھے۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

﴿حضرت عمر ﷺ کے عہدِ خلافت میں لوگ بیس رکعات تراویح پڑھتے تھے﴾

۱۴۵۔ حضرت یزید بن رومان سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب ﷺ کے دور میں بھی رمضان المبارک میں لوگ (یعنی صحابہ کرام ﷺ) ۲۳ رکعات (نمازِ تراویح بشمول وتر) ادا کرتے تھے۔

اِسے امام مالک، بیہقی اور فریابی نے روایت کیا ہے۔ امام فریابی فرماتے ہیں: اس کی سند اور رجال ثقہ ہیں۔

ابن قدامہ 'المغني' میں کہتے ہیں: یہ عمل اجماع کی طرح ہے (یعنی اُن اُمور کی طرح ہے جن پر اِجماعِ اُمت ہو چکا ہے)۔

..... الرقم/۱۷۹، وابن عبد البر في التمهيد، ۱۱۵/۸، وابن قدامة في المغني، ٤٥٦/١، والشوكاني في نيل الأوطار، ٦٣/٣۔

١٤٦. عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَإِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ.

١٤٧. عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ﷺ أَنَّ عُمَرَ ﷺ أَمَرَ أُبَيًّا أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي رَمَضَانَ، فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ يَصُوْمُوْنَ النَّهَارَ وَلَا يُحْسِنُوْنَ أَنْ يَّقْرَؤُا، فَلَوْ قَرَأْتَ الْقُرْآنَ عَلَيْهِمْ بِاللَّيْلِ. فَقَالَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، هٰذَا شَيءٌ لَمْ يَكُنْ، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ وَلٰكِنَّهُ أَحْسَنُ. فَصَلّٰى بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

رَوَاهُ الْمَقْدِسِيُّ، وَقَالَ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

١٤٨. عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ ﷺ قَالَ: كُنَّا نَنْصَرِفُ مِنَ الْقِيَامِ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ ﷺ وَقَدْ دَنَا فُرُوْعُ الْفَجْرِ، وَكَانَ الْقِيَامُ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ ﷺ ثَلَاثَةً وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

١٤٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٣، الرقم/٧٦٨٢، وذكره المباركفوري في تحفة الأحوذي، ٣/٤٤٥ـ

١٤٧: أخرجه المقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/٣٦٧، الرقم/١١٦١ـ

١٤٨: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٤/٢٦١، الرقم/٧٧٣٣، وابن حزم في الإحكام، ٢/٢٣٠ـ

۱۴۶۔ **حضرت یحییٰ بن سعید سے مروی ہے** کہ حضرت عمر بن الخطاب ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعات (تراویح) پڑھائے۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ اس کی اسناد مرسل اور قوی ہے۔

۱۴۷۔ **حضرت ابو العالیہ، حضرت اُبی بن کعب ﷺ سے روایت کرتے ہیں** کہ حضرت عمر ﷺ نے حضرت اُبی بن کعب ﷺ کو حکم دیا کہ وہ رمضان میں لوگوں کو نمازِ (تراویح) پڑھائیں۔ فرمایا کہ لوگ سارا دن روزہ رکھتے ہیں اور (دن کے اوقات میں) وہ قرآنِ مجید پڑھنے کو زیادہ ترجیح نہیں دیتے، میری خواہش ہے کہ آپ انہیں رات کے اوقات میں (نمازِ تراویح) میں قرآنِ مجید سنائیں۔ (حضرت اُبی بن کعب ﷺ نے) عرض کیا: اے امیر المؤمنین! یہ ایسا کام ہے جو پہلے نہیں ہوا، اُنہوں نے فرمایا: میں جانتا ہوں، لیکن یہ بہت ہی اچھا عمل ہے۔ اس پر حضرت اُبی بن کعب ﷺ نے صحابہ کرام کو بیس رکعات نمازِ (تراویح) پڑھائی۔

اسے امام مقدسی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے: اس کی سند حسن ہے۔

۱۴۸۔ **حضرت سائب بن یزید ﷺ روایت کرتے ہیں** کہ ہم حضرت عمر ﷺ کے زمانہ میں قیام اللیل (تراویح) سے فارغ ہوتے تو فجر کے آثار قریب ہوجاتے اور عہدِ عمر ﷺ میں (بشمول وتر) تئیس (۲۳) رکعات (تراویح) پڑھنے کا معمول تھا۔

اسے امام عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔

١٤٩. وَعَنْهُ ﷺ قَالَ: كَانُوْا يَقُوْمُوْنَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً، قَالَ: وَكَانُوْا يَقْرَؤُوْنَ بِالْمِئِيْنَ، وَكَانُوْا يَتَوَكَّئُوْنَ عَلٰى عُصِيِّهِمْ فِي عَهْدِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﷺ مِنْ شِدَّةِ الْقِيَامِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْفِرْيَابِيُّ وَابْنُ الْجَعْدِ. إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ كَمَا قَالَ الْفِرْيَابِيُّ.

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَقُوْمُ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً، وَالْوِتْرِ.(١)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

قَالَ النَّوَوِيُّ فِي الْخُلَاصَةِ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ(٢) **وَصَحَّحَ إِسْنَادَهُ السُّبْكِيُّ فِي شَرْحِ الْمِنْهَاجِ، وَعَلِيٌّ الْقَارِيُ فِي شَرْحِ الْمُوَطَّإِ.**(٣)

١٤٩: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٦، الرقم/٤٣٩٣، وابن الحسن الفريابي في كتاب الصيام، ١/١٣١، الرقم/١٧٦، وابن الجعد في المسند، ١/٤١٣، الرقم/٢٨٢٥، وذكره المباركفوري في تحفة الأحوذي، ٣/٤٤٧ـ

(١) أخرجه البيهقي في معرفة السنن والآثار، ٢/٣٠٥، الرقم/١٣٦٥ـ

(٢) الزيلعي في نصب الراية،٢/١٥٤ـ

(٣) المباركفوري في تحفة الأحوذي، ٣/٤٤٦ـ

۱۴۹۔ حضرت سائب بن یزید ﷺ کا ہی بیان ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب ﷺ کے عہد میں صحابہ کرام ﷺ ماہِ رمضان المبارک میں بیس رکعات (تراویح) پڑھتے تھے اور ان میں سو آیات والی سورتیں پڑھتے تھے۔ حضرت عثمان بن عفان ﷺ کے عہد میں شدتِ قیام کی وجہ سے وہ اپنی لاٹھیوں سے ٹیک لگا لیتے تھے۔

اسے امام بیہقی، فریابی اور ابن الجعد نے روایت کیا ہے اور فریابی نے اس کی سند اور رجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔

سائب بن یزید سے روایت ہے: ہم حضرت عمر بن الخطاب ﷺ کے دور میں بیس رکعت (تراویح) اور ساتھ وتر پڑھتے تھے۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

امام نووی نے الخلاصة میں اس کی اسناد کو صحیح کہا ہے۔ امام سبکی نے شرح المنهاج میں اور ملا علی القاری نے شرح الموطأ میں اسے صحیح کہا ہے۔

(٧) كَانَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ يُصَلِّي التَّرَاوِيْحَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً

١٥٠. عَنِ ابْنِ أَبِي الْحَسَنَاءِ أَنَّ عَلِيًّا ﷺ أَمَرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِهِمْ فِي رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

١٥١. عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: دَعَا الْقُرَّاءَ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَ مِنْهُمْ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. قَالَ: وَكَانَ عَلِيٌّ ﷺ يُوْتِرُ بِهِمْ.

وَرُوِيَ ذٰلِكَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ عَلِيًّا ﷺ كَانَ يَؤُمُّهُمْ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ. (١)

رَوَاهُ ابْنُ الإِسْمَاعِيْلِ الصَّنْعَانِيُّ وَقَالَ: فِيْهِ قُوَّةٌ.

١٥٠: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٣، الرقم/٧٦٨١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٧، الرقم/٤٣٩٧، وابن عبد البر في التمهيد، ٨/١١٥، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٣/٤٤٤، وابن قدامة في المغني، ١/٤٥٦ـ

١٥١: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٦، الرقم/٤٣٩٦، وذكره المباركفوري في تحفة الأحوذي، ٣/٤٤٤ـ

(١) ذكره الصنعاني في سبل السلام، ٢/١٠ـ

﴿سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نمازِ تراویح بیس رکعت پڑھتے تھے﴾

۱۵۰۔ **ابنِ ابو الحسناء بیان کرتے ہیں** کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو رمضان المبارک میں لوگوں کو بیس (۲۰) رکعت نمازِ (تراویح) پڑھانے کا حکم دیا۔

اسے امام ابن ابی شیبہ اور اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۵۱۔ **ابو عبد الرحمٰن سلمی سے مروی ہے کہ حضرت علی** رضی اللہ عنہ نے رمضان المبارک میں قراء حضرات کو بلایا اور ان میں سے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعات نمازِ (تراویح) پڑھائے اور خود حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں وتر (کی نماز) پڑھاتے تھے۔

یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک اور سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں بیس رکعات (تراویح) اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے۔

اسے ابن اسماعیل صنعانی نے روایت کیا اور قوی قرار دیا ہے۔

(٨) كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِالْمَدِيْنَةِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً

١٥٢. عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ: كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي رَمَضَانَ بِالْمَدِيْنَةِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ.

(٩) كَانَ سُوَيْدُ بْنُ غَفْلَةَ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً

١٥٣. عَنْ أَبِي الْخَصِيْبِ، قَالَ: كَانَ يَؤُمُّنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفْلَةَ فِي رَمَضَانَ فَيُصَلِّي خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ، وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكُنٰى.

١٥٢: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ١٦٣/٢، الرقم/٧٦٨٤، وذكره المباركفوري في تحفة الأحوذي، ٤٤٥/٣ـ

١٥٣: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٤٩٦/٢، الرقم/٤٣٩٥، والبخاري في الكنى، ٢٨/١، الرقم/٢٣٤ـ

﴿حضرت اُبی بن کعب ؓ مدینہ منورہ میں لوگوں کو بیس رکعات پڑھاتے تھے﴾

۱۵۲۔ عبدالعزیز بن رُفَیع سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: **حضرت اُبی بن کعب** ؓ مدینہ منورہ میں لوگوں کو رمضان المبارک میں بیس رکعت (تراویح) اور تین رکعت وتر پڑھاتے تھے۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند مرسل قوی ہے۔

﴿حضرت سوید بن غفلہ ؓ لوگوں کو بیس رکعات نمازِ تراویح پڑھاتے تھے﴾

۱۵۳۔ ابو خصیب نے بیان کیا ہے کہ حضرت سوید بن غفلہ ہمیں رمضان المبارک میں نمازِ (تراویح) پانچ ترویحات کے ساتھ یعنی بیس رکعات پڑھاتے تھے۔ (یاد رہے کہ ترویحہ ہر چار رکعت کے بعد ہوتا ہے۔)

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے جب کہ امام بخاری نے اسے 'الکنیٰ' میں ذکر کیا ہے۔

(١٠) كَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً

١٥٤. عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ ﷺ **قَالَ: كَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يُصَلِّي بِنَا فِي رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.**

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

(١١) كَانَ الْحَارِثُ يَؤُمُّ النَّاسَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً

١٥٥. عَنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّ النَّاسَ فِي رَمَضَانَ بِاللَّيْلِ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً، وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ، وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

(١٢) كَانَ عَلِيُّ بْنُ رَبِيْعَةَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ

١٥٦. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبِيْعَةَ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فِي رَمَضَانَ خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ وَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

١٥٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٣، الرقم/٧٦٨٣ـ

١٥٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٣، الرقم/٧٦٨٥ـ

١٥٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٣، الرقم/٧٦٩٠ـ

﴿حضرت ابن ابی ملیکہ لوگوں کو بیس رکعات نمازِ تراویح پڑھاتے تھے﴾

۱۵۴۔ **حضرت نافع بن عمر** ﷺ سے روایت ہے کہ حضرت ابنِ ابی ملیکہ ہمیں رمضان المبارک میں بیس رکعت نمازِ (تراویح) پڑھایا کرتے تھے۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

﴿حضرت حارث لوگوں کو بیس رکعات نماز تراویح پڑھایا کرتے تھے﴾

۱۵۵۔ **حضرت حارث سے مروی ہے** کہ وہ لوگوں کو رمضان المبارک کی راتوں میں بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے اور (وتر کی آخری رکعت میں) رکوع سے پہلے دعاے قنوت پڑھتے تھے۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

﴿حضرت علی بن ربیعہ لوگوں کو پانچ ترویحات (بیس رکعات) پڑھاتے تھے﴾

۱۵۶۔ **حضرت سعید بن عبید سے مروی ہے** کہ حضرت علی بن ربیعہ انہیں رمضان المبارک میں پانچ ترویحات (یعنی بیس رکعت) نمازِ (تراویح) اور تین وتر پڑھاتے تھے (یاد رہے کہ ترویحہ ہر چار رکعت کے بعد ہوتا ہے)۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

(١٣) كَانَ شُتَيْرُ بْنُ شَكَلٍ صَاحِبُ عَلِيٍّ يَؤُمُّ النَّاسَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً

١٥٧. **عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ** ﷺ: أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّهُمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ: وَفِي ذٰلِكَ قُوَّةٌ.

(١٤) كَانَ أَبُوْ الْبَخْتَرِيِّ يُصَلِّي خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ

١٥٨. **عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ** أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ فِي رَمَضَانَ وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

(١٥) عَمَلُ النَّاسِ فِي التَّرَاوِيْحِ كَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً

١٥٩. **عَنْ عَطَاءٍ قَالَ**: أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ثَلَاثًا وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ.

١٥٧: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٣، الرقم/٧٦٨٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٦، الرقم/٤٣٩٥ـ

١٥٨: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٣، الرقم/٧٦٨٦ـ

١٥٩: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٦٣، الرقم/٧٦٨٨ـ

﴿حضرت علی ؓ کے ساتھی حضرت شُتَیر بن شکل بیس رکعات (تراویح) کی امامت فرماتے تھے﴾

۱۵۷۔ حضرت علی ؓ کے اصحاب میں سے حضرت شُتیر بن شکل سے روایت ہے کہ وہ لوگوں کو رمضان المبارک میں بیس رکعاتِ (تراویح) اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے اور بیہقی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے اور کہا ہے: اس میں قوت ہے (یعنی یہ روایت قوی ہے)۔

﴿حضرت ابوالبختری پانچ ترویحات (یعنی بیس رکعات) پڑھتے تھے﴾

۱۵۸۔ حضرت ابو البَخْتَری سے روایت ہے کہ وہ رمضان المبارک میں پانچ ترویحات (یعنی بیس رکعات تراویح) اور تین وتر پڑھا کرتے تھے۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

﴿عامۃ الناس (صحابہ و تابعین) کا عام معمول بھی ۲۰ رکعاتِ تراویح پڑھنے کا تھا﴾

۱۵۹۔ حضرت عطاء (تابعی) فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو (یعنی صحابہ کرام اور اکابر تابعین کو) دیکھا کہ وہ بشمول وتر تئیس (۲۳) رکعات نمازِ (تراویح) پڑھتے تھے۔

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

١٦٠. عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، أَنَّهُ سَمِعَ الْأَعْرَجَ يَقُوْلُ: وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِي ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، فَإِذَا قَامَ بِهَا فِي اثْنَتَي عَشْرَةَ رَكْعَةً، رَأَى النَّاسُ أَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْفِرْيَابِيُّ، وَقَالَ: إِسْنَادُهُ قَوِيٌّ.

قَالَ الإِمَامُ مَالِكٌ: بَعَثَ إِلَيَّ الْأَمِيْرُ وَأَرَادَ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ قِيَامِ رَمَضَانَ الَّذِي يَقُوْمُهُ النَّاسُ بِالْمَدِيْنَةِ. قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ: وَهِيَ تِسْعٌ وَثَلَاثُوْنَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ، سِتٌّ وَثَلَاثُوْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْرُ ثَلَاثٌ. قَالَ مَالِكٌ: فَنَهَيْتُهُ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئاً، قُلْتُ لَهُ: هٰذَا مَا أَدْرَكْتُ النَّاسَ عَلَيْهِ وَهُوَ الْأَمْرُ الْقَدِيْمُ الَّذِي لَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلَيْهِ.(١)

١٦٠: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب الصلاة في رمضان، باب ما جاء في قيام رمضان، ١١٥/١، الرقم/٢٥٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤٩٧/٢، الرقم/٤٤٠١، وأيضًا في شعب الإيمان، ١٧٧/٣، الرقم/٣٢٧١، والفريابي في كتاب الصيام، ١٣٣/١، الرقم/١٨١، وابن عبد البر في التمهيد، ٤٠٥/١٧، والسيوطي في تنوير الحوالك شرح موطأ مالك، ١٠٥/١، والزرقاني في شرحه على الموطأ، ٣٤٢/١، وولي الله الدهلوي في المسوى من أحاديث الموطأ، ١٧٥/١-

(١) مالك في المدونة الكبرىٰ، ٢٢٢/١-

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

۱۶۰۔ **داود بن حُصَین نے اَعْرَج کو فرماتے ہوئے سنا** کہ (نمازِ تراویح میں) قاری سورہ بقرہ کو آٹھ رکعتوں میں ختم کرتا تھا، اگر امام اسے (سورہ بقرہ کو) بارہ رکعات میں مکمل کرتا تو لوگ یہ خیال کرتے کہ اُس نے تخفیف کی ہے (یعنی اُنہیں طویل قیام سے بچایا ہے)۔

اِسے امام مالک، بیہقی اور فریابی نے روایت کیا ہے اور امام فریابی فرماتے ہیں: اس کی سند قوی ہے۔

امام مالک فرماتے ہیں: امیرِ (مدینہ) نے میری طرف پیغام بھیجا اور اس نے ارادہ کیا کہ وہ اہلِ مدینہ کے لیے قیام رمضان (تراویح) کا عدد کم کر دے۔ (اُس نے پوچھا کہ آپ کی اس پر کیا رائے ہے؟) ابنِ قاسم (اس کی وضاحت میں) کہتے ہیں: مدینہ میں تراویح کی تعداد وتر سمیت انتالیس رکعات ہیں یعنی چھتیس رکعاتِ تراویح اور تین وتر (۳۶ رکعات میں دراصل تراویح ۲۰ عدد ہیں، جب کہ مزید ۱۶ رکعات، نوافل ہیں جو اہل مدینہ ہر ترویحہ کے وقفہ میں اضافتاً پڑھتے تھے، یعنی ترویحہ میں تسبیحات کی جگہ (چار) ۴ نوافل کا اضافہ کر لیتے تھے)۔ امام مالک نے فرمایا: میں نے اُسے اِس میں کمی کرنے سے منع کیا اور میں نے اسے کہا: میں نے اہلِ مدینہ کو ہمیشہ اسی پر کاربند پایا ہے اور یہ قدیم معمول ہے جس پر اہل مدینہ شروع سے کاربند چلے آ رہے ہیں۔

وَقَالَ الإِمَامُ وَلِيُّ اللهِ الدِّهْلَوِيُّ: هُوَ مَذْهَبُ الشَّافِعِيَّةِ وَالْحَنَفِيَّةِ، وَعِشْرُوْنَ رَكْعَةً تَرَاوِيْحُ وَثَلَاثٌ وِتْرٌ عِنْدَ الْفَرِيْقَيْنِ. هٰكَذَا قَالَ الْمَحَلِّيُّ عَنِ الْبَيْهَقِيِّ.(١)

١٦١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: لَمْ أُدْرِكِ النَّاسَ إِلَّا وَهُمْ يَقُوْمُوْنَ بِتِسْعٍ وَثَلَاثِيْنَ رَكْعَةً يُوْتِرُوْنَ مِنْهُ بِثَلَاثٍ.

رَوَاهُ مَالِكٌ.

١٦٢. عَنِ الزَّعْفَرَانِيِّ عَنِ الشَّافِعِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ النَّاسَ يَقُوْمُوْنَ بِالْمَدِيْنَةِ بِتِسْعٍ وَثَلَاثِيْنَ وَبِمَكَّةَ بِثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ.

ذَكَرَهُ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالشَّوْكَانِيُّ عَنْ مَالِكٍ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَأَحَبُّ إِلَيَّ إِذَا كَانُوْا جَمَاعَةً أَنْ يُصَلُّوْا عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُوْنَ ثَلَاثًا. قَالَ: وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَقُوْمُوْنَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعًا وَثَلَاثِيْنَ رَكْعَةً، وَأَحَبُّ إِلَيَّ عِشْرُوْنَ، وَكَذٰلِكَ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ ﷺ وَكَذٰلِكَ يَقُوْمُوْنَ بِمَكَّةَ. قَالَ أَحْمَدُ: وَالْأَصْلُ فِي حَدِيْثِ عُمَرَ ﷺ فِي صَلَاةِ التَّرَاوِيْحِ.(١)

---

(١) ولي الله الدهلوي في المسوّى من أحاديث الموطأ، ١/١٧٥ـ

١٦١: أخرجه مالك في المدونة الكبرى، ١/٢٢٢ـ

١٦٢: العسقلاني في فتح الباري، ٤/٢٥٣، والشوكاني في نيل الأوطار، ٣/٦٤ـ

(١) ذكره البيهقي في معرفة السنن والآثار، ٢/٣٠٣، الرقم/١٣٦٣ـ

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے (اس حدیث کی شرح میں) بیان کیا ہے کہ بیس رکعت تراویح اور تین وتر شوافع اور احناف دونوں کا مذہب ہے۔ اسی طرح **محلّي** نے امام بیہقی سے بیان کیا ہے۔

۱۶۱۔ **عبد اللہ بن عمر (بن حفص)، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں** کہ اُنہوں نے فرمایا: میں نے اہلِ مدینہ کو ہمیشہ اسی معمول پر کاربند پایا ہے کہ وہ اُنتالیس (۳۹) رکعات کے ساتھ قیام کرتے ہیں جن میں تین رکعات وتر پڑھتے ہیں۔

۱۶۲۔ **حضرت زعفرانی، امام شافعی** رضی اللہ عنہ **سے روایت کرتے ہیں** کہ اُنہوں نے فرمایا: میں نے خود لوگوں کو مدینہ منورہ میں اُنتالیس (۳۹) رکعات (بیس رکعت تراویح، تین وتر اور سولہ رکعت نوافل) اور مکہ مکرمہ میں تئیس (۲۳) رکعات (بیس تراویح اور تین وتر) پڑھنے کے معمول پر کاربند دیکھا ہے۔

اِسے امام عسقلانی اور شوکانی نے امام مالک سے بیان کیا ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک پسندیدہ عمل یہ ہے کہ اگر وہ جماعت کے ساتھ ہوں تو بیس رکعاتِ (تراویح) اور تین وتر پڑھیں۔ اور فرماتے ہیں: میں نے مدینہ میں لوگوں کو انتالیس رکعات ادا کرتے دیکھا ہے، جیسا کہ مجھے بیس رکعات (یعنی ۱۶ رکعت اضافی نوافل کے بغیر، صرف ۲۰ رکعات اصل نمازِ تراویح) پسند ہیں۔ اور ایسا ہی (عمل) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور مکہ مکرمہ میں قیام (رمضان) کی اتنی ہی (رکعات) ہیں۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تراویح سے متعلق حدیث اس عمل کی اصل ہے۔

وَقَالَ ابْنُ رُشْدٍ القُرْطُبِيُّ: واخْتَلَفُوا فِي الْمُخْتَارِ مِنْ عَدَدِ الرَّكَعَاتِ الَّتِي يَقُوْمُ بِهَا النَّاسُ فِي رَمَضَانَ، فَاخْتَارَ مَالِكٌ فِي أَحَدِ قَوْلَيْهِ وَأَبُوحَنِيْفَةَ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَدَاوُدُ الْقِيَامَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً سِوَى الْوِتْرِ، وَذَكَرَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحْسِنُ سِتًّا وَثَلاثِيْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْرُ ثَلاثٌ.

وَسَبَبُ اخْتِلافِهِمُ اخْتِلافُ النَّقْلِ فِي ذٰلِكَ، وَذٰلِكَ أَنَّ مَالِكًا رَوٰى عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ بِثَلاثٍ وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

وَخَرَّجَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: أَدْرَكْتُ النَّاسَ بِالْمَدِيْنَةِ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَأَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يُصَلُّوْنَ سِتًّا وَثَلاثِيْنَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُوْنَ بِثَلاثٍ. وَذَكَرَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ الْأَمْرُ الْقَدِيْمُ يَعْنِي الْقِيَامَ بِسِتٍّ وَثَلاثِيْنَ رَكْعَةً.(١)

وَقَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ فِي 'الْفَتَاوٰى': ثَبَتَ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ كَانَ يَقُوْمُ بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً فِي رَمَضَانَ وَيُوتِرُ بِثَلاثٍ، فَرَآىٰ

(١) أخرجه ابن رشد في بداية المجتهد، ١/١٥٢ـ

امام ابنِ رشد القرطبی فرماتے ہیں: ائمہ کرام نے رمضان المبارک میں نمازِ تراویح کے عدد پر باہم اختلاف کیا ہے۔ پس امام مالک نے اپنے دو اقوال میں سے ایک میں اور امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد اور امام داؤد ظاہری ﷺ نے بیس رکعات تراویح کا قیام پسند کیا ہے، جب کہ تین وتر اس کے علاوہ ہیں۔ ابن القاسم نے امام مالک کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ وہ چھتیس (۳۶) رکعات تراویح اور تین وتروں کو اچھا سمجھتے تھے۔

ائمہ کرام کے درمیان (رکعاتِ تراویح کا انتالیس (۳۹) یا تئیس (۲۳) ہونے میں) اختلاف کا سبب اس باب میں اختلافِ روایات ہے۔ امام مالک نے یزید بن رومان سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب ﷺ کے زمانہ میں لوگ تئیس (۲۳) رکعات (تراویح بشمول تین وتر) کے ساتھ قیام کیا کرتے تھے۔

امام ابنِ ابی شیبہ نے داؤد بن قیس کے طریق سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے مدینہ طیبہ میں عمر بن عبد العزیز اور اَبان بن عثمان کے زمانے میں لوگوں کو چھتیس (۳۶) رکعات اور پھر تین رکعات وتر پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ ابنِ قاسم نے امام مالک کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ تراویح کی چھتیس رکعات کے ساتھ قیام کرنا (اہل مدینہ کا) قدیم معمول ہے۔

علامہ ابنِ تیمیہ نے اپنے فتاویٰ میں کہا ہے کہ ثابت شدہ بات یہ ہے کہ حضرت اُبی بن کعب ﷺ رمضان المبارک میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔ چنانچہ اکثر اہلِ علم نے اسے سنت مانا

كَثِيْرًا مِنَ الْعُلَمَاءِ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ السُّنَّةُ لِأَنَّهُ قَامَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَلَمْ يُنْكِرْهُ مُنْكِرٌ.(١)

وَفِي مَجْمُوْعَةِ الْفَتَاوَى النَّجْدِيَّةِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ ذَكَرَ فِي جَوَابِهِ عَنْ عَدَدِ التَّرَاوِيْحِ أَنَّ عُمَرَ ﷺ لَمَّا جَمَعَ النَّاسَ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، كَانَتْ صَلَاتُهُمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.(٢)

(١٦) مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

قَالَ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ: وَكَانَ قَتَادَةُ يَخْتِمُ فِي كُلِّ سَبْعٍ دَائِمًا، وَفِي رَمَضَانَ فِي كُلِّ ثَلَاثٍ، وَفِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ كُلِّ لَيْلَةٍ.

وَكَانَ لِلشَّافِعِيِّ فِي رَمَضَانَ سِتُّوْنَ خَتْمَةً يَقْرَؤُهَا فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ وَعَنْ أَبِي حَنِيْفَةَ نَحْوَهُ.

وَكَانَ قَتَادَةُ يَدْرُسُ الْقُرْآنَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ.

---

(١) ابن تيمية في كتب ورسائل وفتاوى ابن تيمية في الفقه، ١١٢/٢٣، وإسماعيل بن محمد الأنصاري في تصحيح حديث صلاة التراويح عشرين ركعة، ٣٥/١ـ

(٢) إسماعيل بن محمد الأنصاري في تصحيح حديث صلاة التراويح عشرين ركعة، ٣٥/١ـ

ہے، کیونکہ وہ مہاجرین اور انصار (تمام) صحابہ کرام ﷺ کی موجودگی میں (بیس رکعات پڑھاتے) اور کسی نے اُنہیں قطعاً کبھی نہ روکا تھا۔

مجموعہ الفتاوی النجدیہ میں ہے کہ عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب نے تعدادِ رکعات تراویح سے متعلق سوال کے جواب میں بیان کیا ہے کہ جب حضرت عمر ﷺ نے لوگوں کو حضرت اُبی بن کعب ﷺ کی اقتداء میں نماز تراویح کے لیے جمع کیا تو ان کی نمازِ (تراویح) بیس رکعت ہوتی تھی۔

﴿ائمہ سلف صالحین کے (قیامِ رمضان میں) ارشادات و معمولات﴾

علامہ ابن رجب الحنبلی نے کہا ہے: حضرت قتادہ ہمیشہ سات راتوں میں قرآن پاک ختم کیا کرتے تھے لیکن رمضان میں ان کا معمول تین راتوں میں ختم کرنے کا تھا، جب کہ آخری عشرے کی راتوں میں ہر رات ایک قرآن پاک مکمل کر لیا کرتے تھے۔

امام شافعی رمضان المبارک میں نماز کے علاوہ ساٹھ قرآن پاک ختم کیا کرتے تھے اور امام ابوحنیفہ سے بھی یہی معمول منقول ہے۔

حضرت قتادہ رمضان المبارک میں قرآن پاک کا دورہ فرمایا کرتے تھے۔

وَكَانَ الزُّهْرِيُّ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ، قَالَ: فَإِنَّمَا هُوَ تِلاوَةُ الْقُرْآنِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ.(١)

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: تَسْبِيْحَةٌ فِي رَمَضَانَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ تَسْبِيْحَةٍ فِي غَيْرِهِ.(٢)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

قَالَ مَكْحُوْلٌ: يَرُوْحُ أَهْلُ الْجَنَّةِ بِرَائِحَةٍ، فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا، مَا وَجَدْنَا رِيْحًا مُنْذُ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ أَطْيَبَ مِنْ هٰذِهِ الرِّيْحِ. فَيُقَالُ: هٰذِهِ رَائِحَةُ أَفْوَاهِ الصُّوَّامِ.(٣)

ذَكَرَهُ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ.

قَالَ مُعَلَّى بْنُ الْفَضْلِ: كَانُوْا يَدْعُوْنَ اللهَ تَعَالٰى سِتَّةَ أَشْهُرٍ أَنْ يُبَلِّغَهُمْ رَمَضَانَ، ثُمَّ يَدْعُوْنَهُ سِتَّةَ أَشْهُرٍ أَنْ يَتَقَبَّلَ مِنْهُمْ. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ: كَانَ مِنْ دُعَائِهِمْ: اَللّٰهُمَّ، سَلِّمْنِي إِلٰى رَمَضَانَ، وَسَلِّمْ لِي رَمَضَانَ، وَتَسَلَّمْهُ مِنِّي مُتَقَبَّلًا.(٤)

---

(١) ابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/٣١٨ـ

(٢) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ٦٢، ٥/٥١٤، الرقم/٣٤٧٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٠٦، الرقم/ ٢٩٨٤٠ـ

(٣) ابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/١٦١ـ

(٤) ابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/١٤٨ـ

امام زہری رمضان المبارک کی آمد پر فرماتے کہ سوائے تلاوتِ قرآن اور کھانا کھلانے کے کوئی اور کام نہیں ہوگا۔

امام زہری فرماتے ہیں کہ رمضان میں ایک مرتبہ تسبیح غیرِ رمضان میں ہزار بار تسبیح سے افضل ہے۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

امام مکحول نے فرمایا ہے: اہلِ جنت ایک خوشبو محسوس کرنے پر کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم جب سے جنت میں داخل ہوئے ہیں اس جیسی خوشبو دار ہوا نہیں سونگھی۔ کہا جائے گا: یہ روزے داروں کے مونہوں کی خوشبو ہے۔

اسے علامہ ابن رجب الحنبلی نے بیان کیا ہے۔

حضرت معلیٰ بن فضل فرماتے ہیں کہ اسلاف اللہ تبارک وتعالیٰ سے چھ مہینے یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! ہمیں رمضان کا مہینہ عطا کرنا۔ پھر چھ مہینے یہ دعا کرتے تھے کہ اسے ہماری طرف سے قبول فرما۔ حضرت یحییٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ ان کی دعا یوں ہوتی تھی: 'اے اللہ! مجھے رمضان تک سلامت رکھنا اور مجھے رمضان عطا فرمانا، اور پھر اس رمضان کو میری طرف سے قبول فرما لینا'

ذَكَرَهُ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ.

وَعَنْ بَعْضِ السَّلَفِ، قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّهُ يُوْضَعُ لِلصُّوَّامِ مَائِدَةٌ يَأْكُلُوْنَ عَلَيْهَا وَالنَّاسُ فِي الْحِسَابِ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا رَبِّ، نَحْنُ نُحَاسَبُ وَهُمْ يَأْكُلُوْنَ؟ فَيُقَالُ: إِنَّهُمْ طَالَمَا صَامُوْا وَأَفْطَرْتُمْ، وَقَامُوْا وَنِمْتُمْ.(١)

قَالَ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ: مَنْ تَرَكَ لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا طَعَامًا وَشَرَابًا وَشَهْوَةً مُدَّةً يَسِيْرَةً عَوَّضَهُ اللّٰهُ عِنْدَهُ طَعَامًا وَشَرَابًا لَا يَنْفَدُ وَأَزْوَاجًا لَا يَمُتْنَ أَبَدًا.(٢)

(١) ابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/١٥٨ـ

(٢) ابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/١٥٩ـ

اسے علامہ ابن رجب الحنبلی نے بیان کیا ہے۔

اَسلاف میں سے ایک بزرگ فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ روزے داروں کے لیے ایک دستر خوان بچھایا جائے گا جس سے وہ کھائیں گے، جب کہ دیگر لوگ ابھی حساب وکتاب میں مصروف ہوں گے۔ لوگ کہیں گے: اے پروردگار! ہم تو حساب دے رہے ہیں اور وہ (مزے مزے کی چیزیں) کھا رہے ہیں؟ کہا جائے گا: انہوں نے دنیا میں بہت وقت روزے کی حالت میں گزارا اور تم روزے نہیں رکھتے تھے۔ انہوں نے طویل قیام کیے جب کہ تم محوِ خواب ہوتے تھے۔

علامہ ابن رجب الحنبلی نے کہا ہے: جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے دنیا میں کھانے پینے اور دیگر خواہشاتِ نفس کو تھوڑی مدت کے لیے چھوڑ دیا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنے پاس ایسا کھانا پینا دے گا جو کبھی ختم نہ ہو گا اور ایسی ازواج دے گا جن پر کبھی موت نہیں آئے گی۔

فَضْلُ الْاِعْتِكَافِ وَالْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

١٦٣. عَنْ عَائِشَةَ ﵂ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٦٤. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا ﵂: قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

١٦٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب العمل في العشر الأواخر من رمضان، ٢/٧١١، الرقم/١٩٢٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الاعتكاف، باب الاجتهاد في العشر الأواخر من شهر رمضان، ٢/٨٣٢، الرقم/١١٧٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٤٠، الرقم/٢٤١٧٧، وأبوداود في السنن، كتاب الصلاة، باب في قيام شهر رمضان، ٢/٥٠، الرقم/١٣٧٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب في فضل العشر الأواخر من شهر رمضان، ١/٥٦٢، الرقم/١٧٦٨.

١٦٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الاعتكاف، باب الاجتهاد في العشر الأواخر من شهر رمضان، ٢/٨٣٢، الرقم/١١٧٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٨٢، الرقم/٢٤٥٧٢، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب منه، ٣/١٦١، الرقم/٧٩٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب في فضل العشر الأواخر من شهر رمضان، ←

﴿اعتکاف اور رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی فضیلت﴾

۱۶۳۔ حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ نے فرمایا: جب (رمضان کا آخری) عشرہ شروع ہوتا تو حضور نبی اکرم ﷺ کمر بند کس لیتے، راتوں کو بیدار رہتے اور گھر والوں کو بھی جگایا کرتے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۶۴۔ ایک روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں باقی دنوں کی نسبت عبادت میں زیادہ ریاضت کرتے تھے۔

اِسے امام مسلم، احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

..... ۵٦٢/١، الرقم/١٧٦٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٢٧٠/٢، الرقم/٣٣٩٠۔

١٦٥. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا ﵂: قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا بَقِيَ عَشْرٌ مِنْ رَمَضَانَ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَاعْتَزَلَ أَهْلَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

١٦٦. عَنْ عَائِشَةَ ﵂ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٦٧. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﵁، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ. فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيْهِ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٦٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٦٦، الرقم: ٢٤٤٢٢ـ

١٦٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتكاف، باب الاعتكاف في العشر الأواخر والاعتكاف في المساجد، ٢/٧١٣، الرقم/١٩٢٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الاعتكاف، باب اعتكاف العشر الأواخر من رمضان، ٢/٨٣١، الرقم/١١٧٢، وأبوداود في السنن، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ٢/٣٣١، الرقم/٢٤٦٢، والترمذي نحوه في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في الاعتكاف، ٣/١٥٧، الرقم/٧٩٠ـ

١٦٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتكاف، باب الاعتكاف في العشر الأوسط من رمضان، ٢/٧١٩، الرقم/١٩٣٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الاعتكاف، باب اعتكاف العشر الأواخر من ←

۱۶۵۔ ایک روایت میں حضرت عائشہ ؓ سے ہی مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب رمضان کے دس دن باقی رہ جاتے تو رسول اللہ ﷺ اپنی کمرِ ہمت کس لیتے اور اپنے اہلِ خانہ سے الگ ہو (کر ہمہ وقت عبادت و ریاضت میں مشغول ہو) جاتے۔

اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۶۶۔ حضرت عائشہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک کے آخری دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ کے بعد آپ کی اَزواجِ مطہرات بھی اعتکاف کرتی رہیں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۶۷۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر سال رمضان المبارک میں دس دن اعتکاف فرماتے تھے۔ مگر جس سال آپ ﷺ کا وصال مبارک ہوا اس سال آپ ﷺ نے بیس دن اعتکاف کیا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

..... رمضان، ۲/ ۸۳۰، الرقم/ ۱۱۷۱، وأبوداود في السنن، كتاب الصوم، باب أين يكون الاعتكاف، ۲/ ۳۳۲، الرقم/ ۲٤٦٥۔

١٦٨. وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ.

قَالَ نَافِعٌ: وَقَدْ أَرَانِي عَبْدُ اللهِ ﷺ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الْمَسْجِدِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

١٦٩. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ: هُوَ يَعْكِفُ الذُّنُوْبَ، وَيُجْرٰى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

١٧٠. وَفِي رِوَايَةِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ﷺ عَنْ أَبِيْهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنِ اعْتَكَفَ عَشْرًا فِي رَمَضَانَ كَانَ كَحَجَّتَيْنِ وَعُمْرَتَيْنِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

١٦٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الاعتكاف، باب اعتكاف العشر الأواخر من رمضان، ٢/٨٣٠، الرقم/١١٧١، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب أين يكون الاعتكاف، ٢/٣٣٢، الرقم/٢٤٦٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في الاعتكاف، ١/٥٦٢، الرقم/١٧٦٩.

١٦٩: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب في ثواب الاعتكاف، ١/٥٦٧، الرقم/١٧٨١، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٢٠٧، الرقم/٦٦٣٢.

١٧٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٢٨، الرقم/٢٨٨٨، ←

۱۶۸۔ حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔

نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ نے مجھے مسجد میں وہ جگہ دکھائی جہاں رسول اللہ ﷺ اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

اِسے امام مسلم، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۶۹۔ حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معتکف کے بارے میں فرمایا: وہ گناہوں سے رکا رہتا ہے۔ اُسے تمام نیک اَعمال بجا لانے والے شخص کے برابر نیکیاں عطا کی جاتی ہیں۔

اِسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۷۰۔ امام زین العابدین علی بن حسین ﷺ اپنے والد (حضرت امام حسین ﷺ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رمضان المبارک میں دس دن اعتکاف کرتا ہے اس کا ثواب دو حج اور دو عمرہ کے برابر ہے۔

اِسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

..... والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٢٥، الرقم/٣٩٦٦، ٣٩٦٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٩٦، الرقم/١٦٤٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٧٣۔

فَضْلُ سَبْعِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَلَيْلَةِ الْقَدْرِ

اَلْقُرْآن

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ○ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ○ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ○ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِّنْ کُلِّ اَمْرٍ○ سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ○ (القدر/٩٧)

سُمِّيَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لِتَقْدِيْرِ اللهِ تَعَالٰى فِيْهَا مَا يَكُوْنُ فِي تِلْكَ السَّنَةِ مِنَ الْأَرْزَاقِ وَالآجَالِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ، وَالْمُرَادُ بِهٰذَا التَّقْدِيْرِ إِظْهَارُ ذٰلِكَ لِلْمَلَائِكَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، وَهِيَ الْمُرَادُ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَکَةٍ اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ○ فِیْهَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ○ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا کُنَّا مُرْسِلِیْنَ○﴾ (الدخان، ٤٤/٣-٥)

اَلْحَدِيْث

١٧١. **عَنِ ابْنِ عُمَرَ** ﷺ **أَنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ** ﷺ

١٧١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب التماس ليلة القدر في السبع الأواخر، ٢/٧٠٩، الرقم/١٩١١، ومسلم في ←

﴿رمضان المبارک کی آخری سات (طاق) راتوں اور شبِ قدر کی فضیلت﴾

آیاتِ قرآنیہ

بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں اتارا ہےo اور آپ کیا سمجھے ہیں (کہ) شبِ قدر کیا ہے؟ شبِ قدر (فضیلت و برکت اور اَجر و ثواب میں) ہزار مہینوں سے بہتر ہےo اس (رات) میں فرشتے اور روح الامین (جبرائیل) اپنے رب کے حکم سے (خیر و برکت کے) ہر امر کے ساتھ اترتے ہیںo یہ (رات) طلوعِ فجر تک (سراسر) سلامتی ہےo

لیلۃ القدر کو یہ نام اس لیے دیا گیا ہے کہ اس رات میں آئندہ سال کے رزق اور اموات وغیرہ کا فیصلہ تقدیرِ الٰہی سے کیا جاتا ہے۔ اس تقدیر سے مراد اس کا فرشتوں کے سپرد کیا جانا ہے، یہی اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان سے مراد ہے: ﴿بے شک ہم نے اسے ایک بابرکت رات میں اتارا ہے بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیںo اس (رات) میں ہر حکمت والے کام کا (جدا جدا) فیصلہ کر دیا جاتا ہےo ہماری بارگاہ کے حکم سے، بے شک ہم ہی بھیجنے والے ہیںo﴾

اَحادیث مبارکہ

۱۷۱۔ حضرت (عبداللہ) بن عمر ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب کو

الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها وبيان محلها وأرجى أوقات طلبها، ۲/۸۲۲، الرقم/۱۱٦٥، وابن حبان في الصحيح، ۸/٤۳۲، الرقم/۳٦۷٥۔

أُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ. فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٧٢. وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ ﵂ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: قَالَ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. وفي رواية: فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٧٣. وَفِي رِوَايَةِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﵁ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَخْبِرْنَا عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هِيَ فِي رَمَضَانَ. الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَإِنَّهَا وِتْرٌ فِي إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ أَوْ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ أَوْ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ أَوْ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ أَوْ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ أَوْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ. فَمَنْ قَامَهَا إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ.

١٧٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صلاة التراويح، باب تحري ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر، ٢/٧١٠، الرقم/١٩١٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها وبيان محلها وأرجى أوقات طلبها، ٢/٨٢٣، الرقم/١١٦٥، ١١٦٩، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في ليلة القدر، ٣/١٥٨، الرقم/٧٩٢.

١٧٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣١٨، ٣٢١، ٣٢٤، ←

خواب میں (رمضان کی) آخری سات راتوں کے اندر شبِ قدر دکھائی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخری سات راتوں پر متفق ہو گئے ہیں۔ لہٰذا جو تم میں سے اسے تلاش کرنا چاہے وہ آخری سات (طاق) راتوں میں تلاش کرے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۷۲۔ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں - ایک روایت میں ہے: رمضان کی آخری سات طاق راتوں - میں تلاش کیا کرو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۷۳۔ حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں شبِ قدر کے بارے میں بتائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (رات) ماہِ رمضان کے آخری عشرے میں اکیسویں، تیئسویں، پچیسویں، ستائیسویں، انتیسویں یا رمضان کی آخری رات ہوتی ہے۔ جو بندہ اس میں ایمان و ثواب کے ارادہ سے قیام کرے اس کے اگلے پچھلے (تمام) گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

..... الرقم/٢٢٧٦٥، ٢٢٧٩٣، ٢٢٨١٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧١/٢، الرقم/١٢٨٤، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٦٥/٢، الرقم/١٥٠٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٧٥/٣-١٧٦۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

١٧٤. **وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ** ﷺ **أَنَّ رَسُولَ اللهِ** ﷺ **قَالَ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْبَوَاقِي، مَنْ قَامَهُنَّ ابْتِغَاءَ حِسْبَتِهِنَّ، فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَغْفِرُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، وَهِيَ لَيْلَةُ وِتْرٍ تِسْعٍ أَوْ سَبْعٍ أَوْ خَامِسَةٍ أَوْ ثَالِثَةٍ أَوْ آخِرِ لَيْلَةٍ. وَقَالَ رَسُولُ اللهِ** ﷺ**: إِنَّ أَمَارَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَنَّهَا صَافِيَةٌ بَلْجَةٌ، كَأَنَّ فِيهَا قَمَرًا سَاطِعًا سَاكِنَةٌ سَاجِيَةٌ، لَا بَرْدَ فِيهَا وَلَا حَرَّ، وَلَا يَحِلُّ لِكَوْكَبٍ أَنْ يُرْمَى بِهِ فِيهَا حَتَّى تُصْبِحَ، وَإِنَّ أَمَارَتَهَا أَنَّ الشَّمْسَ صَبِيحَتَهَا تَخْرُجُ مُسْتَوِيَةً لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَلَا يَحِلُّ لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا يَوْمَئِذٍ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْمَقْدِسِيُّ.

١٧٥. **وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: ذَكَرْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ أَبِي بَكْرَةَ** ﷺ**، فَقَالَ: مَا أَنَا مُلْتَمِسُهَا لِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ** ﷺ **إِلَّا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ. فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: الْتَمِسُوْهَا فِي تِسْعٍ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي خَمْسٍ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي ثَلَاثٍ أَوَاخِرِ لَيْلَةٍ. قَالَ: وَكَانَ أَبُوْ بَكْرَةَ يُصَلِّي فِي الْعِشْرِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ كَصَلَاتِهِ فِي سَائِرِ السَّنَةِ. فَإِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اجْتَهَدَ.**

١٧٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٢٤، الرقم/٢٢٨١٧، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/١٦٦، الرقم/١١١٩، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٨/٢٧٩، الرقم/٣٤٢، وذكره الهندي في كنز العمال، ٨/٢٤٩، الرقم/٢٤٠٨٥.

١٧٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٩، الرقم/٢٠٤٢٠، ←

اِسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٧٤۔ حضرت عبادہ بن صامت ﷺ **سے ہی مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شبِ قدر رمضان کے آخری عشرے میں ہے۔ جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے ان راتوں میں قیام کرے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے (تمام) گناہ بخش دیتا ہے۔ یہ رات اکیسویں، تیئسویں، پچیسویں، ستائیسویں یا رمضان کی آخری رات ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شبِ قدر کی علامات یہ ہیں کہ وہ رات صاف و شفاف اور پرسکون ہوتی ہے، نہ زیادہ ٹھنڈی اور نہ زیادہ گرم (بلکہ معتدل ہوتی ہے)۔ اس رات صبح تک کسی ستارے کے لیے مناسب نہیں کہ اُسے شیاطین کے پیچھے بھگایا جائے۔ اس کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے بعد کی صبح کو آفتاب بالکل ہموار ٹکیہ کی طرح بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے جیسا کہ چودھویں رات کا چاند ہو۔ اس دن کے آفتاب کے ساتھ شیطان نہیں نکلتا۔

اِسے امام احمد، طبرانی اور مقدسی نے روایت کیا ہے۔

١٧٥۔ ایک روایت میں حضرت عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بکرہ ﷺ کے پاس لیلۃ القدر کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: میں اسے (پہلے بیس دنوں میں) تلاش نہیں کرتا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک بات سنی ہے۔ (آپ ﷺ نے فرمایا:) آگاہ رہو! وہ رمضان کے آخری عشرہ میں ہے۔ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے (اس وقت) تلاش کرو جب نو یا سات یا پانچ یا تین راتیں رہ جائیں۔ عبد الرحمٰن کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکرہ ﷺ رمضان کے پہلے بیس دنوں میں عام دنوں کی طرح نماز پڑھتے۔ جب آخری دس دن شروع ہوتے تو زیادہ (عبادت) فرماتے۔

..... والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في ليلة القدر، ٣/١٦٠، الرقم/٧٩٤، وابن حبان في الصحيح، ٨/٤٤٢، الرقم/٣٦٨٦، والحاكم في المستدرك، ١/٦٠٤، الرقم/١٥٩٨۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

قَالَ التِّلِمْسَانِيُّ: إِنَّهَا (لَيْلَةُ الْقَدْرِ) فِي الْعَشْرِ الْأَخِيْرِ مِنْ رَمَضَانَ، وَعَلَيْهِ تَدُلُّ الْأَحَادِيْثُ الْوَارِدَةُ فِي الصَّحِيْحِ، وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَالْأَوْزَاعِيِّ، وَإِسْحَاقَ، وَأَبِي ثَوْرٍ وَأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ. وَهُوَ الْقَوْلُ الَّذِيْ يَجْمَعُ أَشْتَاتَ الْأَحَادِيْثِ الْمُتَفَرَّقَةِ الْمُخْتَلَفَةِ فِي التَّعْيِيْنِ فِي الْعَشْرِ.(١)

فَالْحَاصِلُ مِنْ مَجْمُوْعِهَا، وَمِمَّا اسْتَقَرَّ عَلَيْهِ أَمْرُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، طَلَبُهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَهُوَ جَامِعٌ مَا افْتَرَقَ وَاخْتَلَفَ؛ قَالَهُ أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْقُرْطُبِيُّ(٢). وَقَالَ: فَاعْتَمَدْ عَلَيْهِ، وَتَمَسَّكْ بِهِ، يَعْنِيْ عَلٰى مَا قَالَهُ الْقَاضِي أَبُو الْفَضْلِ(٣). وَقَدْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْقُرْطُبِيُّ: وَهٰذَا هُوَ الصَّحِيْحُ(٤)، وَهُوَ الَّذِيْ صَحَّحَهُ الْحَافِظُ أَبُوْ عُمَرَ بْنُ عَبْدِ الْبَرِّ(٥). وَاللهُ أَعْلَمُ.(٦)

---

(١) التلمساني في جنى الجنتين في شرف الليلتين/٨٩.

(٢) القرطبي في المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم، ٣/٢٥١.

(٣) القاضى عياض في إكمال المعلم، ٤/١٤٣-١٤٤.

(٤) القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٢٠/١٣٥.

(٥) ابن عبد البر في الاستذكار، ٣/٢٩.

(٦) ذكره التلمساني في جنى الجنتين في شرف الليلتين/٨٩.

اِسے امام احمد بن حنبل نے اور ترمذی نے مذکورہ الفاظ سے اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے بھی کہا ہے: اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

علامہ تلمسانی کہتے ہیں: بے شک (شبِ قدر) رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ہوتی ہے اور اِس پر صحیح اَحادیث دلالت کرتی ہیں۔ یہی قول امام مالک، شافعی ،اَوزاعی، اِسحاق، ابو ثور اور اَحمد بن حنبل کا ہے۔ یہ وہ قول ہے جو عشرہ کی تعیین میں وارد مختلف متفرق احادیث کو جمع کرتا ہے۔

اِس مجموعۂ (اقوال واَحادیث) کا خلاصہ یہ ہے کہ جس پر رسول اللہ ﷺ کا حکم ثابت ہوا ہے، وہ لیلۃ القدر کو آخری عشرے میں تلاش کرنا ہے، یہی حکم متفرق اور مختلف اقوال کا جامع ہے۔ امام ابو العباس احمد بن عمر قرطبی نے یہ قول بیان کیا ہے، اور مزید کہا ہے: اِسی پر بھروسہ کرلو اور اِسی (قول) کو تھام لو یعنی جس کو قاضی ابو الفضل نے بیان کیا ہے۔ امام ابو عبد اللہ قرطبی کہتے ہیں: یہی بات درست ہے۔ اِس بات کو حافظ ابو عمر بن عبد اللہ نے بھی صحیح قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جاننے والا ہے۔

١٧٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٧٧. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ. تُفْتَحُ فِيْهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيْهِ أَبْوَابُ الْجَحِيْمِ وَتُغَلُّ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ. لِلهِ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ. مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه.

١٧٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب من صام صوم رمضان إيمانا واحتسابا، ٦٧٢/٢، الرقم/١٨٠٢، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح، ٥٢٣/١، الرقم/٧٦٠، وأبوداود في السنن، كتاب الصلاة، باب في قيام شهر رمضان، ٤٩/٢، الرقم/١٣٧١، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب الترغيب في قيام رمضان وما جاء فيه من الفضل، ١٧١/٣، الرقم/٨٠٨.

١٧٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٣٠/٢، الرقم/٧١٤٨، والنسائي في السنن، كتاب الصيام، باب ذكر اختلاف على معمر فيه، ١٢٩/٤، الرقم/٢١٠٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب ما جاء في فضل شهر رمضان، ٥٢٦/١، الرقم/١٦٤٤، وعبد ←

١٧٦۔ حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے شبِ قدر میں اخلاص و ایمان کے ساتھ ثواب کی غرض سے قیام کیا اُس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں اور جس نے ایمان کی حالت میں خالص ثواب کی غرض سے رمضان کے روزے رکھے اُس کے بھی سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٧٧۔ حضرت ابوہریرہ ﷺ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس رمضان المبارک کا مہینہ آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض کیے ہیں۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شریر شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس ماہ میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار راتوں سے افضل ہے۔ جو اس کے ثواب سے محروم رہا، وہ (دائمی) محروم رہا۔

اِسے امام احمد بن حنبل نے، نسائی نے مذکورہ الفاظ سے اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

..... الرزاق في المصنف، ٤/١٧٥، الرقم/٧٣٨٣، وابن راهويه في المسند، ١/٧٤۔

١٧٨. **وَفِي رِوَايَةِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ مَنْ يَثِقُ بِهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أُرِيَ أَعْمَارَ النَّاسِ قَبْلَهُ أَوْ مَا شَاءَ اللهُ مِنْ ذٰلِكَ، فَكَأَنَّهُ تَقَاصَرَ أَعْمَارَ أُمَّتِهِ أَنْ لَا يَبْلُغُوْا مِنَ الْعَمَلِ مِثْلَ الَّذِي بَلَغَ غَيْرُهُمْ فِي طُوْلِ الْعُمُرِ. فَأَعْطَاهُ اللهُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ.**

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ.

قَالَ الْقَاضِي أَبُو بَكْرِ بْنُ الْعَرَبِيِّ: وَمِنْ فَضْلِ اللهِ عَلٰى هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَنْ أَعْطَاهَا قِيْرَاطَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ، وَأَعْطَى الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى جَمِيْعًا قِيرَاطَيْنِ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ إِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ، وَأَعْطَاهَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَجَعَلَ لَهَا عَامًا بِأَلْفِ شَهْرٍ. فَمَا فَاتَهُمْ فِي تَقَاصُرِ الْأَعْمَارِ الَّتِي كَانَتْ لِمَنْ قَبْلَهُمْ أَدْرَكُوْهُ فِيْهَا فَخَفَّ عَلَيْهِمْ شَغَبُ الدُّنْيَا، وَأَدْرَكُوْا عِظَمَ الثَّوَابِ فِي الْآخِرَةِ؛ وَالْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.(١)

١٧٨: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب الاعتكاف، باب ما جاء في ليلة القدر، ١/٣٢١، الرقم/٦٩٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٢٣، الرقم/٣٦٦٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٦٥، الرقم/١٥٠٨.

(١) ذكره التلمساني في جنى الجنتين في شرف الليلتين/٩٦-٩٧.

۱۷۸۔ امام مالک ؒ **سے روایت ہے** کہ انہوں نے ثقہ (یعنی قابل اعتماد) اہل علم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو سابقہ اُمتوں کی عمریں دکھائی گئیں یا اس بارے میں جو اللہ تعالیٰ نے چاہا دکھایا گیا۔ اس پر آپ ﷺ نے اپنی امت کی کم عمروں کا خیال کرتے ہوئے سوچا کہ کیا میری اُمت اس قدر اعمال کر سکے گی، جس قدر دوسری اُمتوں کے لوگوں نے طوالتِ عمر کے باعث کیے۔ سو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو (فضل و انعام کے طور پر) شبِ قدر عطا فرما دی جو ہزار مہینوں سے افضل ہے (تاکہ عمروں کی کمی کی تلافی آسانی سے ہو جائے)۔

اِسے امام مالک اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

قاضی ابو بکر بن العربی کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اِس امت پر اپنا فضل فرمایا ہے کہ ان کو نمازِ عصر سے سورج کے غروب ہونے تک دو قیراط عطا فرمائے ہیں، جب کہ یہود و نصاریٰ کو تمام دن کے اول حصہ سے لے کر نماز عصر تک دو قیراط عطا کیے ہیں۔ اِس اُمت کو لیلۃ القدر عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اِس اُمت کے لیے ایک سال میں ایک ہزار مہینے کی عبادت بنا دی ہے تو عمروں کے کم ہونے کی وجہ سے اُن سے (وہ اَعمال) فوت نہیں ہوں گے جو اِن سے پہلی اُمتوں کے لوگوں نے پا لیے تھے، اِن پر دنیا کی پریشانیاں (فتنے) ہلکی ہوگئی ہیں اور انہوں نے آخرت کے عظیم ثواب کو پا لیا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا مالک ہے۔

١٧٩. وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِيْلُ ﷺ فِي كَبْكَبَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ أَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُ اللهَ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

١٨٠. عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ، مَا أَقُوْلُ فِيْهَا؟ قَالَ: قُوْلِي: اَللّٰهُمَّ، إِنَّكَ عُفُوٌّ كَرِيْمٌ، تُحِبُّ الْعَفْوَ، فَاعْفُ عَنِّي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٨١. وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ، يَنْزِلُ الْمَلَائِكَةُ الَّذِينَ هُمْ سُكَّانُ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، وَمِنْهُمْ جِبْرِيلُ، فَيَنْزِلُ جِبْرِيْلُ وَمَعَهُ أَلْوِيَةٌ يَنْصِبُ مِنْهَا لِوَاءً عَلٰى قَبْرِي، وَلِوَاءً عَلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ،

١٧٩: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٤٣، الرقم/٣٧١٧، وأيضًا في فضائل الأوقات/٣١٨، الرقم/١٥٥ـ

١٨٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٥٨، الرقم/٢٦٢٥٨، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: ٨٥، ٥/٥٣٤، الرقم/٣٥١٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢١٨، الرقم/١٠٧٠٨، والحاكم في المستدرك، ١/٧١٢، الرقم/١٩٤٢ـ

١٨١: الثعلبي في الكشف والبيان عن تفسير القرآن، ١٠/٢٥٥، والقرطبي فى الجامع لأحكام القرآن، ٢٠/١٣٧ـ

۱۷۹۔ حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شب قدر ہوتی ہے تو جبریل امین ﷺ فرشتوں کی جماعت کے ساتھ اُترتے ہیں، اور ذکر الٰہی میں مشغول ہر کھڑے یا بیٹھے ہوئے بندے پر سلام بھیجتے ہیں۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۸۰۔ حضرت عائشہ ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، ارشاد فرمایئے! اگر مجھے شب قدر کا علم ہو جائے تو میں اس میں کیا دعا مانگوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو: 'اَللّٰهُمَّ، إِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِيْمٌ، تُحِبُّ الْعَفْوَ، فَاعْفُ عَنِّي' یا اللہ! تو بہت معاف کرنے والا کریم ہے، تُو عفو و درگزر کو پسند کرتا ہے۔ سو مجھے معاف فرما دے۔

اِسے امام احمد بن حنبل نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ سے اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۱۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب شبِ قدر ہوتی ہے تو سدرۃ المنتہیٰ کے مکین فرشتے جبریل ﷺ کی معیت میں (زمین پر) اُترتے ہیں۔ جبریل ﷺ کے پاس جھنڈے ہوتے ہیں، وہ ایک جھنڈا میری قبر پر، ایک جھنڈا بیت المقدس پر،

وَلِوَاءً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَلِوَاءً عَلَى طُورِ سَيْنَاءَ. وَلَا يَدَعُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَلَا مُؤْمِنَةً إِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ، إِلَّا مُدْمِنَ الْخَمْرِ، وَآكِلَ الْخِنْزِيْرِ، وَالْمُتَضَمِّخَ بِالزَّعْفَرَانِ.

ذَكَرَهُ الثَّعْلَبِيُّ وَالْقُرْطُبِيُّ.

قَالَ التِّلِمْسَانِيُّ: وَإِنْ لَمْ يَثْبُتْ هٰذَا الْحَدِيْثُ فِي الْكُتُبِ السِّتَّةِ فِي ذِكْرِيْ، لٰكِنَّا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِي جُمْلَةِ الْمَأْثُوْرَاتِ مِنْ أَحَادِيْثِ الْقُرُبَاتِ وَأَعْمَالِ الطَّاعَاتِ.(١)

(١) عَلَامَةُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

١٨٢. **وَفِي صَحِيْحِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** ﷺ قَالَ: تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَذْكُرُ حِيْنَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ.

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْفَارِسِيُّ: أَيْ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ، فَإِنَّ الْقَمَرَ يَطْلُعُ فِيْهَا بِتِلْكَ الصِّفَةِ.(٢)

---

(١) التلمساني في جنى الجنتين في شرف الليلتين/٨١ـ

١٨٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها، ٢/٨٢٩، الرقم/١١٧٠، وذكره عنه البيهقي في السنن الكبرى، ٤/٣١٢، الرقم/٨٣٣٦ـ

(٢) ذكره ابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ٤/٢٦٤، والزرقاني في شرح الموطأ، ٢/٢٩٥ـ

ایک جھنڈا مسجد حرام پر اور ایک جھنڈا طورِ سیناء پر نصب کر دیتے ہیں۔ (اس رات میں جبریل علیہ السلام) ہر مومن مرد اور مومن عورت پر سلام بھیجتے ہیں، مگر شراب کے عادی، خنزیر کا گوشت کھانے والے اور کثرت کے ساتھ زعفران استعمال کرنے والے پر سلام نہیں بھیجتے۔

علامہ تلمسانی کہتے ہیں: اگرچہ یہ حدیث میری یادداشت میں کتبِ صحاح ستہ میں وارِد نہیں ہوئی، لیکن ہم نے اِسے تمام ماثورات یعنی ثواب اور طاعات کے اعمال کی روایات میں پایا ہے۔

﴿شبِ قدر کی علامت﴾

۱۸۲۔ 'صحیح مسلم' میں ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں شبِ قدر کا تذکرہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون یہ بات یاد رکھے گا، شبِ قدر اس شب میں ہے جس میں چاند طشت کے ایک ٹکڑے کی طرح طلوع ہوتا ہے۔

امام ابو الحسن فارسی فرماتے ہیں: یعنی ستائیسویں شب۔ بے شک چاند اس رات میں اسی صفت کے ساتھ طلوع ہوتا ہے۔

١٨٣. وَأَخْرَجَ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالطَّيَالِسِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ: لَيْلَةٌ طَلْقَةٌ لَا حَارَّةٌ، وَلَا بَارِدَةٌ، تُصْبِحُ الشَّمْسُ يَوْمَهَا حَمْرَاءَ ضَعِيْفَةً.

(٢) اِسْتِنْبَاطُ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ فِي تَعْيِيْنِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

وَزَعَمَ ابْنُ قُدَامَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اسْتَنْبَطَ تَعْيِيْنَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنْ عَدَدِ كَلِمَاتِ السُّورَةِ وَأَنَّ كَلِمَةَ ﴿هِيَ﴾ مِنْ قَوْلِهِ ﴿سَلٰمٌ قف هِيَ﴾ سَابِعُ كَلِمَةٍ بَعْدَ الْعِشْرِيْنَ.

وَنَقَلَهُ ابْنُ حَزْمٍ عَنْ بَعْضِ الْمَالِكِيَّةِ وَبَالَغَ فِي إِنْكَارِهِ.

وَاسْتَنْبَطَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ فِي جِهَةٍ أُخْرٰى، فَقَالَ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ تِسْعَةُ أَحْرُفٍ، وَقَدْ أُعِيْدَتْ فِي السُّورَةِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَذٰلِكَ سَبْعٌ وَعِشْرُوْنَ.(١)

وَهٰذِهِ الْاِسْتِنْبَاطَاتُ لَيْسَتْ مِنَ الْعِلْمِ فِي شَيْءٍ، وَلَمْ يَصِحَّ مَا نُقِلَ مِنْهَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ وَلَا غَيْرَهُ.

اِسْتَنْبَطَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﷺ لَيْلَةَ الْقَدْرِ بِطَرِيْقٍ أُخْرٰى، فَرَوٰى عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبَرَانِيُّ وَغَيْرُهُمَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: دَعَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ

١٨٣: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ٣/٣٣١، الرقم/٢١٩٢، والطيالسي في المسند، ١/٣٤٩، الرقم/٢٦٨٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٧٧، وقال: رواه البزار.

(١) ذكر هذه الأقوال ابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ٤/٢٦٥.

۱۸۳۔ امام ابن خزیمہ اور طیالسی نے روایت بیان کی ہے۔ **حضرت عبد اللہ بن عباس** ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے شبِ قدر کے بارے میں فرمایا: یہ روشن رات ہوگی، نہ زیادہ گرم اور نہ زیادہ ٹھنڈی۔ اس کی صبح کا سورج سرخ اور دھیما ہوگا۔

﴿شبِ قدر کی تعیین میں حضرت ابن عباس ﷺ کا استنباط﴾

ابن قدامہ کا یہ گمان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ نے شبِ قدر کی تعیین کا استنباط سورۃ القدر کے کلمات سے کیا ہے۔ بے شک آیت مبارکہ ﴿سَلٰمٌ قف هِيَ﴾ میں کلمہ ﴿هِيَ﴾ ستائیسواں کلمہ ہے۔

ابن حزم نے یہ قول بعض مالکی علماء سے نقل کیا ہے اور اس کا انکار کیا ہے۔

بعض ائمہ نے دوسری جہت سے بھی اس کا استنباط کیا ہے۔ اُنہوں نے کہا ہے: لیلۃ القدر کے نو (۹) حروف ہیں، اور یہ لفظ سورۃ میں تین بار مکرر آیا ہے، لہٰذا یہ ستائیس الفاظ بنتے ہیں۔

ان استنباطات کا علم سے کوئی تعلق نہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ سے جو قول نقل کیا گیا ہے یا دیگر جتنے بھی اقوال ہیں وہ صحیح سند کے ساتھ مروی نہیں ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ نے ایک اور طریق سے بھی شبِ قدر کی تعیین پر استنباط کیا ہے۔ امام عبد الرزاق، طبرانی اور دیگر ائمہ نے اس روایت کو بیان کیا ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر ﷺ نے صحابہ کرام ﷺ کو بلایا اور اُن سے شبِ قدر کے بارے میں سوال کیا۔ تمام صحابہ کرام ﷺ کا اس بات پر اجماع ہو گیا کہ یہ رمضان کے آخری عشرہ میں ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر ﷺ سے عرض کیا: مجھے علم ہے، یا فرمایا: میرا گمان ہے کہ یہ کون سی رات ہے۔ اُنہوں نے پوچھا: یہ

أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَسَأَلَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ؟ فَأَجْمَعُوْا أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﷺ: فَقُلْتُ لِعُمَرَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ، أَوْ إِنِّي لَأَظُنُّ أَيَّ لَيْلَةٍ هِيَ؟ قَالَ عُمَرُ ﷺ: وَأَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ؟ فَقُلْتُ: سَابِعَةٌ تَمْضِي، أَوْ سَابِعَةٌ تَبْقٰى مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ. فَقَالَ عُمَرُ ﷺ: وَمِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: خَلَقَ اللهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ، وَسَبْعَ أَرَضِيْنَ، وَسَبْعَةَ أَيَّامٍ، وَإِنَّ الدَّهْرَ يَدُوْرُ فِي سَبْعٍ، وَخَلَقَ اللهُ الإِنْسَانَ مِنْ سَبْعٍ، وَيَأْكُلُ مِنْ سَبْعٍ، وَيَسْجُدُ عَلٰى سَبْعٍ، وَالطَّوَافُ بِالْبَيْتِ سَبْعٌ، وَرَمْيُ الْجِمَارِ سَبْعٌ. لِأَشْيَاءَ ذَكَرَهَا. فَقَالَ عُمَرُ ﷺ: لَقَدْ فَطِنْتَ لِأَمْرٍ مَا فَطِنَّا لَهُ.

وَكَانَ قَتَادَةُ يَزِيْدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ فِي قَوْلِهِ: يَأْكُلُ مِنْ سَبْعٍ، قَالَ: هُوَ قَوْلُ اللهِ: ﴿فَأَنْبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۝ وَّ عِنَبًا وَّقَضْبًا ۝﴾ [عبس، ٨٠/٢٧-٢٨].(١)

قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ كَثِيْرٍ: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ قَوِيٌّ وَلٰكِنِ الْمَتْنُ غَرِيْبٌ جِدًّا.

(٣) أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ؟

وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَهَجَّدُ فِي لَيَالِي رَمَضَانَ وَيَقْرَأُ قِرَاءَةً مُرَتَّلَةً، لَا يَمُرُّ بِآيَةٍ فِيْهَا رَحْمَةٌ إِلَّا سَأَلَ، وَلَا بِآيَةٍ فِيْهَا عَذَابٌ إِلَّا تَعَوَّذَ، فَيَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّفَكُّرِ.

(١) أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٤/٢٤٦، الرقم/٧٦٧٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٢٦٤، الرقم/١٠٦١٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٣١٣، الرقم/٨٣٤١، وأيضًا في شعب الإيمان، ٣/٣٣١-٣٣٢، وذكره ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٥٣٤.

کون سی رات ہے؟ میں نے عرض کیا: (رمضان کے) آخری عشرہ کی ساتویں گزرنے والی رات (یعنی ستائیسویں رات) یا وہ رات جس کے بعد سات راتیں باقی ہوں (یعنی تیسویں رات)۔ حضرت عمر ﷺ نے پوچھا: آپ کو اس کا علم کیسے ہوا؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے سات آسمان اور سات زمینیں تخلیق فرمائیں، سات دن بنائے، بے شک مہینہ ان سات دنوں پر گھومتا ہے۔ انسان کو سات دنوں میں تخلیق فرمایا، وہ سات آنتوں سے کھاتا ہے، وہ سات اعضاء پر سجدہ کرتا ہے، بیت اللہ کا طواف سات چکروں میں پورا کرتا ہے، سات دفعہ شیطان کو کنکریاں مارتا ہے۔ اسی طرح اُنہوں نے دیگر اشیاء کا ذکر کیا۔ اس پر حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: (اے ابن عباس!) آپ نے وہ معاملہ سمجھا دیا ہے جس کی ہمیں سمجھ نہ تھی۔

حضرت قتادہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ کے قول میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: انسان سات چیزیں کھاتا ہے۔ کہا: یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۝ وَّ عِنَبًا وَّقَضْبًا ۝﴾ 'پھر ہم نے اس میں اناج اگایا ۝ اور انگور اور ترکاری ۝'

حافظ ابن کثیر نے کہا ہے: اس حدیث کی اسناد قوی اور جید ہیں لیکن اس کا متن انتہائی غریب ہے۔

﴿لیلۃ القدر میں کون سا عمل افضل ہے؟﴾

حضور نبی اکرم ﷺ رمضان کی راتوں میں تہجد ادا فرماتے، قرآن مجید کی ترتیل کے ساتھ تلاوت فرماتے۔ آپ ﷺ جب ایسی آیت تلاوت فرماتے جس میں رحمت کا ذکر ہوتا تو اُس کا سوال کرتے، اگر ایسی آیت کی تلاوت فرماتے جس میں عذاب کا ذکر ہوتا تو اُس سے پناہ طلب فرماتے۔ آپ ﷺ رمضان میں نماز، تلاوتِ قرآن، دعا اور تفکر فرماتے تھے۔

(٤) مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

قَالَ الْقُشَيْرِيُّ: ﴿سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾. فِي لَيْلَةِ قَدْرٍ فِيْهَا الرَّحْمَةُ لِأَوْلِيَائِهِ، فِي لَيْلَةٍ يَجِدُ فِيْهَا الْعَابِدُوْنَ قَدْرَ نُفُوْسِهِمْ، وَيَشْهَدُ فِيْهَا الْعَارِفُوْنَ قَدْرَ مَعْبُوْدِهِمْ، وَشَتَّانَ بَيْنَ وُجُوْدِ قَدْرٍ وَشُهُوْدِ قَدْرٍ، فَلِهٰؤُلَاءِ وُجُوْدُ قَدْرٍ وَلٰكِنْ قَدْرَ أَنْفُسِهِمْ، وَلِهٰؤُلَاءِ شُهُوْدُ قَدْرٍ وَلٰكِنْ قَدْرَ مَعْبُوْدِهِمْ. وَقَالَ: ﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ﴾ أَيْ: هِيَ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، لَيْسَتْ فِيْهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ: هِيَ لَيْلَةٌ قَصِيْرَةٌ عَلَى الْأَحْبَابِ، لِأَنَّهُمْ فِيْهَا فِي مُسَامَرَةٍ وَخِطَابٍ.(١)

كَانَ أَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ يَغْتَسِلُ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ، وَيَمَسُّ طِيْبًا، وَلَيْلَةَ أَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ، وَيَقُوْلُ: لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةُ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، وَلَيْلَةُ أَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ لَيْلَتُنَا. يَعْنِي أَهْلَ الْبَصْرَةِ.(٢)

قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ: اَلدُّعَاءُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ. قَالَ: وَإِذَا كَانَ يَقْرَأُ وَهُوَ يَدْعُو وَيَرْغَبُ إِلَى اللهِ فِي

---

(١) القشيري في لطائف الإشارات، ٣/ ٧٥٠.

(٢) ذكره ابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/ ٢١٨.

﴿اَئمہ سلف صالحین کے ارشادات ومعمولات﴾

امام قشیری ﴿سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں: اس رات میں (اللہ تعالیٰ) نے اپنے دوستوں کے لیے رحمت مقرر کی ہے۔ اس رات میں عبادت گزار اپنی عبادت کے مطابق (اجر) پاتے ہیں اور اس رات میں عارفین اپنے معبود کی قدر و منزلت کے مطابق اُس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ وجودِ قدر اور شہودِ قدر کے مابین جدائی ہوتی ہے۔ ان کے لیے قدر کا وجود ہے لیکن ان کی جانوں کی بقدر، اور ان کے لیے قدر کا شہود ہے لیکن اپنے معبود کے بقدر۔ نیز فرمایا: ﴿لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ﴾ یعنی یہ ایسے ہزار ماہ سے بہتر ہے جن میں لیلۃ القدر نہیں ہے۔ یہ رات (اللہ تعالیٰ) کے دوستوں کے لیے بہت چھوٹی ہے، اِس لیے کہ (محبوبانِ خدا) اِس رات میں اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوتے ہیں۔

امام ایوب السختیانی رمضان المبارک کی ہر تیئسویں اور چوبیسویں رات کو (عبادت کی تیاری کے لیے) غسل کرتے اور خوشبو لگاتے۔ وہ فرماتے: تیئسویں رات میں ایسا اہتمام کرنا اہلِ مدینہ کا معمول ہے اور چوبیسویں رات میں ہمارا یعنی اہلِ بصرہ کا معمول ہے۔

امام سفیان الثوری بیان کرتے ہیں: اس رات دعا کرنا مجھے نماز سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ جب وہ قرآن مجید کی قراءت کرتے تو بھی دعائیہ انداز میں کرتے، دعا اور سوال میں اللہ تعالیٰ کی

الدُّعَاءِ وَالْمَسْأَلَةِ لَعَلَّهُ يُوَافِقُ.[1]

ذَكَرَهُ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ.

قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ: قَدْ كَانَ السَّلَفُ يَتَأَهَّبُوْنَ لَهَا. فَكَانَ لِتَمِيْمٍ الدَّارِيِّ حُلَّةٌ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ يَلْبَسُهَا فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي يُرْجٰى أَنَّهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ. وَكَانَ ثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ يَغْتَسِلانِ وَيَتَطَيَّبَانِ وَيَلْبَسَانِ أَحْسَنَ ثِيَابِهِمَا، وَيُطَيِّبَانِ مَسَاجِدَهُمَا فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي تُرْجٰى فِيْهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ.[2]

(١) ابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/٢٢٨ـ

(٢) ابن الجوزي في التبصرة، ٢/١٠٥ـ

طرف خوب راغب ہوتے کہ شاید وہ اُن کی موافقت فرما دے۔

اسے علامہ ابن رجب الحنبلی نے بیان کیا ہے۔

علامہ ابن الجوزی فرماتے ہیں: سلف صالحین اس رات کے لیے بالخصوص اہتمام فرماتے تھے۔ حضرت تمیم الداری کے پاس ایک ہزار درہم کا جبہ تھا جسے وہ اُس رات زیب تن کرتے، جس میں لیلۃ القدر ہونے کی اُمید ہوتی۔ حضرت ثابت اور حمید غسل کرتے، خوشبو لگاتے، اچھا لباس زیبِ تن کرتے اور اپنی مساجد میں صفائی کا خاص اہتمام کرتے تھے۔

فَضْلُ شَهْرِ شَوَّالٍ

اَلْقُرْآن

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۭ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ۝ (البقره،٢/١٩٧)

قَالَ ابْنُ عُمَرَ ﷺ: أَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ.(١)

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ.

اَلْحَدِيْث

١٨٤. عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ أَنَّهُ حَدَّثَهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ، كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ.

---

(١) أخرجه البخاري، كتاب الحج، بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالى: ﴿اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾، ٢/٥٦٥ (ذكره في ترجمة الباب)، والدار قطني في السنن، كتاب الحج، ٢/٢٢٦، الرقم/٤٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣/٢٢١، الرقم/١٣٦٢٩.

١٨٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب استحباب صوم ستة ←

﴿ماہِ شوال کی فضیلت﴾

آیاتِ قرآنیہ

حج کے چند مہینے معیّن ہیں (یعنی شوّال، ذوالقعدہ اور عشرۂ ذی الحجہ) تو جو شخص ان (مہینوں) میں نیت کر کے (اپنے اوپر) حج لازم کر لے تو حج کے دنوں میں نہ عورتوں سے اختلاط کرے اور نہ کوئی (اور) گناہ اور نہ ہی کسی سے جھگڑا کرے، اور تم جو بھلائی بھی کرو اللہ اسے خوب جانتا ہے، اور (آخرت کے) سفر کا سامان کرلو بے شک سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے اور اے عقل والو! میرا تقویٰ اختیار کرو○

حضرت (عبد اللہ) بن عمر ﷺ **نے فرمایا** کہ حج کے مہینے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔

اسے امام بخاری اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

اَحادیث مبارکہ

۱۸۴۔ حضرت ابو ایوب انصاری ﷺ **سے روایت ہے،** وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رمضان المبارک کے روزے رکھے، پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے، گویا اس نے عمر بھر کے روزے رکھے۔

.....

أيام من شوال إتباعا لرمضان، ٢/٨٢٢، الرقم/١١٦٤، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب في صوم ستة أيام من شوال، ٢/٣٢٤، الرقم/٢٤٣٣، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في صيام ستة أيام من شوال، ٣/١٣٢، الرقم/٧٥٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب صيام ستة أيام من شوال، ١٠/٥٤٧، الرقم/١٧١٦۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وأَبُوْ دَاودَ.

١٨٥. **عَنْ ثَوْبَانَ** ﷺ **أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ** ﷺ **يَقُوْلُ: جَعَلَ اللهُ الْحَسَنَةَ بِعَشْرٍ فَشَهْرٌ بِعَشْرَةِ أَشْهُرٍ، وَسِتَّةُ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ تَمَامُ السَّنَةِ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

١٨٦. **وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ** ﷺ **أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ** ﷺ **قَالَ: صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعَشْرَةِ أَشْهُرٍ، وَصِيَامُ سِتَّةِ أَيَّامٍ بِشَهْرَيْنِ، فَذٰلِكَ صِيَامُ سَنَةٍ.**

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالطَّحَاوِيُّ.

١٨٧. **وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ** ﷺ **قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ** ﷺ**: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَأَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ، خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.**

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

١٨٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٨٠، الرقم/٢٢٤٦٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/١٦٣، الرقم/٢٨٦١، والدارمي في السنن، ٢/٣٤، الرقم/١٧٥٥، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، ٤/٢٩٣، الرقم/٨٢١٦، وأيضًا في شعب الإيمان، ٣/٣٤٩، الرقم/٣٧٣٦ـ

١٨٦: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٢/١٦٢، الرقم/٢٨٦٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٢٩٨، الرقم/٢١١٥، وأبو جعفر الطحاوي في شرح مشكل الآثار، ٦/١٢٥ـ

١٨٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٢٧٥، الرقم/٨٦٢٢، ←

اِسے امام مسلم اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔

۱۸۵۔ **حضرت ثوبان** ﷺ **سے روایت ہے** کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ ایک نیکی کو دس گنا زیادہ کر دیتا ہے۔ رمضان کا ایک مہینہ (ثواب کے اعتبار سے) دس مہینے کے برابر ہے اور عید الفطر کے بعد چھ دن (روزہ رکھنے سے ساٹھ دن کے صیام کا ثواب ملا، اور یوں) پورا سال (روزہ رکھنے) کا ثواب مل جاتا ہے۔

اِسے امام احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ نسائی کے ہیں۔

۱۸۶۔ **حضرت ثوبان** ﷺ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان کے روزے دس مہینوں کے روزوں کے برابر ہے (کہ ایک نیکی کا اجر دس گنا تک ملتا ہے) اور (شوال کے) چھ روزے، دو مہینوں کے برابر ہیں۔ لہٰذا یہ کل ملا کر پورے سال کے روزے ہو گئے۔

اسے امام نسائی، ابنِ خزیمہ اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔

۱۸۷۔ **حضرت (عبد اللہ) بن عمر** ﷺ **بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جس شخص نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے پاک ہو گیا جیسے اپنی پیدائش کے دن تھا۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

..... وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٨٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٦٧، الرقم/١٥١٥۔

فَضْلُ لَيْلَتَيِ الْعِيْدَيْنِ

اَلْقُرْآن

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ○

(المائدة، ٦/١١٤)

اَلْحَدِيْث

١٨٨. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَامَ لَيْلَتَيِ الْعِيْدَيْنِ مُحْتَسِبًا لِلّٰهِ، لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوْتُ الْقُلُوبُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

١٨٩. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَامَ لَيْلَتَيِ الْعِيْدِ لِلّٰهِ مُحْتَسِبًا، لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ حِيْنَ تَمُوْتُ الْقُلُوْبُ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

١٨٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب فيمن قام في ليلتي العيدين، ١/٥٦٧، الرقم/١٧٨٢ـ

١٨٩: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، كتاب صلاة العيدين، باب عبادة ليلة العيدين، ٣/٣١٩، الرقم/٦٠٨٧ـ

﴿عیدین کی راتوں کی فضیلت﴾

آیاتِ قرآنیہ

عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) نے عرض کیا: اے اللہ! اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے خوانِ (نعمت) نازل فرما دے کہ (اس کے اترنے کا دن) ہمارے لیے عید ہوجائے ہمارے اگلوں کے لیے (بھی) اور ہمارے پچھلوں کے لیے (بھی) اور (وہ خوان) تیری طرف سے نشانی ہو اور ہمیں رزق عطا کر! اور تو سب سے بہتر رزق دینے والا ہے○

اَحادیث مبارکہ

۱۸۸۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جو شخص عیدین کی رات اجر و ثواب کی امید کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے عبادت و قیام کرے گا اس کا دل اس دن مردہ نہیں ہوگا جس دن (اہلِ فسق و ضلال) کے دل مردہ ہو جائیں گے۔

اِسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۸۹۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس شخص نے دونوں عید کی راتوں میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ثواب کی نیت سے قیام کیا تو اس کا دل اس دن نہیں مرے گا جس دن دل مُردہ ہو جائیں گے۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٩٠. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلّٰى لَيْلَةَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوْتُ الْقُلُوْبُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

١٩١. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَحْيَا اللَّيَالِي الْأَرْبَعَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ: لَيْلَةَ التَّرْوِيَةِ، وَلَيْلَةَ عَرَفَةَ، وَلَيْلَةَ النَّحْرِ، وَلَيْلَةَ الْفِطْرِ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَذَكَرَهُ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهِنْدِيُّ وَالْمُنَاوِيُّ.

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: يُعْجِبُنِي أَنْ يُفَرِّغَ الرَّجُلُ نَفْسَهُ فِي أَرْبَعِ لَيَالٍ: لَيْلَةِ الْفِطْرِ، وَلَيْلَةِ الْأَضْحٰى، وَلَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ.

وَرُوِيَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلٰى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَأَةَ: إِنَّ عَلَيْكَ بِأَرْبَعِ لَيَالٍ، فَإِنَّ اللهَ يُفْرِغُ فِيْهِنَّ الرَّحْمَةَ إِفْرَاغًا،

١٩٠: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥٧/١، الرقم/١٥٩، وذكره الهندي في كنز العمال، ٢٥١/٨، الرقم/٢٤١٠٨ـ

١٩١: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٩٣/٤٣، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١٥٢، والهندي في كنز العمال، ٢٦/٥، الرقم/١٢٠٧٦، والمناوي في فيض القدير، ٣٨/٦، وأيضاً في التيسير بشرح الجامع الصغير، ٣٩٠/٢ـ

۱۹۰۔ **حضرت عبادہ بن صامت** ؓ **سے ایک روایت میں ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی شب نماز پڑھی اس کا دل اس دن مردہ نہیں ہوگا جب (اہل فسق وضلال کے) دل مُردہ ہو جائیں گے۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۹۱۔ **حضرت معاذ بن جبل** ؓ **سے ایک مرفوع روایت میں ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: جس نے چار راتوں کو (عبادت کے ساتھ) شب بیداری کی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی: شبِ ترویہ (یعنی ذوالحجہ کی آٹھویں شب)، شبِ عرفہ، شبِ عید قربان اور شبِ عید الفطر۔

اِسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے اور منذری، ہندی اور مناوی نے بیان کیا ہے۔

﴿صحابہ کرام ؓ اور ائمہ سلف صالحین کے اِرشادات ومعمولات﴾

حضرت علی بن ابی طالب ؓ **فرماتے ہیں:** مجھے یہ بات بہت پسند ہے کہ بندہ ان چار راتوں میں اپنے آپ کو عبادت کے لیے فارغ کر لے: عید الفطر کی رات، عید الاضحیٰ کی رات، شعبان کی پندرہویں رات اور رجب کی پہلی رات۔

یہ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے (بصرہ کے گورنر) عدی بن اَرطاۃ کی طرف خط لکھا: تجھ پر ان چار راتوں میں عبادت لازم ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ ان راتوں میں اپنی رحمت کو وسیع فرماتا ہے۔

فَذَكَرَ هٰذِهِ اللَّيَالِيَ الأَرْبَعَ.(١)

قَالَ الإِمَامُ الشَّافِعِيُّ: وَبَلَغَنَا أَنَّهُ كَانَ يُقَالُ: إِنَّ الدُّعَاءَ يُسْتَجَابُ فِي خَمْسِ لَيَالٍ: فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ، وَلَيْلَةِ الأَضْحٰى، وَلَيْلَةِ الْفِطْرِ، وَأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ، وَلَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ.(٢)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: رَأَيْتُ مَشْيَخَةً مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ يَظْهَرُوْنَ عَلٰى مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةَ الْعِيْدِ، فَيَدْعُوْنَ وَيَذْكُرُوْنَ اللهَ حَتّٰى يَذْهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَبَلَغَنَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ﷺ كَانَ يُحْيِي لَيْلَةَ جَمَعَ. وَلَيْلَةُ جَمَعَ هِيَ لَيْلَةُ الْعِيْدِ لِأَنَّ فِي صُبْحِهَا النَّحْرَ.(٣)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

---

(١) ذكره ابن الجوزي في التبصرة، ٢/٢١-٢٢.

(٢) أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، كتاب صلاة العيدين، باب عبادة ليلة العيدين، ٣/٣١٩، الرقم/٦٠٨٧، وذكره ابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/٢٦٤.

(٣) البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣١٤، الرقم/٣٧١٢.

پھر اُنہوں نے مذکورہ چار راتوں کا ذکر فرمایا۔

امام شافعی نے بیان کیا ہے کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے (صحابہ اور تابعین کے ہاں یہ) کہا جاتا تھا: بے شک پانچ راتوں میں دعا قبول کی جاتی ہے: جمعہ کی رات کو، عید الاضحیٰ کی رات کو، عید الفطر کی رات کو، ماہِ رجب کی پہلی رات کو اور ماہِ شعبان کی پندرہویں رات کو۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

حضرت ابراہیم بن محمد فرماتے ہیں: میں نے اہلِ مدینہ کے بہترین افراد کو عید کی رات مسجدِ نبوی میں حاضری دیتے دیکھا ہے۔ وہ رات کے ایک پہر تک مناجات اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہتے ہیں۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ لیلۂ جمع میں بیدار رہتے۔ لیلۂ جمع سے مراد عیدِ قربان کی رات ہے کیونکہ اس کی صبح کو قربانی ہوتی ہے۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

فَضْلُ يَوْمَيِ الْعِيْدَيْنِ

١٩٢. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ؟ قَالُوْا: كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ. قَالَ إِنَّ اللهَ ﷻ قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ.

١٩٣. وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُرْطٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَعْظَمُ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللهِ يَوْمُ النَّحْرِ، ثُمَّ يَوْمُ النَّفْرِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

١٩٢: أخرجه أحمد ابن حنبل في المسند، ٣/٢٥٠، الرقم/١٣٦٤٧، وأبوداود في السنن، كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، ١/٢٩٥، الرقم/١١٣٤، والنسائي في السنن، كتاب صلاة العيدين، ٣/١٧٩، الرقم/١٥٥٦، والحاكم في المستدرك، ١/٤٣٤، الرقم/١٠٩٠ـ

١٩٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٥٠، الرقم/١٩٠٩٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٤٤٤، الرقم/٤٠٩٨، وابن حبان في الصحيح، باب العيدين، ٧/٥١، الرقم/٢٨١١، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/٢٧٣، الرقم/٢٨٦٦، والطبراني في المجم الأوسط، ٣/٤٤، الرقم/٢٤٢١ـ

﴿عیدین کے دنوں کی فضیلت﴾

۱۹۲۔ حضرت انس ﷺ **سے روایت ہے** کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو اہلِ مدینہ نے دو دن کھیل کود کے لیے مقرر کر رکھے تھے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ دو دن کیا (اہمیت رکھتے) ہیں؟ صحابہ کرام ﷺ عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) ہم ان دو دنوں میں ایامِ جاہلیت میں کھیلتے کودتے (اور خوشی مناتے) تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان دونوں کی جگہ ان سے بہتر دن مرحمت فرمائے ہیں: عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔

اِسے امام احمد، ابو داؤد، نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۹۳۔ حضرت عبد اللہ بن قرط ﷺ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں دنوں میں سے سب سے عظمت والا دن نحر (یعنی عید قربان) کا ہے، پھر یوم النفر (یعنی ذو الحجہ کا بارہواں اور تیرہواں دن) ہے۔

اسے امام احمد، نسائی، ابنِ حبان اور ابنِ خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

١٩٤. **وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ خُزَيْمَةَ: ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَوْمُ الْقَرِّ يَعْنِي يَوْمَ الثَّانِي مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ.**

١٩٥. **عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَوْسٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْفِطْرِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى أَبْوَابِ الطُّرُقِ، فَنَادَوْا: اغْدُوا، يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، إِلٰى رَبٍّ كَرِيْمٍ. يَمُنُّ بِالْخَيْرِ ثُمَّ يُثِيْبُ عَلَيْهِ الْجَزِيْلَ. لَقَدْ أُمِرْتُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَقُمْتُمْ، وَأُمِرْتُمْ بِصِيَامِ النَّهَارِ فَصُمْتُمْ، وَأَطَعْتُمْ رَبَّكُمْ. فَاقْبِضُوا جَوَائِزَكُمْ. فَإِذَا صَلَّوْا، نَادٰى مُنَادٍ: أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ قَدْ غَفَرَ لَكُمْ، فَارْجِعُوا رَاشِدِيْنَ إِلٰى رِحَالِكُمْ، فَهُوَ يَوْمُ الْجَائِزَةِ. وَيُسَمّٰى ذٰلِكَ الْيَوْمُ فِي السَّمَاءِ يَوْمَ الْجَائِزَةِ.**

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

١٩٦. **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِيْلُ ﷺ فِي كَبْكَبَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ. يُصَلُّوْنَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ أَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُ اللهَ ﷻ. فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِي يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهٰى بِهِمْ مَلَائِكَتَهُ،**

١٩٤: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ٤/٢٧٣، الرقم/٢٨٦٦ـ

١٩٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير،١/٢٢٦، الرقم/٦١٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب،٢/١٥٣، والعسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ١/١٦١، الرقم/٣٦٢ـ

١٩٦: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٤٣، الرقم/٣٧١٧، وأيضا في فضائل الأوقات/٣١٨، الرقم/١٥٥، وذكره الخطيب التبريزي ←

۱۹۴۔ **ابن خزیمہ کی بیان کردہ روایت میں ہے** کہ پھر یوم القر (یعنی ذو الحجہ کا گیارہواں دن) ہے۔ ابو بکر نے کہا ہے: یوم القر سے مراد قربانی کا دوسرا دن ہے۔

۱۹۵۔ **حضرت سعید بن اوس انصاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عید الفطر کا دن آتا ہے تو فرشتے راستوں کے کناروں پر کھڑے ہو کر پکارتے ہیں: اے گروہِ مسلمین! کرم والے رب کی بارگاہ کی طرف چلو! وہی تمہیں نیکی کی توفیق عطا فرما کر احسان فرماتا ہے۔ پھر اس نیکی پر بہت بڑا ثواب عطا فرماتا ہے۔ تمہیں راتوں کو قیام کا حکم دیا گیا تو تم نے قیام کیا، دن کے روزے رکھنے کا حکم دیا گیا تو تم نے روزے بھی رکھے، اور تم نے اپنے پروردگار کی اطاعت و فرمانبرداری کی۔ اب جزائیں سمیٹ لو۔ پھر جب لوگ نماز پڑھتے ہیں تو ایک ندا دینے والا ندا دیتا ہے: سن لو! تمہارے رب نے تمہیں بخش دیا ہے، خیرات و برکات سمیٹتے ہوئے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ کیونکہ یہ انعام و اکرام کا دن ہے۔ آسمانوں میں اس دن کا نام یوم الجائزہ (انعام کا دن) ہے۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۹۶۔ **حضرت انس** ﷺ **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شب قدر ہوتی ہے تو جبریل ﷺ فرشتوں کی جماعت کے ساتھ اُترتے ہیں، اور ہر اس شخص پر سلام بھیجتے ہیں جو کھڑا یا بیٹھا ذکر میں مشغول ہوتا ہے۔ جب ان کی عید کا دن یعنی عید الفطر ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان عبادت گزار بندوں پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! اُس مزدور کی اُجرت کیا ہونی چاہیے جو اپنا کام پورا کر دے؟ وہ عرض کرتے ہیں: الٰہی! اس کی اُجرت یہ ہے کہ اسے پورا پورا اجر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

..... في مشكاة المصابيح، ١/٦٤٧، الرقم/٢٠٩٦۔

فَقَالَ: يَا مَلَائِكَتِي، مَا جَزَاءُ أَجِيرٍ وَفّى عَمَلَهُ؟ قَالُوْا: رَبَّنَا، جَزَاؤُهُ أَنْ يُوَفّى أَجْرُهُ. قَالَ: مَلَائِكَتِي، عَبِيْدِي وَإِمَائِي قَضَوْا فَرِيْضَتِي عَلَيْهِمْ، ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ إِلَيَّ بِالدُّعَاءِ. وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكَرَمِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي، لَأُجِيْبَنَّهُمْ. فَيَقُوْلُ: ارْجِعُوْا قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَّلْتُ سَيِّاٰتِكُمْ حَسَنَاتٍ. قَالَ: فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

١٩٧. **وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ** ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُنَا يَوْمَ الْفِطْرِ أَنْ نُفَطِّرَ الْفُقَرَاءَ مِنْ إِخْوَانِنَا. وَكَانَ يَقُولُ: مَنْ فَطَّرَ وَاحِدًا، يُعْتَقُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ فَطَّرَ اثْنَيْنِ، كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ، وَمَنْ فَطَّرَ ثَلَاثَةً، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَزَوَّجَهُ اللهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ. قَالَ: وَكَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُطْعِمَ الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ، وَالْخُبْزَ وَالزَّيْتَ، وَالْخُبْزَ وَاللَّبَنَ. وَكَانَ يَقُولُ: آدِمُوا طَعَامَكُمْ، يُؤْدَمْ لَكُمْ عَيْشُكُمْ.

ذَكَرَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ.

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاتِكَةِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ يَوْمَ الْفِطْرِ: أَتَدْرُوْنَ مَا مَخْرَجُكُمْ هٰذَا؟ صُمْتُمْ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا، وَقُمْتُمْ ثَلَاثِيْنَ لَيْلَةً، ثُمَّ خَرَجْتُمْ تَسْأَلُوْنَ رَبَّكُمْ أَنْ يَتَقَبَّلَ مِنْكُمْ.(١)

١٩٧: ابن الجوزي في التبصرة، ٢/١٠٧.

(١) أخرجه أبو نعيم الأصبهاني في حلية الأولياء، ٥/٣٠٢، وذكره ابن ←

اے فرشتو! میرے بندوں اور بندیوں نے اپنے ذمہ واجب الادا میرا فریضہ ادا کر دیا ہے۔ پھر جب وہ مجھ سے دعا کرتے ہوئے دستِ طلب دراز کریں تو مجھے اپنی عزت، اپنے جلال، اپنی سخاوت، اپنی بلند شان اور رفعتِ مکانی کی قسم! میں ان کی دعا ضرور قبول کروں گا۔ پھر (اپنے بندوں سے) فرماتا ہے: لوٹ جاؤ، میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر یہ لوگ بخشش یافتہ ہو کر لوٹتے ہیں۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۹۷۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں عید الفطر کے دن حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہم اپنے فقراء بھائیوں کو کھانا کھلائیں۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: جس نے کسی ایک کو کھانا کھلایا اسے جہنم سے آزاد کر دیا جائے گا، جس نے دو کو کھانا کھلایا اس کے لیے شرک اور نفاق سے پاک ہونا لکھ دیا جائے گا اور جس نے تین کو کھانا کھلایا اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ اس کا نکاح حورِ عین سے کرے گا۔ آپ ﷺ ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہم روٹی اور گوشت، روٹی اور زیتون کا تیل، روٹی اور دودھ کھلائیں۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: تم سالن کے ساتھ کھانا کھایا کرو، تمہاری زندگی تمہارے لیے اُلفت کا باعث ہوگی۔

اسے علامہ ابن الجوزی نے بیان کیا ہے۔

عثمان بن ابی العاتکۃ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے عید الفطر کے خطبہ میں فرمایا: (لوگو!) کیا تم جانتے ہو کہ آج تم کیوں اپنے گھروں سے باہر نکلے ہو؟ تم نے تیس دن روزے رکھے ہیں اور تم نے تیس راتیں قیام کیا ہے۔ لہٰذا آج تم اپنے رب سے سوال کرنے آئے ہو کہ وہ تمہاری ان عبادات کو قبول فرمائے۔

..... رجب الحنبلي في لطائف المعارف/٣٧٦۔

رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ الْأَصْبَهَانِيُّ.

١٩٨. **عَنْ عَائِشَةَ ﵂، قَالَتْ: دَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِيَ الْأَنْصَارِ، تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ، قَالَتْ: وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ، فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَمَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ وَذٰلِكَ فِي يَوْمِ عِيْدٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَهٰذَا عِيْدُنَا.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: وَفِيْهِ جَارِيَتَانِ تَلْعَبَانِ بِدُفٍّ.

١٩٩. **عَنْ عَائِشَةَ ﵂، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ، فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ، وَدَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ، فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ: مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: دَعْهُمَا، فَلَمَّا غَفَلَ، غَمَزْتُهُمَا، فَخَرَجَتَا.**

١٩٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العيدين، باب سنة العيدين لأهل الإسلام، ١/٣٢٤، الرقم/٩٠٩، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة العيدين، باب الرفعة في اللعب الذي لا معصية فيه في أيام العيد، ٢/٦٠٧، الرقم/٨٩٢، وابن ماجه في السنن، كتاب النكاح، باب الغناء والدف، ١/٦١٢، الرقم/١٨٩٨، وابن حبان في الصحيح، ١٣/١٨٠، ١٨٧، الرقم/٥٨٧١، ٥٨٧٧ـ

١٩٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العيدين، باب الحراب والدرق يوم العيد، ١/٣٢٣، الرقم/٩٠٧، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة ←

اسے امام ابونعیم الاصبہانی نے روایت کیا ہے۔

۱۹۸۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے فرمایا: حضرت ابو بکر ؓ آئے اور میرے پاس انصار کی دو (نابالغ) لڑکیاں - انصار نے جنگ بُعاث میں جو بہادری دکھائی تھی - وہ بیان کر رہیں تھیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ یہ (پیشہ ور) گانے والی نہ تھیں۔ حضرت ابو بکر ؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے گھر میں شیطانی باجہ! یہ عید کے دن کی بات ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

امام مسلم کی روایت میں ہے کہ وہ دونوں لڑکیاں دف بجا رہی تھیں۔

۱۹۹۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس دو لڑکیاں جنگ بعاث کے ترانے گا رہی تھیں۔ آپ ﷺ بستر پر آرام فرما ہو گئے اور چہرۂ اقدس دوسری طرف پھیر لیا۔ پھر حضرت ابو بکر ؓ تشریف لے آئے تو اُنہوں نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس شیطانی ساز! حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر ؓ کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: (ابو بکر) انہیں چھوڑ دو۔ (حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ) جب حضرت ابو بکر ؓ کسی اور طرف متوجہ ہوئے تو میں نے لڑکیوں کو نکل جانے کا اشارہ کیا۔

..... العیدین، باب الرخصة في اللعب الذي لا معصية فيه في أيام العيد، ۲/۶۰۹، الرقم/۸۹۲، وأبو يعلى في المسند، ۸/۲۴۷، الرقم/۴۸۲۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۰/۲۱۸۔

وَكَانَ يَوْمَ عِيْدٍ يَلْعَبُ السُّوْدَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ، فَإِمَّا سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَإِمَّا قَالَ: تَشْتَهِيْنَ تَنْظُرِيْنَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ، خَدِّي عَلٰى خَدِّهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: دُوْنَكُمْ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ، حَتّٰى إِذَا مَلِلْتُ. قَالَ: حَسْبُكِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَاذْهَبِي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي الْفَتْحِ: "وَقَالَتْ – أَي عَائِشَةُ –: كَانَ يَوْمَ عِيْدٍ" فَتَبَيَّنَ بِهٰذَا أَنَّهُ مَوْصُوْلٌ كَالْأَوَّلِ. قَوْلُهُ: "يَلْعَبُ فِيْهِ السُّوْدَانُ" فِي رِوَايَةِ الزُّهْرِيِّ الْمَذْكُوْرَةِ: "وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ." وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ مُعَلَّقَةٍ وَوَصَلَهَا مُسْلِمٌ "بِحِرَابِهِمْ" وَلِمُسْلِمٍ مِنْ رِوَايَةِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ: "جَاءَ حَبَشٌ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ"، قَالَ الْمُحِبُّ الطَّبَرِيُّ: هٰذَا السِّيَاقُ يُشْعِرُ بِأَنَّ عَادَتَهُمْ ذٰلِكَ فِي كُلِّ عِيْدٍ، وَوَقَعَ فِي رِوَايَةِ ابْنِ حِبَّانَ: "لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ الْحَبَشَةِ، قَامُوْا يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ." وَهٰذَا يُشْعِرُ بِأَنَّ التَّرْخِيْصَ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ بِحَالِ الْقُدُوْمِ، وَلَا تُنَافِي بَيْنَهُمَا لِاحْتِمَالِ أَنْ يَكُوْنَ قُدُوْمُهُمْ صَادِفٌ يَوْمَ عِيْدٍ وَكَانَ مِنْ عَادَتِهِمُ اللَّعِبُ فِي الْأَعْيَادِ، فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ كَعَادَتِهِمْ

وہ حبشیوں کی عید کا دن تھا جو ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیلتے تھے۔ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا، یا آپ ﷺ نے خود ہی فرمایا: (اے عائشہ! کیا) تم دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور میرا رخسار آپ ﷺ کے رخسارِ مبارک پر تھا اور آپ ﷺ فرماتے رہے: اے بنو ارفدہ! اور دکھاؤ۔ یہاں تک کہ جب میں اُکتا گئی تو مجھ سے فرمایا: بس! تو میں نے عرض کیا: جی (یا رسول اللہ!)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

حافظ عسقلانی 'فتح الباری' میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: 'وہ عید کا دن تھا' اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ حدیث بھی پہلی حدیث کی طرح موصول ہے جس میں ہے کہ ''اس دن حبشہ والے مسجد میں رقص کرتے'' اور امام زہری کی مذکورہ روایت میں ہے: اہل حبشہ مسجد میں کھیلتے۔'' اور امام زہری نے ایک روایت - جو امام مسلم سے متصل ہے - میں لفظ **بحرابهم** (اپنے جنگی ساز و سامان کے ساتھ) کا اضافہ کیا ہے اور امام مسلم کی روایت جو کہ حضرت ہشام کی اپنے والد سے ہے - میں یہ الفاظ آتے ہیں: **جَاءَ حَبَشٌ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ** کہ حبشہ کے لوگ مسجد میں کھیلنے کے لیے آئے۔ امام محبّ الدین طبری نے بیان کیا ہے کہ یہ سیاق بتلاتا ہے کہ ہر عید میں ان کی یہ عادت تھی کہ وہ مسجد میں (اپنے سامانِ حرب کے ساتھ) کھیلتے تھے۔ امام ابن حبان کی روایت میں ہے کہ جب حبشہ کا وفد آیا تو وہ مسجد میں (اپنے سامانِ حرب کے ساتھ) رقص کرنے لگے۔ یہ چیز بتلاتی ہے کہ انہیں اس کام کی اجازت وہاں آتے وقت ملی تھی۔ ان دونوں چیزوں میں مغایرت نہیں ہے کیوں کہ ممکن ہے ان کا وہاں آنا عید کے روز ہو، اور عیدوں میں کھیلنا ان کی عادت ہو۔

ثُمَّ صَارُوْا يَلْعَبُوْنَ يَوْمَ كُلِّ عِيْدٍ، وَيَؤَيِّدُهُ مَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، عَنْ أَنَسٍ ﷺ، قَالَ: 'لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ، لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ فَرِحًا بِذٰلِكَ لَعِبُوْا بِحِرَابِهِمْ.' وَلَا شَكَّ أَنْ يَوْمَ قُدُوْمِهِ ﷺ كَانَ عِنْدَهُمْ أَعْظَمَ مِنْ يَوْمِ الْعِيْدِ.(١)

(١) العسقلاني في فتح الباري، ٢/٤٤٣.

لہٰذا اُنہوں نے ایسا اپنی عادت کے مطابق کیا ہو، اور پھر وہ ہر عید کو ایسا کرنے لگے ہوں۔ اس چیز کی تائید وہ روایت بھی کرتی ہے، جسے امام ابو داود نے حضرت انس ﷺ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو اہلِ حبشہ نے آپ ﷺ کی آمد کی خوشی میں اپنے سامانِ حرب کے ساتھ رقص کیا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری کا دن ان کے نزدیک (تمام خوشیوں اور) عید کے دنوں سے بڑھ کر تھا۔

فَضْلُ شَهْرِ ذِي الْحِجَّةِ

اَلْقُرْآن

(١) وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ○ (آل عمران، ٣/٩٧)

(٢) وَ اَذِّنْ فِى النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ○ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِىْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ○

(الحج، ٢٢/٢٧-٢٨)

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: الْأَيَّامُ الْمَعْلُومَاتُ الْعَشْرُ وَالْأَيَّامُ الْمَعْدُوْدَاتُ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ.(١)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

(٣) لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ○ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ○

(الحج، ٢٢/٣٢-٣٤)

(١) أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، باب الأيام المعلومات والأيام المعدودات، ٥/٢٢٨، الرقم/٩٩٢٧، وأيضًا في شعب الإيمان، ٣/٣٥٩، الرقم/٣٧٧٠-

﴿ماہِ ذی الحجہ کی فضیلت﴾

آیاتِ قرآنیہ

(۱) اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج فرض ہے جو بھی اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو، اور جو (اس کا) منکر ہو تو بے شک اللہ سب جہانوں سے بے نیاز ہےo

(۲) اور تم لوگوں میں حج کا بلند آواز سے اعلان کرو وہ تمہارے پاس پیدل اور تمام دبلے اونٹوں پر (سوار) حاضر ہو جائیں گے جو دور دراز کے راستوں سے آتے ہیںo تاکہ وہ اپنے فوائد (بھی) پائیں اور (قربانی کے) مقررہ دنوں کے اندر اللہ نے جو مویشی چوپائے ان کو بخشے ہیں ان پر (ذبح کے وقت) اللہ کے نام کا ذکر بھی کریں، پس تم اس میں سے خود (بھی) کھاؤ اور خستہ حال محتاج کو (بھی) کھلاؤo

حضرت مجاہد بیان کرتے ہیں کہ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ سے مراد (ذی الحجہ کے) دس دن ہیں جبکہ اَیَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ سے مراد ایامِ تشریق ہیں۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

(۳) تمہارے لیے ان (قربانی کے جانوروں) میں مقررہ مدت تک فوائد ہیں پھر انہیں قدیم گھر (خانہ کعبہ) کی طرف (ذبح کے لیے) پہنچنا ہےo اور ہم نے ہر امت کے لیے ایک قربانی مقرر کر دی ہے تاکہ وہ ان مویشی چوپایوں پر جو اللہ نے انہیں عنایت فرمائے ہیں (ذبح کے وقت) اللہ کا نام لیں، سو تمہارا معبود ایک (ہی) معبود ہے پس تم اسی کے فرمانبردار بن جاؤ، اور (اے حبیب!) عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیںo

(٤) وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۭ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ○ لَنْ يَّنَالَ اللهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۭ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۭ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ○ (الحج، ٢٢/٣٦-٣٧)

(٥) وَالْفَجْرِ○ وَلَيَالٍ عَشْرٍ○ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ○ (الفجر، ٨٩/١-٣)

عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ﴿وَالْفَجْرِ○ وَلَيَالٍ عَشْرٍ○﴾ قَالَ: عَشْرُ: الْأَضْحٰى، ﴿وَالْوَتْرِ﴾ يَوْمُ عَرَفَةَ، ﴿وَّالشَّفْعِ﴾ يَوْمُ النَّحْرِ.(١)

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

اَلْحَدِيْث

٢٠٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ : مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ، فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

(١) أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٦/٥١٤، الرقم/١١٦٧٢، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/١٣٧ـ

٢٠٠: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب العمرة، باب قول الله تعالى: فلا رفث، ٢/٦٤٥، الرقم/١٧٢٣، ومسلم فى الصحيح، كتاب الحج، ـــ

(۴) اور قربانی کے بڑے جانوروں (یعنی اونٹ اور گائے وغیرہ) کو ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیوں میں سے بنا دیا ہے ان میں تمہارے لیے بھلائی ہے پس تم (انہیں) قطار میں کھڑا کرکے (نیزہ مار کر نحر کے وقت) ان پر اللہ کا نام لو، پھر جب وہ اپنے پہلو کے بل گر جائیں تو تم خود (بھی) اس میں سے کھاؤ اور قناعت سے بیٹھے رہنے والوں کو اور سوال کرنے والے (محتاجوں) کو (بھی) کھلاؤ۔ اس طرح ہم نے انہیں تمہارے تابع کر دیا ہے تاکہ تم شکر بجا لاؤ○ ہرگز نہ (تو) اللہ کو ان (قربانیوں) کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون مگر اسے تمہاری طرف سے تقویٰ پہنچتا ہے، اس طرح (اللہ نے) انہیں تمہارے تابع کر دیا ہے تاکہ تم (وقتِ ذبح) اللہ کی تکبیر کہو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی ہے، اور آپ نیکی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیں○

(۵) اس صبح کی قَسم (جس سے ظلمتِ شب چھٹ گئی)○ اور دس (مبارک) راتوں کی قَسم○ اور جفت کی قَسم اور طاق کی قَسم○

حضرت جابر رضی اللہ عنہ **کہتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿اس صبح کی قَسم (جس سے ظلمتِ شب چھٹ گئی)○ اور دس (مبارک) راتوں کی قَسم○﴾ سے مراد ذو الحجہ کے دس دن ہیں۔ ﴿اور طاق کی قَسم﴾ یومِ عرفہ ہے، ﴿اور جفت کی قَسم﴾ سے مراد قربانی کا دن ہے۔

اسے امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

اَحادیث مبارکہ

۲۰۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے**، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اس گھر (کعبہ) کا حج کیا پس وہ نہ تو عورت کے قریب گیا اور نہ ہی کوئی گناہ کیا تو (تمام گناہوں سے پاک ہوکر) اس طرح واپس لوٹا جس دن اس کی ماں نے اُسے جنم دیا تھا۔

..... باب فضل الحج والعمرة ويوم عرفة، ۲/۹۸۳، الرقم/۱۳۵۰، والنسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، باب فضل الحج، ۵/۱۱٤، الرقم/۲٦۲۷، وابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب فضل الحج والعمرة، ۲/۹٦٤، الرقم/۲۸۸۷۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٠١. **وَعَنْهُ** ﷺ، **قَالَ**: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: **اَلْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٠٢. **عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ** ﷺ **قَالَ**: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ **فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: أَلَا إِنَّ أَحْرَمَ الْأَيَّامِ يَوْمُكُمْ هٰذَا، وَإِنَّ أَحْرَمَ الشُّهُوْرِ شَهْرُكُمْ هٰذَا، وَإِنَّ أَحْرَمَ الْبِلَادِ بَلَدُكُمْ هٰذَا. أَلَا وَإِنَّ أَمْوَالَكُمْ وَدِمَائَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا. أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: اللّٰهُمَّ، اشْهَدْ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه.

٢٠١: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب العمرة، باب وجوب العمرة وفضلها، ٢/٦٢٩، الرقم/١٦٨٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب في فضل الحج والعمرة ويوم عرفة، ٢/٩٨٣، الرقم/١٣٤٩، والترمذي في السنن، كتاب الحج عن رسول الله ، باب ما ذكر في فضل العمرة، ٣/٢٧٢، الرقم/٩٣٣، والنسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، باب فضل العمرة، ٥/١١٥، الرقم/٢٦٢٩، وابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب فضل الحج والعمرة، ٢/٩٦٤، الرقم/٢٨٨٨ـ

٢٠٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٨٠، الرقم/١١٧٧٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب حرمة دم المؤمن وماله، ٢/١٢٩٧، الرقم/٣٩٣١ـ

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۰۱۔ حضرت ابو ہریرہ ﷺ ہی سے **روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کا درمیانی عرصہ گناہوں کا کفارہ ہے، اور حج مبرور (مقبول) کا بدلہ جنت ہی ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۰۲۔ حضرت ابوسعید خدری ﷺ **بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: خبردار! تمام دنوں میں سب سے زیادہ حرمت والا دن یہ ہے، تمام مہینوں میں سب سے زیادہ ذی شرف مہینہ یہ ہے اور تمام شہروں میں سے زیادہ افضل شہر یہ ہے۔ خبردار! تمہارے مال اور تمہاری جان ایک دوسرے کے لیے اسی طرح حرمت والے ہیں جیسا کہ یہ شہر، یہ مہینہ اور یہ دن حُرمت والا ہے۔ کیا میں نے تمہیں پیغام (ربانی) نہیں پہنچا دیا؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو بھی گواہ ہوجا۔

اِسے امام احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٠٣. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ أَيَّامٍ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ، وَلَا أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الْعَمَلِ فِيْهِنَّ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ. فَأَكْثِرُوْا فِيْهِنَّ مِنَ التَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ عَوَانَةَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

٢٠٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهَا أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ يَعْنِي أَيَّامَ الْعَشْرِ. قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ قَالَ: وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَّا رَجُلًا خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، ثُمَّ لَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

٢٠٥. عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ أَيَّامٍ أَفْضَلُ عِنْدَ اللهِ مِنْ

٢٠٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٧٥، الرقم/٥٤٤٦، وأيضًا، ٢/١٣١، الرقم/٦١٥٤، وأبو عوانة في المسند، ٢/٢٤٦، الرقم/٣٠٢٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢٥٧، الرقم/٨٠٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٥٤، الرقم/٣٧٥١ـ

٢٠٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٢٤، الرقم/١٩٦٨، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب في صوم العشر، ٢/٣٢٥، الرقم/٢٤٣٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب صيام العشر، ١/٥٥٠، الرقم/١٧٢٧، وابن حبان في الصحيح، ٢/٣٠، الرقم/٣٢٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤/٢٢٨، الرقم/١٩٥٤٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٢٨٤، الرقم/٨١٧٥ـ

٢٠٥: أخرجه ابن حبان في الصحيح، كتاب الحج، باب الخروج من مكة ←

۲۰۳۔ حضرت (عبداللہ) بن عمر ﷺ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: نہ تو تمام دنوں میں سے کسی دن کی عظمت ان دِنوں جیسی ہے اور نہ ہی دوسرے دنوں کا کوئی نیک عمل ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ کو ان دس دنوں (ذی الحجہ) کے اعمال سے زیادہ پیارا ہو۔ لہٰذا تم ان دنوں میں **لا إله إلّا الله، الله اكبر** اور **الحمد لله** کی کثرت کیا کرو۔

اِسے امام احمد، ابوعوانہ اور عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔

۲۰۴۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس ﷺ **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوسرے دنوں کا کوئی نیک عمل ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ کو ان دس ایام (ذی الحجہ) کے اَعمال سے زیادہ محبوب ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ! کیا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی، ماسوا اُس شخص کے جو اپنی جان اور اپنے مال سے نکلا اور کچھ بھی لے کر واپس نہ لوٹا۔

اِسے امام احمد، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲۰۵۔ حضرت جابر ﷺ **روایت کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذو الحجہ کے دس دنوں سے بڑھ کر کوئی دن بھی فضیلت والے نہیں ہیں۔

..... إلى منى، ذكر رجاء العتق من النار لمن شهد عرفات يوم عرفة، ٩/١٦٤، الرقم/٣٨٥٣، وأبويعلى في المسند، ٤/٦٩، الرقم/٢٠٩٠، والهيثمي في موارد الظمأن، ١/٢٤٨، الرقم/١٠٠٦، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٢٨، الرقم/١٧٩٠۔

أَيَّامِ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ. قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هُنَّ أَفْضَلُ أَمْ عِدَّتُهُنَّ جِهَادًا فِي سَبِيْلِ اللهِ؟ قَالَ: هُنَّ أَفْضَلُ مِنْ عِدَّتِهِنَّ جِهَادًا فِي سَبِيْلِ اللهِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

٢٠٦. وَعَنْهُ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: مَا مِنْ أَيَّامٍ أَفْضَلُ عِنْدَ اللهِ مِنْ أَيَّامِ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَلَا مِثْلُهَا فِي سَبِيْلِ اللهِ؟ قَالَ: إِلَّا مَنْ عَفَّرَ وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ.

رَوَاهُ أَبُو عَوَانَةَ وَالطَّحَاوِيُّ.

٢٠٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيْهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ. يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

٢٠٦: أخرجه أبو عوانة في المسند، ٢/٢٤٦، الرقم/٣٠٢٣، والطحاوي في شرح مشكل الآثار، ٧/٤١٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٢٧، الرقم/١٧٨٥ـ

٢٠٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في العمل في الأيام العشر، ٣/١٣١، الرقم/٧٥٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب صيام العشر، ١/٥٥١، الرقم/١٧٢٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٢٧، الرقم/١٧٨٦، والهندي في كنز العمال، ٥/٢٧، الرقم/١٢٠٨٨ـ

ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ دن افضل ہیں یا ان دنوں میں اللہ کی راہ میں جہاد کی تیاری؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عشرہ ذو الحجہ کے دن اللہ کی راہ میں جہاد کی تیاری کے دنوں سے بھی افضل ہیں۔

اِسے امام ابنِ حبان اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۲۰۶۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذو الحجہ کے دس دنوں سے بڑھ کر کوئی دن بھی فضیلت والے نہیں ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی راہ میں گزرنے والے دن بھی ان کی مثل نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، ہاں، اگر کوئی (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) اپنے آپ کو خاک آلود کر لے (یہ جہاد کی طرف اشارہ ہے کہ وہ اِن ایام کے برابر اجر پا سکتا ہے)۔

اسے امام ابو عوانہ اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔

۲۰۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جن دنوں میں اللہ رب العزت کی عبادت کی جاتی ہے ان میں سے کوئی دن عشرۂ ذی الحجہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ نہیں۔ ان میں سے ہر دن کا روزہ سال کے روزوں اور ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہوتا ہے۔

اِسے امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٠٨. **عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَيِّدُ الشُّهُوْرِ شَهْرُ رَمَضَانَ، وَأَعْظَمُهَا حُرْمَةً ذُو الْحِجَّةِ.**

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْن

قَالَ عُمَرُ ﷺ يَوْمًا، وَهُوَ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ: تَشْعَثُوْنَ وَتَغْبُرُوْنَ وَتَتْفَلُوْنَ وَتَضْحُوْنَ. لَا تُرِيْدُوْنَ بِذٰلِكَ شَيْئًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا. مَا نَعْلَمُ سَفَرًا خَيْرًا مِنْ هٰذَا، يَعْنِي الْحَجَّ.(١)

ذَكَرَهُ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ.

قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ ﷺ: مَا أَكْثَرَ الْحَاجِّ! فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا أَقَلَّهُمْ! ثُمَّ رَآى رَجُلًا عَلٰى بَعِيْرٍ عَلٰى رَحْلٍ رَثٍّ، خِطَامُهُ حِبَالٌ، فَقَالَ: لَعَلَّ هٰذَا.

٢٠٨: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٥٥، الرقم/٣٧٥٥، وأيضًا في فضائل الأوقات، ١/٣٣٥-٣٣٦، الرقم/١٦٧، ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٤٠، والهندي في كنز العمال، ٨/٢١٦، الرقم/٢٣٦٧٠.

(١) ابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/٢٣٧.

۲۰۸۔ حضرت ابو سعید الخدری ﷺ **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام مہینوں کا سردار رمضان کا مہینہ ہے اور مہینوں میں سب سے زیادہ حرمت والا مہینہ ذو الحجہ کا ہے۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے کہ اسے امام بزار نے روایت کیا ہے۔

﴿ائمہ سلف صالحین کے اِرشادات ومعمولات﴾

حضرت عمر ﷺ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ کے راستے میں یہ کہتے ہوئے جا رہے تھے: تم بکھرے بالوں والے ہوگے، تم غبار آلود ہوگے۔ خوشبو نہ لگانے کے باعث تم بدبو دار ہو گے اور تم دھوپ برداشت کرو گے۔ ان تمام اعمال سے تمہاری غرض دنیا حاصل کرنا نہیں ہے۔ ہم اس سفر سے زیادہ خیر والا سفر نہیں جانتے۔

اسے علامہ ابن رجب الحنبلی نے بیان کیا ہے۔

حضرت (عبد اللہ) بن عمر ﷺ **سے ایک آدمی نے کہا**: حاجیوں کی کتنی کثرت ہے! ابن عمر ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا: حقیقی حاجی کتنے تھوڑے ہیں! پھر انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا جو ایک اونٹ پر سوار تھا اور اس کا پالان بوسیدہ ہو چکا تھا، اس کی لگام ایک رسی تھی تو فرمایا: شاید یہی حقیقی حاجی (اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول) ہو۔

وَقَالَ شُرَيْحٌ: الْحَاجُّ قَلِيْلٌ وَالرُّكْبَانُ كَثِيْرٌ. مَا أَكْثَرَ مَنْ يَعْمَلُ الْخَيْرَ، وَلٰكِنْ مَا أَقَلَّ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ![1]

ذَكَرَهُ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ.

كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ إِذَا رَآى مَنْ يُسَافِرُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ النَّبَوِيَّةِ يَقُوْلُ لَهُ: أَقْرِىء رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مِنِّى السَّلَامَ.[2]

وَرُوِيَ أَنَّهُ كَانَ يُبْرِدُ عَلَيْهِ الْبَرِيْدَ مِنَ الشَّامِ.

ذَكَرَهُ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ.

قَالَ أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ: كَانُوْا يُعَظِّمُوْنَ ثَلَاثَ عَشَرَاتٍ: الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، وَالْعَشْرَ الْأَخِيْرَ مِنْ رَمَضَانَ، وَالْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنَ الْمُحَرَّمِ.[3]

ذَكَرَهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ وَابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ.

---

(١) ابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/٢٣٦ـ

(٢) ابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/٢٣٩ـ

(٣) ابن الجوزي في التبصرة، ٢/١٣٠، وابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/٣٥ـ

حضرت شریح فرماتے ہیں: حقیقی حاجی تو تھوڑے ہیں لیکن سوار بہت زیادہ ہیں۔ بہت کم لوگ اَعمالِ صالحہ انجام دیتے ہیں مگر جو لوگ محض رضاے اِلٰہی کے لیے عمل کرتے ہیں ان کی تعداد سب سے کم ہے۔

اسے علامہ ابن رجب الحنبلی نے بیان کیا ہے۔

حضرت عمر بن عبد العزیز ﷺ جب کسی شخص کو (ادائیگیِ حج کی غرض سے مکہ مکرمہ اور) مدینہ منورہ جاتے ہوئے دیکھتے تو اس سے کہتے: میری جانب سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کر دینا۔

روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ بطور خاص ایک قاصد کو ملک شام سے مدینہ منورہ روانہ فرمایا کرتے تھے۔

اسے علامہ ابن رجب الحنبلی نے بیان کیا ہے۔

ابو عثمان النہدی کہتے ہیں کہ اسلاف تین عشروں کی تعظیم و توقیر کیا کرتے تھے: ذو الحجہ کا پہلا عشرہ، رمضان کا آخری عشرہ اور محرم کا پہلا عشرہ۔

اسے علامہ ابن الجوزی اور ابن رجب الحنبلی نے بیان کیا ہے۔

فَضْلُ يَوْمِ عَرَفَةَ

اَلْقُرْآن

اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ط اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا.

(المائدة، ٣/٥)

اَلْحَدِيْث

٢٠٩. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُوْدِ قَالَ لَهُ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَءُوْنَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا، قَالَ: أَيُّ آيَةٍ؟ قَالَ: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة، ٣/٥]. **قَالَ عُمَرُ: قَدْ عَرَفْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيْهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ.**

٢٠٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب زيادة الإيمان ونقصانه، ١/٢٥، الرقم/٤٥، وأيضًا في كتاب المغازي باب حجة الوداع، ٤/١٦٠٠، الرقم/٤١٤٥، وأيضًا في كتاب تفسير القرآن، باب قوله: اليوم أكملت لكم دينكم، ٤/١٦٨٣، الرقم/٤٣٣٠، وأيضًا في كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، ٦/٢٦٥٣، ←

﴿عرفہ کے دن کی فضیلت﴾

آیاتِ قرآنیہ

آج کافر لوگ تمہارے دین (کے غالب آجانے کے باعث اپنے ناپاک ارادوں) سے مایوس ہوگئے، سو (اے مسلمانو!) تم ان سے مت ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرا کرو۔ آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو (بطور) دین (یعنی مکمل نظام حیات کی حیثیت سے) پسند کر لیا۔

اَحادیث مبارکہ

۲۰۹۔ حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے روایت ہے: ایک یہودی نے اُن سے کہا: اے امیر المومنین! آپ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ آیت ہم گروہِ یہود پر اُترتی تو ہم اس کے نزول کا دن عید بنا لیتے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کون سی آیت؟ اُس نے کہا: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ 'آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو (بہ طورِ) دین (یعنی مکمل نظامِ حیات کی حیثیت سے) پسند کر لیا' حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: جس دن اور جس جگہ یہ آیت حضور نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوئی ہم اس کو پہچانتے ہیں۔ آپ ﷺ اُس وقت جمعہ کے دن عرفات کے مقام پر کھڑے تھے۔

..... الرقم/٦٨٤٠، ومسلم في الصحيح، كتاب التفسير، ٤/٢٣١٣، الرقم/٣٠١٧، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب من سورة المائدة، ٥/٢٥٠، الرقم/٣٠٤٣، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان، باب زيادة الإيمان، ٨/١١٤، الرقم/٥٠١٢۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢١٠. عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ: قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ [المائدة، ٥: ٣] وَعِنْدَهُ يَهُودِيٌّ، فَقَالَ: لَوْ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَا يَوْمَهَا عِيدًا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمِ عِيدَيْنِ: فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ وَيَوْمِ عَرَفَةَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّيَالِسِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ.

٢١١. عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ ﵂: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللهُ فِيْهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَإِنَّهُ لَيَدْنُو، ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ، فَيَقُوْلُ: مَا أَرَادَ هٰؤُلَاءِ؟

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ عَوَانَةَ.

٢١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة المائدة، ٥/٢٥٠، الرقم/٣٠٤٤، والطيالسي في المسند، ١/٣٥٣، الرقم/٢٧٠٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/١٨٤، الرقم/١٢٨٣٥، والطحاوي في شرح مشكل الآثار، ٦/٣٠٨ـ

٢١١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب في فضل الحج والعمرة ويوم عرفة، ٢/٩٨٢، الرقم/١٣٤٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٤٢٠، الرقم/٣٩٩٦، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/٢٥٩، الرقم/٢٨٢٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٦٤، ←

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۱۰۔ حضرت عمار بن ابی عمار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس ﷺ نے آیت مبارکہ ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ ’آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو (بطور) دین (یعنی مکمل نظام حیات کی حیثیت سے) پسند کر لیا‘ پڑھی تو پاس کھڑے ایک یہودی نے کہا کہ اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس کے نزول کا دن عید کے طور پر مناتے۔ حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ آیت دو عیدوں یعنی جمعہ اور عرفہ کے دن نازل ہوئی ہے۔

اِسے امام ترمذی، طیالسی، طبرانی اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔

۲۱۱۔ حضرت سعید بن مسیّب سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یومِ عرفہ سے زیادہ کسی دن بندوں کو دوزخ سے آزاد نہیں کرتا۔ (اُس دن) اللہ تعالیٰ (اپنے بندوں سے) قریب ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے: یہ بندے کس ارادے سے آئے ہیں؟

اِسے امام مسلم، نسائی، ابن خزیمہ، طبرانی اور ابوعوانہ نے روایت کیا ہے۔

..... الرقم/٩١٣٤، وأبو عوانة في المسند، ٢/٣٧٣، الرقم/٣٤٧٨۔

٢١٢. عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ يَوْمٍ أَفْضَلُ عِنْدَ اللهِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ. يَنْزِلُ اللهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيُبَاهِي بِأَهْلِ الأَرْضِ أَهْلَ السَّمَاءِ، فَيَقُوْلُ: انْظُرُوا إِلٰى عِبَادِي شُعْثًا غُبْرًا ضَاحِيْنَ. جَاؤُوا مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ. يَرْجُوْنَ رَحْمَتِي، وَلَمْ يَرَوْا عَذَابِي.

فَلَمْ يُرَ يَوْمٌ أَكْثَرُ عِتْقًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

٢١٣. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ﷺ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ يَوْمِ عَرَفَة. فَقَالَ: يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ: صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ.

٢١٢: أخرجه ابن حبان في الصحيح، كتاب الحج، باب الخروج من مكّة إلى منى، ذكر رجاء العتق من النار لمن شهد عرفات يوم عرفة، ٩/١٦٤، الرقم/٣٨٥٣، وأبويعلى في المسند، ٤/٦٩، الرقم/٢٠٩٠، والهيثمي في موارد الظمأن، ١/٢٤٨، الرقم/١٠٠٦، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٢٨، الرقم/١٧٩٠ـ

٢١٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم عرفة، ٢/٨١٩، الرقم/١١٦٢، وأبوداود في السنن، كتاب الصوم، باب في صوم الدهر تطوعا، ٢/٣٢١، ←

۲۱۲۔ حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک یومِ عرفہ سے بڑھ کر کوئی دن بھی فضیلت والا نہیں ہے۔ اس دن اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نزولِ اجلال فرماتا ہے اور اہلِ زمین کے ساتھ اہلِ آسمان پر فخر فرماتا ہے۔ وہ فرماتا ہے: میرے ان بندوں کی طرف دیکھو جو بکھرے بالوں کے ساتھ، گرد و غبار سے اٹے ہوئے، دھوپ کھاتے دور دراز کے راستوں سے آئے ہیں۔ وہ میری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور انہوں نے میرے عذاب کو نہیں دیکھا۔ یومِ عرفہ سے زیادہ کسی اور دن لوگوں کو جہنم سے آزادی نہیں ہوتی۔

اِسے امام ابن حبان اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۲۱۳۔ حضرت ابو قتادہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے یوم عرفہ (نویں ذو الحجہ کے روزہ) کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (یوم عرفہ کا روزہ) گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

اِسے امام مسلم، ابو داود اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی کی روایت کے الفاظ ہیں (کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا):
یومِ عرفہ کے روزہ کے متعلق مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ اسے گزشتہ اور آئندہ سال (کی لغزشوں) کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

..... الرقم/٢٤٢٥، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في فضل صوم يوم عرفة، ٣/١٢٤، الرقم/٧٤٩۔

٢١٤. عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ، غُفِرَ لَهُ سَنَةٌ أَمَامَهُ وَسَنَةٌ بَعْدَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

٢١٥. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُ سَنَتَيْنِ مُتَتَابِعَتَيْنِ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ.

٢١٦. عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ كَصِيَامِ أَلْفِ يَوْمٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

٢١٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب صيام يوم عرفة، ٥٥١/١، الرقم/١٧٣١، والنسائي في السنن الكبرى، ١٥١/٢، الرقم/٢٨٠١، وأبو يعلى في المسند، ٥٤٢/١٣، الرقم/٧٥٤٨، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧٩/٦، الرقم/٥٩٢٣ـ

٢١٥: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٥٤٢/١٣، الرقم/٧٥٤٨، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧٩/٦، الرقم/٥٩٢٣، وعبد بن حميد في المسند، ١٧٠/١، الرقم/٤٦٤، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٨٩/٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٦٨/٢، الرقم/١٥١٩ـ

٢١٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤٤/٧، الرقم/٦٨٠٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣٥٧/٣، الرقم/٣٧٦٤، وابن عبد البر في التمهيد، ١٥٨/١٢، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٦٩/٢، ←

٢١٤۔ حضرت قتادہ بن نعمان ﷺ بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جوشخص یومِ عرفہ کا روزہ رکھتا ہے اس کے پچھلے سال کے اور آنے والے سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

اِسے امام ابن ماجہ، نسائی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٢١٥۔ حضرت سہل بن سعد ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوشخص یوم عرفہ کا روزہ رکھتا ہے اس کے مسلسل دو سالوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

اِسے امام ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢١٦۔ حضرت عائشہ ﷺ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ یوم عرفہ کا روزہ ہزار دن کے روزوں کی طرح ہے۔

اِسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے، اور مذکورہ الفاظ بیہقی کے ہیں۔

..... الرقم/١٥٢٢، والسيوطي في الدر المنثور، ١/١٥٤۔

٢١٧. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: لَا يَبْقَى أَحَدٌ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ إِلَّا غَفَرَ اللهُ لَهُ. فَقَالَ رَجُلٌ: أَلِأَهْلِ مَعَرِّفٍ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً؟ فَقَالَ: بَلْ لِلنَّاسِ عَامَّةً.

رَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

٢١٨. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَقِفُ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَوْقِفِ فَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ بِوَجْهِهِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ؛ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ؛ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَقْرَأُ: قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ، مِائَةَ مَرَّةٍ؛ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ؛ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ، مِائَةَ مَرَّةٍ؛ إِلَّا قَالَ اللهُ تَعَالٰى: يَا مَلَائِكَتِي، مَا جَزَاءُ عَبْدِي هٰذَا؟ سَبَّحَنِي وَهَلَّلَنِي وَكَبَّرَنِي وَعَظَّمَنِي وَعَرَفَنِي وَأَثْنٰى عَلَيَّ وَصَلّٰى عَلٰى نَبِيِّي. اشْهَدُوْا مَلَائِكَتِي، أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ وَشَفَّعْتُهُ فِي نَفْسِهِ. وَلَوْ سَأَلَنِي عَبْدِي هٰذَا لَشَفَّعْتُهُ فِي أَهْلِ الْمَوْقِفِ كُلِّهِمْ.

٢١٧: أخرجه عبد بن حميد في المسند/٢٦٥، الرقم/٨٤٢، وذكره العسقلاني في الأمالي المطلقة/١٦، وابن الجوزي في التبصرة، ٢/١٣٦ـ

٢١٨: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٦٣، الرقم/٤٠٧٤، وأيضًا في فضائل الأوقات، ١/٣٧٥، الرقم/١٩٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/١٥، الرقم/٦٠٤٤، وذكره المنذري في الترغيب ←

٢١٧۔ حضرت (عبد اللہ) بن عمر ﷺ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: عرفہ کے دن کوئی ایک بھی شخص ایسا نہیں بچتا جس کے دل میں ذرہ بھر ایمان ہو، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ خوش خبری صرف اہلِ عرفہ کے لیے ہے یا سارے لوگوں کے لیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ عامۃ الناس کے لیے۔

اسے امام عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔

٢١٨۔ حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی مسلمان وقوفِ عرفہ کی رات قبلہ رُخ کھڑا ہو کر سو (١٠٠) مرتبہ یوں کہتا ہے: ﴿**لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ؛ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ**﴾ ’اللہ تعالیٰ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے‘ پھر سو (١٠٠) مرتبہ سورہ اِخلاص پڑھتا ہے، پھر سو (١٠٠) مرتبہ یوں کہتا ہے: ﴿**اَللّٰهُمَّ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ؛ إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ.**﴾ ’اے اللہ! تو درود بھیج حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم ﷺ اور ان کی آل پر، بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بہت زیادہ بزرگی والا ہے اور ان کے ساتھ ہم پر بھی درود بھیج‘ تو (اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے:) اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کے لیے کیا اجر ہونا چاہئے؟ اس نے میری تسبیح و تحلیل اور تکبیر و تعظیم اور تعریف و ثناء بیان کی اور میرے نبی مکرم ﷺ پر درود بھیجا ہے۔ اے میرے فرشتو! گواہ رہو کہ میں نے اپنے اس بندے کو بخش دیا ہے اور اس (کے حق میں اپنے حبیب ﷺ) کی شفاعت (قبول) فرما لی ہے۔ اگر میرا یہ بندہ مجھ سے شفاعت طلب کرے تو میں میدانِ عرفات میں موجود تمام لوگوں کے ساتھ اس کی شفاعت (قبول) کر لوں گا۔

..... والترهيب، ٢/١٣٣، الرقم/١٨٠٤، والسيوطي في الدر المنثور، ١/٥٤٨۔

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ. وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ: لَيْسَ فِي إِسْنَادِهِ مَنْ يُنْسَبُ إِلَى الْوَضْعِ. واللهُ أَعْلَمُ.

اِسے امام بیہقی، دیلمی اور منذری نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا کہ اس کی سند میں ایسا کوئی راوی نہیں کہ جس پر وضع حدیث کا الزام ہو اور اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

فَضْلُ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

اَلْقُرْآن

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ○ (البقرة، ٢/٢٠٣)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: الْأَيَّامُ الْمَعْلُومَاتُ الَّتِي قَبْلَ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ وَيَوْمِ التَّرْوِيَةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ، وَالْمَعْدُوْدَاتُ أَيَّامُ التَّشْرِيْقِ.(١)

رَوَاهُ الْمَقْدِسِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: الأَيَّامُ الْمَعْلُومَاتُ الْعَشْرُ، وَالأَيَّامُ الْمَعْدُودَاتُ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ.(٢)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

(١) أخرجه المقدسي في الأحاديث المختارة، ١٠/٧٨، الرقم/٧٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢٢٨، الرقم/٩٩٢٥، وأيضًا في فضائل الأوقات/٤١٣، الرقم/٢١٩، وابن عبد البر في التمهيد، ١٢/١٣٠، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ٢/٢٩٢ـ

(٢) أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، باب الأيام المعلومات والأيام المعدودات، ٥/٢٢٨، الرقم/٩٩٢٧، وأيضًا في شعب الإيمان، ٣/٣٥٩، الرقم/٣٧٧٠ـ

﴿ایامِ تشریق کی فضیلت﴾

آیاتِ قرآنیہ

اور اللہ کو (ان) گنتی کے چند دنوں میں (خوب) یاد کیا کرو، پھر جس کسی نے (منیٰ سے واپسی میں) دو ہی دنوں میں جلدی کی تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جس نے (اس میں) تاخیر کی تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، یہ اس کے لیے ہے جو پرہیزگاری اختیار کرے، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ تم سب کو اسی کے پاس جمع کیا جائے گا○

حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ **بیان کرتے ہیں کہ** اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ سے مراد یومِ ترویہ سے قبل کے ایام، یوم ترویہ اور یومِ عرفہ ہیں جبکہ اَیَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ سے مراد ایامِ تشریق ہیں۔

اِسے امام مقدسی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

حضرت مجاہد بیان کرتے ہیں کہ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ سے مراد (ذی الحجہ کے) دس دن ہیں جبکہ اَیَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ سے مراد ایامِ تشریق ہیں۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

اَلْحَدِيْث

٢١٩. عَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيَّامُ التَّشْرِيْقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

٢٢٠. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ أُنَادِيَ أَيَّامَ مِنىً: إِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ، وَلَا صَوْمَ فِيْهَا، يَعْنِي: أَيَّامَ التَّشْرِيقِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

٢٢١. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَأَيَّامُ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا أَهْلَ الإِسْلَامِ، وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِي وَالنَّسَائِيُّ.

٢١٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب تحريم صوم أيام التشريق، ٢/٨٠٠، الرقم/١١٤١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٧٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٤٦٣، الرقم/٤١٨٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣/٩٤، الرقم/١٥٢٦٨ـ

٢٢٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٦٩، الرقم/١٤٥٦، وأيضًا، ١/١٧٤، الرقم/١٥٠٠، والحارث بن أسامة في المسند، ١/٤٣٤، الرقم/٣٥٠ـ

٢٢١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب صيام أيام التشريق، ٢/٣٢٠، الرقم/٢٤١٩، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ←

اَحادیث مبارکہ

۲۱۹۔ حضرت نبیشہ ہذلی ﷺ **بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ایامِ تشریق (عید الاضحیٰ کے بعد تین دن) کھانے پینے کے دن ہیں۔

اِسے امام مسلم، احمد، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۲۲۰۔ حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے ایامِ منیٰ میں مجھے یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ یہ اَیامِ تشریق کھانے پینے کے دن ہیں اور ان میں روزہ نہیں ہوتا۔

اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۲۱۔ حضرت عقبہ بن عامر ﷺ **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عرفہ کا دن، قربانی کا دن اور ایامِ تشریق اہلِ اسلام کے لیے عید اور کھانے پینے کے دن ہیں۔

اِسے امام ابوداود، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

..... في كراهية الصوم في أيام التشريق، ٣/١٤٣، الرقم/٧٧٣، والنسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، باب النهي عن صوم يوم عرفة، ٥/٢٥٢، الرقم/٣٠٠٤، والدارمي في السنن، كتاب الصوم، باب في صيام يوم عرفة، ٢/٣٧، الرقم/١٧٦٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣/٣٩٤، الرقم/١٥٢٧٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٢٩٢، الرقم/٢١٠٠۔

٢٢٢. عَنْ أَنَسٍ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ صَوْمِ خَمْسَةِ أَيَّامٍ فِي السَّنَةِ: يَوْمِ الْفِطْرِ، وَيَوْمِ النَّحْرِ، وَثَلاثَةِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

٢٢٢: أخرجه الدارقطني في السنن، باب طلوع الشمس بعد الإفطار، ٢/٢١٢، الرقم/٣٤، وأبو يعلى في المسند، ٧/١٤٩، الرقم/٤١١٧ـ

۲۲۲۔ حضرت انس ﷺ **سے مروی ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سال میں پانچ دن روزوں سے منع فرمایا ہے: عید الفطر کے روز، عید قربان کے روز اور ایام تشریق کے تین دن۔

اِسے امام دارقطنی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

فَضْلُ صِيَامِ أَيَّامِ الْبِيْضِ

٢٢٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيْلِي ﷺ بِثَلاَثٍ: صِيَامِ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى، وَأَنْ أُوْتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٢٤. عَنْ قَتَادَةَ بْنِ مِلْحَانَ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَصُوْمَ الْبِيْضَ ثَلاَثَ عَشْرَةَ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ. قَالَ: وَقَالَ: هُنَّ كَهَيْئَةِ الدَّهْرِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

٢٢٣: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب الصوم، باب صيام أيام البيض ثلاث عشرة وأربع عشرة وخمس عشرة، ٢/٦٩٩، الرقم/١٨٨٠، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب صلاة الضحى وأن أقلها ركعتان وأكملها ثمان ركعات وأوسطها أربع ركعات أوست والحث على المحافظة عليها، ١/٤٩٩، الرقم/٧٢١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٠٢، الرقم/٩٢٠٦، والنسائي في السنن، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب الحث على الوتر قبل النوم، ٣/٢٢٩، الرقم/١٦٧٧ـ

٢٢٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٨، الرقم/٢٠٣٣٥، وأبوداود في السنن، كتاب الصوم، باب في صوم الثلاث من كل شهر، ٢/٣٢٨، الرقم/٢٤٤٩ـ

﴿ایامِ بیض کے روزوں کی فضیلت﴾

۲۲۳۔ حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میرے خلیل حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی ہے: ہر مہینے میں تین روزے رکھنا، چاشت کی دو رکعتیں ادا کرنا اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۲۴۔ حضرت قتادہ بن ملحان ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں اَیامِ بیض (یعنی ہر قمری ماہ کی) تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے: ان ایام میں روزے رکھنا ایسے ہے جیسے عمر بھر روزے رکھنا۔

اِسے امام احمد بن حنبل اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٢٢٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبِيْضِ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

٢٢٥: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصيام، باب صوم النبي ﷺ بأبي هو وأمي وذكر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك، ١٩٨/٤، الرقم/٢٣٤٥، وأيضًا في السنن الكبرىٰ، ١١٨/٢، الرقم/٢٦٥٤، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٠٢/١٠، الرقم/٩٩ـ

۲۲۵۔ حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷺ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ ایامِ بیض (ہر قمری ماہ کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵) کے روزے حضر میں چھوڑتے نہ سفر میں۔

اِسے امام نسائی نے اسنادِ حسن سے روایت کیا ہے۔

فَضْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

اَلْقُرْآن

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِىَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ○ (الجمعة، ٦٢/٩-١٠)

اَلْحَدِيْث

٢٢٦. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ، وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي، يَسْأَلُ اللهَ تَعَالٰى شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ. وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٢٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب الساعة التي في يوم الجمعة، ١/٣١٦، الرقم/٨٩٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الجمعة، باب في الساعة التي في يوم الجمعة، ٢/٥٨٣، الرقم/٨٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٨٥، الرقم/١٠٣٠٧، والترمذي في السنن، أبواب الوتر، باب ما جاء في الساعة التي ترجى في يوم الجمعة، ٢/٣٦٢، الرقم/٤٩١ـ

﴿یومِ جمعۃ المبارک کی فضیلت﴾

آیاتِ قرآنیہ

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن (جمعہ کی) نماز کے لیے اذان دی جائے تو فوراً اللہ کے ذکر (یعنی خطبہ و نماز) کی طرف تیزی سے چل پڑو اور خرید و فروخت (یعنی کاروبار) چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہوo پھر جب نماز ادا ہو چکے تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور (پھر) اللہ کا فضل (یعنی رِزق) تلاش کرنے لگو اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو تاکہ تم فلاح پاؤo

اَحادیث مبارکہ

۲۲۶۔ حضرت ابو ہریرہ ﷺ **سے روایت ہے کہ** (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے روز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ جسے اگر کوئی بندۂ مسلم نماز پڑھتے ہوئے پالے تو اُس ساعت میں وہ نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا بھی سوال کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے عطا فرمائے گا۔ (یہ حدیث بیان کرتے ہوئے) راوی ہاتھ سے اُس ساعت کے دورانیہ کی کمی کا اشارہ کرتے تھے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٢٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اَلْيَوْمُ الْمَوْعُودُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُودُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ. وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى يَوْمٍ أَفْضَلَ مِنْهُ. فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللهَ بِخَيْرٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللهُ لَهُ، وَلَا يَسْتَعِيذُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَعَاذَهُ اللهُ مِنْهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٢٢٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ. فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيْهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ أُخْرِجَ مِنْهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

٢٢٩. عَنْ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ ﷺ، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: سَيِّدُ

٢٢٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة البروج، ٥/٤٣٦، الرقم/٣٣٣٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٨، الرقم/١٠٨٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/١٧٠، الرقم/٥٣٥٣ـ

٢٢٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجمعة، باب فضل يوم الجمعة، ٢/٥٨٥، الرقم/٨٥٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥١٢، الرقم/١٠٦٥٣، والترمذي في السنن، أبواب الوتر، باب ما جاء في فضل يوم الجمعة، ٢/٣٥٩، الرقم/٣٨٨، والنسائي في السنن، كتاب الجمعة، باب ذكر فضل يوم الجمعة، ٣/٨٩، الرقم/١٣٧٣ـ

٢٢٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٣٠، الرقم/١٥٥٨٧، وابن ـــ

۲۲۷۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یوم موعود'' قیامت کا دن ہے، ''یوم مشہود'' عرفہ کا دن ہے اور ''شاہد'' جمعہ کا دن ہے۔ سورج جمعہ سے اچھے دن پر طلوع اور غروب نہیں ہوا۔ اس میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں مومن آدمی اللہ تعالیٰ سے جس خیر کی بھی دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے اور وہ جس چیز سے بھی پناہ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پناہ دیتا ہے۔

اِسے امام ترمذی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲۲۸۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے، (کیوں کہ) اسی دن حضرت آدم ؑ پیدا کیے گئے اور اسی دن حضرت آدم ؑ جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن وہ جنت سے (زمین پر) اُتارے گئے۔

اِسے امام مسلم، احمد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲۲۹۔ حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر ؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کا دن

..... ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب في فضل الجمعة، ١/٣٤٤، الرقم/١٠٨٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/٤٧٧، الرقم/٥٥١٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/٣٣، الرقم/٤٥١١۔

الْأَيَّامِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَأَعْظَمُهَا عِنْدَهُ، وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحٰى. وَفِيْهِ خَمْسُ خِـلَالٍ: خَلَقَ اللهُ فِيْهِ آدَمَ، وَأَهْبَطَ اللهُ فِيْهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ، وَفِيْهِ تَوَفَّى اللهُ آدَمَ، وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ الْعَبْدُ فِيْهَا شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ اللهُ تَعَالٰى، وَإِيَّاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا، وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ. مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ إِلَّا وَهُنَّ يُشْفِقْنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

٢٣٠. **وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ** ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْتُ إِلَى الطُّوْرِ، فَلَقِيْتُ كَعْبَ الْأَحْبَارِ، فَجَلَسْتُ مَعَهُ، فَحَدَّثَنِي عَنِ التَّوْرَاةِ، وَحَدَّثْتُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَكَانَ فِيْمَا حَدَّثْتُهُ، أَنْ قُلْتُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ اللهُ آدَمُ، وَفِيْهِ أُهْبِطَ، وَفِيْهِ مَاتَ، وَفِيْهِ تِيْبَ عَلَيْهِ، وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ. وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ مُصِيْخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، مِنْ حِيْنِ تُصْبِحُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ، إِلَّا الْجِنَّ وَالإِنْسَ، وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

٢٣٠: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب الجمعة، باب ما جاء في الساعة التي في يوم الجمعة، ١/١٠٨-١٠٩، الرقم/٢٤١، وابن حبان في الصحيح، ٧/٧، الرقم/٢٧٧٢، والشافعي في المسند/٧٢، والحاكم ـــ

تمام دِنوں کا سردار اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب دِنوں سے زیادہ عظمت والا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عید الفطر اور عید قربان کے دن سے بھی عظیم ہے۔ اس دن کی پانچ خصوصیات ہیں: (۱) اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا؛ (۲) اسی دن آدم علیہ السلام کو زمین پر اُتارا؛ اور (۳) اسی دن آدم علیہ السلام کو وفات دی؛ (۴) اس میں ایک ایسی گھڑی بھی آتی ہے جس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بھی شے مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرماتا ہے، بشرطیکہ وہ حرام کا سوال نہ کرے؛ اور (۵) اسی روز قیامت بپا ہوگی۔ (یہی وجہ ہے کہ) ہر مقرب فرشتہ، آسمان، زمین، ہوا، پہاڑ اور سمندر سب جمعہ کے دن (وقوعِ قیامت) سے ڈرتے ہیں۔

اِسے امام احمد بن حنبل نے اور ابن ماجہ نے سند حسن سے روایت کیا ہے۔

۲۳۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کوہِ طور کی طرف گئے، وہاں کعب الاحبار سے ملاقات کی اور اُن کے پاس بیٹھے۔ وہ اُنہیں تورات کے بارے میں بتانے لگے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اُنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سنانے لگے۔ اُنہوں نے جو احادیث بیان کیں اُن میں سے ایک یہ تھی: سب سے بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے، (کیوں کہ) اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے، اسی دن وہ جنت سے (زمین پر) اُتارے گئے، اسی دن اُن کا وصال ہوا، اسی دن اُن کی توبہ قبول ہوئی اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ ہر جانور جمعہ کے دن سورج طلوع ہونے تک قیامت کے خوف سے کان لگا کر سنتا رہتا ہے (کہ کہیں صور نہ پھونک دیا جائے)، سوائے جن و انس کے (کہ وہ غافل رہتے ہیں)۔ اس دن میں ایک ایسی گھڑی بھی ہے جس میں کوئی بھی مسلمان شخص اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا بھی سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے عطا فرما دیتا ہے۔

..... في المستدرك، ١/٤١٣، الرقم/١٠٣٠، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٣/٣٦۔

قَالَ كَعْبٌ: ذٰلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ؟ فَقُلْتُ: بَلْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ. قَالَ: فَقَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ. فَقَالَ: صَدَقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ حِبَّانَ وَالشَّافِعِيُّ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

٢٣١. وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ ﷺ، قَالَ: إِنَّ أَعْظَمَ أَيَّامِ الدُّنْيَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ، وَإِنَّ أَكْرَمَ خَلِيْقَةِ اللهِ عَلَى اللهِ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ. قَالَ: قُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللهُ، فَأَيْنَ الْمَلَائِكَةُ؟ قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيَّ وَضَحِكَ وَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي، هَلْ تَدْرِي مَا الْمَلَائِكَةُ؟ إِنَّمَا الْمَلَائِكَةُ خَلْقٌ كَخَلْقِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ وَسَائِرِ الْخَلْقِ الَّذِي لَا يَعْصِي اللهَ شَيْئًا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٢٣٢. عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ

٢٣١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/٦١٢، الرقم/٨٦٩٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/١٧٢، الرقم/١٤٩ـ

٢٣٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٨، الرقم/١٦٢٠٧، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب فضل يوم الجمعة وليلة الجمعة، ١/٢٧٥، الرقم/١٠٤٧، وأيضًا في كتاب الصلاة، باب في الاستغفار، ٢/٨٨، الرقم/١٥٣١، والنسائي في السنن، كتاب الجمعة، باب إكثار الصلاة على النبي ﷺ يوم الجمعة، ٣/٩١، ←

کعب الاحبار نے سوال کیا: کیا یہ دن ہر سال میں ایک مرتبہ آتا ہے؟ حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: نہیں بلکہ ہر ہفتے میں ایک بار آتا ہے۔ پھر کعب الاحبار نے تورات کا مطالعہ کیا اور کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا ہے۔

اِسے امام مالک، ابن حبان، شافعی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۳۱۔ حضرت عبد اللہ بن سلام ﷺ بیان کرتے ہیں: ایامِ دنیا میں سے افضل ترین دن جمعہ کا ہے، اسی دن حضرت آدم ﷺ کو تخلیق کیا گیا اور اِسی روز قیامت قائم ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام مخلوق میں سب سے معزز ابو القاسم (حضرت محمد) ﷺ ہیں۔ (راوی بِشر) بیان کرتے ہیں: میں نے (حضرت عبد اللہ بن سلام ﷺ کی خدمت میں) عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، فرشتوں کا مقام کیا ہے؟ (راوی بِشر) بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے میری طرف دیکھا اور مسکرائے۔ پھر فرمایا: اے بھتیجے! کیا تم جانتے ہو کہ فرشتے کون ہیں؟ فرشتے صرف زمین، آسمان، ہوا، بادل اور دیگر تمام مخلوقات کی طرح (اللہ تعالیٰ کی) ایک مخلوق ہیں جو کسی معاملے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔

اِسے امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲۳۲۔ حضرت اَوس بن اَوس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک

..... الرقم/١٣٧٤، وأيضًا في السنن الكبرى،١/٥١٩، الرقم/١٦٦٦، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة، باب في فضل الجمعة، ١/٣٤٥، الرقم/١٠٨٥، والدارمي في السنن، ١/٤٤٥، الرقم/١٥٧٢، والبزار في المسند، ٨/٤١١، الرقم/٣٤٨٥، والحاكم في المستدرك،١/٤١٣، الرقم/١٠٢٩، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١١٨، الرقم/١٧٣٣-١٧٣٤، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٩٠-١٩١، الرقم/٩١٠، وابن أبي شيبة في ←

أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيْهِ قُبِضَ، وَفِيْهِ النَّفْخَةُ، وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: بَلِيْتَ. قَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجه وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَزَّارُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ. وَقَالَ الْوَادِيَاشِيُّ: صَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ. وَقَالَ الْعَجْلُوْنِيُّ: رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: وَقَدْ صَحَّحَ هٰذَا الْحَدِيْثَ ابْنُ خُزَيْمَةَ، وَابْنُ حِبَّانَ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ، وَالنَّوَوِيُّ فِي الْأَذْكَارِ.

٢٣٣. وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ يَوْمٌ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ

..... المصنف، ٢/٢٥٣، الرقم/٨٦٩٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٩٧، الرقم/٤٧٨٠، وأيضًا في المعجم الكبير،١/٢١٦، الرقم/٥٨٩، والبيهقي في السنن الصغرى،١/٣٧١، الرقم/٦٣٤-٦٣٥، وأيضًا في السنن الكبرى، ٣/٢٤٨، الرقم/٥٧٨٩، وأيضًا في شعب الإيمان، ٣/١٠٩-١١٠، الرقم/٣٠٢٩ـ

٢٣٣: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ذكر وفاته ودفنه ﷺ، ١/٥٢٤، الرقم/١٦٣٧، وذكره المنذري في الترغيب ←

تمہارے لیے دنوں میں سے جمعہ کا دن سب سے افضل ہے اِس دن آدم ﷺ پیدا ہوئے اور اسی دن انہوں نے وفات پائی۔ اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن (قیام قیامت کے لیے) سخت آواز ظاہر ہوگی۔ پس اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ کے وصال کے بعد آپ کو کیسے پیش کیا جائے گا؟ حالانکہ آپ کا جسدِ مبارک خاک سے مل چکا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں ایسا نہیں ہے)، اللہ تعالیٰ نے زمین پر اَنبیاءِ کرام (ﷺ) کے جسموں کو (کھانا یا کسی بھی قسم کا نقصان پہنچانا) حرام فرما دیا ہے۔

اِسے امام اَحمد، ابو داود نے مذکورہ الفاظ میں، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام وادیاشی نے بھی فرمایا: اِسے امام ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے۔ اور حافظ عسقلانی نے فرمایا: اِسے امام ابن خزیمہ نے صحیح قرار دیا ہے۔ عجلونی نے فرمایا: اِسے امام بیہقی نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ حافظ ابن کثیر نے فرمایا: اِسے امام ابن خزیمہ، ابن حبان، دارقطنی اور نووی نے الأذکار میں صحیح قرار دیا ہے۔

۲۳۳۔ ایک روایت میں حضرت ابو درداء ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، یہ یوم مشہود (یعنی میری بارگاہ میں فرشتوں کی خصوصی حاضری کا دن) ہے۔ اِس دن فرشتے (خصوصی طور پر کثرت سے میری بارگاہ میں) حاضر ہوتے ہیں۔ جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اُس کے فارغ ہونے سے قبل اُس کا

..... والترهيب، ٢/٣٢٨، الرقم/٢٥٨٢، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥١٥، ٤/٤٩٣، والمناوي في فيض القدير، ٢/٨٧، والعجلوني في كشف الخفاء، ١/١٩٠، الرقم/٥٠١۔

عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا. قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ، إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ، فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ. وَقَالَ الْمُنَاوِيُّ: قَالَ الدَّمِيْرِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ. وَقَالَ الْعَجْلُوْنِيُّ: حَسَنٌ.

قَالَ الْمُلَّا عَلِيٌّ الْقَارِي فِي الْمِرْقَاةِ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ﴿وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ﴾ يَحْتَمِلُ الإِطْلَاقَ وَالتَّقْيِيْدَ، ﴿إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ﴾ أَمَّا بِالْمُكَاشَفَةِ أَوْ بِوَاسِطَةِ الْمَلَائِكَةِ؛ ﴿صَلَاتُهُ﴾ أَي وَإِنْ طَالَتِ الْمُدَّةُ مِن ابْتِدَاءِ شُرُوْعِهِ؛ ﴿حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا﴾ أَي مِنَ الصَّلَاةِ يَعْنِي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ. ﴿قَالَ﴾ أَي أَبُو الدَّرْدَاءِ: ظَنًّا أَنَّ هٰذَا مُخْتَصٌّ بِحَالِ الْحَيَاةِ الظَّاهِرَةِ ﴿قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟﴾ أَي أَيْضًا وَالْاِسْتِفْهَامُ مُقَدَّرٌ وَيَبْعُدُ الْحَمْلُ عَلَى الْاِسْتِبْعَادِ لِمُخَالَفَتِهِ

درود میرے سامنے پیش کر دیا جاتا ہے۔ حضرت ابو درداء ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کے وصال کے بعد (کیا ہو گا)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (میری ظاہری) وفات کے بعد بھی (میرے سامنے اسی طرح پیش کیا جائے گا کیوں کہ) اللہ تعالیٰ نے زمین کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اُسے قبر میں رزق بھی عطا کیا جاتا ہے۔

اِسے امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام منذری نے لکھا ہے: اِسے امام ابن ماجہ نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام مُناوی نے بیان کیا کہ امام دمیری نے فرمایا: اِس کے سب رجال ثقات ہیں۔ امام عجلونی نے بھی اسے حدیثِ حسن کہا ہے۔

ملا علی القاری نے 'مرقاۃ المفاتیح' میں کہا ہے: حدیث مبارکہ کے ان الفاظ - جب بھی کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے - میں اِطلاق اور تقیید کا احتمال پایا جاتا ہے۔ اگلے الفاظ - مجھ پر پیش کیا جاتا ہے - سے مراد ہے کہ (اس کا درود بھیجنا) کشف کے ذریعے معلوم ہوجاتا ہے یا فرشتوں کے ذریعے (میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے) یعنی اگرچہ اس کے درود شروع کرنے کی مدت بہت طویل ہو (یہاں تک کہ وہ اس) درود بھیجنے (سے فارغ ہو جائے)، یعنی اس کے تمام درود مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں۔ یعنی حضرت ابو درداء ﷺ بیان کرتے ہیں: یہ گمان کرتے ہوئے کہ شاید (یہ حکم) آپ ﷺ کی حیاتِ ظاہرہ کے ساتھ خاص ہے۔ (میں نے عرض کیا: اور موت کے بعد بھی؟) یعنی کیا وصال کے بعد بھی درود آپ تک پہنچے گا؟ یہاں استفہام مقدر ہے۔ حضرت ابو درداء ﷺ کے اس سوال کو بعد اَز وصال درود بھیجنے کو ان کے ہاں بعید اَز اِمکان سمجھنے پر محمول نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ایسا سمجھنا (حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ) حسنِ اعتقاد کے

حُسْنَ الْاِعْتِقَادِ أَوْ بَعْدَ الْمَوْتِ مَا الْحُكْمُ فِيْهِ ﴿قَالَ: إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ﴾ أَي مَنَعَهَا مَنْعًا كُلِّيًّا ﴿أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ﴾ أَي جَمِيْعَ أَجْزَائِهِمْ، فَلَا فَرْقَ لَهُمْ فِي الْحَالَيْنِ، وَلِذَا قِيْلَ: أَوْلِيَاءُ اللهِ لَا يَمُوْتُوْنَ، وَلٰكِنْ يَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ إِلٰى دَارٍ، وَفِيْهِ إِشَارَةٌ إِلٰى أَنَّ الْعَرْضَ عَلٰى مَجْمُوْعِ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ مِنْهُمْ بِخِلَافِ غَيْرِهِمْ، وَمَنْ فِي مَعْنَاهُمْ مِنَ الشُّهَدَاءِ وَالْأَوْلِيَاءِ، فَإِنَّ عَرْضَ الْأُمُوْرِ وَمَعْرِفَةَ الْأَشْيَاءِ، إِنَّمَا هُوَ بِأَرْوَاحِهِمْ مَعَ أَجْسَادِهِمْ ﴿فَنَبِيُّ اللهِ﴾ يَحْتَمِلُ الْجِنْسَ وَالْاِخْتِصَاصَ الْأَكْمَلَ، وَالظَّاهِرُ هُوَ الْأَوَّلُ لِأَنَّهُ رَآى مُوْسٰى قَائِمًا يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ، وَكَذٰلِكَ إِبْرَاهِيْمَ كَمَا فِي حَدِيْثِ مُسْلِمٍ، وَصَحَّ خَبَرُ ﴿الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ﴾.

قَالَ الْبَيْهَقِيُّ: وَحُلُوْلُهُمْ فِي أَوْقَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ فِي أَمَاكِنَ مُتَعَدَّدَةٍ جَائِزٌ عَقْلاً كَمَا وَرَدَ بِهِ خَبَرُ الصَّادِقِ ﴿حَيٌّ﴾ أَي دَائِماً ﴿يُرْزَقُ﴾ رِزْقاً مَعْنَوِيًّا فَإِنَ اللهَ تَعَالٰى قَالَ فِي حَقِّ

خلاف ہے؛ یا (وہ یہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ) موت کے بعد اس بارے میں کیا حکم ہے؟ 'آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے'۔ یعنی اسے مکمل طور پر منع کر دیا ہے (کہ وہ انبیاء کرام کے جسموں کو کھائے)؛ یعنی ان کے تمام اَجزاء کو۔ لہٰذا ان کے لیے دونوں حالتوں (زندگی اور موت) میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اسی لیے کہا گیا ہے: اللہ تعالیٰ کے اولیاء (دوست) مرتے نہیں ہیں، بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل ہو جاتے ہیں۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ دوسرے لوگوں کے برعکس انبیاء کرام کے نفوسِ قدسیہ پر کسی چیز کا پیش کیا جانا ان کی روح اور جسم کے مجموعہ پر ہوتا ہے۔ اس حکم میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو ان کے معنٰی میں ہیں (یعنی اللہ کے دوست ہیں)، جیسے شہداء اور اولیاء۔ تو ان پر معاملات کا پیش ہونا اور ان کا اشیاء کی معرفت حاصل کرنا ان کی اَرواح اور اَجساد کے مجموعہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ 'پس اللہ تعالیٰ کے نبی مکرم ﷺ' کے ان الفاظ سے تمام انبیاء کرام اور خاص صاحبِ کمال نبی دونوں کے مراد لیے جانے کا احتمال ہے۔ لیکن واضح معنٰی پہلا ہی ہے، کیونکہ آپ ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں صلاۃ پڑھتے دیکھا اور اسی طرح ابراہیم علیہ السلام کو بھی، جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے: 'انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں'۔ صحیح حدیث ہے۔

امام بیہقی نے فرمایا ہے: (بعد اَز وصال) مختلف اوقات میں مختلف جگہوں پر ان (نفوسِ قدسیہ) کا قیام کرنا عقلاً جائز ہے، جیسا کہ مخبر صادق ﷺ کی حدیث میں آیا ہے: 'اللہ کے نبی زندہ ہیں' یعنی ہمیشہ زندہ ہیں۔ 'انہیں رزق دیا جاتا ہے' سے معنوی رزق مراد ہے (کیونکہ مادی

الشُّهَدَاءِ مِنْ أُمَّتِهِ ﴿بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَo﴾ [آل عمران، ١٦٩/٣]. فَكَيْفَ سَيِّدُهُمْ بَلْ رَئِيْسُهُمْ لِأَنَّهُ حَصَلَ لَهُ أَيْضًا مَرْتَبَةُ الشَّهَادَةِ مَعَ مَزِيْدِ السَّعَادَةِ بِأَكْلِ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ، وَعَوْدِ سُمِّهَا الْمَغْمُوْمَةِ، وَإِنَّمَا عَصَمَهُ اللهُ تَعَالٰى مِنَ الشَّهَادَةِ الْحَقِيْقِيَّةِ لِلْبَشَاعَةِ الصُّوْرِيَّةِ، وَلِإِظْهَارِ الْقُدْرَةِ الْكَامِلَةِ بِحِفْظِ فَرْدٍ مِنْ بَيْنِ أَعْدَائِهِ مِنْ شَرِّ الْبَرِّيَّةِ، وَلَا يُنَافِيْهِ أَنْ يَكُوْنَ هُنَاكَ رِزْقٌ حِسِّيٌّ أَيْضًا، وَهُوَ الظَّاهِرُ الْمُتَبَادِرُ.(١)

٢٣٤. **وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ** ﷺ، **عَنِ النَّبِيِّ** ﷺ **قَالَ: أَكْثِرُوْا عَلَيَّ الصَّلَاةَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُصَلِّي عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ.**

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

---

(١) الملا علي القاري في مرقاة المفاتيح، ٤١٤/٣-٤١٥، الرقم/١٣٦٦.

٢٣٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب التفسير، باب تفسير سورة الأحزاب، ٤٥٧/٢، الرقم/٣٥٧٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ١١٠/٣، الرقم، ٣٠٣٠، وذكره الشوكاني في نيل الأوطار، ٣٠٥/٣.

رزق کی اُنہیں ضرورت ہی نہیں رہتی)۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی اُمت کے شہداء کے حق میں فرمایا ہے: ﴿بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ○﴾ 'بلکہ وہ اپنے ربّ کے حضور زندہ ہیں انہیں (جنت کی نعمتوں کا) رزق دیا جاتا ہے'۔ تو ان کے سردار اور آقا و مولا (کی شان) کا عالم کیا ہوگا! اور اس لیے بھی کہ آپ ﷺ کو مزید سعادت کے ساتھ شہادت کا رتبہ بھی حاصل ہوا جو بھیڑ کا زہریلا گوشت کھانے اور اس کے زہر کے اثر کے بار بار لوٹنے سے ملا تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے جسم اقدس کو (بوجہ شہادتِ ظاہری) قبیح المنظر ہونے سے بچا لیا اور بدترین مخلوق میں دشمنوں کے نرغے میں سے ایک فرد کو محفوظ رکھ کر (اللہ تعالیٰ نے) اپنی قدرتِ کاملہ کا اِظہار فرمایا۔ یہ اَمر (حیاتِ برزخی کے) منافی نہیں کہ وہاں (رزقِ معنوی کے ساتھ ساتھ) حسی رزق بھی دیا جاتا ہو۔ یہ بات واضح اور سریع الفہم ہے۔

۲۳۴۔ **حضرت ابو مسعود الانصاری** رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو۔ بے شک جو شخص بھی جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجتا ہے اُس کا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے۔

اِسے امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٢٣٥. **وَفِي رِوَايَةِ أَبِي أُمَامَةَ** ﷺ، **قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ** ﷺ: **أَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِي كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ. فَإِنَّ صَلَاةَ أُمَّتِي تُعْرَضُ عَلَيَّ فِي كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ. فَمَنْ كَانَ أَكْثَرَهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً كَانَ أَقْرَبَهُمْ مِنِّي مَنْزِلَةً.**

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَلَا بَأْسَ بِسَنَدِهِ كَمَا قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْعَجْلُوْنِيُّ: رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

٢٣٦. **وَفِي رِوَايَةِ أَنَسٍ** ﷺ **قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ** ﷺ: **أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةَ الْجُمُعَةِ؛ فَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا.**

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْقُطَيْعِيُّ، وَقَالَ: صَحِيْحٌ. وَقَالَ النَّوَوِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

٢٣٧. **وَفِي رِوَايَةِ أَنَسٍ** ﷺ **قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ** ﷺ: **أَكْثِرُوا عَلَيَّ الصَّلَاةَ**

٢٣٥: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، كتاب الجمعة، باب ما يؤمر به ليلة الجمعة ويومها، ٣/٢٤٩، الرقم/٥٧٩١، وأيضًا في شعب الإيمان، ٣/١١٠، الرقم/٣٠٣٢، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٨، الرقم/٢٥٨٣، والعسقلاني في فتح الباري، ١١/١٦٧، والعجلونى في كشف الخفاء، ١/١٩٠ـ

٢٣٦: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٣/٢٤٩، الرقم/٥٧٩٠، وأيضًا في شعب الإيمان، ٣/١١٠، الرقم/٣٠٣٠، وأيضًا في فضائل الأوقات/٥٠٠، الرقم/٢٧٧، والقطيعي في جزء الألف دينار/٢١٧، الرقم/١٤٢، وذكره النووي في خلاصة الأحكام، ٢/٨١٤، الرقم/٢٨٧٤، والهندي في كنز العمال، ١/٢٥٠، الرقم/٢١٧٩ـ

٢٣٧: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/١١٠-١١١، الرقم/٣٠٣٣، ←

۲۳۵۔ ایک روایت میں حضرت ابو امامہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ بے شک میری اُمت کا درود ہر جمعہ کے روز مجھے پیش کیا جاتا ہے۔ میری اُمت میں سے جو شخص مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا وہ مقام و مرتبہ کے اعتبار سے بھی میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام عسقلانی نے فرمایا: اِس کی سند میں کوئی نقص نہیں ہے۔ امام منذری اور عجلونی نے فرمایا: اِسے امام بیہقی نے سندِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۲۳۶۔ حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اُس پر دس مرتبہ درود (بصورتِ رحمت) بھیجے گا۔

اِسے امام بیہقی اور قطیعی نے روایت کیا ہے، امام قطیعی نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے، جبکہ امام نووی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی اسناد حسن ہیں۔

۲۳۷۔ حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر جمعہ کے دن

وذكره السيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٤٥٦، والهندي في كنز العمال، ١/٢٤٧، الرقم/٢١٤٢۔

فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا وَشَافِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

٢٣٨. **وَفِي رِوَايَةِ أَنَسٍ ﷺ قَالَ:** قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْثِرُوْا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيْلُ آنِفًا عَنْ رَبِّهِ ﷻ فَقَالَ: مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ مُسْلِمٍ يُصَلِّي عَلَيْكَ مَرَّةً وَاحِدَةً إِلَّا صَلَّيْتُ أَنَا وَمَلَائِكَتِي عَلَيْهِ عَشَرًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ.

٢٣٩. **وَفِي رِوَايَةِ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ،** قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ مَسْعُوْدٍ: لَا تَدَعْ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَلْفَ مَرَّةٍ، تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ، وَذَكَرَهُ السُّيُوطِيُّ فِي الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ.

٢٤٠. **وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ،** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ يَوْمٌ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ، لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي عَلَيَّ إِلَّا بَلَغَنِي صَوْتَهُ حَيْثُ كَانَ. قُلْنَا: وَبَعْدَ وَفَاتِكَ؟ قَالَ: وَبَعْدَ وَفَاتِي، إِنَّ

٢٣٨: ذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٦، الرقم/٢٥٦٨، وابن القيم في جلاء الأفهام/٨٧، وابن حجر الهيتمي في الزواجر، ١/٢٢٤ـ

٢٣٩: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ٨/٢٣٧، وذكره السيوطي في الدر المنثور في التفسير بالمأثور، ٥/٤١٢ـ

٢٤٠: أخرجه ابن القيم في جلاء الأفهام/١٢٧ـ

اور جمعہ کی رات مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ جس نے یہ عمل کیا میں روزِ قیامت اُس کا گواہ اور شفاعت کرنے والا ہوں گا۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲۳۸۔ حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ بے شک جبریل ﷺ ابھی اپنے رب کے پاس سے تشریف لائے تھے اور اُنہوں نے کہا ہے (کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے): زمین پر کوئی بھی مسلمان جب آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو میں اور میرے فرشتے دس مرتبہ اس پر درود (بصورتِ رحمت) بھیجتے ہیں۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے، جیسا کہ امام منذری نے بیان کیا ہے۔

۲۳۹۔ حضرت زید بن وہب ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ نے فرمایا: تم جمعہ کے روز حضور نبی اکرم ﷺ پر ایک ہزار مرتبہ درود بھیجنے کا عمل ترک مت کرنا۔ اور درود اس طرح بھیجنا: ﴿اَللّٰهُمَّ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ﴾ 'اے میرے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیج'۔

اسے امام ابو نعیم نے 'حلیۃ الاولیاء' میں روایت کیا ہے اور امام سیوطی نے 'الدر المنثور' میں بیان کیا ہے۔

۲۴۰۔ ایک روایت میں حضرت ابو درداء ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، یہ یوم مشہود (یعنی میری بارگاہ میں فرشتوں کی خصوصی حاضری کا دن) ہے۔ اِس دن فرشتے (خصوصی طور پر کثرت سے میری بارگاہ میں) حاضر ہوتے ہیں۔ جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ جہاں بھی ہو اُس کی آواز مجھے پہنچتی ہے۔ حضرت ابو درداء ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کے وصال کے بعد (کیا ہوگا)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (میری ظاہری) وفات کے بعد بھی (مجھے درود اسی

اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ.

رَوَاهُ ابْنُ الْقَيِّمِ.

٢٤١. **وَفِي رِوَايَةِ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ قَالَ: إِنَّ مَلَكًا مُوَكَّلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَنْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَبْلُغُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ فُلَانًا مِنْ أُمَّتِكَ يُصَلِّي عَلَيْكَ.**

رَوَاهُ ابْنُ الْقَيِّمِ، وَقَالَ: هٰذَا مَوْقُوفٌ.

عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَكْثِرُوْا عَلَيَّ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. (١)

رَوَاهُ ابْنُ الْقَيِّمِ مُرْسَلًا.

عَنِ ابْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ أَنِ انْشِرُوْا الْعِلْمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّ غَائِلَةَ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ، وَاكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. (٢)

رَوَاهُ ابْنُ الْقَيِّمِ.

٢٤٢. **عَنْ عَائِشَةَ ﵂ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَرْبَعٍ:**

٢٤١: أخرجه ابن القيم في جلاء الأفهام/١٢٩ـ

(١) أخرجه ابن القيم في جلاء الأفهام/١٢٩ـ

(٢) أخرجه ابن القيم في جلاء الأفهام/٤٠٥ـ

٢٤٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٥٢/٦، الرقم/٢٥٢٣١، وأبوداود في السنن، كتاب الطهارة، باب في الغسل يوم الجمعة، ←

طرح پیش کیا جائے گا کیوں کہ) اللہ تعالیٰ نے زمین کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔

اِسے ابن القیم نے روایت کیا ہے۔

۲۴۱۔ **حضرت یزید الرقاشی بیان کرتے ہیں** کہ جمعہ کے روز ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے، جو شخص بھی حضور نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھتا ہے وہ اُس کا نام اور درود حضور نبی اکرم ﷺ تک پہنچاتا ہے اور یوں عرض کرتا ہے: (یا رسول اللہ!) آپ کی اُمت میں سے فلاں شخص نے آپ پر درود بھیجا ہے۔

اِسے ابن القیم نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے۔

حضرت حسن بصری، حضور نبی اکرم ﷺ سے مرسلا روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔

اِسے ابن القیم نے مرسلاً روایت کیا ہے۔

ابن شعیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے یہ فرمان جاری فرمایا تھا: جمعہ کے دن علم کی خوب نشر و اشاعت کرو، کیونکہ علم کا سب سے بڑا نقصان نسیان ہے، اور جمعہ کے دن حضور نبی اکرم ﷺ پر درود شریف کی کثرت کرو۔

اِسے ابن القیم نے بیان کیا ہے۔

۲۴۲۔ **حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں**: حضور نبی اکرم ﷺ چار مواقع پر (خصوصی طور

١/٩٦، الرقم/٣٤٨، وأيضًا في كتاب الجنائز، باب في الغسل من غسل الميت، ٣/٢٠١، الرقم/٣١٦٠، وابن خزيمة في الصحيح، ١/١٢٦، الرقم/٢٥٦، والحاكم في المستدرك، ١/٢٦٧، الرقم/٥٨٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٢٩٩، الرقم/١٣٢٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٥٤١، الرقم/٩٠٢٩۔

مِنَ الْجَنَابَةِ، وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَمِنَ الْحِجَامَةِ، وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

٢٤٣. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ، وَيَقُصُّ شَارِبَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، قَبْلَ أَنْ يَرُوْحَ إِلَى الصَّلَاةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٢٤٤. **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ** ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ رَجَبٌ، قَالَ: اللّٰهُمَّ، بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ، وَبَارِكْ لَنَا فِي رَمَضَانَ. وَكَانَ يَقُوْلُ: لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ غَرَّاءُ وَيَوْمُهَا أَزْهَرُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

٢٤٥. **عَنِ ابْنِ عُمَرَ** ﷺ قَالَ: خَمْسُ لَيَالٍ لَا يُرَدُّ فِيْهِنَّ الدُّعَاءُ: لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ وَأَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلَيْلَتَا الْعِيْدِ.

٢٤٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٥٧، الرقم/٨٤٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٢٤، الرقم/٢٧٦٣، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/١٧٠، والبغوي في شرح السنة، ١٢/١١٣، الرقم/٣١٩٨ـ

٢٤٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٥٩، الرقم/٢٣٤٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/١٨٩، الرقم/٣٩٣٩، وأيضًا، ٩/١٦١، الرقم/٩٤٢٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٢٦٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٠/٥٧ـ

٢٤٥: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٤/٣١٧، الرقم/٧٩٢٧، والبيهقي ←

پر) غسل فرمایا کرتے تھے: جنابت کے باعث، جمعہ کے روز، پچھنے لگوانے کے بعد اور میت کو غسل دینے کے بعد۔

اِسے امام احمد نے، ابو داود نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

۲۴۳۔ حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ جمعہ کے لیے تشریف لے جانے سے قبل اپنے ناخن مبارک تراشتے تھے اور اپنی مونچھیں کٹواتے تھے۔

اِسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲۴۴۔ حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ جب ماہِ رجب کا آغاز ہوتا تو حضور نبی اکرم ﷺ دعا کرتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ، وَبَارِكْ لَنَا فِي رَمَضَانَ﴾ 'اے اللہ! ہمیں رجب اور شعبان میں برکت عطا فرما اور ہمارے لیے رمضان میں بھی برکت عطا فرما۔' آپ فرمایا کرتے تھے: جمعہ کی رات روشن ہے اور اس کا دن زیادہ منور ہے۔

اِسے امام احمد، طبرانی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

۲۴۵۔ حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: پانچ راتوں میں دعا رَد نہیں ہوتی: جمعہ کی رات، ماہِ رجب کی پہلی رات، شعبان کی پندرہویں رات اور عید کی دونوں راتیں۔

..... في شعب الإيمان، ٣/٣٤٢، الرقم/٣٧١٣۔

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

قَالَ الإِمَامُ الشَّافِعِيُّ: وَبَلَغَنَا أَنَّهُ كَانَ يُقَالُ: إِنَّ الدُّعَاءَ يُسْتَجَابُ فِي خَمْسِ لَيَالٍ: فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ، وَلَيْلَةِ الأَضْحَى، وَلَيْلَةِ الْفِطْرِ، وَأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ، وَلَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ.(١)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

٢٤٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، **قَالَ**: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَعْمَالَ بَنِي آدَمَ تُعْرَضُ كُلَّ خَمِيْسٍ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، فَلَا يُقْبَلُ عَمَلُ قَاطِعِ رَحِمٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الأَدَبِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

٢٤٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ **قَالَ**: مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللهِ ﷻ حَاجَةٌ فَلْيَصُمِ الأَرْبَعَاءَ وَالْخَمِيْسَ وَالْجُمُعَةَ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ تَطَهَّرَ وَرَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ، فَتَصَدَّقَ قَلَّتْ أَوْ كَثُرَتْ. فَإِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ قَالَ: اللَّهُمَّ

(١) أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، كتاب صلاة العيدين، باب عبادة ليلة العيدين، ٣/٣١٩، الرقم/٦٠٨٧، وذكره ابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/٢٦٤ـ

٢٤٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٨٣، الرقم/١٠٢٧٧، والبخاري في الأدب المفرد/٣٥، الرقم/٦١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٢٢٤، الرقم/٧٩٦٥، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٣٣، الرقم/٣٨٢٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٥١ـ

٢٤٧: أخرجه عبد الغني المقدسي في الترغيب في الدعاء/١٠٢، ←

اس کو امام عبد الرزاق اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ بیہقی کے ہیں۔

امام شافعی نے بیان کیا ہے کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ (صحابہ اور تابعین کے ہاں یہ) کہا جاتا تھا: بے شک پانچ راتوں میں دعا قبول کی جاتی ہے: جمعہ کی رات کو، عید الاضحیٰ کی رات کو، عید الفطر کی رات کو، ماہِ رجب کی پہلی رات کو اور ماہِ شعبان کی پندرہویں رات کو۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲۴۶۔ حضرت ابو ہریرہ ﷺ **بیان کرتے ہیں** کہ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اولادِ آدم کے اعمال ہر جمعہ کی رات (بارگاہِ الٰہی میں) پیش کیے جاتے ہیں، لیکن قطع رحمی کرنے والے کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔

اِسے امام احمد بن حنبل، بخاری نے **الأدب المفرد** میں اور بیہقی نے **شعب الایمان** میں روایت کیا ہے۔ امام منذری اور ہیثمی نے کہا ہے: اِس کے رجال ثقہ ہیں۔

۲۴۷۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص ﷺ **بیان کرتے ہیں**: جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے کسی حاجت کے پورا ہونے کا طلب گار ہو اُسے چاہیے کہ بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھے، پھر تھوڑا یا زیادہ صدقہ کرے۔ پھر جب وہ جمعہ کی نماز ادا کر چکے تو یوں عرض کرے: اے اللہ!

..... الرقم/٥٩، وابن القيم في جلاء الأفهام/١٢٦، وذكره السيوطي في اللمعة في خصائص الجمعة/١١٩-١٢٠، الرقم/٢١٦۔

إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الَّذِي لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ، الَّذِي مَلَأَتْ عَظَمَتُهُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ، وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الَّذِي عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الأَبْصَارُ، وَذَلَّتْ لَهُ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْيَتِهِ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُعْطِيَنِي حَاجَتِي وَهِيَ كَذَا وَكَذَا، فَإِنَّهُ يُسْتَجَابُ لَهُ إِنْ شَاءَ اللهُ.

رَوَاهُ عَبْدُ الْغَنِيِّ الْمَقْدَسِيُّ وَسَنَدُهُ ضَعِيْفٌ جِدًّا.

وَكَانَ يُقَالُ: لَا تُعَلِّمُوا هٰذَا الدُّعَاءَ سُفَهَاءَكُمْ لَا يَدْعُوْنَ بِهِ عَلٰى مَأْثَمٍ أَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ.

میں تیرے نام سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نام سے ابتدا کرتا ہوں، اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے (سارے عالم کو اپنی تدبیر سے) قائم رکھنے والا ہے، نہ اس کو اُونگھ آتی ہے اور نہ نیند، جس کے عظمت سے زمین و آسمان مامور ہیں، پیشانیاں جس کے سامنے سجدہ ریز ہیں، نگاہیں جس کے حضور جھکی ہوئی ہیں، جس کی خشیت سے دل لرزاں ہیں: اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر درود بھیج اور میری یہ حاجت پوری فرما۔ (حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص ؓ بیان کرتے ہیں:) ان شاء اللہ اُس کی وہ حاجت پوری ہو جائے گی۔

اِسے عبد الغنی المقدسی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

علماء کرام اِس دعا کے بارے میں کہا کرتے تھے: یہ جاہل اور بیوقوف لوگوں کو نہ سکھائی جائے کہ وہ اسے گناہوں اور قطع رحمی کے لیے استعمال کریں گے۔

فَضْلُ صَلَاةِ اللَّيْلِ

اَلْقُرْآن

(١) وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ق عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا○ (الإسراء، ٧٩/١٧)

(٢) وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا○ (الفرقان، ٦٣/٢٥)

(٣) تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا.
(السجدة، ١٦/٣٢)

(٤) أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ط قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ط اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُو الْاَلْبَابِ○ (الزمر، ٩/٣٩)

(٥) وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ○ (ق، ٤٠/٥٠)

(٦) يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ○ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا○ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا○ اَوْزِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا○ اِنَّا سَنُلْقِىْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا○ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِىَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا○ اِنَّ لَكَ فِى النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا○
(المزمل، ١/٧٣ـ٧)

﴿رات کی نماز کی فضیلت﴾

آیاتِ قرآنیہ

(۱) اور رات کے کچھ حصہ میں (بھی) قرآن کے ساتھ (شب خیزی کرتے ہوئے) نماز تہجد پڑھا کریں یہ خاص آپ کے لیے زیادہ (کی گئی) ہے، یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا (یعنی وہ مقامِ شفاعتِ عظمٰی جہاں جملہ اوّلین و آخرین آپ کی طرف رجوع اور آپ کی حمد کریں گے)○

(۲) اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے لیے سجدہ ریزی اور قیامِ (نیاز) میں راتیں بسر کرتے ہیں○

(۳) ان کے پہلو اُن کی خوابگاہوں سے جدا رہتے ہیں اور اپنے رب کو خوف اور امید (کی مِلی جُلی کیفیت) سے پکارتے ہیں۔

(۴) بھلا (یہ مشرک بہتر ہے یا) وہ (مومن) جو رات کی گھڑیوں میں سجود اور قیام کی حالت میں عبادت کرنے والا ہے، آخرت سے ڈرتا رہتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہے، فرما دیجیے: کیا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو لوگ علم نہیں رکھتے (سب) برابر ہوسکتے ہیں۔ بس نصیحت تو عقلمند لوگ ہی قبول کرتے ہیں○

(۵) اور رات کے بعض اوقات میں بھی اس کی تسبیح کیجئے اور نمازوں کے بعد بھی○

(۶) اے کملی کی جھرمٹ والے (حبیب!)○ آپ رات کو (نماز میں) قیام فرمایا کریں مگر تھوڑی دیر (کے لیے)○ آدھی رات یا اِس سے تھوڑا کم کر دیں○ یا اس پر کچھ زیادہ کر دیں اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کریں○ ہم عنقریب آپ پر ایک بھاری فرمان نازل کریں گے○ بے شک رات کا اُٹھنا (نفس کو) سخت پامال کرتا ہے اور (دِل و دِماغ کی یکسوئی کے ساتھ)

(٧) اِنَّ رَبَّکَ يَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَ نِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَ طَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَکَ. (المزمل، ٢٠/٧٣)

(٨) وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّکَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًاo وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًاo (الإنسان، ٢٥/٧٦، ٢٦)

اَلْحَدِيْث

٢٤٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ عَوَانَةَ.

٢٤٩. عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللهُ – فذكره منهم –

٢٤٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب فضل صوم المحرم، ٨٢١/٢، الرقم/١١٦٣ (٢٠٢)، والترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في فضل صلاة الليل، ٣٠١/٢، الرقم/٤٣٨، والنسائي في السنن، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب فضل صلاة الليل، ٢٠٦/٣، الرقم/١٦١٣، وأبو يعلى في المسند، ٢٨٠/١١، الرقم/٦٣٩٢، وابن حبان في الصحيح، ٣٩٨/٨، الرقم/٣٦٣٦، وأبو عوانة في المسند ٢٣٢/٢، الرقم/٢٩٥٩ـ

٢٤٩: أخرجه أحمد في المسند، ١٥٣/٥، الرقم/٢١٣٩٣، والترمذي في السنن، كتاب صفة الجنة، باب ما جاء في كلام الحور العين، ←

زبان سے سیدھی بات نکالتا ہے○ بے شک آپ کے لیے دن میں بہت سی مصروفیات ہوتی ہیں○

(۷) بے شک آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ (کبھی) دو تہائی شب کے قریب اور (کبھی) نصف شب اور (کبھی) ایک تہائی شب (نماز میں) قیام کرتے ہیں، اور اُن لوگوں کی ایک جماعت (بھی) جو آپ کے ساتھ ہیں (قیام میں شریک ہوتی ہے)۔

(۸) اور صبح و شام اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کریں○ اور رات کی کچھ گھڑیاں اس کے حضور سجدہ ریزی کیا کریں اور رات کے (بقیہ) طویل حصہ میں اس کی تسبیح کیا کریں○

اَحادیث مبارکہ

۲۴۸۔ حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نمازِ (تہجد) ہے۔

اِسے امام مسلم، ترمذی، نسائی، ابو یعلی، ابن حبان اور ابو عوانہ نے روایت کیا ہے۔

۲۴۹۔ حضرت ابوذر ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے۔..... پھر آپ ﷺ نے ان لوگوں کا ذکر کیا اور فرمایا ..... اور ایک

.....

٤/٦٩٨، الرقم/٢٥٦٨، والنسائي في السنن الكبرى، كتاب الزكاة، باب ثواب من يعطي سرا، ٢/٤٤، الرقم/٢٣٥١، والحاكم في المستدرك، ١/٥٧٧، الرقم/١٥٢٠۔

..... وَقَوْمٌ سَارُوا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهِ نَزَلُوا فَوَضَعُوا رُؤُوْسَهُمْ فَقَامَ أَحَدُهُمْ يَتَمَلَّقُنِي وَيَتْلُو آيَاتِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

٢٥٠. **وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنَ أَبِي قَيْسٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ ﵂ لَا تَدَعْ قِيَامَ اللَّيْلِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ لَا يَدَعُهُ، وَكَانَ إِذَا مَرِضَ أَوْ كَسِلَ صَلّٰى قَاعِدًا.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

٢٥١. **عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ ﵁: أَيُّ قِيَامِ اللَّيْلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ أَبُو ذَر: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَمَا سَأَلْتَنِي..... يَشُكُّ عَوْف.....فَقَال: جَوْفُ اللَّيْلِ الْغَابِرِ، أَوْ نِصْفُ اللَّيْلِ، وَقَلِيلٌ فَاعِلُهُ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

٢٥٢. **عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ ﵁ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ:**

٢٥٠: أخرجه أحمد في المسند، ٦/٢٤٩، الرقم، /٢٦١٥٧، وأبو داود في السنن، كتاب التطوع، باب قيام الليل، ٢/٣٢، الرقم/١٣٠٧، والحاكم في المستدرك، ١/٤٥٢، الرقم/١١٥٨، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/١٧٧، الرقم/١١٣٧ـ

٢٥١: أخرجه أحمد في المسند، ٥/١٧٩، الرقم/٢١٥٩٥، وابن حبان في الصحيح، ٦/٣٠٣، الرقم/٢٥٦٤، والمبارك في المسند/٣٦، الرقم/٦٢ـ

٢٥٢: أخرجه الترمذى في السنن، كتاب الدعوات، باب في دعاء الضيف ←

ایسی جماعت جو رات کو سفر کرتی ہے۔ جب ان کو نیند تمام مشاغل سے پیاری ہوگئی اور وہ سونے کے لیے لیٹ گئے تو ان میں سے ایک شخص اُٹھ کھڑا ہوا اور مجھے (اللہ تعالیٰ کو) راضی کرنے میں لگ گیا اور میری آیات تلاوت کرنے لگ گیا۔

اسے امام احمد، ترمذی اورنسائی نے روایت کیا ہے۔

۲۵۰۔ حضرت عبداللہ بن ابوقیس کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ نے فرمایا: رات کی نماز کو ترک نہ کیا کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ اسے ترک نہیں فرماتے تھے اور جب کبھی حالت مرض پیش آتی یا تھکن محسوس فرماتے تو بیٹھ کر نماز ادا کرلیا کرتے تھے۔

اس روایت کو امام احمد، ابوداود اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

۲۵۱۔ حضرت ابومسلم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوذر ﷺ سے پوچھا: رات کو کونسے وقت کا قیام افضل ہے؟ حضرت ابوذر ﷺ نے کہا: میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح سوال کیا تھا جیسا کہ تو نے پوچھا ہے۔(عوف نامی راوی کو اس مقام پر شبہ لگ گیا کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: رات کے آخری حصے کا درمیان یا درمیانی شب۔ اورقیام اللیل کرنے والے بہت تھوڑے ہیں۔

اِسے امام احمد اور ابن حبان نے بیان کیا ہے۔

۲۵۲۔ حضرت عمرو بن عبسہ ﷺ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے

.....(١٩)، ٥/٥٦٩، الرقم/٣٥٧٩۔

أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِر.فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

٢٥٣. **عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: فَضْلُ صَلاةِ اللَّيْلِ عَلَى صَلاةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَدَقَةِ السِّرِّ عَلٰى صَدَقَةِ الْعَلانِيَةِ.**

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَاقِ وّالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ. وَقَالَ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

٢٥٤. **عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ، فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا، كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اللهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ.**

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

٢٥٣: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٤٧/٣، الرقم/٤٧٣٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧٩/١٠، الرقم/١٠٣٨٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥٠٢/٢، الرقم/٤٤٢٦، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٥١/٢ـ

٢٥٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب التطوع، باب الحث على قيام الليل، ٧٠/٢، الرقم/١٤٥١، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فيمن أيقظ أهله من الليل، ٤٢٣/١، الرقم/١٣٣٥، وعبد الرزاق في المصنف، ٤٨/٣، الرقم/٤٧٣٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٤١٣/١، الرقم/١٣١٠، ١١٤٠٦، ←

سنا: بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب آخری شب کے درمیانی حصے میں ہوتا ہے۔ اگر تجھ سے ہوسکے کہ ان لوگوں میں سے ہو جائے جو اس اس گھڑی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، تو ہوجا۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے۔

۲۵۳۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ رات کی نماز کی فضیلت دن کی نماز پر ایسے ہی ہے جیسا کہ خفیہ صدقہ کرنے کی فضیلت اعلانیہ صدقہ کرنے پر ہے۔

اسے امام عبد الرزاق، طبرانی، بیہقی اور ہیثمی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا اسے طبرانی نے المعجم الکبیر میں روایت کیا ہے اور اس کی سند کے راوی ثقہ ہیں۔

۲۵۴۔ حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کو بیدار ہوا اور اس نے اپنی اہلیہ کو (بھی) بیدار کیا، اور پھر دونوں نے اکٹھے دو رکعت نماز ادا کی تو ان کا شمار کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں اور (کثرت سے) ذکر کرنے والی عورتوں میں ہوگا۔

اِسے امام ابو داود، ابن ماجہ، نسائی، عبدالرزاق، حاکم، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے: یہ حدیث صحیح ہے۔

والحاكم في المستدرك، ١/٤٦١، الرقم/١١٨٩، والطبراني في المعجم الأوسط ٣/٢١٨، الرقم/٢٩٦٥، والبيهقي في السنن الكبرى ٢/٥٠١، الرقم/٤٤٢٠۔

٢٥٥. **وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ** ﷺ: رَكْعَةٌ بِاللَّيْلِ خَيْرٌ مِنْ عَشْرٍ بِالنَّهَارِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

٢٥٦. **وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ** ﷺ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَرَادَ سَفَرًا، أَلَيْسَ يَتَّخِذُ مِنَ الزَّادِ لَا يُصْلِحُهُ وَيُبَلِّغُهُ؟ قَالُوا: بَلٰى. قَالَ: فَسَفَرُ طَرِيْقِ الْقِيَامَةِ أَبْعَدُ مَا تُرِيدُونَ، فَخُذُوا مِنْهُ مَا يُصْلِحُكُمْ. قَالُوا: مَا يُصْلِحُنَا؟ قَالَ: حُجُّوا حَجَّةً لِعِظَامِ الْأُمُورِ، صُومُوا يَوْمًا شَدِيدًا، حَرُّهُ لِطُولِ النُّشُورِ، صَلُّوا رَكْعَتَيْنِ فِى سَوَّادِ اللَّيْلِ لِوَحْشَةِ الْقُبُورِ.

رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ.

مَا رُوِيَ عَنِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْن

قَالَ دَاوُدُ عليه السلام: إِلٰهِي إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَتَعَبَّدَ لَكَ، فَأَيُّ وَقْتٍ أَفْضَلُ؟ فَأَوْحَى اللهُ تَعَالٰى إِلَيْهِ: يَا دَاوُدُ، لَا تَقُمْ أَوَّلَ اللَّيْلِ، وَلَا آخِرَهُ، فَإِنَّ مَنْ قَامَ أَوَّلَهُ نَامَ آخِرَهُ، وَمَنْ قَامَ آخِرَهُ لَمْ يَقُمْ أَوَّلَهُ، وَلٰكِنْ قُمْ وَسَطَ اللَّيْلِ حَتّٰى تَخْلُوَ بِي وَأَخْلُوَ بِكَ، وَارْفَعْ إِلَيَّ حَوَائِجَكَ.(١)

٢٥٥: أخرجه ابن أبي الدنيا فى التهجد وقيام الليل/١١٩، الرقم/١٤ـ

٢٥٦: أخرجه أبو نعيم في الحلية الأولياء، ١/١٦٥، وذكره ابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/٥٩٢ـ

(١) الغزالي في إحياء علوم الدين، ١/٣٤٥-٣٤٦ـ

۲۵۵۔ حضرت عمرو بن العاص ﷺ **سے روایت ہے** کہ رات کی ایک رکعت دن کی دس رکعتوں سے بہتر ہیں۔

اِسے امام ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

۲۵۶۔ حضرت ابو ذر غفاری ﷺ **نے لوگوں سے کہا:** تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم میں سے کسی آدمی کا سفر کا ارادہ ہو تو کیا وہ سفر کے لحاظ سے سفر کے موافق زادِ راہ تیار نہیں کرتا جو اس کی منزل تک پہنچا دے؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! تو انہوں نے کہا: پھر سنو! قیامت کے راستے کا سفر بہت لمبا ہے۔ اس سفر کے لیے جو چیزیں اس سفر کے موافق ہیں لے لو! لوگوں نے عرض کیا: ہمیں کیا زادِ راہ لینا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: تم ایسا حج کرو جو عظیم امور کے لیے فائدہ مند ثابت ہو، ایسے دن کا روزہ رکھو جس کی گرمی کی شدت انتہا پر ہو تا کہ قیامت کے دن کی گرمی سے بچ سکو، رات کے اندھیرے میں دو رکعتیں پڑھو تا کہ قبر کی وحشت سے بچ سکو۔

اسے امام ابونعیم نے حلیۃ الأولیاء میں بیان کیا ہے۔

﴿ائمہ سلف صالحین کے اِرشادات ومعمولات﴾

حضرت داود ﷺ **نے عرض کیا:** یا الٰہی! میں تیری عبادت کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے لیے کون سا وقت بہترین ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی: اے داود! نہ تو رات کے اول وقت میں قیام کر اور نہ رات کے آخری وقت میں کیونکہ جو اوّل وقت میں قیام کرتا ہے وہ آخری وقت میں سوتا ہے اور جو آخری وقت میں قیام کرتا ہے وہ اوّل وقت کے قیام سے محروم ہو جاتا ہے۔ لیکن درمیانی شب میں قیام کر تا کہ میری بارگاہ میں تجھے خلوت نصیب ہو اور میں بھی تیرے ساتھ تنہا ہوں اور اس وقت اپنی حاجات کو مجھے پیش کر۔

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ.

قِيْلَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ: مَا نَسْتَطِيْعُ قِيَامَ اللَّيْلِ. قَالَ: أَقْعَدَتْكُمْ ذُنُوْبُكُمْ.(١)

قَالَ الْحَسَنُ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيَحْرُمُ بِهِ قِيَامَ اللَّيْلِ.

وَقَالَ الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ: إِذَا لَمْ تَقْدِرْ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ وَصِيَامِ النَّهَارِ فَاعْلَمْ أَنَّكَ مَحْرُوْمٌ، كَبَلَتْكَ خَطِيْئَتُكَ.(٢)

ذَكَرَهُ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ.

(١) ابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/٩٨ـ

(٢) ابن رجب الحنبلي في لطائف المعارف/٩٨ـ

اسے امام غزالی نے روایت کیا ہے۔

کسی نے حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ **سے پوچھا**: (کیا وجہ ہے) ہم رات کا قیام کرنے پر قادر نہیں ہیں؟ انہوں نے فرمایا: تم کو تمہارے گناہوں نے بٹھائے رکھا ہے۔

حضرت حسن بصری فرماتے ہیں: بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کی وجہ سے رات کے قیام سے محروم ہو جاتا ہے۔

حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں: جب تو رات کے قیام اور دن کے روزے پر قدرت نہ رکھے تو جان لے کہ محروم اور (گناہوں میں) قید ہے اور تجھ کو تیری خطاؤں نے بیڑی ڈال دی ہے۔

اسے ابن رجب الحنبلی نے بیان کیا ہے۔

فَضْلُ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

٢٥٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيْهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: أَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَمَالِكٌ، وَقَالَ أَبُوْدَاوُدَ: إِذَا كَانَتْ الْهِجْرَةُ لِلّٰهِ فَلَيْسَ مِنْ هٰذَا بِشَيْءٍ، النَّبِيُّ ﷺ هَجَرَ بَعْضَ نِسَائِهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، وَابْنُ عُمَرَ هَجَرَ ابْنًا لَهُ إِلٰى أَنْ مَاتَ وَإِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ غَطّٰى وَجْهَهُ عَنْ رَجُلٍ.

٢٥٨. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ﷺ: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ، وَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ: إِنَّ أَعْمَالَ الْعِبَادِ تُعْرَضُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

٢٥٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة الآداب، باب النهي عن الشحناء والتهاجر، ١٩٨٧/٤، الرقم/٢٥٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٨٩/٢، الرقم/٩٠٤١، وأبوداود في السنن، كتاب الأدب، باب فيمن يهجر أخاه المسلم، ٢٧٩/٤، الرقم/٤٩١٦، ومالك في الموطأ، ٩٠٨/٢، الرقم/١٦١٨ـ

٢٥٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٠٠/٥، الرقم/٢١٧٩٢، وأبو ←

﴿پیر اور جمعرات کے دنوں کی فضیلت﴾

۲۵۷۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ہر اس بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرانا، سوائے اس بندے کے جو اپنے بھائی کے ساتھ کینہ رکھتا ہو۔ (فرشتوں سے) کہا جاتا ہے: ان دونوں کو مہلت دو حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں، ان دونوں کو مہلت دو حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں، ان دونوں کو مہلت دو حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں۔

اِسے امام مسلم، احمد، ابو داود اور مالک نے روایت کیا ہے۔ امام ابو داود نے فرمایا: اگر یہ چھوڑنا اللہ تعالیٰ کے لیے ہو تو اس وعید سے اس کا کوئی تعلق نہیں، کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی بعض ازواج مطہرات کو چالیس دن تک اپنے آپ سے جدا رکھا تھا، حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ نے اپنے بیٹے سے تاحیات قطع تعلق کیے رکھا اور حضرت عمر بن عبد العزیز نے ایک آدمی سے اپنا منہ ڈھانپ لیا تھا۔

۲۵۸۔ حضرت اُسامہ بن زید ؓ سے مروی ہے: اللہ کے نبی ﷺ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ سے اس کا سبب پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: پیر اور جمعرات کے دن بندوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں۔

اِسے امام احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ امام ابو داؤد کے ہیں۔

..... داؤد في السنن، كتاب الصوم، باب في صوم الإثنين والخميس، ٢/٣٢٥، الرقم/٢٤٣٦۔

٢٥٩. **وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ تَصُومُ حَتّٰى لَا تَكَادَ تُفْطِرُ، وَتُفْطِرُ حَتّٰى لَا تَكَادَ تَصُومُ إِلَّا يَومَيْنِ إِنْ دَخَلاَ فِي صِيَامِكَ وَإِلَّا صُمْتَهُمَا. قَالَ: أَيُّ يَومَينِ؟ قُلْتُ: يَوْمَ الإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ. قَالَ: ذٰلِكَ يَومَانِ تُعْرَضُ فِيْهِمَا الأَعْمَالُ عَلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

٢٦٠. **وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ مَوْلٰى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ انْطَلَقَ مَعَ أُسَامَةَ إِلٰى وَادِي الْقُرٰى فِي طَلَبِ مَالٍ لَهُ، فَكَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ، فَقَالَ لَهُ مَوْلَاهُ: لِمَ تَصُوْمُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ. وَأَنْتَ شَيْخٌ كَبِيرٌ؟ فَقَالَ: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ، وَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: إِنَّ أَعْمَالَ الْعِبَادِ تُعْرَضُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

٢٥٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٠١، الرقم/٢١٨٠١، وأبوداود في السنن، كتاب الصوم، باب صوم الاثنين والخميس، ٢/٣٢٥، الرقم/٢٤٣٦، والنسائي في السنن، كتاب الصوم، باب صوم النبي ﷺ، ٤/٢٠١، الرقم/٢٣٥٨، وأيضا في السنن الكبرى، ٢/١٢١، الرقم/٢٦٦٧ـ

٢٦٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٠٠، الرقم/٢١٧٩٢، ←

۲۵۹۔ ایک روایت میں حضرت اسامہ بن زید ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ جب روزے رکھتے ہیں تو افطار کے قریب نہیں جاتے (یعنی ناغہ نہیں فرماتے) اور جب افطار کرنے لگتے ہیں تو روزے کے قریب نہیں جاتے۔ البتہ دو دن ایسے ہیں خواہ وہ روزوں کے دوران آئیں یا افطار کے دوران آپ ان کا روزہ ضرور رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کون سے دو دن؟ میں نے عرض کیا: سوموار اور جمعرات۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان دو دنوں میں رب العالمین کے حضور اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ مجھے یہ پسند ہے کہ میرا عمل روزہ کی حالت میں پیش ہو۔

اِسے امام احمد، ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے جب کہ اس کے الفاظ نسائی کے ہیں۔

۲۶۰۔ ایک روایت میں حضرت اسامہ بن زید کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ وہ حضرت اسامہ ﷺ کے ساتھ ان کے اونٹ تلاش کرنے کے لیے وادی القریٰ گئے۔ پس وہ (حضرت اسامہ ﷺ) پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ ان کے آزاد کردہ غلام نے ان سے کہا: آپ پیر اور جمعرات کو روزہ کیوں رکھتے ہیں حالانکہ آپ بہت بوڑھے ہوگئے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: بے شک اللہ کے نبی ﷺ بھی پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ سے اس کا سبب پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: پیر اور جمعرات کو بندوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں۔

اِسے امام احمد بن حنبل اور ابو داؤد نے مذکورہ الفاظ سے روایت کیا ہے۔

..... وأبوداؤد في السنن، كتاب الصوم، باب في صوم الاثنين والخميس، ٢/٣٢٥، الرقم/٢٤٣٦۔

٢٦١. **وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ، فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ.**

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَهُوَ صَحِيْحٌ لِطُرُقِهِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَلَهُ شَوَاهِدُ مِنْ أَحَادِيْثِ أَبِيْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ خُزَيْمَةَ مِنْ طُرُقٍ؛ هُوَ بِهَا صَحِيْحٌ.

٢٦٢. **وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُوْمُ الْإِثْنَيْنَ وَالْخَمِيْسَ. فَقِيْلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ تَصُومُ الْإِثْنَيْنَ وَالْخَمِيسَ. فَقَالَ: إِنَّ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ يَغْفِرُ اللهُ فِيهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ إِلَّا مُتَهَاجِرَيْنِ. يَقُوْلُ: دَعْهُمَا حَتّٰى يَصْطَلِحَا.**

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

٢٦٣. **عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْإِثْنَيْنِ فَقَالَ: فِيْهِ وُلِدْتُ وَفِيْهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ.**

٢٦١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في صوم يوم الاثنين والخميس، ٣/١٢٢، الرقم/٧٤٧، وعبد الرزاق في المصنف، ٤/٣١٤، الرقم/٧٩١٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٧٨، الرقم/١٥٦٩ـ

٢٦٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب صيام يوم الاثنين والخميس، ١/٥٥٣، الرقم/١٧٤٠ـ

٢٦٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب استحبابِ صيام ثلاثة ←

٢٦١۔ حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پیر اور جمعرات کو اعمال (بارگاہِ الٰہی میں) پیش کیے جاتے ہیں۔ پس مجھے یہ پسند ہے کہ میرا عمل جب پیش کیا جائے تو میں روزے کی حالت میں ہوں۔

اِسے امام ترمذی اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث متعدد طرق کی بناء پر صحیح ہے۔ امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس حدیث کے امام ابو داؤد، نسائی اور ابن خزیمہ کی روایت کردہ احادیث کے متعدد طرق سے شواہد ہیں جس کی وجہ سے یہ حدیث صحیح کے درجہ کو پہنچتی ہے۔

٢٦٢۔ ایک روایت میں حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: پیر اور جمعرات کے روز اللہ تعالیٰ قطع تعلق کرنے والوں کے سوا ہر مسلمان کی مغفرت فرماتا ہے (ان کے متعلق حکم) فرماتا ہے: جب تک یہ دونوں صلح نہیں کر لیتے انہیں چھوڑ دو۔

اِسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٦٣۔ حضرت ابو قتادہ انصاری ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے پیر کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِسی روز میری ولادت ہوئی اور اِسی روز میرے اُوپر قرآن نازل کیا گیا۔

..... أيام من كل شهر، ٢/٨١٩، الرقم/١١٦٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٩٦، ٢٩٧، الرقم/٢٢٥٩٠، ٢٢٥٩٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/١٤٦، الرقم/٢٧٧٧۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ: أُنْزِلَتْ عَلَيَّ فِيْهِ النُّبُوَّةُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

٢٦٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: وُلِدَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَاسْتُنْبِئَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَخَرَجَ مُهَاجِرًا مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَرَفَعَ الْحَجَرَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَفِيْهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ وَهُوَ ضَعِيْفٌ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ مِنْ أَهْلِ الصَّحِيْحِ.

٢٦٥. وَفِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ﷺ، قَالَ: وُلِدَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَامَ الْفِيْلِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ لِاثْنَتَي عَشَرَ لَيْلَةً مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعٍ الْأَوَّلِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ إِسْحَاقَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

٢٦٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٧٧، الرقم/٢٥٠٦، وأيضًا في المسائل، ١/٥٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٦٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٩٦، والطبري في جامع البيان، ٦/٨٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/١٤، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ٢/٥، ٢٤١، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٢٦٠، ٣/١٧٧، والكلاعي في الاكتفاء، ٢/٤٥٣، والفاكهي في أخبار مكة، ٤/٦، الرقم/٢٢٩٨، وابن عبد البر في الاستيعاب، ١/٤٧، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٤٧٣ـ

٢٦٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٥٩، الرقم/٤١٨٢، وابن حبان ←

اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اِسی روز مجھے نبوت (یعنی بعثت) سے سرفراز کیا گیا۔

اِسے امام احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢٦٤۔ حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما **فرماتے ہیں** کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی پیر کے روز ولادت ہوئی، اور پیر کے روز ہی آپ ﷺ کو شرفِ نبوت سے سرفراز کیا گیا اور آپ ﷺ نے پیر کے روز ہی مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ پیر کے روز ہی مدینہ منورہ میں آپ ﷺ کی تشریف آوری ہوئی اور حجر اسود اٹھانے کا واقعہ بھی پیر کے روز ہی ہوا۔

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں ابن لهيعه نامی راوی کے علاوہ دیگر رجال ثقہ اور صحیح حدیث کے رجال میں سے ہیں۔

٢٦٥۔ حضرت محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ **سے روایت ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ عام الفیل میں پیر کے روز بارہ ربیع الاول کو اس دنیا میں تشریف لائے۔

اسے امام حاکم، ابن حبان، ابن اسحاق اور بیہقی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

..... في الثقات، ١/١٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٣٥، الرقم/١٣٨٧، وأيضًا في دلائل النبوة، ١/٧٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٧٣، وابن جرير في تاريخ الأمم والملوك، ١/٤٥٣، والكلاعي في الاكتفاء، ١/١٣١، وابن إسحاق في السيرة النبوية/٥٩١-٥٩٤، وابن هشام في السيرة النبوية، ١/٢٩٣۔

فَضْلُ يَوْمِ الْأَرْبِعَاءِ

٢٦٦. عَنْ جَابِرٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا فِي مَسْجِدِ الْفَتْحِ ثَلَاثًا: يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَيَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ. فَاسْتُجِيْبَ لَهُ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، فَعُرِفَ الْبِشْرُ فِي وَجْهِهِ.

قَالَ جَابِرٌ ﷺ: فَلَمْ يَنْزِلْ بِي أَمْرٌ مُهِمٌّ غَلِيْظٌ إِلَّا تَوَخَّيْتُ تِلْكَ السَّاعَةَ، فَأَدْعُوْ فِيْهَا فَأَعْرِفُ الإِجَابَةَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْمَقْدِسِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْبَيْهَقِيُّ. قَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُ أَحْمَدَ جَيِّدٌ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَحْمَدَ ثِقَاتٌ.

٢٦٧. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ ﷺ، قَالَ: سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ. فَقَالَ: إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا. صُمْ رَمَضَانَ، وَالَّذِي يَلِيْهِ، وَكُلَّ أَرْبِعَاءَ وَخَمِيْسٍ، فَإِذَا أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

٢٦٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٣٢، الرقم/١٤٦٠٣، والمقدسي في الترغيب في الدعاء، ١/٨٧، وابن عبد البر في التمهيد، ١٩/٢٠١، والبيهقي في فضائل الأوقات/٥٣٣، الرقم/٣٠٥، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٧٣، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٤٣، الرقم/١٨٥٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/١٢ـ

٢٦٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب في صوم شوال، ٢/٣٢٤، الرقم/٢٤٣٢، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما ←

﴿بدھ کے دن کی فضیلت﴾

٢٦٦۔ حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مسجدِ فتح میں پیر، منگل اور بدھ تین دن دعا کی مگر آپ ﷺ کی دعا بروز بدھ ظہر اور عصر کے درمیانی وقت قبول ہوئی۔ اس قبولیت کی خوشی آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس پر عیاں تھی۔

حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں: مجھے بھی جب کوئی اَہم معاملہ درپیش ہوا تو میں نے بدھ کے روز ظہر اور عصر کے درمیان دعا کی اور وہ شرفِ قبولیت پا گئی۔

اِسے امام احمد بن حنبل، مقدسی، ابن عبد البر اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ حافظ منذری نے کہا ہے: احمد کی روایت کردہ حدیث کی اِسناد جید ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: احمد کے رجال ثقہ ہیں۔

٢٦٧۔ حضرت عبید اللہ بن مسلم قرشی ﷺ سے روایت ہے کہ انہوں نے یا کسی اور شخص نے رسول اللہ ﷺ سے (مسلسل) زندگی بھر روزے رکھنے کے متعلق عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (یہ جائز نہیں ہے،) تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے۔ رمضان کے روزے رکھ اور اس کے بعد آنے والے مہینے (شوال) کے (چھ) روزے رکھ اور ہر بدھ اور جمعرات کو بھی روزہ رکھ لیا کر۔ (گویا) اس طرح تو نے عمر بھر روزے رکھے ہیں۔

اسے امام ابو داود، ترمذی اور نسائی نے ثقہ رجال والی سند سے روایت کیا ہے۔

..... جاء في صوم يوم الأربعاء والخميس، ٢/١٢٣، الرقم/٧٤٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/١٤٧، الرقم/٢٧٧٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٩٦، الرقم/٣٨٦٩۔

٢٦٨. عَنْ عَائِشَةَ ﵂، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ: السَّبْتَ، وَالْأَحَدَ وَالاِثْنَيْنَ؛ وَمِنَ الشَّهْرِ الْآخَرِ: الثُّلَاثَاءَ، وَالْأَرْبِعَاءَ، وَالْخَمِيسَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَرَوىٰ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ هٰذَا الْحَدِيثَ، عَنْ سُفْيَانَ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

٢٦٩. عَنِ أَبِي أُمَامَةَ ﵁ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَامَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَالْخَمِيْسِ وَالْجُمُعَةِ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، يُرىٰ ظَاهِرُهُ مِنْ بَاطِنِهِ وَبَاطِنُهُ مِنْ ظَاهِرِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٢٧٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﵁: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَامَ الْأَرْبِعَاءَ، وَالْخَمِيْسَ، وَالْجُمُعَةَ، بَنَى اللهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ لُؤْلُؤٍ، وَيَاقُوْتٍ، وَزَبَرْجَدٍ، وَكَتَبَ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٢٦٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في صوم يوم الاثنين والخميس، ٣/١٢٢، الرقم/٧٤٦، وعبد الرزاق في المصنف، ٤/٣١٤، الرقم/٧٩١٤.

٢٦٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢٥٠، الرقم/٧٩٨١، وأيضًا في المعجم الأوسط، ١/٨٦، الرقم/٢٥٣، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٨٠، الرقم/١٥٧٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٩٨.

٢٧٠: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٨٧، الرقم/٢٥٤، وأيضًا ←

٢٦٨۔ حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ **فرماتی ہیں**: رسول اللہ ﷺ ایک ماہ ہفتہ، اتوار اور پیر کا روزہ رکھتے تھے جب کہ دوسرے ماہ منگل، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔

اسے امام ترمذی اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے اسے سفیان سے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

٢٦٩۔ حضرت ابو امامہ باہلی ﷺ **بیان کرتے ہیں** کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو شخص ہر بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں ایسا (صاف و شفاف) گھر بنا دیتا ہے جس کا بیرونی حصہ اندر سے دیکھا جا سکتا ہے اور اندرونی حصہ باہر سے۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٧٠۔ حضرت انس بن مالک ﷺ **سے مروی ہے** کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو شخص ہر بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں موتی، یاقوت اور زمرد کا ایک گھر بنا دیتا ہے اور اس کے لیے دوزخ سے نجات لکھ دیتا ہے۔

اِسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

..... في مسند الشاميين، ٢/٣٦٦، الرقم/١٥٠٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٩٧، الرقم/٣٨٧٣۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّهُ مَنْ صَامَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَالْخَمِيْسِ وَالْجُمُعَةِ، ثُمَّ شَهِدَ الْجُمُعَةَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ، ثُمَّ ثَبَتَ، فَسَلَّمَ لِتَسْلِيمِ الإِمَامِ، ثُمَّ قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ مَدَّ يَدَهُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْأَعْلَى الْأَعْلَى الْأَعْلَى، الْأَعَزِّ الْأَعَزِّ الْأَعَزِّ، الْأَكْرَمِ الْأَكْرَمِ الْأَكْرَمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، الْأَجَلُّ الْأَجَلُّ، الْعَظِيْمُ الْأَعْظَمُ. لَمْ يَسْأَلِ اللهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ عَاجِلًا وَآجِلًا، وَلٰكِنَّكُمْ تَعْجَلُوْنَ.(١)

ذَكَرَهُ ابْنُ السُّنِّيِّ.

(١) ابن السني في عمل اليوم والليلة، ١/٣٣٣، الرقم/٣٧٦ـ

حضرت عمرو بن قیس ملائی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جس شخص نے بھی بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھا، پھر مسلمانوں کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لیے حاضر ہوا اور وہاں استقامت کے ساتھ بیٹھا رہا یہاں تک امام کے ساتھ سلام پھیرا۔ اِس کے بعد (ایک بار) سورۃ الفاتحہ اور دس بار سورۃ الاخلاص کی تلاوت کر کے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دستِ دعا دراز کرتے ہوئے یوں عرض کیا: ﴿**اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْأَعْلَى الْأَعْلَى الْأَعْلَى، الْأَعَزِّ الْأَعَزِّ الْأَعَزِّ، الْأَكْرَمِ الْأَكْرَمِ الْأَكْرَمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، الْأَجَلُّ الْأَجَلُّ، الْعَظِيْمُ الْأَعْظَمُ**﴾ 'اے اللہ! میں تجھ سے تیرے اعلیٰ ترین، معزز ترین اور مکرم ترین نام کے واسطے سے سوال کرتا ہوں۔ اللہ سب سے بڑھ کر صاحبِ جلال، صاحبِ عظمت اور صاحبِ عزت ہے۔ اللہ سب سے بڑھ کر صاحبِ بزرگی، صاحبِ شرف و منزلت اور صاحبِ تکریم ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ وہ جلیل القدر اور صاحبِ جلال ہے، وہ برتر اور عظیم ترین ہے۔' ان کلمات کے بعد وہ جس چیز کا بھی سوال کرے گا اللہ تعالیٰ جلد یا بدیر وہ اُسے عطا فرما دے گا۔ لیکن تم لوگ عجلت کرتے ہو۔

اِسے امام ابن السنی نے بیان کیا ہے۔

اَلْمَصَادِرُ وَالْمَرَاجِعُ

۱۔ القرآن الحکیم

(۲) تفسیر القرآن

۲. طبری، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید بن خالد (۲۲٤-۳۱۰ھ/۸۳۹-۹۲۳ء)۔ **جامع البیان فی تفسیر القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱٤۰۵ھ۔

۳. سمرقندی، ابو اللیث نصر بن محمد بن ابراہیم حنفی (۳۳۳-۳۷۳ھ)۔ **بحر العلوم (تفسیر السمرقندي)**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

٤. نحاس، ابوجعفر احمد بن محمد بن اسماعیل (م ۳۳۸ھ)۔ **معاني القرآن الکریم**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: جامعہ ام القریٰ، ۱٤۰۹ھ۔

۵. قشیری، ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن نیشاپوری (۳۷٦-٤٦۵ھ/ ۹۸٦-۱۰۷۳ء)۔ **لطائف الإشارات**۔ مصر: الهيئة المصرية العامة للكتاب۔

٦. ثعلبی، ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم (م ٤۲۷ھ)۔ **الکشف والبیان عن تفسیر القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار الاحیاء التراث العربی، ۱٤۲۲ھ/ ۲۰۰۲ء۔

۷. بغوی، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد الفراء (٤۳٦-۵۱٦ھ/۱۰٤٤-۱۱۲۲ء)۔ **معالم التنزیل**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱٤۰۷ھ/۱۹۸۷ء

۸. قرطبی، ابوعبد اللہ محمد بن احمد بن ابو بکر بن فرح (٦۷۱ھ)۔ **الجامع لأحکام القرآن والمبین لما تضمن من السنة وآي الفرقان**۔ قاہرہ، مصر: دار الشعب، ۱۳۷۲ھ۔

۱۰. ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (۷۰۱-۷۷٤ھ / ۱۳۰۱-۱۳۷۳ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ بیروت، لبنان:

دار الفکر، ١٤٠١ھ۔

١١. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **الدر المنثور في التّفسير بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٩٩٣ء۔

١٢. اسماعیل حقی، بروسوی یا اسکوداری (١٠٦٣-١١٣٧ھ/١٦٥٢-١٧٢٤ء)۔ **روح البیان**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

(٣) الحدیث

١٣. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/ ٨١٠-٨٧٠ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

١٤. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/ ٨١٠-٨٧٠ء)۔ **الأدب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٠٩ھ/١٩٨٩ء۔

١٥. مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشیر ی النیسابوری (٢٠٦-٢٦١ھ/ ٨٢١- ٨٧٥ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

١٦. ابو داود، سلیمان بن أشعث سجستانی (٢٠٢-٢٧٥ھ/٨١٧-٨٨٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٤ء۔

١٧. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (٢١٠-٢٧٩ھ/ ٨٢٥-٨٩٢ء) ۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٨ء۔

١٨. نسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب (٢١٥-٣٠٣ھ/ ٨٣٠-٩١٥ء)۔ **السنن**۔

حلب، شام: مکتب المطبوعات، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

١٩. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (٢١٥-٣٠٣ھ/ ٨٣٠-٩١٥ء)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/ ١٩٩١ء۔

٢٠. ابن ماجہ، ابوعبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٩-٢٧٣ھ/ ٨٢٤-٨٨٧ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء۔

٢١. ابن مبارک، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (١١٨-١٨١ھ/٧٣٦-٧٩٨ء)۔ **المسند**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ١٤٠٧ھ۔

٢٢. مالک، ابن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (٩٣-١٧٩ھ/ ٧١٢-٧٩٥ء)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٠٦ھ/١٩٨٥ء۔

٢٣. مالک، ابن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (٩٣-١٧٩ھ/ ٧١٢-٧٩٥ء)۔ **المدونۃ الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

٢٤. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤-٢٤١ھ/ ٧٨٠-٨٥٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٢٥. احمد بن حنبل، ابوعبد اللہ بن محمد (١٦٤-٢٤١ھ/ ٧٨٠-٨٥٥ء)۔ **المسند**۔ مصر: مؤسسۃ القرطبہ۔

٢٦. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤-٢٤١ھ/ ٧٨٠-٨٥٥ء)۔ **فضائل الصحابۃ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

٢٧. احمد بن حنبل، ابوعبد اللہ بن محمد (١٦٤-٢٤١ھ/ ٧٨٠-٨٥٥ء)۔ **المسائل التي حلف علیها أحمد بن حنبل**۔ الریاض، سعودی عرب: دار العاصمہ، ١٤٠٧ھ۔

٢٨. شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی

(١٥٠-٢٠٤ھ/٧٦٧-٨١٩ء)۔ **المسند**۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

٢٩. ابن راہویہ، ابو یعقوب إسحاق بن إبراہیم بن مخلد بن إبراہیم بن عبداللہ (١٦١-٢٣٧ھ/٧٧٨-٨٥١ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ١٤١٢ھ/١٩٩١ء۔

٣٠. طیالسی، ابوداود سلیمان بن داود جارود (١٣٣-٢٠٤ھ/٧٥١-٨١٩ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٣١. عبد الرزاق، ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦-٢١١ھ/٧٤٤-٨٢٦ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٣٢. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان کوفی (١٥٩-٢٣٥ھ/٧٧٦-٨٤٩ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

٣٣. ابو الحسن محمد بن اسلم الطّوسی۔ **الأربعین**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤٢١ھ/٢٠٠٠ء۔

٣٤. عبد بن حمید، ابو محمد عبد بن حمید بن نصر الکسی (م ٢٤٩ھ/٨٦٣ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنۃ، ١٤٠٨ھ/١٩٨٨ء۔

٣٥. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (١٨١-٢٥٥ھ/٧٩٧-٨٦٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ۔

٣٦. ابن ابی عاصم، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦-٢٨٧ھ/٨٢٢-٩٠٠ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

٣٧. ابن ابی عاصم، ابوبکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦-٢٨٧ھ/٨٢٢-٩٠٠ء)۔ **السنۃ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٠ھ۔

٣٨. مروزی، ابوعبد اللہ محمد بن نصر بن الحجاج (٢٠٢-٢٩٤ھ)۔ **السنة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ الکتب الثقافیہ، ١٤٠٨ھ۔

٣٩. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠-٢٩٢ھ/ ٨٢٥-٩٠٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: ١٤٠٩ھ۔

٤٠. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠-٣٠٧ھ/ ٨٢٥-٩١٩ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/ ١٩٨٤ء۔

٤١. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠-٣٥٤ھ/ ٨٨٤-٩٦٥ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٣ء۔

٤٢. ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اِسحاق (٢٢٣-٣١١ھ/ ٨٣٨-٩٢٤ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/ ١٩٧٠ء۔

٤٣. ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن اِبراہیم بن زید نیشاپوری (٢٣٠-٣١٦ھ/ ٨٤٥-٩٢٨ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٩٩٨ء۔

٤٤. ابن جعد، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (١٣٣-٢٣٠ھ/ ٧٥٠-٨٤٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

٤٥. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧١ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ١٤٠٥ھ/ ١٩٨٥ء۔

٤٦. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧١ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

٤٧. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧١ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

٤٨. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧١ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٣ھ/ ١٩٨٣ء۔

٤٩. طبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧١ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ/ ١٩٨٤ء۔

٥٠. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١-٤٠٥ھ/ ٩٣٣-١٠١٤ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر والتوزیع۔

٥١. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١-٤٠٥ھ/ ٩٣٣-١٠١٤ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/ ١٩٩٠ء۔

٥٢. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٤ء۔

٥٣. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **السنن الصغری**۔ سعودی عرب: مکتبہ الرشید، ١٤٢٢ھ/ ٢٠٠١ء۔

٥٤. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

٥٥. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **معرفۃ السنن والآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ۔

٥٦. دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (٣٠٦-٣٨٥ھ/ ٩١٨-٩٩٥ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٨٦ھ/ ١٩٦٦ء۔

٥٧. دیلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الھمذانی (٤٤٥-٥٠٩ھ/١٠٥٣-١١١٥ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٦ء۔

٥٨. حارث، ابن ابی اسامہ (١٨٦-٢٨٣ھ)۔ **مسند الحارث**۔ المدینہ المنورۃ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنہ والسیرۃ النبویہ، ١٤١٣ھ/١٩٩٢ء۔

٥٩. مقدسی، محمد بن عبد الواحد حنبلی (٥٦٩-٦٤٣ھ/١١٧٣-١٢٤٥ء)۔ **الأحادیث المختارۃ**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

٦٠. منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (٥٨١-٦٥٦ھ/١١٨٥-١٢٥٨ء)۔ **الترغیب والترھیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ۔

٦١. زیلعی، ابومحمد عبداللہ بن یوسف حنفی (م ٧٦٢ھ)۔ **نصب الرایۃ لأحادیث الھدایۃ**۔ مصر: دارالحدیث، ١٣٥٧ھ۔

٦٢. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد (٧٧٣-٨٥٢ھ/١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **تلخیص الحبیر في أحادیث الرافعي الکبیر**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، ١٣٨٤ھ/١٩٦٤ء۔

٦٣. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد (٧٧٣-٨٥٢ھ/١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **المطالب العالیۃ**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ١٤٠٧ھ/١٩٧٨ء۔

٦٤. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد (٧٧٣-٨٥٢ھ/١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **الأمالی المطلقۃ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤١٦ھ/١٩٩٥ء۔

٦٥. فریابی، ابو بکر جعفر بن محمد بن حسن (٢٠٧-٣٠١ھ)۔ **الصیام**۔ بمبئی، بھارت: دار الکتب السّلفیہ، ١٤١٢ھ۔

٦٦. نووی، ابو زکریا محی الدین یحییٰ بن شرف بن مری (٦٣١-٦٧٦ھ)۔ **ریاض**

الصالحين۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء۔

٦٧. خطیب تبریزی، ولی الدین ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ (٧٤١ھ)۔ **مشکوٰۃ المصابیح**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیۃ، ١٤٢٤ھ/٢٠٠٣ء۔

٦٨. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **الجامع الصغیر فی أحادیث البشیر النذیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٦٩. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **جامع الأحادیث**۔

٧٠. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **اللمعة في خصائص الجمعة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٧١. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ/١٣٣٥-١٤٠٥ء)۔ **موارد الظمآن اِلی زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار الثقافۃ العربیہ، ١٤١١ھ/١٩٩٠ء۔

٧٢. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ/١٣٣٥-١٤٠٥ء)۔ **مجمع الزوائد ومنبع الفوئد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

٧٣. حسام الدین ہندی، علاء الدین علی متقی (م ٩٧٥ھ)۔ **کنز العمال في سنن الأقوال والأفعال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٣٩٩ھ/١٩٧٩ء۔

٧٤. عجلونی، ابو الفداء إسماعیل بن محمد بن عبد الہادی بن عبد الغنی جراحی (١٠٨٧-١١٦٢ھ/١٦٧٦-١٧٤٩ء)۔ **کشف الخفاء ومزیل الإلباس عما اشتهر من الأحادیث علی ألسنة الناس**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ/

١٩٨٥ء۔

٧٥. قطیعی، ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان (٢٧٤-٣٦٨ھ)۔ **جزء الألف دينار**۔ کویت: دار النفائس، ١٤١٤ھ/١٩٩٣ء۔

(٤) شروحات الحديث

٧٦. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨-٤٦٣ھ/ ٩٧٩-١٠٧١ء)۔ **التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف والشؤون الإسلامیہ، ١٣٨٧ھ۔

٧٧. قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (٤٧٦-٥٤٤ھ/١٠٨٣-١١٤٩ء)۔ **إكمال المعلم بفوائد مسلم**۔ بیروت، لبنان: دارالوفا للطباعہ والنشر والتوزیع، ١٤١٩ھ/ ١٩٩٨ء۔

٧٨. بغوی، ابو محمد بن فراء حسین بن مسعود بن محمد (٤٣٦-٥١٦ھ/١٠٤٤- ١١٢٢ء)۔ **شرح السنة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

٧٩. ابو العباس قرطبی، ابو العباس احمد بن عمر بن ابراہیم (٥٧٨-٦٥٦ھ)۔ **المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار ابن کثیر، ١٤٢٠ھ/١٩٩٩ء۔

٨٠. نووی، ابو زکریا محی الدین یحییٰ بن شرف بن مری (٦٣١-٦٧٦ھ)۔ **شرح النووي على صحيح مسلم**۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث، ١٣٩٢ھ۔

٨١. توربشتی، فضل اللہ بن حسن بن حسین بن یوسف، ابو عبد اللہ، شہاب الدین ۔ (م٦٦١ھ)۔ **الميسر في شرح مصابيح السنة**۔ مکتبۃ نزار مصطفیٰ الباز

٨٢. ابن حجر عسقلانی، ابو الفضل احمد بن علی بن حجر کنانی شافعی (٧٧٣-٨٥٢ھ/

١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٧٩ھ۔

٨٣. عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (٧٦٢-٨٥٥ھ/١٣٦١-١٤٥١ء)۔ **عمدة القاری شرح صحيح البخاري**۔ بیروت، لبنان: دار اِحیاء التراث العربی۔

٨٤. صنعانی، محمد بن اسماعیل امیر (٧٧٣-٨٥٢ھ)۔ **سبل السلام شرح بلوغ المرام**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٣٧٩ھ۔

٨٥. زرقانی، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (١٠٥٥-١١٢٢ھ/١٦٤٥-١٧١٠ء)۔ **شرح الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ۔

٨٦. سیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **تنوير الحوالک شرح موطا مالک**۔ مصر: مکتبہ التجاریہ الکبری، ١٣٨٩ھ/١٩٦٩ء۔

٨٧. ولی اللہ الدھلوی (١١١٤-١١٧٦ھ)۔ **المسوى من أحاديث الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

٨٨. ملا علی قاری، علی بن سلطان محمد نور الدین حنفی (م ١٠١٤ھ/١٦٠٦ء)۔ **مرقاة المفاتيح شرح مشكوٰة المصابيح**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢٢ھ/٢٠٠١ء۔

٨٩. مناوی، عبد الرؤف بن تاج العارفین بن علی (٩٥٢-١٠٣١ھ/١٥٤٥-١٦٢١ء)۔ **فيض القدير شرح الجامع الصغير**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ١٣٥٦ھ۔

٩٠. مناوی، عبد الرؤف بن تاج العارفین بن علی (٩٥٢-١٠٣١ھ/

١٥٤٥-١٦٢١ء)۔ **التيسير بشرح الجامع الصغير**۔ رياض،سعودی عرب: مكتبہ الامام الشافعی، ١٤٠٨ھ/١٩٨٨ء۔

٩١. مبارک پوری، ابو العلاء محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحيم (١٢٨٣-١٣٥٣ھ)۔ **تحفة الأحوذی في شرح جامع الترمذي**۔ بيروت، لبنان: دار الكتب العلميہ۔

(٥) أسماء الرجال

٩٢. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعيل بن ابراہيم بن مغيرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/ ٨١٠-٨٧٠ء)۔ **التاريخ الكبير**۔ بيروت، لبنان: دار الكتب العلميہ، ١٤٢٢ھ/ ٢٠٠١ء۔

٩٣. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعيل بن ابراہيم بن مغيرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/ ٨١٠-٨٧٠ء)۔ **الكنى**۔ بيروت، لبنان: دار الفكر۔

٩٤. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠-٣٥٤ھ/ ٨٨٤-٩٦٥ء)۔ **الثقات**۔ بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣٩٥ھ/١٩٧٥ء۔

٩٥. ذہبی،شمس الدين محمد بن احمد الذهبی (٦٧٣-٧٤٨ھ)۔ **سير أعلام النبلاء**۔ بيروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤١٣ھ۔

٩٦. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد (٧٧٣-٨٥٢ھ/١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **تهذيب التهذيب**۔ بيروت، لبنان: دارالفكر، ١٤٠٤ھ۔

٩٧. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد (٧٧٣-٨٥٢ھ/١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **تقريب التهذيب**۔سوريا: دار الرشيد، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

٩٨. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد (٧٧٣-٨٥٢ھ/١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **الإصابة في تمييز الصحابة**۔ بيروت، لبنان: دار الجيل، ١٤١٢ھ۔

٩٩. شعرانی، عبد الوہاب بن احمد بن علی بن احمد بن محمد بن موسیٰ، الانصاری، الشافعی الشاذلی،

المصری (٨٩٨-٩٧٣ھ/١٤٩٣-١٦٦٥ء)۔ **الطبقات الكبرى**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٢٦ھ/٢٠٠٥ء۔

١٠٠. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **طبقات الحفاظ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٣ھ۔

١٠١. صیمری، حسین بن علی، القاضی ابو عبد اللہ۔ **أخبار أبي حنيفة وأصحابه**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

١٠٢. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨-٤٦٣ھ/٩٧٩-١٠٧١ء)۔ **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ۔

١٠٣. جورقانی، الحسین بن ابراہیم بن الحسین بن جعفر، ابو عبد اللہ الہمذانی (م ٥٤٣ھ)۔ **الأباطيل والمناكير والصحاح والمشاهير**۔ الریاض، سعودی عرب: دار الصمیعي للنشر التوزیع، ١٤٢٢ھ/٢٠٠٢ء

١٠٤. ابو سعید العلائی، صلاح الدین خلیل بن کیکلدی بن عبد اللہ (م ٧٦١ھ)۔ **جامع التحصيل في أحكام المراسيل**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ١٤٠٧ھ/١٩٨٦ء

١٠٥. مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (٦٥٤-٧٤٢ھ/١٢٥٦-١٣٤١ء)۔ **تهذيب الكمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

(٦) الفقه وأصول الفقه

١٠٦. مالک، ابن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (٩٣-١٧٩ھ/٧١٢-٧٩٥ء)۔ **المدونة الكبرى**۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

١٠٧. طحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ (٢٢٩-٣٢١ھ/٨٥٣-٩٣٣ء)۔

شرح معانی الآثار۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣٩٩ھ۔

١٠٨. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨-٤٦٣ھ/٩٧٩-١٠٧١ء)۔ الاستذکار۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ٢٠٠٠ء۔

١٠٩. نووی، ابو زکریا محی الدین یحییٰ بن شرف بن مری (٦٣١-٦٧٦ھ)۔ خلاصة الأحکام۔ بیروت، لبنان: موسسۃ الرسالہ، ١٤١٨ھ/١٩٩٧ء۔

١١٠. ابن حزم، علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی (٣٨٤-٤٥٦ھ/٩٩٤-١٠٦٤ء)۔ الإحکام فی أصول الأحکام۔ قاہرہ، مصر: دار الحدیث، ١٤٠٤ھ۔

١١١. ابن رشد، ابو ولید محمد بن احمد بن محمد بن رشد القرطبی (م ٥٩٥ھ)۔ بدایة المجتهد۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

١١٢. ابن قدامہ، ابو محمد عبد اللہ بن احمد المقدسی (٥٤١-٦٢٠ھ)۔ المغني في فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيباني۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٥ھ۔

١١٣. ابن دقیق العید، محمد بن علی بن وهب بن مطیع، تقی الدین القشیری (٦٢٥-٧٠٢ھ/١٢٢٨-١٣٠٢ء)۔ إحکام الأحکام شرح عمدة الأحکام۔ مطبعۃ السنۃ المحمدیہ۔

١١٤. شربینی، محمد خطیب (م ٩٧٧ھ)۔ مغني المحتاج إلى معرفة معاني ألفاظ المنهاج۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٠٢ھ/١٩٨٢ء۔

١١٥. شوکانی، محمد بن علی بن محمد (١٢٥٥ھ)۔ نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٩٧٣ء۔

١١٦. ابن عابدین شامی، محمد بن محمد امین بن عمر بن عبدالعزیز عابدین دمشقی (١٢٤٤-١٣٠٦ھ)۔ رد المحتار علی الدر المختار علی تنویر الأبصار۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٨٦ھ۔

(٧) السيرة

١١٧. ابن اسحاق، محمد بن اسحاق بن يسار (٨٥-١٥١ھ)۔ **السيرة النبوية**۔ معهد الدراسات والابحاث للتعريف۔

١١٨. ازدی، اسماعیل بن اسحاق المالکی (١٩٩-٢٨٢ھ)۔ **فضل الصلاة على النبی ﷺ**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: دارالمدینہ المنورہ، ١٤٢١ھ/٢٠٠٠ء۔

١١٩. ابن ہشام، ابو محمد عبد الملک حمیری (٢١٣ھ/٨٢٨ء)۔ **السيرة النبوية**۔ بیروت، لبنان: دارالجیل، ١٤١١ھ۔

١٢٠. ماوردی، ابوالحسین علی بن محمد بن حبیب (٣٧٠-٤٢٩ھ)۔ **أعلام النبوة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٩٨٧ء۔

١٢١. ابو نعیم، احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **دلائل النبوة**۔ بیروت، لبنان: دار النفائس، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

١٢٢. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **دلائل النبوة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٤٢٣ھ/٢٠٠٢ء۔

١٢٣. ابن جوزی، ابو الفرج عبدالرحمان بن علی بن محمود بن علی بن عبد اللہ بن حمادی قرشی حنبلی (٥١٠-٥٩٧ھ/١١١٦-١٢٠١ء)۔ **بيان الميلاد النبوي ﷺ**۔

١٢٤. ابن جوزی، ابو الفرج عبدالرحمان بن علی بن محمود بن علی بن عبد اللہ بن حمادی قرشی حنبلی (٥١٠-٥٩٧ھ/١١١٦-١٢٠١ء)۔ **مولد العروس**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + المکتبۃ الثقافہ۔

١٢٥. ابن جوزی، ابو الفرج عبدالرحمان بن علی بن محمود بن علی بن عبد اللہ بن حمادی قرشی حنبلی (٥١٠-٥٩٧ھ/١١١٦-١٢٠١ء)۔ **الوفا بِأَحوال المصطفیٰ**۔ بیروت، لبنان:

دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء۔

۱۲۶. تلمسانی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن مرزوق (م ۷۸۱ھ) ۔ **جنیٰ الجنتین في شرف اللیلتین**۔ الکویت: دار الضیاء للنشر والتوزیع، ۱۴۳۷ھ/۲۰۱۶ء

۱۲۷. سمہودی، نور الدین ابو الحسن علی بن القاضی عفیف الدین عبد اللہ المصری (۸۴۴-۹۱۱ھ)۔ **وفاء الوفا بأخبار دار المصطفٰی** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی۔

۱۲۸. قسطلانی، ابو العباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن محمد بن حسین بن علی (۸۵۱-۹۲۳ھ/۱۴۴۸-۱۵۱۷ء)۔ **المواھب اللدنیہ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

۱۲۹. عبد الحق محدث دہلوی، شیخ (۹۵۸-۱۰۵۲ھ/۱۵۵۱-۱۶۴۲ء)۔ **ما ثَبَت مِن السُّنّة فی أیّام السَّنَة**۔ لاہور، پاکستان: ادارۂ نعیمیہ رضویہ+ حمایت اِسلام پریس۔

۱۳۰. ملا علی قاری، نور الدین بن سلطان محمد ہروی حنفی (م ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۶ء)۔ **المورد الروي في مولد النبي** ﷺ **ونسبه الطاهر**۔ مصر، قاھرہ: مکتبۃ القرآن+ لاہور، پاکستان: مرکز تحقیقات اسلامیہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۱۳۱. زرقانی، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (۱۰۵۵-۱۱۲۲ھ/۱۶۴۵-۱۷۱۰ء)۔ **شرح المواھب اللدنیہ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء۔

۱۳۲. حلبی، علی بن برہان الدین (م۱۴۰۴ھ)۔ **السیرة الحلبیة**۔ بیروت، لبنان، دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ۔

۱۳۳. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **الشمائل الشریفة**۔ دار طائر العلم للنشر

والتوزیع۔

١٣٤. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **حسن المقصد فی عمل المولد**۔ بیروت لبنان: دارالکتب العلمیۃ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

١٣٥. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **کفایۃ الطالب اللبیب فی خصائص الحبیب (الخصائص الکبریٰ)**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٩٨٥ء

١٣٦. صالحی، ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف شامی (م ٩٤٢ھ/١٥٣٦ء)۔ **سبل الھدی والرشاد**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٤١٤ھ/١٩٩٣ء۔

١٣٧. ابن قیم الجوزیہ، ابوعبداللہ محمد ابی بکر ایوب الزرعی (٦٩١-٧٥١ھ)۔ **جلاء الأفهام في الصلاة والسلام على خير الأنام** ۔کویت: دارالعروبۃ، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

١٣٨. ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (٧٠١-٧٧٤ھ/١٣٠١-١٣٧٣ء)۔ **ذکر مولد رسول اللہ ﷺ ورضاعہ**۔ لاہور، پاکستان، مرکز تحقیقات اسلامیہ، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

١٣٩. ابن حجر ہیتمی، ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن علی بن حجر (٩٠٩-٩٧٣ھ/١٥٠٣-١٥٦٦ء)۔ **مولد النبي ﷺ**۔ لاہور، پاکستان: مرکز تحقیقات اسلامیہ، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

١٤٠. نبہانی، یوسف بن اسماعیل بن یوسف (١٢٦٥-١٣٥٠ھ)۔ **الأنوار المحمديه من المواهب اللدنية**۔ بیروت، لبنان: داراحیاء التراث العربی، ١٤١٧ھ/ ١٩٩٧ء۔

١٤١. نبہانی، یوسف بن اسماعیل بن یوسف (١٢٦٥-١٣٥٠ھ)۔ **جواهر البحار في فضائل النبي المختار ﷺ**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ/ ١٩٩٨ء۔

١٤٢. نبہانی، یوسف بن اسماعیل بن یوسف (١٢٦٥-١٣٥٠ھ)۔ **حجة الله على العالمين فی معجزات سیدالمرسلین ﷺ**۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

١٤٣. احمد بن زینی دحلان، سید حسنی ہاشمی قرشی مکی (١٢٣٣-١٣٠٤ھ)۔ **السیرة النبویة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الکتب الثقافیة، ١٤٢١ھ/٢٠٠١ء۔

(٨) العقائد

١٤٤. ابن حبان، ابو محمد عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حبان اصبہانی (٢٧٤-٣٦٩ھ)۔ **العظمہ**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمہ، ١٤٠٨ھ۔

١٤٥. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١-٧٢٨ھ/١٢٦٣-١٣٢٨ء)۔ **اقتضاء الصراط المستقیم بمخالفة اصحاب الجحیم**۔ لاہور، پاکستان: المکتبة السّلفیہ، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

١٤٦. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤١٧ھ/١٩٩٦ء۔

(٩) الفتاوی

١٤٧. ابن تیمیہ، ابو العباس احمد بن عبد الحلیم حرانی (٦٦١-٧٢٨ھ/١٢٦٣- ١٣٢٨ء)۔ **مجموع الفتاوی**۔ مکتبہ ابن تیمیہ۔

١٤٨. ابن تیمیہ، ابو العباس احمد بن عبد الحلیم حرانی (٦٦١-٧٢٨ھ/١٢٦٣- ١٣٢٨ء)۔ **کتب ورسائل وفتاوی ابن تیمیة في الفقه**۔ مکتبہ ابن تیمیہ۔

١٤٩. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **الحاوی للفتاویٰ**۔ مصر: مطبعة السعادة،

١٣٧٨ھ/١٩٥٩ء۔

١٥٠. ونشریسی۔ ابو العباس احمد بن یحیی (م ٩١٤ھ) **المعيار المعرب والجامع المغرب عن فتاوى أهل إفريقية والاندلس والمغرب**۔ دمشق: نشر وزارة الأوقاف والشؤون الاسلامیہ، ١٤٠١ھ/١٩٨١ء۔

١٥١. شروانی، عبد الحمید۔ **حاشية على تحفة المحتاج بشرح المنهاج**۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

١٥٢. عبد الحی، محمد فرنگی محلی لکھنوی (١٢٦٤-١٣٠٤ھ/١٨٤٨-١٨٨٦ء)۔ **مجموعة الفتاوىٰ**۔ کراچی، پاکستان: سعید کمپنی۔

(١٠) التصوف والأخلاق

١٥٣. ابن مبارک، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (١١٨-١٨١ھ/ ٧٣٦-٧٩٨ء)۔ **كتاب الزهد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢٥ھ/ ٢٠٠٤ء۔

١٥٤. ابن ابی الدنیا، ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن بن سفیان قیس قرشی (٢٠٨-٢٨١ھ)۔ **المناجات**۔ بیروت، لبنان: موسسۃ الکتب الثقافیۃ، ١٤١٣ھ/١٩٩٣ء۔

١٥٥. ابن ابی الدنیا، ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن بن سفیان قیس قرشی (٢٠٨-٢٨١ھ)۔ **الجوع**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤١٧ھ/١٩٩٧ء

١٥٦. ابن ابی الدنیا، ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن بن سفیان قیس قرشی (٢٠٨-٢٨١ھ)۔ **التهجد وقيام الليل**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشید، ١٩٩٨ء۔

١٥٧. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧١ء)۔ **كتاب الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ

١٤٢١ھ/٢٠٠١ء۔

١٥٨. ابن السُنّی، حمد بن محمد الدینوری (٢٨٤-٣٦٤ھ)۔ **عمل الیوم واللیلة**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤٢٥ھ/٢٠٠٤ء۔

١٥٩. ابن شاہین، ابوحفص عمر بن احمد بن عثمان (٢٩٧-٣٨٥ھ)۔ **الترغیب فی فضائل الأعمال وثواب ذلک**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢٤ھ/٢٠٠٤ء۔

١٦٠. ابونعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

١٦١. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **فضائل الأوقات**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ المنار، ١٤١٠ھ۔

١٦٢. عبد القادر جیلانی، الشیخ محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ (٤٧٠-٥٦١ھ)۔ **غنیة الطالبین**۔ بیروت، لبنان: مکتبة الثقافیة۔

١٦٣. غزالی، حجة الاسلام امام ابو حامد محمد الغزالی (م ٥٠٥ھ)۔ **إحیاء علوم الدین**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

١٦٤. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠-٥٧٩ھ/١١١٦-١٢٠١ء)۔ **التبصرة**۔ دمشق، شام: دار الفکر، ١٤٠٣ھ۔

١٦٥. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠-٥٧٩ھ/١١١٦-١٢٠١ء)۔ **صفة الصفوة**۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ١٤٠٩ھ/١٩٨٩ء۔

١٦٦. عبد الغنی المقدسی، ابو محمد عبد الغنی بن عبد الواحد (٥٤١-٦٠٠ھ)۔ **الترغیب في الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤١٦ھ/١٩٩٥ء۔

١٦٧. ابن حاج، ابو عبداللہ محمد بن محمد بن محمد عبدری فاسی مالکی (م ٧٣٧ھ)۔ **المدخل**۔

بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠١ھ/١٩٨١ء۔

١٦٨. ابن رجب حنبلی، زین الدین ابو الفرج عبد الرحمٰن بن بن شہاب الدین (٧٣٦-٧٩٥ھ/١٣٣٦-١٣٩٣ء)۔ **لطائف المعارف فیما لمواسم العام من الوظائف**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار ابن کثیر، ١٤٢٤ھ/٢٠٠٣ء۔

١٦٩. ابن حجر ہیتمی، ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن علی بن حجر (٩٠٩-٩٧٣ھ/١٥٠٣-١٥٦٦ء)۔ **الزواجر**۔ صیدا، لبنان: المکتبۃ العصریہ، ١٤٢٠ھ/١٩٩٩ء۔

(١١) التاریخ

١٧٠. ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (١٦٨-٢٣٠ھ/٧٨٤-٨٤٥ء)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

١٧١. فاکہی، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن عباس مکی (٢٧٢ھ/٨٨٥ء)۔ **أخبار مكة في قديم الدهر وحديثة**۔ بیروت، لبنان: دار خضر، ١٤١٤ھ۔

١٧٢. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤-٣١٠ھ/٨٣٩-٩٢٣ء)۔ **تاریخ الأمم والملوک**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٧ھ۔

١٧٣. خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد (٣٩٣-٤٦٣ھ/١٠٠٣-١٠٧١ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٧٤. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی الشافعی (٤٩٩-٥٧١ھ/١١٠٥-١١٧٦ء)۔ **تاریخ مدینة دمشق المعروف بـ: تاریخ ابن عساکر**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٩٩٥ء۔

١٧٥. کلاعی، ابو الربیع سلیمان بن موسی الکلاعی الأندلسی (٥٦٥-٦٣٤ھ)۔ **الاکتفاء في مغازي رسول الله ﷺ والثلاثة الخلفاء**۔ بیروت، لبنان، مکتبۃ الھلال، ١٣٨٧ھ/١٩٦٨ء۔

١٧٦. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (٦٧٣-٧٤٨ھ/١٢٧٤-١٣٤٨ء)۔ **تاریخ الإسلام ووفیات المشاهیر والأعلام**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

١٧٧. قزوینی، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوین في أخبار قزوین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٧ء۔

١٧٨. ابن ظہیرہ، محمد بن جار اللہ بن ظہیرہ قرشی (م ٩٨٦ھ/١٥٨٧ء)۔ **الجامع اللطیف فی فضل مکة وأهلها وبناء البیت الشریف**۔ بیروت، لبنان: المکتبۃ الشعبیۃ، ١٣٩٩ھ/١٩٧٩ء۔

١٧٩. قطب الدین، حنفی (م ٩٨٨ھ)۔ **کتاب الإعلام بأعلام بیت اللہ الحرام فی تاریخ مکة المشرفة**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: المکتبۃ العلمیہ۔

١٨٠. ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر (٧٠١-٧٧٤ھ/ ١٣٠١-١٣٧٣ء)۔ **البدایة والنهایة**۔ بیروت، لبنان: مکتبہ المعارف۔